فوائد بدریہ

فہرست

الحمد لله بتاریخ بست و یکم شعبان المعظم سنه هجری



کتاب فوائد بدریه

بصحت تمام بقالب طبع درآمد

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو صاحب ہے تمام عالم کا اور درود و سلام محمد پر جو سردار ہیں تمام پیغمبروں کے
اور انکے آل پر جو وسیلے ہیں عاصیوں کی نجات کے اور انکے صحابہ پر جو ستارے ہیں برج ہدایت کے بعد حمد و
صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ گنہگار صبغۃ اللہ بن محمد غوث کان اللہ لہما و لاہلہما کہ نواب عالیجناب
فلک رکاب عدل پرور داد گستر مسند آرا ریاست و کامرانی حامل لوا عظمت و جہانبانی خلاصہ خاندان
النوریہ زبدہ سلسلۂ فاروقیہ حاتم زمان رواء غربا و مسکینان عمدہ دولت و دنیا و دین مدار ملک و ملت و مسلمین فخر
امرا تاج رؤسا نواب محمد منور خان اعظم جاہ سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے
ارشاد فرمائے کہ ایک کتاب سیر و احوال میں اشرف موجودات خلاصۂ کائنات سید انبیا سرور
اصفیا شفیع المذنبین رحمۃ العالمین محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان میں ترجمہ کرے اور اس
مہم کے تئیں جلد انصرام کو پہنچانے واسطے مبالغہ کئے پھر یہہ عاصی ایک رسالہ مختصر فارسی زبان میں تالیف
کیا ازبسکہ نواب صاحب مغفور نے کمال محبت و عقیدت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کے جناب میں رکھتے
تھے نہایت اشتیاق سے ہر جزو جو تیار ہوا کرتا تو اسکو حرز جان سمجھ کے مطالعہ فرماتے اور اسکو اپنے وظائف کے
ساتھ رکھ کے ہر روز اسکو بطریق ورد کے پڑھا کرتے کتاب جب اختتام کو پہنچی تو مختصر ہونیکے سبب سے خواہشمند
ہوئے کہ اسمیں بھی مطالب اور معجزے اضافہ کرکے بطور بسط کے لکھنا اور ازراہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس
عاصی کے رکھتے تھے بہت سے مرحمت کے کلمے فرمائے عاصی اس کتاب کو مبسوط لکھنے کے درپے تھا کہ اس

عرصے میں وہ یگانۂ آفاق دار فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کئے انکی رحلت سے سبھوں کے
نظروں میں جہان تاریک ہو گئی اور رحمت آجاچکی پھر عاصی کا وہ ارادہ بھی ملتوی رہگیا لیکن چونکہ اللہ سبحانہ
اپنے فضل اور عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگر بند یعنے آفتاب فلک عزت وجلال مطلع بدر
اقبال مدار ملک وملت مرکز دایرۂ دولت وعزت نواب والاجاہ محمد غوث خان بہادر دام اقبالہ ومجدہ
کو ایام طفلی میں مسند موروثی پر بیٹھایا اور اس دریتیم کے تئیں ریاست او حکم رانی کے سر کا طرہ کیا دل کا پھول جو پژمردہ
ہوا تھا نئے سر سے کھلا اور باغ خوشی وخرمی کا سبز ہوا اللہ تعالے اس رئیس نامدار کو بحر جود وکرم کی او منبع
احسان وحسن شیم کا گردانے او نصفت وعدالت کی توفیق دیکر اپنی راہ مستقیم دکھاوے او جہاں کو اسکے
سائے میں سکھہ چین سے رکھے آمین پھر دل چاہا کہ حسب خواہش اس غریق رحمت کے رسالے کو بسط کر دوں
لیکن دیکھا کہ بازار علم کا بہت کاسد ہو گیا ہی اور علم کے جاننے والے دنیا سے گذر گئے اب کوئی کتاب
زبان عربی یا فارسی میں تصنیف کیے تو کچھ فائدہ اس پر مترتب نہیں جن کو ان زبانوں کی معرفت حاصل
ہی انکے لیے بہت سے کتب موجود ہیں اور کسیکو خواہشمند بھی نہیں پایا تب زبان ہندی میں یہہ
کتاب لکھنا شروع کیا تا عوام مومنوں کو اس سے فائدہ حاصل ہووے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے احوال سے واقف ہو کر انکی پیروی خوبی کے ساتھہ کریں اور اسکی تالیف کا سبب حقیقت
میں نواب مغفور تھے تو اللہ تعالے انکے روح کو بھی اس کا اجر پہنچا دے پھر معتبر کتابوں سے مثل عیون الاثر
تالیف ابن سید الناس کی او زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم او فتح الباری تصنیف حافظ العصر شیخ الاسلام
ابن حجر عسقلانی کی او خصایص الکبری تالیف خاتمۃ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی کی او مواہب اللدنیہ
تالیف شیخ قسطلانی کی او مدارج النبوہ تالیف شیخ عبد الحق دہلوی کی اور اسکے سوا اور بھی معتبر کتابوں
سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام نوایہ بدریہ رکھا اور اسکے مطالب کو چار باب میں حصر کیا پہلا باب
بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے وفات تک دوسرا باب حضرت کی صورت
با جمال وسیرت با کمال کے بیان میں تیسرا باب حضرت کی نبوت کے دلایل او معجزات
میں چوتھا باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ میں جو امت پر لازم ہیں

پہلا باب بیان مین حضرت کی پیدایش سے وفات تک اس باب مین دو فصل ہین پہلا فصل
حضرت کے ابتدا خلقت سے ہجرت تک صحیح احادیثون مین آیا ہے اول جو اللہ سبحانہ پیدا
کیا سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور تھا پھر اسی نور سے لوح و قلم اور عرش اور کرسی اور
بہشت اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان اور زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کئے بعد اول قلم کو پیدا کیا پہر لوح کو صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر
و بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے خلق
کے تقدیرون کو آسمان و زمین کے پیدایش کے پچاس ہزار برس آگے لکھہ چکا اور عرش اسکا اسوقت
پانی پر تھا انہ الخ ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین جو لکھا سو یہہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہے خاتم الانبیا
کا معنی سب پیغمبرون کا مہر سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرونکے مہر ہیں اکے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور مسند مین امام احمد
کے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کے یہان خاتم النبیین تھا اور
آدم ہنوز اپنی مٹی میں پڑا ہوا تھا یعنے اسکے جسد میں روح نہیں بہر تھے اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
کہے جب اللہ تعالے بنی آدم کے صلبون سے انکی اولاد نکالا اور انسے قرار کروایا انکے جانون پر کہ کیا میں نہیں ہون تمہارا رب تو سب بولے
البتہ ہم قائل ہین اور انہ سبہون مین اول جو اقرار کئے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہے کہ اللہ تعالے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے نور کو حکم کیا کہ دوسرے انبیا کے نورون کو دیکھے تو حضرت کا نور انکو ڈھانپ لیا تب سب پوچھے ای رب یہہ کسکا نور ہے جو
ہمکو گھیر لیا اللہ تعالی کہا یہہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے اگر تم اسپر ایمان لاؤ گے تو میں تمکو پیغمبری دیونگا سب کہے ہم
اسپر اور اسکی پیغمبری پر ایمان لاتے اور اس آیت مین اسی طرف اشارہ ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ
لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ
ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ
یعنے جب اللہ نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھہ میں نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول کہ سچ بتاوے
تمہارے پاس والیکو تو اس پر ایمان لاوگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ
بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد ہو اور میں بھی تمہارے ساتھہ شاہد ہون اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے

علیہ سلم فرمایا میں اللہ تعالے کا نور تھا آدم پیدا ہونیکے چودہ ہزار برس کے قبل انتہی اور اللہ تعالے جب آدم کو
پیدا کیا انکی کنیت ابو محمد رکھا آدم علیہ السلام پوچھے اسے پروردگار میری کنیت ابو محمد کر کسواسطے رکھا
اللہ تعالے فرمایا ہے آدم تو اپنا سر اٹھاکے دیکھہ سو دیکھے ایک نور عرش کے سرا پردیمیں ہے آدم کہے ای رب یہ
کیا نور ہے اللہ تعالے کہا یہہ نور ایک پیغمبر کا ہے تیری اولاد میں انکا نام محمد اگر وہ نہ ہوتا تو میں نہ تجھے پیدا کرتا
اور نہ آسمانکو اور زمین کو پھر اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی پشت میں رکھا اور وہ نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر چمکتا تھا
پھر اللہ تعالے ملایکہ کو حکم کیا آدم کو تحیت کا سجدہ کرو سو سب فرشتے حکم بجالائے مگر ابلیس سجدہ نکیا سو اللہ تعالے اسکو دور کر
دور کیا اور اللہ تعالے آدم کو بہشت میں داخل کیا آدم علیہ السلام کو خواہش ہوی کہ اپنا کوئی رفیق ہو اللہ تعالے آدم کے
سوتے پر انکی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا آدم نیند سے ہشیار ہوئے او حوا کو دیکھہ کر چاہے اسپر ہاتھہ دراز کرنا
تو فرشتے کہے ہاں خبردار آدم علیہ السلام کہے کسلیے تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالے تو اسکو میری ہی واسطے پیدا کیا
فرشتے کہے تو اسکا مہر ادا نکرے تک اس سے قربت نکرنا آدم علیہ السلام کہے مہر کیا ہے کہے اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ
پر تین بار درود بھیجنا غرض اللہ تعالے ان دونوں پر بہشت کے میوے سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہوں کے جہاڑ کے
پاس مت جاؤ پھر بہشت میں خوشی سے پھرنے لگے ابلیس کو انھوں کا حال دیکھہ کے حسد ہوا سو مکر و فریب سے بہشت
میں داخل ہوا اور ایک کونے میں بیٹھہ کے بلانا شروع کیا آدم او حوا اسکا رونا بلانا سنکے پوچھے تو کیا واسطے
روتا ہے کہا میں تمہارے لئے روتا ہوں کہ تم مرجاؤگے اور یہہ سب نعمتیں تم سے چھوٹ جاینگے مگر ایک درخت بتاتا
ہوں اگر اسکو کھاوینگے تو ہمیشہ جیتے رہینگے اور جھوٹے قسماں کھانے لگا کہ میں تمھاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں غرض
بہوندبھاند کے اول حوا کو کھلایا حوا آپ کہا کے آدم کو بھی کھلائے سو اللہ تعالے غصہ ہو کے کہا اتنے نعمتیں تمکو
کفایت نہیں کرتے تھے سو اس جہاڑ کا دانہ کھائے آدم کہے سچ ہے لیکن مجھے گماں تھا کہ تیرے نام سے کوئی جھوٹی
قسم کھاوے اللہ تعالے کہا میری عزت اور جلال کی سوں تجھے زمین پر اتارونگا اور تجھے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے
اور حوا کو کہا تجھے حمل نہ ٹھیرےگا مگر سختی سے اور نہ جنیگی مگر سختی سے غرض دونوں کو بہشت سے باہر کیا آدم سراندیپ
میں پڑے او حوا جدے میں آدم علیہ السلام پشیمانی سے تین سو برس تک روتے تھے انکے اشک نہیں سکے بعد اللہ تعالے
آدم کو چند کلموں کا الہام کیا اسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوی بیہقی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے آدم تقصیر کیئے بعد کہے ای پرورگار مین تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد کے
واسطے تو میری تقصیر معاف کر اللہ تعالی فرمایا آدم مین محمد کو تو پیدا نہیں کیا سو تو اسکو کیا جانا آدم کہے ای رب
تو مجھے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح میرے مین پھونکا میں سر اٹھا کے دیکھا تو عرش کے پایون پر لکھا ہوا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مین جانا تو اپنے نام پاس نہین لکھا مگر اسکو جو دوستر ین خلق ہے تیرے پاس
اللہ تعالی فرمایا ای آدم تو سچ بولا محمد میرے پاس بہت دوست ہے اب تو اسکے وسیلے سے سوال کیا تو تیری تقصیر
مین معاف کیا اگر محمد نہ ہوتا تو مین تجھے نہ پیدا کرتا پھر اللہ تعالی آدم اور حوا کی تقصیر معاف کر کر عرفات کے جنگل میں
ملایا حوا کو آدم سے بیس بار حمل ہوا سو اسمین بچے چالیس ہوے اور شیث کو تنہا جنی شیث آدم علیہ السلام کے
وصی اور ولیعہد ہوے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نور آدم سے شیث کی طرف نقل کیا آدم شیث کو وصیت کئے
کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے کہین نہ رکھے اور شیث اپنے فرزند انوش کو بھی اس بات کی وصیت کئے اسی طرح
سے یہہ وصیت جاری تھی یہان تک کہ اللہ تعالے اس نور کو عبد المطلب مین اور انکے بعد انکے فرزند عبد اللہ میں
لایا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالی جاہلیت کے حرام کرنے سے محفوظ رکھا طبرانی حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ
سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماے آدم سے لے میری ماں جنی تک سب نکاح سے پیدا
ہوئے اور حرام سے کوئی پیدا نہ ہوا اور مسلم نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد میں قریش کو اور قریش کی
اولاد میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا نسب کا سلسلہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہے
محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
یہان تک سلسلہ مضبوط ہے اسکے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ میں اختلاف ہے غرض اسمعیل
کے فرزند جو قیدار تھے انکی اولاد مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جب نزار پیدا ہوا تو اسکا
باپ دیکھا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہے بہت خوش ہوکے فقرا
کو کہانا کھلایا او مضر بہت خوش آواز تھا اسی نے اونٹونکو چلاتے وقت راگ گانا نکالا اور مومن تھا

ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر اور الیاس کے پیٹ سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ بولتے تھے سو آواز آتا تھا کعبے کو ہدی بھیجنا اسی نے شروع کیا اور مُدرِکہ کا نام عامر تھا یا عمر تہا ایک روز خرگوش کے پیچھے دوڑ کے اسکو پکڑ سو اسکا باپ اسکو مدرکہ کر کر لقب کیا اور فہر کا لقب قریش کر کر بعضے تاریخ والون نے لکھا ہے انکے قول سے فہر کی اولاد میں جو نہو سو اسکو قرشی نہ کہیگے کنانی بولیگے اکثر تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہیں قریش لقب نضر کا ہے نضر کی اولاد مین جو ہو سو اسکو قرشی کہیگے اور مُرّہ قریش کو جمعہ کے روز جمع کر کے خطبہ پڑہتا تھا اور انکو پند و نصیحت کرتا اور اپنی اولاد میں پیغمبر آخر الزمان ہو کا کر کر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کر کر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکو عبد المطلب اس لئے کہتے ہیں اسنے اپنی والدہ کے ساتھ جا کے مدینے مین چند روز اپنے ماموں پاس رہا انکا باپ ہاشم اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا میرا عبد یعنی غلام یثرب میں ہے اسکو اپنے پاس لے آسو شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعضے کہتے ہیں مطلب مدینے کو جا کے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس درست نتہا سو راہ مین کوئی پوچھتا یہہ کون لڑکا ہے تو کہتا هُوَ عَبْدِیْ یعنے وہ میرا غلام ہے جب مکے مین لایا تب اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہہ میرے بھائی کا بیٹا ہے لیکن اول جو کہا تھا وہی لقب اس پیاری ہو گیا مطلب کے وفات کے بعد کعبے کے حجابت اور سقایت عبد المطلب پر قرار پائی اور اسکا نام اطراف و اکناف میں مشہور ہوا اور قریش سب اسکے مطیع و منقاد تھے بہت تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے اسکو اپنا مقتدا سمجھے تھے اسکے بدن سے مشک کی بو آیا کرتی تھی اور اسکے پیشانی پر نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھلکتا تھا قریش کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تو عبد المطلب کو شبیر پہاڑ پر لیجا کے اللہ کے یہان اسکو وسیلہ گردانتے اللہ تعالی اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا اور اسکی وقت ابرہہ یمن کا حاکم حبش کے بادشاہ نجاشی کے طرف سے کعبے کو خراب کرنے آیا اسکے آنے کا باعث یہہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم میں بہت لوگ کعبے کی زیارت واسطے آتے ہیں اسنے نصرانی تھا سو ضد سے ایک گرجا صنعا میں بنایا اسکے در و دیوار میں سونا روپا لگایا اور موتی جواہر کا اسکو جڑاؤ کروایا اور جبر سے لوگون کو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا مکے کے لوگوں سے ایک شخص وہان جا کے دیول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار انھون مین رکھا یا آخر ایک روز قابو پا کے اسمیں پایخانہ پھر اور اسکے دیوارون کو نجاست لگا کے خراب کیا اور آپ وہان سے بھاگ گیا ابرہہ کو

اس حرکت سے بہت غصہ آیا حبشیوں کی فوج لیکے کعبے کو توڑنے نکلا اسکے ساتھ ایک سفید ہاتی تھا اسکا نام محمود اور
ور بھی بہت سے ہاتیان تھے چنانچہ بعضے کہتے ہیں آٹ تھے اور بعضے کہتے ہیں بارہ اور بعضے کہتے ہیں ہاہ ہزار اور
راہ میں عرب کے چند حاکمان اسکے مقابلے کو آئے سو انکو شکست دیا اور مکے کے نزدیک جا اترا اور قریش کے تمام بکریوں
اور اونٹوں کو لوٹ لیا اسمیں عبدالمطلب کے بھی چار سو اونٹ پکڑے گئے تب عبدالمطلب قریش کو لیکے شہر چھوڑ کر گئے انکے
پیشانی پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا دائرہ چاند کے مثال چمکا اور اسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا
عبدالمطلب یہ دیکھ کے کہے ای قریش اب چلو یہہ نور میرے جب تڑپتا ہے تو ہمکو فتح ہوتی ہے پھر سب وہانسے پہرے اور
عبدالمطلب کو ابرہہ کے بعضے عمدگوں سے معرفت تھی سو انکی معرفت سے ابرہہ کی ملاقات کئے ابرہہ دیکھکر انکی بہت
تعظیم و توقیر کیا عبدالمطلب اپنے اونٹوں کو اس سے مانگے ابرہہ کہا مجھے بہت تعجب ہے کہ تمہارا عبادت گاہ جس سے تمکو عزت
ہے اسکے ویران کرنے آیا ہوں سو تو اسکے لئے کچھہ نہ کہا اور اپنے اونٹوں کو مانگتا ہے عبدالمطلب جواب دیئے
میں اونٹوں کا مالک ہوں اسلئے اپنے اونٹ مانگتا ہوں اس گہر کا مالک خداوند تعالی ہے وہی اپنے گہر کی محافظت کریگا
تب ابرہہ نے انکے اونٹوں کو دلوا دیا کہتے ہیں عبدالمطلب جب ابرہہ کے پاس گئے اسکا سفید ہاتی انکو دیکھتے ہی سجدہ کیا
حالانکہ وہ ہاتی دوسرے ہاتیوں کے سا ابرہہ کو سلام بھی کبھی نہیں کیا تھا غرض عبدالمطلب اپنے اونٹوں کو لیکے مکے کو
آئے دوسرے دن ابرہہ فوج لیکے مکے طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ہاتی بیٹھ گیا بہت سی آنکس مار کے
اٹھانا چاہے پر نہیں اٹھا جب یمن کا قصد کرتے ہی ہاتی اٹھ کے چلدیا اس عرصے میں اللہ تعالی ایک پرندوں کی
جماعت دریا طرف سے بھیجا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتھر تھے مسور کی دال کے دانے برابر دو پتھر انکے دونوں
پنجوں میں اور ایک پتھر انکی چونچ میں اور پتھروں کو لشکر والوں پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتھر پڑتا تو وہ مرجاتا پھر
تو تمام لشکر تلف ہو گیا مگر ایک شخص بچکے حبش کو بھاگا تو ایک پرندہ اسکے سر پر لگا تھا انھنے اپنے بادشاہ کو یہہ قصہ
بیان کرتے ہی اسپر پتھر ڈال کے ہلاک کیا اور ابرہہ کو آزار ہوکے اسکے انگلیاں جھڑ جھڑ کے مر گیا اسکے بعد عبدالمطلب
ایک خواب دیکھے اس سے گھبرا کر قریش کے کاہنوں کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہہ خواب سچ ہو تو
تیرے پشت میں ایک شخص ہوگا اسپر آسمان و زمین کے لوگ ایمان لاوینگے اور وہ شخص معروف و مشہور ہوگا
پھر انھوں نے فاطمہ کو جو بیٹی عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کی تھی نکاح کئے انسے عبداللہ ذبیح والد رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوے قول صحیح یہہ ہی کہ یہہ خواب پیش از اصحاب فیل کے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح
اسلئے کہتے ہیں کہ عبد المطلب انکو ذبح کرنا چاہے تھے اور اسکا سبب یہہ تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنا رے
اسکا متولی اسمٰعیل علیہ السلام کو کئے انکے بعد انکے بڑے فرزند قیدار قایم مقام ہوے اور انہیں کی اولاد میں تولیت
کعبے کی چلی آتی تھی چند روز کے بعد اسمٰعیل کی اولاد میں اور انکی نانیال کے لوگ بنی جرہم میں تنازع تھا آخر مصالحت
کئے اور بنی جرہم مکے پر مسلط ہوے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تھا سو بہت ظلم اختیار کیا
مسافروں کو ایذا دینا اور مکے کو آتے سو نذر نیاز اپنے تصرف میں لانا شروع کیا عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہوکے
اس سے جنگ کو چلے عمرو نے جنگ کی مقاومت نہ لا کے یمن طرف بھاگا اور بنی اسمٰعیل کے حسد سے حجر اسود کو اور سونیکے
دو ہرن کیتیں جو اسفندیار بادشاہ کعبے کو نذر بھیجا تھا اور چند ہتیار وغیرہ کو جو کعبے میں تھیں زمزم کے کنوے
میں ڈال کے ایسا موچھ دیا کہ کچھ اسکا نشان باقی نرہا تب پھر بنی اسمٰعیل اپنی خدمت پر معمور ہوے مگر زمزم کا
کنوا اس روز سے مندہ گیا جب حکومت کعبے کی عبد المطلب کو ہوی ایک روز خواب میں دیکھے کہ ایک شخص
کہتا ہی کہ برہ کو کھودو پوچھے برہ کیا ہی کہ اسمیں خواب سے چونک پڑے دوسرے روز بھی خواب میں کوئی
کہا کہ مصنونہ کو کھودو پوچھے مصنونہ کیا ہی کہ پھر ویسے ہی آنکھیں کھل گئیں تیسرے روز بھی خواب میں کسی نے
کہا کہ زمزم کھودو کہے زمزم کیا ہی بولا کنوا ہی جسکا انتہا نہیں لگتا اور پانی نہیں سوکھتا اور وہ سرخ بتوں کے
نزدیک خون اور لوتھے کے درمیان جہاں کوا چونچ کی بل کھودیگا وہاں ہی عبد المطلب خواب سے بیدار ہوکر مسجد
حرام میں منتظر نشانیوں کے بیٹھے قضارا بازار میں ایک گائی کاٹی ہوی اٹھکے بھاگی اور کعبے کے نزدیک جا گری تب
اسکو وہاں ہی پچھاڑ کے کاٹے اور گوشت لیگئے لوتھا جو وہاں پڑا تھا اسکے پاس کوا آکے بیٹھا اور کھودکے چونچوں
کی بل نکالا عبد المطلب وہاں کھودنا شروع کئے قریش پوچھے تم کیا کھودتے ہو بولے زمزم کھودتا ہوں تھوڑا کھودے بعد کنوے
کی نشانیاں نمود ہوے قریش کہنے لگے اس کنوے میں ہمارا بھی حصہ ہی عبد المطلب کہے تمکو کچھ تعلق نہیں مجھکو اسکے کھودنیکا
سپنا ہوا ہی غرض بایکدیگر مناقشہ کرکر یہہ ٹھہرائے شام کے ملک میں بنی سعد بن ہزیم کی کاہنہ پاس جا کے انصاف
چکانا پھر عبد المطلب اور انکے بھائی بند اور قریش کے ہر قبیلے سے تھوڑے تھوڑے لوگ شام کی طرف نکلے حجاز اور شام کے
مابین جہاں ایک بڑا جنگل تھا وہاں پہنچے عبد المطلب کے پاس پانی سر گیا سو قوم سے پانی مانگے تو دے کہے ہمکو بھی احتیاج

ہو گئی اور کچھ نہ دیتے عبد المطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے مرجاوین تو گاڑنے والا کون ہے بہتر یہ ہے کہ ہر آدمی
ایک ایک گڑھا کھود لیا جو مرے سو اسکو اس گڑھے میں دفن کر دینا سب کے بعد کا ایک شخص ضایع ہونا بہتر ہے سب ضایع ہونے
سے اُنکے حکم کے موافق سب گڑھے تیار رکھے پھر عبد المطلب کہے اسطرح بیٹھنا گویا ہاتھ سے موت کو بلانا ہے بہتر یہ ہے پانی
ڈھونڈتے چلنا جب اُنٹونکو تیار کر اٹھے تب عبد المطلب کے اونٹ کے پاؤں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوا تو سب پانی
پئے اور برتنوں میں بھر لئے اور مخالفونکو بھی بلوا کے پانی پلائے پھر قریش کہے ای عبد المطلب اب ہمکو تمہارے ساتھ کچھ خصومت
باقی نہیں جسنے ہمکو اس بن پانی زمین میں پانی دیا زمزم بھی تمھیں کو دیا ہے اور سب وہاں سے پھر مکے کو آئے اور عبد المطلب کنوے
کو پورا کھودے تو جتنے چیزیں کہ اسمیں ڈالے گئے تہیں سو سب نکلیں اسوقت عبد المطلب کو اعانت کے واسطے ایک فرزند
حارث نام کے سوائے دوسرا نتہا سو اسوقت منت مانے اگر اللہ تعالی مجھے دس فرزند دیگا اور وہ دس بھی جوان ہوکے میرے
معین و مددگار ہوگے تو میں ایک فرزند کو اللہ کی راہ میں ذبح کر دونگا جب عبد المطلب کو دس فرزند ہوکے جوان ہوئے تب
ایک شب کعبے کے پاس سوتے ہوے خواب دیکھے کہ کوئی کہتا ہے اے عبد المطلب تیری منت ادا کر [illegible]
اندیشمند ہوا اور ایک بکرا ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہے کہ اس سے بڑے کو ذبح کر تب انکے
گائی کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ تو اونٹ کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ پوچھے اس سے
بڑا کون ہے کہا ایک فرزند جو تو منت کیا تھا عبد المطلب بہت غمگین ہوکے اپنے فرزندونکو جمع کئے اور پھر کیفیت انکو کہے
سب فرزنداں کہے تم مختار ہو جسکو چاہو اسکو ذبح کرو ہم راضی ہیں عبد المطلب خوش ہوکے قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ
کے نام پر پڑا تین بار قرعہ ڈالے تو انکے ہی نام پر پڑا عبد اللہ بہت خوبصورت اور بڑے شجیع اور باپ کے بہت پیارے
تھے باین عبد المطلب انکا ہاتھ پکڑ چھری لئے ذبح کرنے قربان گاہ کو چلے قریش اور بنی مخزوم جو عبد اللہ کے ماں کے
قرابت والے تھے سو مانع ہوے اور کہے کہ حجاز میں ایک کاہنہ ہے سبکا جنون سے عقل اور فراست زیادہ
رکھتی ہے سو اسکے یہاں جاکے تجویز کرنا غرض جا کے اسکو اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کہی کہ صبا آؤ میں جن سے
پوچھ کے جواب دونگی دوسرے روز گئے تو کہی کہ تمہارے یہاں آدمی کا خون بہا کتے اونٹ دیتے ہیں بولے
دس اونٹ کہی دس اونٹ کو اور اس کو مقابل کرکر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون کے نام سے نکلے تو بہتر انکو ذبح
کرو اگر اس فرزند کے نام سے نکلے تو پھر دس اونٹ افزایش کرو ایسا ہی اونٹون کو افزایش کرتے جاؤ

جب کہ قرعہ اونٹوں کے نام سے پڑے تو جانیو اللہ تعالے اونٹوں کے فدئے سے راضی ہوا پھر لوگ مکے کو حجت
کئے اور دس اونٹ کو عبداللہ کے مقابلے میں کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا پھر دس اونٹ اضافہ کئے تو
بھی قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا الغرض جب پورے سو اونٹ ہوئے قرعہ اونٹوں کے نام سے پڑا عبدالمطلب کو شبہہ ہوا سو مکرر قرعہ
ڈالے تو اہیں اونٹونکے نام پر پڑا تب سو اونٹ کو قربان کئے اور آدمی کا خون بہا اس روز سے سو اونٹ مقرر کئے اسلام کا
جب دورہ آیا تو اسی سو اونٹ کو بحال رکھا اور اس روز سے عبداللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ابن الذبیحین کہتے ہیں یعنے فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام دوسرے ذبیح عبداللہ مشہور یہی ہے کہ
ابراہیم علیہ السلام کو انکے بڑے فرزند اسمٰعیل کو قربانی کرنیکا حکم ہوا تھا گر یہود کہتے ہیں کہ ذبیح اسحٰق علیہ السلام تھے
اور ہمارے بعضے علما بھی ایسا ہی کہتے ہیں لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور ابن القیم اپنی کتاب زاد المعاد میں اس قول کو دس وجہ
سے رد کئے ہیں غرض جبکہ عبداللہ کا حسن و جمال مشہور تھا اور اس قصے سے بھی انکا نام زیادہ چمکا قریش کے رنڈی عورتیں
انکے عاشق جمال اور طالب وصال ہوکر انکی آمدورفت کے راہ میں کھڑے رہ انکو اپنی طرف بلاتیں لیکن اللہ تعالے انکو اپنے
پردۂ عصمت و عفت میں محفوظ رکھا اور اہل کتاب کو چند علامتوں سے ظاہر ہوا تھا کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام عبداللہ
کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اس سے کمال عداوت رکھا کرتے اور انکے ہلاک کے درپے ہوتے چنانچہ ایک روز عبداللہ
شکار کو گئے تھے تو شام کے یہودیوں کی ایک جماعت تلواراں لئے ہوے انکے مارنے کا قصد کئے یکایک
غیب سے چند سوار ظاہر ہوکے یہودیونکو دفع کئے وہب بن مناف بھی اس روز حاضر تھا سو یہہ دیکھ کے
اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو اسکے نکاح میں دینا مصمم کر کر بعضے دوستونکی معرفت سے عبدالمطلب کو ترغیب دئیے عبدالمطلب
کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت حسب نسب میں ممتاز اور عفت و عصمت میں بے مثال نکاح کیا جائے دیکھے
کہ وہب کی لڑکی بی بی آمنہ میں وے سب صفات موجود ہیں انسے بیاہ کئے روایت ہے کہ ایک عورت
بنی خثعم کی کہانت کے علم میں خوب مہارت رکھتی تھی اور بڑی مالدار تھی عبداللہ کو دیکھ کے کہی مجھے سو
اونٹ دیتی ہوں آج کی ایک شب میرے پاس آ جا عبداللہ اس عورت سے احرام کا حیلہ کر کر نکلے اور گھر میں
جا کے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی انسے نکل کر آمنہ میں آیا اور آمنہ حاملہ ہوئے دوسرے روز
عبداللہ اس عورت کے یہاں گئے تو اسے دیکھی کہ وہ نور عبداللہ کی پیشانی پر نہیں پوچھی کیا تو دوسری عورت پاس

گیا تھا کہے میری بی بی آمنہ پاس گیا تھا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تھا سو مجھے منا کر چاہی تھی پر وہ
دوسری کے نصیب ہوا اب تیرے لیے کچھ کام نہین اور عبداللہ کی عمر نکاح کے وقت تیئیس برس کی تھی بعد آمنہ کا نکاح
ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط میں ہوا اور جمعہ کی شب رجب کے مہینے میں حمل ٹھہرا اور عبداللہ تجارت واسطے گئے
سو راہ میں بیمار ہوی اور مدینے میں اپنے ماموان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینا رکے انتقال کیے احادیث
میں آیا ہی جس شب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھہرا اللہ تعالی ندا کیا کہ عالم کو قدس کے نور دن سے
منور کرو اور بہشت کے دروازے کھولو اور خوشبویوں سے ملک و ملکوت کو معطر کرو اور آسمانوں میں او زمین
مین بشارت دیا کہ محمد کا نور آجکی رات آمنہ کے رحم میں قرار پایا اور اس شب کی صبح کو روے زمین کے بتان اوندھے
پڑ گئے اور تمام سلاطینوں کے تخت الٹ گئے اور شیاطین آسمان پر چڑھنے سے موقوف ہوے اور مشرق کے پرندے مغرب
کے پرندونکو اسبات کی بشارت دیے اور قریش کے تمام جانوران اس شب کو پکارے تھے کہ رسول اللہ کا حمل ہوا وہ چراغ
ہے اہل دنیا کا اور امام ہے انکا اور اس ایام میں قحط تھا سو جاتا رہا اور وہی برس کے [illegible]
آمنہ کو ایک شخص خواب میں آکے کہا تو حاملہ ہوی بہترین عالم کو اور اسکے بہشت آسمان و زمین میں آوازہ ہوتی تھی کہ
خوش ہو جیو ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا یمن و برکت کے ساتھ قریب ہے اور حمل کے نون مہینوں تک
بی بی آمنہ کو درد وغیرہ شکایتیں جو حاملہ کو ہوتے ہیں سو کچھ عارض نہ ہوے حمل کے بعد دو مہینوں کے عبداللہ
کا وفات ہوا تو فرشتے عرض کیے ای ہمارے صاحب ای ہمارے الہ تیرا یہ نبی یتیم ہوا اللہ تعالے
کہا میں اسکا والی ہوں او نگاہبان سو تم اسکی پیدایش کو یمن و برکت جانو بی بی آمنہ کہتے ہیں جب حمل
چھے مہینونکا ہوا ایک شخص خواب میں کہا ای آمنہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوی ہے جب جنیگی تو اسکا
نام محمد کر رکھ جب درد زہ شروع ہوا کسیکو خبر نہوی عبد المطلب کعبے کے طواف کو گئے تھے اور میں
گھر میں اکیلی تھی سو مجھے ایک بڑا آواز کوئی چیز زمین پر گرنیکا آیا اور اس سے مجھے خوف ہوا دیکھتی ہوں ایک
ایک سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور سب اندیشے میرے دل سے جاتے رہے اور درد موقوف ہو گیا
اور مجھے تشنگی بشدت تھی دیکھتی ہوں کہ ایک شخص پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید لیکے آیا میں اسکو لیکے پی
ایک نوبت بلند میرے لیے روشن ہوا اور چند عورتاں اونچے اونچے عبد مناف کی بیٹیوں کے مانند مجھکو گھیرے ہوے ہیں

مجھے تعجب ہوا کہ انھون کو میری کیفیت کسطرح معلوم ہوی وہ بی بیان مجھے کہے ہم آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی
بیٹی ہیں اور یہ حوران ہیں اور میں لحظہ بلحظہ زمین پر کوئی چیز گرتی آواز سنتی تھی اس عرصے میں دیباج کا کپڑا
سفید رنگ آسمان و زمین کے درمیان بچھائے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو لوگو نکی آنکھ سے لیلیو اور چند
مرد ہاتھو نمیں روپے کے آفتابے لیکر ہوا میں کھڑے ہیں اور پرندوں کی ایک ٹکڑی جسکے چونچ زمرد کی اور پھوتے
یاقوت کے تھے میرے گود کو ڈھانپ لئے اور اللہ تعالے میری آنکھ روشن کیا اور زمین کے تمام مشارق اور مغارب کو
دیکھی اور تین جھنڈی ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہیں پھر مجھے درد زہ ہوا سو
محمد کو جنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ جب انکو دیکھی تو سجدے مین ہے اور کلمے کے انگلیان دونوں ہاتو نکے آسمان طرف اٹھائے
ہین گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ہے بعد دیکھی کہ ایک ابر کا سفید ٹکڑا آکے انکو ڈھانپ لیا اور میری نظر سے
غائب ہوگئے اور اسمیں سے آواز آیا کہ اسکو پھراؤ مشارق اور مغارب میں اور لیجاؤ دریاؤنمیں تا اسکا نام و نشان جانین
اور اسکی صورت اور اوصاف معلوم کرین اور سمجھین اسکے ناموں سے ایک نام ماحی ہی یعنے مٹانے والا سو اسنے
شرک کے نشانیون کو مٹایگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد کو دیکھی صلے اللہ علیہ وسلم
کہ ایک صوف کے کپڑے میں لپیٹے گئے ہیں اور اسکے نیچے ایک سبز جھالی ہے اور ہاتھ میں موتی کی تین کنجیاں
ہیں اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم لئے کنجیان نصرت کی اور کنجیاں بادکی اور کنجیاں نبوت
کی اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا اسمین آواز گھوڑون کی ہنہنات کا اور پکھو نکی سنسنات کا اور
آدمیو نکی بات کا آتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد کو تمام روے زمین پر پھراؤ اور
جتنے ذی روح ہیں جنات انسانات فرشتے پرندے درندے سبھون پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت
شیث کی اور شجاعت نوح کی اور خلت ابراہیم کی اور زبان اسمٰعیل کی اور رضامندی اسحٰق کی اور فصاحت صالح
کی اور حکمت لوط کی اور بشارت یعقوب کی اور جمال یوسف کا اور شدت موسیٰ کی اور صبر ایوب کا اور طاعت
یونس کی اور جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحییٰ اور زہد عیسیٰ
کا اور اسکو غوطہ دیو پیغمبرونکی اخلاق میں پھر وہ ابر جاتا رہا اور دیکھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ایک حریر
کا لپیٹا ہوا کپڑا پکڑے ہیں اور اس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ واہ محمد تمام

دنیا کا قابض ہوا اور اہل دنیا سے کوئی مخلوق باقی نرہا سب اسکے قبضۂ اختیار میں آئے پھر میں اسکو
دیکھی تو گویا چودھوین رات کا چاند ہے اور اسنے مشک کی بو آتی ہے اور تین شخص کو دیکھوں ایک کے ہاتھ میں
روپے کا آفتابہ ہے اور ایک کے ہاتھ میں زمرد کا سبز طشت اور ایک کے ہاتھ میں حریر کا سفید کپڑا پھر محمد کو اس
آفتابے سے اس طشت میں سات بار دھویا اور مہر نکالکے دونوں شانوں کے درمیان مہر کیا اور اس حریر میں لپٹا اور اسکے
ایک ساعت اپنے پکھو تونمیں رکھکر پھر میرے حوالے کیا اور عبدالمطلب سے منقول ہے کہ کہے میں محمد کی ولادت کی شب
کعبے کے پاس تھا جب آدہی رات ہوی دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جھک کے سجدے میں گیا ہے اور اس سے یہ آواز آیا
اللہ اکبر ربّ محمد المصطفیٰ اب مجھے پروردگار تبوں کی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کیا اور غیب سے آواز
آیا کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اسکو قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک کیا اور کعبے کے گرد جو بتاں تھے سو توٹ
گئے اور ہبل جو بڑا بت تھا اوندھا گر گیا اور ایک آواز کیا کہ محمد کو آمنہ جنی اور اسپر ابر رحمت آیا اور ابن عباس وغیرہ
رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ کہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے گھر تمام روشن ہو گیا اور ایک نور چمکا
اور آمنہ کو شام کے حویلیان نظر آئے اور اکثر اہل سیر اسبات پر ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف
کٹی ہوی پیدا ہوے اور بیہقی روایت کیا ہے کہ حسان بن ثابت کہے کہ میری عمر سات آٹھ برس کی تھی ایک روز
صبح کو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود آئیو تب سب جمع ہوکے پوچھے کیوں پکارتا ہے تو کہا احمد پیدا ہوا سو اسکا
ستارہ آج شب کو نکلا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہے ایک یہودی مکے میں رہتا تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے سو صبح کو کہا ای قریش تمہارے یہاں شب کو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ کہے
معلوم نہیں کہا دریافت کرو کیونکہ آج شبکو اس امت کا نبی پیدا ہوا اور اسکے دونوں شانوں میں نشانی ہے لوگ
دریافت کر کر کہے کہ عبدالمطلب کے فرزند عبداللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہے پھر وہ یہودی لوگوں کے ساتھ آکے حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور غش کھا کے گرا اور بولا نبوت بنی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے کو ایسی سطوت ہوگی
کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اسکا اشتہار ہوگا اور بھی ثابت ہوا کہ جس شب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے کسریٰ کی حویلیوں کو زلزلہ ہوا اور اسکے چودہ کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک
ہو گیا اور سماوے کی ندی ہزار سال سے سوکی تھی سو جاری ہوی اور فارس کا آتشکدہ جسکی آگ ہزار سال سے سلگی

تھی سو بجھہ گئی بیہقی روایت کئے ہیں کہ جب کسری کی حویلیکو زلزلہ ہوکے اسکے چودہ کنگرے گر گئے کسری
کو بہت ہول ہوا پر دل کو مضبوط کر کر ظاہر نکیا آخر صبر نہو سکا پھر اپنا تاج پہنا اور تخت پر بیٹھکے ارکان دولت سے
اپنا احوال ظاہر کیا اس عرصے میں آتشکدہ بجھا سو سبکے بہت ہی مغموم ہوا اور سکے یہاں کا موبدان یعنے قاضی القضات
خواب دیکھا سو کسری سے عرض کیا کہ بڑے سرکش اونٹاں عربی گھوڑونکو کھینچے ہیں اور دجلے سے پار ہوکے ملکوں
میں پھیل گئے ہیں بادشاہ پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر ہے موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک
حادثہ ہوگا کہ اس سے عجم کو ہزیمت ہوگی کسری نے نعمان بن منذر کو جو عرب کا حاکم تھا لکھا کہ کسی دانا شخص کو میرے
پاس بھیج تا میں جو سوال کروں سو اسکا جواب دے سکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حیان غسانی کو بھیجا کسری اسکو
اپنی سرگذشت بیان کیا عبد المسیح کہا اسکا علم میرا ماموں جسکا نام سطیح ہے اور علم کہانت میں بے نظیر اور شام کے شہر میں رہتا
ہے سو اسکو ہوگا کہتے ہیں کہ سطیح کی عجیب و غریب شکل تھی اسکے بدن میں ہڈی نتھی مگر سر کی ہڈی تھی اسکو اٹھنے بیٹھنے
کی طاقت نہتی اور ہاتوں کے انگلیاں گوشت کے لندے تھے اسکو کہیں لیجانا چاہے تو کپڑے کو لپیٹے سر کا لپیٹ کر
لیجاتے اور اسکا سر سینے پر تھا اور گردن نتھی اور چھے سو برس کی عمر ہوی تھی کچھہ کیفیت پوچھے تو اول اسکو خوب ہلاتے تب
ہشیار ہوکے خبر دیتا قصہ کوتاہ عبد المسیح کسرے کے حکم سے سطیح پاس گیا سطیح بیمار اور سکرات میں تھا عبد المسیح اسکو سلام
کیا سطیح سر اٹھاکے کہا عبد المسیح اونٹ پر سوار ہوکے سطیح پاس دوڑتا آیا اور سطیح مرنیکو پہنچا تجھے بنی ساسان کا بادشاہ بھیجا حویلی
گرے اور آتش بجھی سو دریافت کرنے اور موبدان کے خواب کی تعبیر جو سرکش اونٹاں گھوڑوں کو کھینچے اور دجلہ پر کے
شہروں میں منتشر ہوے سو پوچھنے بھیجا ہے اے عبد المسیح جب تلاوت بہت ہوگی اور چھڑی والا ظاہر ہوگا اور
سماوے کی ندی بہیگی اور ساوے کا تالاب سوکھیگا اور فارس کا آتشکدہ بجھیگا تو سطیح کے لئے شام کا ملک شام نہیں اور
دنیا میں اسکا ملنا نہیں او بنی ساسان کے راجے اور رانیاں کنگروں کے شمار پر ہوکے اور جو ہونا ہے سو
ہوگا یہہ کہکر سطیح جان دیا اور عبد المسیح کسری پاس حاضر ہوکے یہہ کیفیت بیان کیا کسری کہا ہمارے چودہ آدمی بادشاہ
ہونے تک بہت عرصہ ہے اور بہت کام ہونا ہے سو چار برس کے عرصے میں انھوں کے یہاں دس شخص
تخت نشین ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فارس
کا ملک فتح ہوا اور یزدجرد فارس کا بادشاہ ہزیمت کھاکے خراسان طرف بھاگا اور چند مرتبہ لشکر جمع کرکے

جنگ کیا آخر سنہ یکتیس ہجری خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں مارا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کون سے
سال ہوئی سو اسمیں اختلاف ہی مگر مشہور یہ ہی کہ ابرہہ کی فوج غارت ہوئی سے پچاس روز کے بعد ربیع الاول کے بارہوین
دوشنبے کے روز پیش از طلوع آفتاب پیدا ہوئے کہتے ہیں یہ نیسان کا مہینا تھا اور آفتاب حمل کے برج کے بیسوین درجے میں
تھا اور غفر ستارہ طالع تھا کہتے ہیں کہ وہ اپریل کا مہینا تھا سنہ پانسو کہتر عیسوی میں اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوئے بعد ثویبہ نے ابی لہب کی باندی دودھ پلائی روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی ابولہب خوشی سے اسکو آزاد کیا اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم دعوی نبوت کا کئے ابولہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر کافر ہی موا اور عباس رضی اللہ عنہ ابولہب کو
موئے بعد ایکبار خواب میں دیکھے نپٹ بدحال ہی پوچھے تیرا کیا حال ہی کہا میں آتش میں جل رہا ہوں مگر دوشنبے کے سبب کو
عذاب میں تخفیف ہوتی ہی اور ان دو نو انگلیوں کے درمیاں سے میں پانی چاٹتا ہوں اسلئے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے سو خبر سنکے ثویبہ کو آزاد کیا اور دودھ پلانے مقرر کیا آیہ ہو منوا ابولہب کا فر جسکی مذمت
میں تبت کا سورہ اترا ہی اسکے عذاب میں جب تخفیف ہوتی ہی تو مسلمان جو حضرت کے امتی ہیں حضرت کی
پیدایش کی خوشی کریں تو اُن پر کسقدر اللہ تعالے کی عنایت ہوگی سو اسپر قیاس کر لیجئے اور عادت ایسی چلی آئی ہی
کہ مسلمان مولد کے مہینے میں کھانا پکاتے اور غربا کو کھلاتے ہیں اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے
اور خوشی مناتے اور حضرت کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالے انکو جزائے خیر دیوے لیکن ضرور ہی کہ بدعتوں اور گناہ
کے کاموں سے جو عوام الناس اندنوںمیں نکالے ہیں باز رہیں جیسا ڈھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغان روشن
کرنا وغیرہ کیونکہ ان کاموں سے ثواب تو کہاں بلکہ گنہگار ہوجاتے ہیں اللہ تعالے مسلمان کو نیک توفیق دیوے
اور بدعتوں سے بچاوے القصہ حضرت سات روز اپنی والدہ اور چند روز ثویبہ کا دودھ پئے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت
کو دودھ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحق اور بیہقی وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت
کئے ہیں سو انکا خلاصہ لکھتا ہوں سنئے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والے حارث کی بیٹی حلیمہ چند عورتوں کے ساتھ مکے میں
دودھ پلانے آئی ان ایام میں بنی سعد کی زمین میں قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ اُنکے شوہر حارث بن عبد العزی
اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹ اور گدھی تھی اور دودھ نہ ہونیکے باعث وہ لڑکا تمام شب

سونے نہیں دیتا تھا تمام عورتان لوگوں کے بچوں کو دودھ پلانے لئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتیم ہے سنکر
کوئی عورت حضرت کو دودھ پلانے قبول نہ کی مگر حلیمہ اپنے شوہر سے کہے کہ سب عورتان بچوں کو لیجاتین ہین اور مین
خالی جانا بہت بد معلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اِسی یتیم لڑکے کو لینا غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے دیکھے کہ سفید سوف مین لپیٹے ہوئے ہین اور نیچے سبز بچھالی ہے اور بدن سے مشک کی بو آتی ہے
حلیمہ دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اپنا ہاتھ حضرت کے سینے پر رکھے حضرت آنکھ کھول کے دیکھے اور تبسم کئے اُسوقت
حضرت کی آنکھ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا پھر حضرت کو گود مین لیکے دودھ پلائے سو حضرت
ایک طرف کا دودھ پیکے دوسری طرف مُنہہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عادت
تھی کہ ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسری طرف کا اپنے دودھ بھائی واسطے چھوڑ دیتے القصہ حلیمہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنے منزل گاہ کو آئے اُنکے شوہر بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے
اور خدا کو شکر کا سجدہ بجا لائے اور اپنی اُونٹنی پاس جاکے دیکھے تو کاسے دودھ سے بھرے ہین دودھ نچوڑ کے سب فراغت
پئے حلیمہ کے شوہر یہہ دیکھ کے کہے ای حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لئی جو ہم رات کو فراغت سے آرام کئے پھر چند روز مکے
مین رہے ایکبار شب کو حلیمہ دیکھے کہ ایک نور اُنکو گھیر لیا ہے اور ایک شخص سبز پوشاک پہنکے اُنکے سرھانے کھڑا ہے
حلیمہ اپنے شوہر کو بیدار کیے کہ دیکھ یہہ کون کھڑا ہے اُنکے شوہر کہے ای حلیمہ خاموش رہ اور یہہ باتین ظاہر مت کر
جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے یہود کو کھانا پینا خوش نہین آتا غرض جب حضرت کو لیکے اپنے گانون طرف چلے
تو اُنکی گدھی سب کے جانورون سے آگے رہتی اُنکے ساتھ کے لوگ کہتے حلیمہ کیا یہہ وہی گدھی ہے حلیمہ جواب دیتے ہان وہی
ہے تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی زمین پر پہنچے تو حالا کہ وہان جانورون کے واسطے کچھ چارا نتھا لیکن حلیمہ کے بکریان
چرکے آئے تو پیٹ بھرا رہتا اور دوسرون کے جانوران بھوکے آتے لوگ چرواہوں کو کہتے حلیمہ کے جانور جہان
چرتے ہین وہان ہی چراؤ وہ کہتے کہ ہم وہان ہی چراتے ہیں پر اُنکے جانورون کا پیٹ بھرتا ہے اور دوسرون کے
جانورون کو کچھ نہین اسی طور پر دو برس بہت فراغت سے گذرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑھتے
دو برس کے ہوئے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور پہلے جو بات کئے سو یہہ فرمائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور حلیمہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کپڑون مین پیشاب پاخانہ کئے اور ایک وقت معین پر قضاء حاجت فرماتے تو کبھی قوت
شرمگاہ ظاہر ہوتی تو پکارتے اور مین جلد جا کے ڈھانپتی اگر مین ڈھانپنے مین تاخیر کرتی تو غیب سے ڈھانپے جاتی
اور جب چلنے لگے تو بچون کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نہ کھیلتے اور فرماتے ہمکو کھیلنے پیدا نہین کئے ہین اور
بھی روایت ہے کہ ہر روز دو سفید جانور آتے اور حضرت کے گریبان مین جا کے غیب ہوتے اور پھر نہ نکلتے اور حضرت
کے مزاج مین رونا اور بدخلقی نہ تھی جیسا دوسرے بچے کرتے ہین اور ہاتھ جس چیز پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتی
ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جانے نہین دیتی ایک روز مین غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھ حضرت
دور کہین سو مین ڈھونڈھنے نکلی تو راہ مین مجھے ملے مین شیما کو کہی تو دھوپ مین اتنے دور کیا واسطے لیگئی شیما کہی
اسکو دھوپ نہین لگی جہان کہین پھرتا تھا وہان ابر سایہ کرتا تھا اور ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیون کے ساتھ چراگاہ کو کیون نہین بھیجتی ہو مین بھی چراؤن پھر حلیمہ حضرت کے سر کے بالون
کو کنگھی کرکے آنکھون مین سرمہ لگا کے پاک کپڑے پہنا کے گلے مین نظر کے لئے جزع یمانی کا ہار ڈالے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس ہار کو توڑ کے پھینک دئے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہبان ہے اور اپنے رضاعی بھائیون کے
ساتھ چرانے کو گئے دوپہر کے وقت حلیمہ کا لڑکا ضمرہ روتا ہوا آکے کہا محمد پاس جلد جاؤ کیونکہ ہم کھڑے تھے ایکایک
ایک شخص آکے اسکو ہمارے بیچ مین سے اٹھا لے گیا اور پہاڑ پر جا کے اسکو سلایا اور اسکا پیٹ چیرا تو تب حلیمہ اور
شوہر ملکے دوڑ گئے دیکھے تو حضرت پہاڑ پر بیٹھے ہین اور آسمان طرف دیکھ رہے ہین پھر ان دونون کو دیکھ کے تبسم کئے
اور فرمائے دو شخص آئے اور میرا پیٹ چیرے اور اسمین سے کچھ نکال پھینک دئے پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھ مین روپے کا آفتابہ تھا ایک کے ہاتھ مین سبز کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا اور
مجھے پکڑ کے پہاڑ پر لے گئے اور آہستہ لٹائے اور میرا پیٹ سینے سے ناف تک چیرے تو مین دیکھا کرتا تھا اس سے مجھے کچھ درد نہوا
اور ایک شخص پیٹ مین ہاتھ ڈالکے آنتین نکالا اور اس برف سے اسکو دھویا پھر دوسرا آکے کہا اللہ تعالی جو فرمایا تھا
سو تم بجالایا اب تو سرک جا اور وہ آنے لگے اپنا ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالکے میرا دل نکالا اور اسکو چیرکے اسمین سے ایک
سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا ای حبیب اللہ تیرے مین یہہ حصہ شیطان کا تھا سو اسکو دور کئے ہین اور
اسکے پاس کچھ چیز تھی سو اس سے دل کو بھردیا اور اسکے مکان پر اسکو رکھدیا اور نور کی مہر سے اسکو مہر کیا اسکے

پھر اسکی خشکی اپنے رگون میں اور مفصلون میں پاتا ہون تیسرے شخص نے اسکو کہا اللہ تعالی تمکو جو کہا سو تم کر چکے
اور اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا سو وہ زخم ملگیا اور کہا اسکو اسکے امت کے دس آدمیون کے ساتھ تولو سو میں
بڑھ گیا انہنے کہا چھوڑ دیو اگر تمام امت کے ساتھ تولو گے تو وہ بڑھ جایگا پھر مجھے اٹھا کے کھڑے کئے اور میرے
سر کو بوسے دئے اور کہے ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھ جو خوبیان کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی
ہوتیں پھر وے سب اٹھتے آسمان پر چلا گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئے لوگ کہے اسکو کاہن
پاس لیجاؤ تا کچھ دوا دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کچھ آزار نہین میرا جی بھلا چنگا ہی لوگ
کہے اسکو شیطان کا سایہ ہوا ہی غرض حلیمہ نے کاہن پاس لیگئے او ماجرا بیان کئے کاہن کہا تم خاموش رہو میں
اس لڑکے کا احوال اسکی زبانی سنتا ہون کیونکہ وہ اپنے حال سے خوب واقف ہی اور حضرت سے کیفیت پوچھا
حضرت سب بیان کئے کاہن اچھل کے کھڑے ہوا او پکار کے کہا ای عرب تمہارے برائی کے دن قریب پہنچے
اس لڑکے کو مارو اور اسکے ساتھ مجھے بھی مارو اگر اسکو چھوڑ دوگے اور وہ بڑا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہرایگا اور
تمہارے دینون کو جھوٹھ کریگا اور تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہیں بلایگا حلیمہ یہ بات سنکے لڑکے کو اسکے
پاس سے کھینچ لئے اور کہے مو تو بڑا احمق دیوانہ ہی اگر تو ایسا کہیگا معلوم ہوتا تو میں اسکو تیرے پاس نلاتی ہم محمد
کو نمارینگے اور تو اپنے مارے جائے کسیکو بلوا لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کے لے آئے اور حلیمہ
سے روایت ہی کہ اس روز سے میں حضرت کو جس مکان میں لیجاتی وہاں انسے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے
لگے اس لڑکے کو اسکے لوگون پاس پہنچانا بہتر ہی مبادا اسکو کچھ آفت نہ پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب
پہنچے اور ایک مکان پر بٹھا کے قضاء حاجت کو گئے جب فراغت پا کے آئے تو حضرت کو نہ پائے حلیمہ گھبرا گئے
سے ادہر ادھر دیکھے تو کہیں نہ پائے آخر ناامید ہو کے اپنے ہاتھ سر پر رکھ کے پکارنے لگے کہ واہ محمداہ واولداہ
یکایک ایک بوڈھا ہاتھ میں عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعدیہ تجھے کیا ہوا جو ایسا بلاتی ہی حلیمہ کہے عبد المطلب
کا فرزند محمد جسکو ایک مدت دودھ پلا کے اسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہو گیا ہی انہنے کہا تو رو مت میں تجھے ایک
شخص کے پاس لیجاتا ہون اگر وہ چاہے تو تجھے اسکو دیگا حلیمہ بولے میں تیرے صدقے وہ کون ہی بتلا ان نے کہا یہان ایک بت
ہی جسکا نام ہبل اور بہت عالی قدر بلند مرتبت ہی وہ تیرا فرزند کہاں ہے سو جانتا ہی حلیمہ بولے ایو تو سنا نہیں لگا

پیدا ہونے سے سب بتان اوندھے ہو گئے پھر حلیمہ کو وہ شخص نزد ہبل کے پاس لے گیا اور اسکے گرد صدمے ہوا اور انکا قصہ
اسکو کہا ہبل اوندھا گر پڑا اور دوسرے بتان وہاں کے سرنگون ہوے اور اسکے اندر سے آواز آیا کہ ای بوڑھے تو ہمارے
نزدیک سے جا اور اس لڑکے کا نام یہان مت لے کیونکہ تمام بتان اور بت پرستان اسکے ہاتھ سے ہلاک ہووینگے
سو اسکا خدا اُسکا نگاہبان ہی اسکو ہلاک نکریگا حلیمہ وہانسے نکل کے عبدالمطلب پاس آئے عبدالمطلب انکو دیکھ کے
کہے ای حلیمہ کیون تو بہت غمگین ہی اور تیرے ساتھ محمد نہیں حلیمہ کہے ای ابوالحارث مین محمد کو خوب طرح سے لے آئی
تھی سو مکے کے قریب ایک جاگے بیٹھ کے قضاء حاجت واسطے گئی تو محمد وہانسے گم ہو گیا ہرچند میں تلاش کئی پر نہ پائی
عبدالمطلب صفا پر چڑھ کے پکارے ای غالب کی اولاد جلد آؤ سب قوم جمع ہوی عبدالمطلب کہے میرا لڑکا محمد
گم ہو گیا ہی تو سب ڈھونڈھنے لگے آخر نہ پائے عبدالمطلب کعبے کا طواف کر کر اللہ تعالی سے مناجات کرنے
لگے ہاتف سے آواز آیا لوگو غمگین مت ہو محمد کا خدا ہی اسکو نہ چھوڑیگا عبدالمطلب کہے بھلا کہہ محمد کہاں ہی آواز
آیا تہامہ کے بیابان میں جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہی عبدالمطلب تہامہ کے بیابان کو گئے اتنا راہ ورقہ بن نوفل بھی اُنکے
ساتھ ہو جب تہامہ کے بیابان مین آئے دیکھے محمد کے درخت کے نیچے بیٹھ کے اسکے پتون کو چنتے ہیں عبدالمطلب دیکھ کے
پوچھے تو کون ہی حضرت فرمائے میں محمد ہون فرزند عبداللہ بن عبدالمطلب کا پھر عبدالمطلب کہے میں تیرا دادا ہون
اور اپنے اونٹ پر بٹھا کے مکے کو لے آئے اور بہت سے اونٹان اور سونا تصدق کئے اور حلیمہ کو بہت سا انعام دیکے
روانہ کئے دوسری ایک روایت مین آیا ہی حلیمہ لے آتے وقت وادی سرر کو پہنچے تو وہاں حبشیون کی ایک جماعت
اسکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھور گھور کے دیکھنے لگے پھر مہر نبوت کو دیکھے اور آنکھون کی سرخی کو دیکھ کے پوچھے آیا
اسکی آنکھون کو کچھ آزار ہی تو حلیمہ کہے کچھ آزار نہین لیکن یہہ سرخی اسکی آنکھ سے جاتی نہین وے کہے اللہ کی سوگند
یہہ نبی ہی پھر وے لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت کو والدہ پاس مکے میں لائے لذبسکہ حلیمہ کو حضرت کے قدم کی برکت سے
بہت خیر و برکت تھی آمنہ سے کہے اس لڑکے کو مکے کی ہوا موافق نہوگی چند روز میرے ملک میں رکھتی ہوں پھر آمنہ اجازت
دئے انھین حضرت کو لیکے اپنے منزل کو آئے ایک وند ذوالمجاز نام ایک بازار تھا اور وہاں ایک نجومی رہتا تھا لوگ
بچون کو اُس پاس لیجاتے حلیمہ بھی حضرت کو اُسکے پاس لیگئے جب حضرت کو دیکھا اور آنکھونکی سرخی کو نظر کیا اور مہر
نبوت کو نگاہ کیا سو پکار اُٹھا ای عرب اس لڑکے کو قتل کرو کیونکہ وہ اگر بڑا ہوگا تو ....

تمھارے دین والونکو قتل کریگا اور تونکو اور تم سب پر غالب آئیگا حلیمہ لڑکے کو اسکے پاس سے چھین لے آئے پھر کسیکو
بتاتے نہین تھے ایکبار ایک نجومی آیا قوم کے بچونکو اسکے پاس لیگئے اور حلیمہ حضرت کو نہ لیگئے لیکن کچھ کام مین مشغول ہوئے
کہ اس عرصے مین حضرت مسند و کیے باہر نکلے نجومی دیکھ کے حضرت کو بلوایا حضرت اسکے پاس تشریف نہ لیگئے پھر نجومی بہت
چاہا حضرت کو بتانا مگر حلیمہ نے نہ بتائے آخر نجومی کہا یہ لڑکا نبی ہے اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ حضرت کے سینے
شق جو کئے سو حلیمہ دوسرے بار لیگئے بعد ہوا تھا پھر حلیمہ اندیشے سے حضرت کو انکے والدہ پاس لاکے دئے تو عبد اللہ
کی باندی ام ایمن حضرت کی خدمت کرتی تھی روایت ہے ام ایمن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھوک پیاس
کی شکایت نہیں کئے صبح ہوتی تو زمزم کا ایک پیالہ پیتے پھر شب تک کچھ کھاتے اور اکثر صبح کو کھانا کھاؤ کہے تو
فرماتے مجھے کھانیکی اشتہا نہین جب عمر شریف حضرت کی چھے برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے اپنے قرابت والونکو
دیکھنے مدینہ کو گئے اور بنی نجار جو قرابت والے تھے انھوں کے یہان ایک مہینا رہے اور ام ایمن بھی حضرت کی خدمتمین
تھی جب وہانسے نکلکے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ کا انتقال ہوا روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تھا سو بیان فرماتے اور انو
کے گھر کو دیکھ کے فرمائے میری والدہ مجھے لیکے یہان اتری تھی اور مین بنی عدی ابن النجار کے کنوے مین پیرنا اچھا سیکھا
روایت ہے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکے انکے والدہ مدینے مین اترے یہود حضرت کو
دیکھ کے کہے یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہے اور یہہ شہر اسکی ہجرتگاہ ہے فائدہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کی نجات
مین اختلاف ہے بعضے علما کہے ہیں انھوں کو نجات نہیں اور بعضے توقف کئے ہیں یعنے نجات ہے یا نہیں سو ہم کچھ نہیں کہسکتے
محققین کا مذہب یہہ ہے کہ وہ ناجی ہیں پھر انکی نجات کس باعث سے ہے سو اسمین تین قول ہیں ایک تو یہہ ہے کہ اللہ تعالے
ان دونوں کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ اس مضمون میں چند احادیث وارد ہیں اگرچہ یہ احادیث
ضعیف ہیں پہ سب طریقوں کو جمع کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اصل ہے دوسرا قول انھوں اہل فترت
مین ہیں جو قبل بعثت کے ہوگئے ایسے لوگوں کو اشاعرہ پاس نجات ہے اسکی دلیل اللہ تعالے کا قول ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا یعنے ہم کچھ بلا نہیں ڈالتے جب تک بھیجیں کوئی رسول تیسرا قول یہہ ہے کہ والدین حضرت
حضرت کے مومن تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں پاک پشتوں سے پاک رحم والوں میں آیا تھا اور کافر نجس

نجس ہی چاہئے کہ حضرت کے آبا میں کوئی کافر نہو نا اگر اعتراض کریں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر کافر تھے چنانچہ قرآن
میں مذکور ہے سو اسکا جواب دیتے ہیں کہ وہ انکا باپ نتھا بلکہ چچا تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور ہے اور حافظ
جلال الدین سیوطی نے تینوں دلیلوں کو خوب کھول کے اپنے رسالوں میں لکھے ہیں اور اس بیان میں چھ رسالے تصنیف
کئے ہیں اللہ تعالے انکو جزاء خیر دیوے غرض آمنہ کے وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے دادا عبد المطلب پالتے تھے
اور اپنے فرزندوں سے انکو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے تھے اور عبد المطلب واسطے مسند بچھاتے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم انکے اوپر تشریف رکھتے لوگ اگر منع کریں تو عبد المطلب کہتے میرے لڑکے کو چھوڑ دیو کیونکہ وہ آپ کو بزرگ سمجھتا ہے ان
مجھے امید ہے کہ وہ ایسے بڑے مرتبے والا ہوگا کہ عرب میں کوئی ویسا نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور قیافے والے عبد المطلب کو
کہتے تھے کہ اس لڑکے کی بہت حفاظت کر کیونکہ ہم ابراہیم کے قدم سے جو مقام ابراہیم میں ہے کسیکے قدم کو مشابہ نہیں دیکھتے
مگر اسکے قدم کو اور عبد المطلب ام ایمن کو کہتے اے برکہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب کہتے ہیں کہ یہی اس
امت کا نبی ہے اور ایکبار عرب کے ملک میں قحط ہوا سو عبد المطلب طائف کے اشارے سے تہامہ پہاڑ پر گئے [illegible]
علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر چڑھا کے مینہ مانگے سو اللہ تعالے نے مینہ برسایا اور قحط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھ برس
کی ہوئی عبد المطلب کا وفات ہوا اور انکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرتے وقت اپنے فرزند ابو طالب کو جو حضرت کے
سگے چچا تھے عبد اللہ اور انمیں بہت الفت تھی کفیل حضرت کا کئے تو ابو طالب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت محافظت
کرتے اور حضرت آئے بغیر کھانا نہ کھاتے اور اپنے سے جدا نہیں کرتے اور ایکبار عرب کے ملک میں قحط ہوا تو قریش
ابو طالب سے مینہ کی التجا کئے ابو طالب مینہ مانگنے نکلے انکے گرد قریش کے لڑکے تھے اور انمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم آفتاب کے سا چمکتے رہے تھے ابو طالب حضرت کی پشت کعبے طرف کر کر مینہ مانگنے واسطے اشارہ کئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
آسمان طرف اپنی انگلی سے اشارہ کئے تو آسمان پر کچھ ابر نتھا سو یکایک ابر کی ٹکڑیاں جمع ہوکے اس قدر مینہ برسا کہ ندیاں
نالے بھر گئے اور ابو طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک قصیدہ کہے چنانچہ اسمیں کی ایک بیت یہ
ہے بیت وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یعنے گورے رنگ والے انکے منہ کے طفیل مانگا جاتا ہے
انکے ذات سے جو فریاد رس یتیموں کا اور پناہ بیواؤں کی جب عمر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس
کی ہوئی ابو طالب حضرت کو لیکے شام طرف تجارت کو نکلے بصریٰ کو جب پہنچے وہاں ایک راہب تھا

جسکا نام بحیرا اور زہد و تقوی سے ممتاز و موصوف اور نصاری کے علما میں مشہور و معروف تھا او شہر کے باہر ایک
گرجے میں رہتا تھا قریش کا قافلہ جب وہان پہنچا تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا ان پر سایہ کیا ہی جب حضرت درخت پاس
تشریف رکھے تو وہ ابر کا ٹکڑا حضرت پر سایہ کیا ہی جب بحیرا یہہ دیکھ کے متعجب ہوا اور قافلے والون کو ضیافت کی دعوت
دے بلایا جب حضرت تشریف لائے تو ابر سایہ کیا ہوا تھا بحیرا حضرت کو دیکھ کے کہا یہہ رسول ہی رب العالمین کا اسکو بھیجیگا
اللہ تعالے رحمۃ العالمین قریش کے بوڈھے اسکو پوچھے کہ تو کیسا سمجھا تو کہا جب تم سب گھاٹی پر چڑھے اسنے کسی درخت یا
پتھر پر نہیں گذرا جو واسکو سجدہ نہیں کئے اور یہہ چیزین بجز نبی کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور دیکھو ابر کا ٹکڑا
اسپر سایہ کیا ہی اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہی اسکے شانے پر اور حضرت کو تکنے لگا اور مہر نبوت کو دیکھا
اور ابو طالب کو قسمین دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ یہودیان اگر اسکو دیکھین تو قتل کرنیکے بھی گفتگو تھی کہ نو
شخص روم سے آئے بحیرا انسے پوچھا تم کسواسطے آئے وے کہے پادریان کہے ہیں کہ اس مہینے میں نبی نکلنے والا ہی سو ہم
طرف لوگ گو روانہ کئے اور ہمکو اسطرف بھجوائے بحیرا کہا اللہ تعالی جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اسکو پھیر سکتا ہی
اور حضرت کی نبوت بدلایل ان پاس ثابت کیا اور بولا توریت انجیل زبور میں ایک نبی کا آنا ضروری کر کر جو ع
ود یہی نبی ہی اور انکو پھیر دیا اور ابو طالب کو جتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاری سے محافظت کرو کیونکہ یہہ لڑکا
پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگا اور شام کے ملک طرف مت لیجاؤ یہود اسکے بہت
دشمن ہین پھر ابو طالب اپنا اسباب بصری میں فروخت کر کر مکے کو آئے جب سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس سال کی ہوی تجارت واسطے شام طرف روانہ ہوے سبب روانگی کا یہہ ہوا کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ چاہی
کہ کسی امین پاس اپنا مال تجارت واسطے دیوے اور قریش میں کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نتھا اور سب حضرت کو محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا مال تجارت واسطے لیجاؤ
منافع حاصل ہوے تو تم اس سے جسقدر چاہتے ہو سو لیو حضرت قبول فرما کے شام طرف روانہ ہوے خدیجہ اپنا ایک
غلام جسکا نام میسرہ اور اپنا ایک قرابتی جسکا نام خزیمہ تھا حضرت کے خدمت واسطے ہمراہ گئے جب بصری کو پہنچے ایک
گرجے کے قریب درخت کے نیچے بیٹھے وہ درخت خشک اور بے برگ تھا بمجرد حضرت بیٹھنے کے سبز اور بار دار ہوگیا اس
گرجے میں ایک راہب تھا اسکا نام نسطورا یہہ حال مشاہدہ کرکے حضرت پاس آیا اور کہا اس درخت کے نیچے پیغمبر بیٹھا ہو

نبی ہی اور حضرت کو لات وعزی کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہی حضرت خفا ہوکے فرمائے میرے پاس مت اگران تون
کا نام لیا مجھے خوش نہین لگتا اور حضرت کے آنکھونکی سرخی کو دیکھکر میسرہ سے پوچھا کیا یہہ سرخی کچھہ مرض کے سبب
میسرہ کہا نہیں بلکہ اسکے پیدایش سے ہی پھر نسطورا کے ہاتھہ مین ایک کتاب تھی سو اسمین دیکھتا تھا اور لیتا تھا قسم
ہی اسکی جو عیسیٰ پر انجیل نازل کیا کہ یہہ وہی نبی ہی القصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس سب بیچکر اور خرید
کئے تو اسمین بہت سا نفع حاصل ہوا جب مکے مین آئے خدیجہ دوپہر کے وقت اپنے بالا خانے پر عورتوں کے ساتھہ
بیٹھے تھے سو دیکھے کہ حضرت تشریف لاتے ہیں اور حضرت کے سر مبارک پر دو پرندے سایہ کئے ہین اور میسرہ بھی حضرت
کے خرق عادات اور کرامات جو راہ مین مشاہدہ کیا تھا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوئی کہ اس
شمع شبستان رسالت سے اپنا گھر روشن ہووے اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناوے اور وہ
بی بی بہت ہشیار تھی اور قریش مین حسب نسب اسکا مشہور تھا اور مال و متاع بہت رکھتی تھی اور قریش کے اکثر اشراف
اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے واسطے پیام کئے تو کسیکو قبول نہین کرتی تھی سو کسو عورت کو حضرت کی [illegible]
کرنے بھیجی وہ عورت آکے حضرت سے استمزاج کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین شادی واسطے کچھہ ساز و ساما
نہیں رکھتا ہون وہ عورت کہی اگر کوئی اشراف کی شکل اور جمال مین ممتاز رہے اور شادی کا سامان اپنی
طرف سے مہیا کر دیوے تو آپ کو قبول ہی حضرت فرمائے ویسی کون ہے وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہی
اگر آپ کی مرضی مبارک ہو تو مین اسکی نسبت مقرر کرواتی ہون حضرت اسکو اجازت دئے انہنے آکے یہہ
خوش خبری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اسکو بہت غنیمت جانکے اپنے والیون کو اطلاع کئے پھر قریش کے تمام
اشراف جمع ہوئے اور ابو طالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو بیٹا اسد کا نکاح کر دیا اور مہر مین بیس اونٹ
باندھے اس وقت عمر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب
عمر شریف پینتیس برسکی ہوئی قریش کعبے کو جو ضایع ہوا تھا نئے سرے بنائے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے پتھر
کو اٹھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھانے مین شریک ہوئے قریش اپنے عادت کے موافق کام کے وقت
جیسا لنگ کھلے پڑ رہتے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس شفقت کی راہ سے کہے کہ تم بھی لنگ کھولو حضرت
لنگ نکالے [illegible] بیہوش ہوکر گر گئے جب ہوش [illegible] لنگ [illegible]

اور فرماتے اپنے کو غیب سے ندا ہوا کہ تیری شرمگاہ ڈھانپ پھر اسکے بعد کبھی شرمگاہ حضرت کی ظاہر نہ ہوئی جب کعبہ
تیار ہوا حجر اسود رکھنے واسطے قریش جھگڑا شروع کئے ہر شخص چاہتا کہ آپ ہی رکھے اور قریب تھا کہ آپس میں تلوار چلے آخر
سب مقرر کئے کہ حرم کے دروازے سے جو پہلے آتا ہے سو اسکو حکم کرنا پھر پہلے جو آئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے سب دیکھ کے
کہنے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی ہو حضرت اپنی چادر بچھا کے حجر اسود کو اسپر رکھ کے فرماتے کہ ہر قبیلے سے ایک
شخص آنا اور اس چادر کا پلو پکڑ کے اٹھانا پھر سب ویسا ہی پکڑ کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو اٹھا کے
مقام پر لگا دئے جب ایام نبوت کے قریب پہنچے حضرت کو لوگوں سے گوشہ اختیار کرنا خوش آیا سو حرا کے پہاڑ پر جو
جبل نور کر کے مشہور ہے جا کے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے اور اپنے ساتھ توشہ لیجا کے اکثر وہاں رہتے اور خواباں بہت
ہی بہتر اور سچ حضرت کو پڑنے لگے جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی آٹھویں کو ربیع الاول کی دوشنبے کے روز
حضرت پاس فرشتہ یعنی جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت کو رسالت کی خوشخبری دئے اور پڑھو کر کے کہے حضرت
فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا جبرئیل حضرت کو پکڑ کے دابے اور کہے پڑھ حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اول سے
زیادہ قوت سے دابے اور چھوڑ کے کہے پڑھ حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اور قوت سے دابے اور کہے اِقْرَأْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنے پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جسنے
علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہیں جانتا تھا بعضے روایات میں آیا ہے جبرئیل علیہ السلام ایک کتاب نکالے
جو بہشت کے حریر پر لکھی ہوئی تھی اور اسمیں موتی اور یاقوت کا کام کیا ہوا تھا اور حضرت کو کہے پڑھ سو حضرت
فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر جبرئیل حضرت کو دابے اور پڑھائے غرض جبرئیل پڑھا کے گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہاں سے اٹھے اپنے دولت سرا کا قصد کئے تو راہ میں کسی جھاڑ یا پتھر پر گذرتے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
کہتا تھا اور حضرت کا دل ہیبت سے دھڑکتا تھا اور محل میں آکے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنے مجھ پر
کپڑا اڑھاؤ تو حضرت پر کپڑے اڑھائے جب تسکین ہوئی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اپنا احوال بیان فرما کے کہے
کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے جان پر کیا آفت آتی ہے بی بی خدیجہ کہے اندیشہ مت کرو اللہ تعالیٰ تمکو آفت میں نہ ڈالیگا اور اللہ
تعالیٰ تمھارے ساتھ بجز نیکی کے اور کچھ نہ کریگا کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور عیال کا بار اٹھاتی ہو اور کسب کرتے ہو اور مہمانوں

کے ضیافت کرتے ہو اور حق کے کاموں پر لوگوں کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو جگہہ دیتے ہو اور سچ بات کہتے ہو اور امانت میں خیانت نہیں کرتے ہو اور عاجزونکی دستگیری کرتے ہو اور فقیرونکے ساتھ نیکی اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کرتے ہو پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل پاس لیگئے ورقہ جاہلیت کے رسوم ترک کر دین نصرانی میں آیا تھا اور انجیل پڑھا کرتا تھا اور اسکو عربی میں ترجمہ کیا تھا اور بہت بوڑھا تھا سو اسکو کہے تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے حوال دریافت کیا حضرت نے اپنا ماجرا بیان فرمائے ورقہ بولا یہہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ پر نازل ہوی اور عیسیٰ جو ایک نبی آویگا کر بشارت دئے تھے سو وہ یہی ہے کاش میں زندہ رہتا جسوقت جو تیری قوم تجھے نکالدیگی تو تیری بہتری تائید کرتا حضرت پوچھے کیا وہ مجھے نکال دینگے ورقہ کہا کوئی نہ لایا وہ جو تو لایا مگر اسکے لوگ دشمن ہوے اور ایذا پہنچائے یعنی سنت الٰہی جاری ہے کہ جو پیغمبر ہوتا ہے تو اسکو قوم ایذا دیتے ہیں پھر چند روز کے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے میں فترت یعنے تاخیر ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسبات کا غم ہوا یہانتک کہ کئی بار پہاڑ پر گئے اور ارادہ کئے کہ اپنے تئیں وہانسے گراکر ہلاک کرلیں لیکن جب وہ ارادہ کرتے تو جبرئیل ظاہر ہو کے کہتے یا محمد تو سچ اللہ کا رسول ہے پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور الت کے آئے ابن اسحق کہتا ہے کہ فترت وحی تین سال تک تھی اسکے بعد دم بدم وحی آنا شروع ہوا روایت کئے ہیں بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے کہ بعد فترت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تھے کہ آسمان طرف سے آواز آیا حضرت سر اٹھا کے دیکھے تو وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر معلق بیٹھا ہے حضرت گھبراہت سے گھر میں تشریف لائے اور فرمائے زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی تو حضرت پر چادر اوڑھائے پھر یہہ آیتیں اترے یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ یعنے ای لحاف میں لپیٹے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور گندگی کو چھوڑدے اسکے بعد وحی پی درپی آنا شروع ہوا اور اللہ تعالی حضرت پر نماز فرض کیا صبح کو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبرئیل بہت ہی خوش صورت سے آکے حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالی تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ تو ہمارا رسول ہے جن و انس طرف سو انکو دعوت کرتا جا کہ کوئی معبود نہیں سوا ے اللہ کے پھر جبرئیل اپنا پاؤں زمین پر مارے وہانسے پانی کا چشمہ جاری ہوا جبرئیل اس سے وضو کر کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھائے اور نماز پڑھکے حضرت کو نماز کی تعلیم کئے اور اول حضرت پر ایمان

لائے سو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھے انکے بعد علی مرتضے رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پرورش پاتے تھے انکے بعد زید بن حارثہ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متبنی فرزند تھے ایمان
لائے انکے بعد ابو بکر صدیق اور انکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام آشکار اکئے اور
لوگون کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ انہی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن
عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انکے بعد عبد اللہ بن مسعود اور ابو عبیدہ بن الجراح
اور ارقم بن ابی الارقم اور ابو سلمہ بن عبد الاسد اور عثمان بن مظعون اور انکے دو بھائی قدامہ اور عبد اللہ بن
مظعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب اور چند شخص غرض تین سال تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی دعوت کرتے تھے بعد یہہ آیت نازل ہوی کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے پھر کھول کر سنادے جو تجھکو حکم ہوا اور دھیان نہ کر شرک والون کا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہین ہوتے تھے جو تھے سال
نبی صلے اللہ علیہ وسلم بتونکی مذمت اور انکی عبادت کرنیوالونکی حماقت بیان فرمانے لگے قریش یہہ سنکے حضرت
سے مخالفت شروع کئے اور ایذا کے درپے ہوئے اور مسلمانون کو عذاب دینا شروع کئے اور ابو طالب حضرت کی
حمایت میں آئے تو بنی ہاشم مین اور قریش میں عداوت ہوگئی اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سارے حضرت کی
تائید میں تھے مگر ابو لہب حضرت کا چچا دشمنوں کے ساتھہ موافقت کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگ
پاس جاکے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤ تو ابو لہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ
ای لوگو یہہ تمکو اپنے آبا کا دین چھوڑ وکر کہتا ہی سو اسکے نزدیک مت آئیو اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضے
کاہن اور بعضے جادوگر ٹھہرائے جب حج کا موسم قریب آیا تب قریش جمع ہو کے مشورت کئے کہ اب عرب کے قبایل
اطراف سے جمع ہونگے اور اس شخص کا چرچا لوگوں میں ہوگا البتہ لوگ اسکے پاس آوینگے اور اسکا کلام سنکر البتہ معتقد
ہونگے چاہئے سب اتفاق سے اسپر ایک عیب لگادین تاکوئی اسکے نزدیک نہ جھکین تو بعضے کہے اسکو کاہن ہی بولنا
ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی سن والا اور بہت عاقل تھا سو بولا ہم بہت کاہنون کو دیکھے ہیں مگر اسکا
کلام کاہنوں کے سجع وغیرہ سے کچھہ نسبت نہین رکھتا اگر لوگ سنے تو تمکو جھوٹے ٹھہراوینگے اور بعضے کہے

اسکو دیوانہ بولنا ولید کہا ہم جانتے ہیں کہ وہ دیوانہ نہین اسکا حال دریافت کرتے تو جنون کے ساتھ نہیں پایا
ہے اور بعضے کہے اسکو شاعر کہنا ولید بولا ہمکو شعر کے بہت اقسام معلوم ہیں لیکن اسکا کلام شعر سے کچھ مناسبت نہین
رکھتا اور بعضے کہے اسکو ساحر کہنا ولید بولا ہان اسکی پاکی و نظافت سحر سے باہر ہے اور جو وہ کلام لاتا ہے سو اسمین ایک
حلاوت اور رونق ہی اور اس کلام کو دلونمین ایسی بڑی تاثیر ہے کہ باپ بیٹے میں اور بھائی بھائی میں اور عورت مرد
مین جدائی ڈالتا ہی اسلیئے اسکو ساحر کہین تو ممکن ہی پھر تو سب یکجہتے ہوکر تمام قبیلونمین مشہور کئے کہ وہ ساحر
ہے غرض کفار حضرت کے اور مسلمانونکے درپے ہوے چنانچہ ایکبار عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ علیہ حضرت کے گلے مین کپڑا
ڈالکے گلا دابا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آکے اسکو دفع کیئے اور ایکبار اونٹ کا بوجھا لاکے حضرت سجدے میں
جاتے ہی پیٹھ پر رکھ دیئے اور فقرا ضعفا جو ایمان لائے تھے انکو لوہے کے بکتر پہناکے دھوپ میں ڈالتے اور بلال
کو دھوپ مین ڈالکر گرم پتھر انکے سینے پر رکھتے اور انکو جانور کے پوست مین ڈال اوپر سے کوٹتے اور بلال احد احد یعنے
اللہ ایک ہی ہی کرکر پکارتے اور عمار اور انکے باپ یاسر اور انکی ماں سُمیّہ کو اقسام کا عذاب دیتے یہاں تک کہ سمیہ اور
یاسر کو جان سے مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ طلب کیئے سو حضرت اپنی انگلی سے اسکی طرف
اشارہ کیئے تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا یہہ معجزہ اور اسکے سوا دوسرے معجزے معجزون کے بیان مین انشاء اللہ ہم ذکر
کرینگے پانچویں سال بعثت کے ایذا از حد زیادہ ہوی اسلیئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم کیئے کہ حبش
طرف ہجرت کرین بموجب حکم کے رجب کے مہینے میں گیارہ بارہ مرد اور چار پانچ عورت حبش طرف روانہ
ہوے سب سے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی رقیہ کو لیکے روانہ ہوے حبش کا بادشاہ مسلمانون
کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش میں مشہور ہوا کہ مسلمانون میں اور کفار قریش میں صلح ہوا ہے
یہہ کیفیت سنکے حبش سے پھر مکے کو آئے تو دیکھے کہ وہ خبر غلط تھی پھر دوسرے بار حبش کو ہجرت کیئے تو
اور بھی بہت سے مسلمان ہجرت کیئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کیئے تک جو مسلمان
مکے مین ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا چھٹویں سال بعثت کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لائے انکی قوت و شجاعت مشہور تھی اسلیئے قریش کو بہت سی ہیبت ہوی
چنانچہ ابوجہل لعین کے سر پر کمان سے مارکے سر اسکا پھوڑے بعد تین روز کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے

انکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پورے ہوے اور عمر رضی اللہ عنہ کفر کی حالت مین بھی کبھی رسول اللہ صلے اللہ وسلم
کو کچھ ایذا نہین پہنچائے ایک روز ابوجہل کہا ای قریش محمد تمھارے خدایون کو بُرا کہتا ہی اور تمکو احمق بنایا ہی اور ہمارے
بزرگونکو دوزخ مین جاوینگے کہہ رہا ہی جو شخص محمد کو مارے تو مین اسکو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ دیونگا یہہ سنکے
عمر تلوار لیکے چلدئے ایک شخص بنی زہرہ کے قبیلے والا راہ مین ملکے بولا ای عمر تو کہان جاتا ہی عمر بولے مین محمد کو
مارنے جاتا ہون وہ کہا پھر تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے ہاتھ سے کیسا بچیگا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہی اور اپنا دین
چھوڑ دیا ہی وہ شخص کہا تیرے بہنوائی اور بہن بھی صابی ہوے اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصّے سے اپنی بہن کے یہان چلدئے
راہ مین ایک گائے ذبح کرتے تھے سو اسکو دیکھنے واسطے کھڑے ہوے تو اُسکے پیٹ مین سے یہہ آواز آیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر کے جو کہتا ہی سو بہتر بات ہی عمر وہانسے ایک بکریون کے منڈ پر گذرے ہاتف سے
آواز آیا کہ ای جسیم لوگو تم خفیف العقل کیا واسطے ہوے احکام کو بتون طرف کیون نسبت کرتے ہو مین دیکھتا ہون تو تم
جانور ہین کیا مین روبرو دیکھتا ہون سو تم نہین دیکھتے دیکھو نور چمک رہا ہی اور تاریکی کو دور کر رہا ہی کیا تیرا پیشوا
ہی جو کفر کے بعد اسلام اور صلہ رحم کو لایا عمر کہے واللہ یہہ مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمار کر کر ایک بت تھا سو وہان
گئے اُسکے پیٹ مین سے آواز آیا شعر تُرِكَ الضِّمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ وَحْدَهُ ؂ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ یعنے متروک ہوا ضمار جو وہی معبود بنا تھا بعد از نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھ اِنَّ الَّذِي وَرِثَ
النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى ؂ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدٍ ؂ مقرر وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم کے
بیٹے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہی سَيَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الضِّمَارَ وَمِثْلَهُ ؂ لَيْتَ الضِّمَارُ وَمِثْلَهُ
لَمْ يُعْبَدِ اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تھا ضمار اور اسکے امثال کو کاش ضمار اور اسکے مثل عبادت
نکئے جاتے فَاصْبِرْ اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّكَ اٰمِنٌ ؂ يَاْتِيْكَ عِزٌّ غَيْرَ عِزِّ بَنِيْ عَدِيْ سو تو صبر کر ای ابوحفص کیونکہ
تو ایمان لانے والا ہی ملیگی تجکو عزت بنی عدی کی عزت کے سوا لَا تَعْجَلَنْ فَاَنْتَ نَاصِرُ دِيْنِهٖ ؂ حَقًّا
يَقِيْنًا بِاللِّسَانِ وَبِالْيَدِ ؂ تو جلدی مت کر کیونکہ تو اسکے دین کو مدد کرنیوالا ہی بیشک یقیناً زبان سے
اور ہاتھ سے عمر یہہ سُنکے کہے اللہ میرا ہی ارادہ کیا ہی پھر اپنی بہن کے یہان آئے اُسکے گھر مین خبّاب بن الارت
رضی اللہ عنہ طٰہٰ کا سورہ پڑھتے تھے سو عمر کا آواز سنکے چھپ گئے عمر گھر مین آکے کہے یہان کچھ آواز آتا تھا سو کیا تھا

کہے ہم باتان کرتے تھے عمر کہے شاید تم صابی ہوے انکے بہنوی سعید بن زید کہے ای عمر اگر تیرے دین کے سوا حق اور دین ہو تو
عمر خفا ہو کے انکو مارے عمر کی بہن چھڑانے آئے تو انکو بھی مارے انکا سر پھوٹ کے خون جاری ہوا انھوں نے رونے لگے اور
خفگی سے کہے کہ ہان ہم مسلمان ہوے اب تو کیا کرتا ہی سو کر پھر عمر کا غصہ کچھ تسکین پایا پلینگ پر جا کے بیٹھے دیکھے وہان یک جزو
دھرا ہوا ہی انکو لیکے دیکھا چاہے انکے بہن کہے تو کافر اور ناپاک ہی اس کتاب کو نہ چھینا مگر پاک آدمی پھر عمر وضو کر کر
آنے اسمین طٰہٰ کا سورہ لکھا ہوا تھا سو پڑھنے لگے جب اس آیت کو پہنچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے مقرر مین اللہ ہون کسی کی بندگی نہین سوائے میرے سو میری بندگی کر اور
نماز کھڑے کر میرے یاد کو تب عمر کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کسی کی بندگی سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون محمد بندے
ہین اسکے اور رسول بعد کہے محمد کہان ہی سو مجھے بتاو خباب جو پوشیدہ تھے سو نکل کر کہے ای عمر مین تجھے بشارت
دیتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبے کے شب کو دعا مانگے کہ یا اللہ دین کو قوت دے عمر بن الخطاب سے
یا ابو جہل بن ہشام سے سو مین سمجھتا ہون کہ وہ دعا تیرے حق مین مقبول ہوئی پھر عمر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر کئے عمر اپنا ایمان ظاہر کئے اور مسلمانان خوشی سے تکبیر کہے عمر وہان سے نکل کے لوگون کو کہنے لگے کہ
مین مسلمان ہوا تو لوگ انکو مارنے لگے انھون بھی لوگون کو مارتے تھے آخر سب پر عمر غالب آئے اور لوگ
انکا خیال چھوڑے ساتوین سال قریش دیکھے کہ حمزہ اور عمر اسلام لانے سے دین کو قوت ہوی سو
حضرت کو قتل کرنا چاہے ابو طالب کا ایک شعب یعنے درا تھا سو اسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لیجا چھپوے
اور تمام بنی ہاشم و بنی مطلب کو وہان جمع کئے کفار قریش یہہ دیکھ کے آپسمین ایک عہد نامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور
بنی مطلب مین کوئی نکاح انکو کرنا اور انکے ساتھ خرید و فروخت وغیرہ کرنا اور انسے مصالحت نکرنا جب تک کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نکرین اور محرم کے غرے کو یہہ عہد نامہ لکھ کر کعبے مین لٹکا دئے تو دو برس تک
نہایت انھوں پر تکلیف تھی اور انکو کوئی چیز میسر نہیں ہوتی تھی مگر چوری چھپی سے دسوین سال قرابتداران
اور بنی مطلب کے انکی تنگی دیکھ کے چاہے کہ وہ عہد نامہ توڑین پر مفسدان اسکو توڑینگے کر کر اصرار کرنے لگے غرض
اسمین نزاع ہوا ابو طالب کہے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اس عہد نامے مین جو ظلم کے اور قطع رحم کے
باتان تھے سو اسکو دیمک کھا گئی ہی اور اللہ و رسول کے نام کو چھوڑ دئی اگر محمد اس بات مین جھوٹھا ہی تو اسکو

جو چاہے سو کرو اگر سچا ہے تو اس عہدنامے کو توڑ ڈالو پھر اُس عہدنامے کو لے آگے دیکھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا فرماتے تھے ویسا ہی دیمک چر گئی تھی قریش شرمندے ہوئے بالاین بھی ابوجہل اور اسکے تابعدار عہدنامہ نہ توڑنا کر بہت سعی کئے لیکن دوسرے جماعتان ہتیار باندھکے بنوہاشم و بنومطلب کو شعب سے نکالے اُسکے چند روز کے بعد ابوطالب کا وفات اور تین روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اِن دونوں کی وفات سے بڑا غم ہوا پھر بعد تھوڑے دنون کے بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی کو اور بی بی عائشہ ابی بکر صدیق کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو ہمراہ لیکے طائف کو تشریف لیگئے اور ایک مہینا وہان رہکے ثقیف کے قبیلے کو اسلام کی دعوت کئے کہ وہ ایمان نہ لائے اور اُنکے نادانان پتھرے مار کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پانون کو زخمی کئے تو حضرت وہانسے نکلے اور راہ مین بطن نخلہ گزر کر ایک جگہہ تھی وہان اترے تو نصیبین کے جن آکے ایمان لائے اگیارہوین سال حج کے ایام مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عقبے کے پاس کھڑے ہو کے لوگو نکو دعوت کرتے تھے تو چند شخص خزرج کے قبیلے والے مدینے کے باشندے حضرت پاس آئے حضرت انکو دعوت کئے اور قرآن پڑھکے سنائے اور فرمائے اللہ تعالی مجھے رسالت دیا ہے سچا ہے اگر میری متابعت کروگے تو تمکو دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہوگی وہ لوگ مدینے کے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخرالزمان کی بعثت کا زمانہ قریب ہے سو حضرت کا جمال باکمال مشاہدہ کر کر اور قرآن کا طور بشر کے کلام کے سا نہین ہے سمجھ کر باتکید کر مشورت کئے اور کہے اللہ کی سوگند یہہ وہی پیغمبر ہے جو یہود کہا کرتے تھے بہتر ہے کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے ہم پر سبقت نکرین سو ایمان سے مشرف ہو کے حضرت کی بیعت کئے اور وے چھے شخص تھے اسعد بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن عبداللہ بن رباب اس بیعت کو بیعت عقبہ اُولی کہتے ہیں یعنے عقبے کی پہلی بیعت بارھوین سال ربیع الاول کے مہینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اُسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت بیت اللہ پاس آرام کرتے تھے جبریل آئے اور حضرت کو ہشیار کر کر شکم چیرے اور دل نکال کر دھوئے اور ایمان و حکمت سے بھر دئے پھر اسکے مکان پر رکھکے شکم کو درست کئے اور ایک سفید جانور خچر سے کوتاہ اور گدھے سے بلند اور ایک قدم مین نظر کی حد کی مسافت طی کرنیوالا جسکو براق کہتے ہین لاکے حضرت کو اُسپر بیٹھا کے بیت المقدس کو لیگئے اور جس حلقے سے کہ انبیا براق کو باندھا کرتے تھے وہین

باندھے اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھے بعد جبرئیل دو ظرف حاضر کئے ایک میں شراب تھی اور ایک دودھ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دودھ کا برتن لیلئے تو جبرئیل کہے تم فطرت یعنے دین کو اختیار کئے اگر شراب لیتے تو تمھاری
امت گمراہ ہوتی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی آسمان طرف لیگئے اور دروازہ کھلانا چاہے دربان پوچھا
تو کون ہے کہے جبرئیل ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے کہے محمد ہے پوچھا کیا انکو بلائے ہیں کہے ہاں تب دروانہ کھولا
دیکھے کہ وہاں آدم علیہ السلام ہیں جبرئیل کہے یہہ تمھارا باپ آدم ہے اُس پر سلام کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلام
کئے آدم سلام کا جواب دئے اور مرحبا کہے اور دعائیں دئے پھر دوسرے آسمان پر لیگئے وہاں کے دربان بھی ویسا ہی سوال و جواب
کئے اور ہر آسمان پر جاتے تو دربانوں سے ویسا ہی سوال و جواب ہوتا تھا اور ہر آسمان پہ وہاں کے مقیم پیغمبر سے ملکے سلام
کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور مرحبا کہتے اور دعا کرتے تھے چنانچہ دوسری آسمان پر عیسیٰ مریم کے فرزند اور یحییٰ زکریا کے
فرزند علیہم السلام اور وے دونوں خلیرے بھائیاں ہوتا ہی اور تیسری آسمان پر یوسف علیہ السلام اور شطر حسن یعنے
آدھا حسن عطا کئے تھے اور چوتھی آسمان پر ادریس علیہ السلام اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چھٹویں
آسمان پر موسیٰ علیہ السلام جب موسیٰ علیہ السلام حضرت کو دیکھے تو روئے ندا آئی ای موسیٰ کیا واسطے روتا ہی کہے
ای رب اس لڑکے کو تو میرے بعد بھیجا سو میری امت سے اسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت میں جاوینگے اور ساتویں آسمان
پر ابراہیم علیہ السلام اپنی پیٹھ بیت المعمور کو لگاے بیٹھے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہے جسمیں ہر روز ستر ہزار فرشتے
عبادت واسطے جاتے ہیں اور نکلے بعد پھر وے نہیں جاتے پھر وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ
کی طرف لیگئے وہ بیر کا درخت ہی اسکے پتے ہاتی کے کان کے مانند ہیں اور اسکے پھل ہجر کے قلے کے برابر اور وہاں سے
چار ندیاں نکلی ہیں دو بہشت کو جاتے ہیں اور دو دنیا میں بہتے ایک نیل دوسری فرات اور وہاں بھی صلے اللہ
علیہ وسلم کو امر الہی سے وہ چیزیں ڈھانپ لئی کہ اسکا بیان نہیں ہوسکتا او جبرئیل کا مقام انھی جاے پر تمام ہوا بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پو پہنچے جو وہاں قلموں سے لکھنے کا آواز آتا تھا اور اللہ تعالیٰ حضرت سے
جو جو باتاں وحی کرنا تھا سو کیا اور حضرت پر اور انکی امت پہ پچاس نمازاں رات دن میں فرض کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے پھر کے جب موسیٰ علیہ السلام پاس پہنچے موسیٰ حضرت سے سوال کئے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری امت
پر کیا فرض کیا حضرت فرمائے کہ رات دن میں پچاس نماز موسیٰ علیہ السلام کہے اللہ تعالیٰ پاس جا کے تخفیف چاہو

تمہاری امت اتنے نمازون کی طاقت نہ رکھیگی اور مین بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہون رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم الٹے کے گئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف چاہے تو پانچ نماز کم کیا جب موسیٰ پاس آئے تو کہے اور تخفیف چاہو
پھر حضرت جاکے تخفیف چاہے تو پھر پانچ نماز کم کیا پھر موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ کہے اور تخفیف چاہو غرض موسیٰ پاس بار بار
آتے اور انکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہان تک کہ پانچ نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالیٰ فرمایا یا محمد ہر روز رات دن مین
پانچ نماز ہیں ہر نماز کو دس نماز کا ثواب ہے پس تو ایک روپے پچاس نماز ہو پھر جب موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام
کہے اور تخفیف چاہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین بہت بار جاکے تخفیف چاہا اب مجھے جانیکو شرم آتی ہے مین ان
نمازون پر راضی ہون اور انکو قبول کیا ہون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ کہہ کے چلے تو منادی آواز دیا میرے
فرض کو جاری کرچکا اور میرے بندون پر تخفیف کیا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم دولت سرا میں تشریف لائے صبح ہوئی
حضرت بہت متفکر ہوے کہ یہہ کیفیت لوگون کو کہون تو اسکو جھٹلاینگے اور کنارے جاکے مغموم بیٹھ رہے اسمین ابوجہل
آیا اور مسخری سے پوچھا کیا کچھ تازی خبر ہی سو حضرت یہہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جاکے
پھر اب یہان موجود ہی تب حضرت فرمائے ہان وہ بولا تیری قوم کو بلاتا ہون انکے روبرو تو یہہ قصہ کہیگا حضرت
فرمائے البتہ کہونگا اس شقی نے پکارا کہ ای کعب بن لوی کی اولاد جلد جلد آؤ سو سب جمع ہوئے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم انکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمائے کوئی تو مسخری سے تھالیان بجانے لگا اور کسی نے تعجب سے سر پر ہاتھ
رکھا اور بعضے بولے وہان کی مسجد کا نقشہ بیان کر اور اسکو دروازے کتنے ہیں سو کہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
تو گئے سو وقت دروازے وغیرہ سو جھا اور مسجد کا نقشہ دیکھا اتفاق نہوا تھا متحیر ہوئے اس میں جبرئیل علیہ السلام مسجد
اقصے کو حضرت کے روبرو لاکے رکھدیئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو دیکھے
تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان کیا ہے اور بعضے کافران کہے ہمارا قافلہ کہان تھا سو بیان کر حضرت فرمائے وہ قافلہ
فلانے مقام میں تھا اور اناج لے آتے ہیں اور انکے ساتھ ایک اونٹ پر دو خرجی ہیں ایک سفید ایک سیاہ اور میں
جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹان مجھے دیکھ کے چمکے اور حلقہ بن گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور ایک اونٹ گم ہوا تھا سو اسکو
فلانا شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور میں قافلے کے لوگون کو سلام کیا سو وے کہنے لگے یہہ آواز محمد کا ہے
پھر قریش اس قافلے کے منتظر تھے کہ وہ قافلہ پہنچا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے تھے قافلے کے لوگ ویسا ہی

خبر دے اور جب کیفیت معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی انون بولے محمد جو کہے سو سچ ہے اسیہی روز سے
انکا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ میں مدینے سے بارہ شخص آئے سوئین پانچھ شخص سال گذشتہ کے آئے ہوئے
تھے چنانچہ ابو امامہ اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث جسکو عوف بن عفرا بھی کہتے ہیں اور رافع بن مالک اور قطبہ بن
عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور نئے ساتھ شخص معاذ بن عفرا اور ذکوان بن عبد قیس اور عبادہ بن صامت
اور ابو عبد الرحمن بن یزید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور ابو الہیثم بن التیہان اور عویم بن ساعدہ اور
حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوئے اور اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اُن لوگون کی تعلیم کو مصعب بن عمیر کیتین روانہ کئے اُنھون نے مدینے کو پہنچکے چالیس آدمی کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھے
اور مدینے والونکو اسلام طرف دعوت کرنے لگے ایک روز اسعد بن زرارہ مصعب کو اپنے ساتھ لیکے بنی عبد الاشہل
کے ایک باغ میں جاکے بیٹھے اور تلاوت قرآن شروع کئے سعد بن معاذ جو اسکے قبیلے کے سردار تھے اور ہنوز ایمان سے مشرف
نہین ہوئے تھے اپنے بھیجے اسید بن حضیر کو کہے یہہ شخص ہمارے باغ میں آ کے لوگوں کو بہکاتا ہی تو جاکے منع کر میرا خلیرا
بھائی اسعد بن زرارہ اسکے ساتھ ہونیکے باعث میں منع نہیں کر سکتا اُسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ کرنے
لگے مصعب کہے تم ذرا بیٹھہ کے میری بات سنو اگر بہتر ہی تو قبول کرو نہیں تو مجھے منع کرو اُسید کہے تو راہ کی بات بولا
پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے مصعب قرآن کے آیتان پڑھکے سنائے اُسید کہے یہہ بہت نیک بات ہی پھر اسلام لاکے اپنی
قوم پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے مین جاکے اس شخص کا احوال دریافت کیا تو وہ کچھ خراب بات نہین کہتا ہی بالین
میں اُسکو منع کیا ہون لیکن بنی حارثہ اسعد بن زرارہ کو مارنا چاہتے ہین سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور انکے پاس
جاکے غصہ کرنے لگے مصعب کہے میں جو کہتا ہون سو اُسکو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو قبول کرو نہیں تو تمکو جو مناسب
معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے اور مصعب شروع کئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۔ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ وَاِنَّهُ
فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ
كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ یعنے قسم ہی اس واضح کتاب کی کہ ہمنے رکھا اسکو
قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو اور یہہ ہمارے پاس اصل کتاب میں ہم اس جاہ بلند محکم کیا پھر دینگے ہم تمھارے

طرف سے نصیحت موثر کر اس سے کہ تم ہو لوگ حق پر نہین رہتے اور بہت عجیب ہین ہمنے نئی پہلون مین پھر سعد یہہ سنتے ہی
اسلام لائے اور اپنی قوم پاس آکے کہا ای بنی عبد الاشہل میں تمھارے بیچ کیسا ہون کہے تم ہمارے سردار ہو اور بڑے
عقلمند اور ہوشیار سعد کہے تمھارے مردون اور عورتون سے بات کرنا مجھ پر حرام ہی جبتک تم اللہ پر اور اسکے رسول پر
ایمان نہ لاوگے پھر مغرب نہین ہوی تک بنی عبد الاشہل کے سب مرد و زن اسلام سے مشرف ہوئے مگر ایک شخص عمرو بن
ثابت بن وقش اسوقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ کے روز ایمان لاکے شہید ہوئے پھر مصعب اسعد بن زرارہ کے یہان
رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تھے اکثر لوگ مدینے کے جنہون کو اوس اور خزرج کہتے ہین ایمان سے مشرف ہوئے
اور کوئی گھر خالی نہ رہا جس مین چند مرد و عورت مسلمان نہ ہو روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ کی کتاب
مین کہ سعد بن معاذ اسلام لانیکے چند روز کے آگے مکے مین ہاتف سے آواز آیا شعر فَاِنْ یُسْلِمِ السَّعْدَانِ
یُصْبِحْ مُحَمَّدٌ ۔ بِمَكَّةَ لَا يَخْشٰى خِلَافَ مُخَالِفِ ۔ یعنے اگر اسلام لاوین دونون سعد تو ہوئیگا محمد مکے مین بے
اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد سے قبیلہ سعد ہزیم کا جو قضاعہ مین تھا اور قبیلہ سعد بن
زید مناۃ کا جو تمیم مین تھا سو مراد ہی پھر ہاتف پکارا فَيَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ كُنْ اَنْتَ نَاصِرًا ۔ وَيَا
سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ ۔ یعنے ای سعد اوس کے اور ای سعد جوانمرد خزرجون کے ہو تم مددگار
اَجِيْبَا اِلٰى دَاعِي الْهُدٰى وَتَمَنَّيَا ۔ عَلَى اللّٰهِ فِي الْفِرْدَوْسِ مُنْيَةَ عَارِفِ ۔ قبول کرو تم ہدایت طرف بلانے والے کو
اور چاہو اللہ سے بہشت کی نعمتون کو جیسا جاننے والا چاہتا ہی تیرہوین سال ماہ ذیحجہ مین مدینے کے ستر آدمی
سے زیادہ حج کو آئے اور مصعب بھی انکے ہمراہ تھے اور تشریق کے راتون مین پہاڑ کے درے مین عقبے کے پاس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرر ہوا پھر اس شب کو تمام مدینے والے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
چچا عباس کو ہمراہ لیکے وہان تشریف لیگئے اور عباس ان ایام مین ایمان سے مشرف نہین ہوے تھے لیکن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تھے پھر عباس مدینے والون کو کہے ای اوس و خزرج محمد ہمارے قبیلے مین جو
ہی سو تمکو معلوم ہی اور ہم آج تک اسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے شہر میں اپنی قوم مین عزت سے ہی اب
وہ چاہتا ہی تمھارے ساتھ رہے ہر چند ہم اسکو منع کئے کہ تمھارے ساتھی نہو پر وہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفا داری
اور موافقت کرنا مصمم اور مستحکم ہی اور تمکو اپنی ذات سے اعتماد ہی کہ جو وعدہ کرینگے سو وفا

کرینگے تو بہتر ہی نہین تو ابھی کہہ دیوین تا آخر کو پشیمان نہ ہووین اور ہمکو اپنا دشمن نہ کرلین انصار کہے تم جو جو بولے سو
معلوم ہوا اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سے جو جو عہد لینا منظور ہی سو لیجیے تب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم چند آیت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالی کی طرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر ترغیب دئیے بعد فرمائے
مین تم سے عہد لیتا ہون کہ تم جیسا اپنی عورت بچون کی محافظت کرتے ہیں ویسا ہی میری محافظت کرنا براء بن
معرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑکر عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے
سپاہگری چلی آتی ہی اور ہمارے جنگان شہرہ آفاق ہیں ہم آپکی محافظت ویسا ہی کرینگے اسمین ابو الہیثم بن التیہان
کہے یا رسول اللہ ہمارے اور یہود مین دوستی و مصالحت ہی اب ہمکو تو اُنسے قطع دوستی اور مخالفت کرنا ضرور ہوگا پھر
شاید آپ فتح و نصرت پاے بعد ہمکو چھوڑکے اپنی قوم پاس جاوینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے
فرمائے مین تمھارا ہون اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان اور تن کے ساتھ تن ہی زندگی تمھارے ساتھ ہی اور
موت بھی تمھارے ساتھ تمسے جو جنگ کرین تو اسکے ساتھ جنگ کرون اور جو صلح کرین تو اسکے ساتھ صلح کرون القصہ انصار
سب بیعت کئے اس بیعت کو بیعت عقبہ ثالثہ کہتے ہین اور حضرت اُنھون مین سے بارہ شخص کو قوم کا سردار بنائے جب بیعت
تمام ہوئی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار مکے ہاتھ چلانے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے مین
تمھاری ہجرت گاہ کو خواب مین دیکھا ہون کہ خرمے کا بن ہی مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہی یا ہجر لیکن دیکھا تو وہ
یثرب ہی یہہ سنکے اکثر لوگ جو مکے مین تصدیع پاتے تھے یثرب کو یعنے مدینے کو ہجرت کئے کہتے ہیں اول جو ہجرت کئے
سو ابو سلمہ بن عبد الاسد جو حبش کو جاکے مکے کو آئے تھے اُنکے بعد عامر بن ربیعہ اور اُنکی عورت لیلی بعد عبد اللہ
بن جحش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھپیرے بھائی اپنے تمام لوگون سمیت پھر تو لوگون کے گروہ کے گروہ جانے لگے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس شخص کے ساتھ ہجرت کئے کہتے ہیں کہ لوگ مکے سے جو نکلتے تھے تو مخفی نکلتے جب عمر
رضی اللہ عنہ جانا چاہتے تلوار باندھکر اور ہاتھ مین تیر کمان لیکر کعبے کا سات بار طواف کئے اور مقام ابراہیم پاس
دو رکعت نماز پڑھے اور کہے کیا بد لوگ ہین جو پتھرون کو اپنا خدا سمجھے ہین اور کعبے کے گرد کفار بیٹھے تھے سو انکو
کہے کہ جو چاہتا ہی کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت رانڈ ہو سو میرے مقابلے مین آوے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ انکو کچھ کہیں
بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے مستعد ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جلدی مت کر امید ہی کہ مجھے

بھی ہجرت کا حکم ہوگا اور تو میرا رفیق رہیگا القصہ قریش جان لئے کہ مسلمانوں کو روز بروز ترقی ہے اور امن کے واسطے
انکو ایک ٹھکانا بھی ٹھہرا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاوینگے اس لئے کچھ تجویز کے درپے ہوکے ایکجا قصی بن
کلاب کے گھر میں جسکو دار الندوہ کہتے اور مشورت کے واسطے وہان جمع ہوا کرتے تھے سب جمع ہوئے ابلیس بھی اپنے تئین بہت ہی
بڑے بزرگ کی صورت بنا کے آیا اور دروازے پر کھڑے ہوا لوگ کہے تو کون بزرگ ہے بولا میں نجد کا شیخ ہون سنا کہ تم مشورت
کرتے ہو سو میں بھی آیا ہون تا تمھاری مشورت سنوں بعضے کہے محمد کو بیڑیان ڈال کے قید کرنا تا اُس ہی قید میں مرجاوے
جیسے سابق میں چند شاعرون کو ایسا ہی کئے تھے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اسکو کتنا ہی مخفی قید کرینگے
تو اسکے دوستان اس کا سراغ لگا کے شبخون پڑ کے اسکو چھڑا لیجاوینگے ایک شخص کہا اسکو ہمارے شہر کے باہر
کر دینا وہان کچھ بھی ہو ہمکو کام نہین شیخ نجدی بولا یہہ بھی پکی بات نہین کیونکہ تم کو تو محمد کی خوش تقریر اور شیرین
سخنی اور اسکی تاثیر معلوم ہے جب کسی عرب کے قبیلوں مین جا کے اُنسے کلام کریگا اور وے اسکے تابع ہوجاوینگے تو اُنکو
لیکے تمھارے سے لڑیگا اور تم پر غالب آکے جو چاہے سو کر گذریگا ابوجہل کہا مین ایک تجویز کیا ہون کہ ہر قبیلے سے ایک ایک
چالاک جوان کو جو سب میں عزیز رہے جمع کرنا اور انھون کے ہاتھون میں بہتر تلواران دینا اور وہ سب اتفاق سے محمد کو
قتل کرنا اور مارنے میں سبھون کا ایک ہی ہاتھ رہنا اس صورت مین محمد کا خون سب قبیلون پر ہوتا ہے پس عبد مناف کا
قبیلہ تمام قبیلون کے ساتھ مقابلہ کرنا ممکن نہیں اُسکے قرابتی لاچار ہو کے اُسکا خون بہا چاہینگے تو ہم سب اُسکے دیت دیونگے
شیخ نجدی کہا یہہ تجویز بہت مناسب ہے پھر تو لوگ وہانسے نکل کے جمع ہو کر اُسکا ارادہ کئے جبرئیل علیہ السلام آکے حضرت
کو کہے آجکی شب تم اپنے بچھونے پر مت سُو جب شب ہوئی کفار قریش حضرت کے دروازے پر جمع ہوئے اور حضرت کے
سونیکا انتظار کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہے تو میری چادر اوڑھکے میرے بچھونے
پر سو اور ڈرمت تجھے انسے کچھ ایذا نہ پہنچیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت متی لیکے اُنکے سرون پر پھینکے اور
یٰس کا سورہ فھم لا یبصرون تک پڑھتے ہوئے دولت سرا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہین دیکھے ایک شخص جو انھون
کے ساتھ نہین تھا سو آیا اور کہا تم یہان کیا واسطے بیٹھے ہو محمد تو تمھارے سرون پر متی ڈالکے چلا گیا تب سرون
پر ہاتھ پھیر اکے دیکھے تو متی ہے گھر میں جھانکنے لگے اور علی مرتضے کو بچھونے پر دیکھ کے کہے کہ محمد بچھونے پر سوتا ہے
صبح کو دیکھتے ہیں تو وہ علی ہے اُنسے پوچھے محمد کہاں ہے وہ کہے مجھے معلوم نہیں پھر اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت کر اور ابوبکر کو رفاقت مین رکھہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو
اس بات سے اطلاع کیئے اور لوگونکی امانتان وغیرہ جو آپ پاس تھے سو اسکو ادا کرو کر کر فرمائے اور دوپہر کے وقت دھوپ
سخت پرتی تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کو چادر سر پر اوڑھکے تشریف لیگئے اور فرمائے یہان کوئی لوگ ہوتو انکو
نکال دیو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیئے یہان غیر نہین تمہارے ہی لوگ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے
ہجرت کرنیکا حکم ہوا ہے ابوبکر عرض کیئے مین آپکی رفاقت مین رہونگا حضرت فرمائے بہتر ہے پھر ابوبکر دو اونٹ چار سو
کو خرید کر چار مہینون سے انکو چارا دال کے پالتے تھے سو حاضر کیئے اور کہے یا رسول اللہ ان مین سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اسکو قیمت سے لیونگا اور نو سو درم کو ایک اونٹ جسکا نام قصوا تھا خرید کیئے اور بنی دیل کے
ایک شخص جسکا نام عبد اللہ بن اُریقط اور اپنی قوم کے دین پر اور بڑا امانت دار تھا اور راہون کی خوب شناخت
رکھتا تھا نوکر رکھکے اسکو تاکید کیئے کہ تین روز کے بعد اونٹون کو ثور کے پہار پر حاضر کرین پھر ابوبکر کے گھر کے لوگ جلدی جلدی
سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم واسطے توشہ تیار کر کے دئے اور توشہ باندھنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی اسما اپنی دامنی
آدھی پھار کے دئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثور کے پہار مین ایک غار تھا سو
اوسمین چھپنے نکلنے کے بعد ربیع الاول کے غرہ کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبد اللہ کو جو جوان اور ہشیار تھے تاکید کیئے کہ رکھے
ہین دن کے وقت مکے شب کو آکے قریش کے اخبار بولا کرین اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس پانچہزار درم تھے سو اسکو ساتھہ
لئے اثنائے راہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کانٹو نسے زخمی ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت کو اپنے کاندھے پر بیٹھا کے غار پر لیجا کے چھوڑے اور اول آپ غار مین جاکے اسکو جھاڑے اور ایک حبشی قیمت چادر اوڑے
تھے سو پھار کے غار مین کے سوراخون کو بند کیئے تو ایک سوراخ کو کپڑا البتہ آیا سو اسکو اپنی ایڑی لگا کے مضبوط کر کر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے حضرت اندر جاکے ابی بکر کی مانڈی پر سر رکھہ کے سوئے اس سوراخ مین سانپ
تھا سو ابوبکر کو کاٹا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہونیکے خوف سے حرکت نکئے آخر آنکھون سے اشک جاری
ہو کر چہرہ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹپکے حضرت ہوشیار ہو کے پوچھے تو عرض کیئے یا رسول اللہ میرا ماباپ
تم پر سے فدا مجھے سانپ کاٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب اسکو لگائے سو زہر اتر گیا اور اس غار پر ایک
جھار کیکر کا اگا اور مکری اس کے منہہ پر جالا بُنی اور جنگلی کبوتر آکے انڈے ڈالا اور قریش حضرت کو ڈھونڈھنے لگے تو

تبانے والا پانوں کے نشان پر ثور کے پہاڑ تک تیا اسکا لا وہان سے نشان گم ہو گیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے
کہ غار میں دیکھیں امیہ بن خلف بولا وہان نہ ہونگے کیونکہ یہہ جالا محمد کی پیدایش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر غار میں جاتے
تو جالا تو ٹھ جاتا اور انڈے پھوٹتے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو غار پاس دیکھکے گھبرائے اور کہے یا رسول اللہ
اگر میں مارا جاؤں تو کیا مضایقہ کہ ایک شخص مارا گیا اگر آپ مارے جاینگے تو امت ہلاک ہو گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمائے تو غم نکہا اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر اللہ تعالیٰ اُنپر اپنی تسکین اُتارا اور کفار حضرت کو وہان نہیں سمجھ کے پھر گئے اور حضرت
اُس غار میں جمعہ شنبہ یکشنبہ تین روز رہے عبد اللہ بن ابی بکر شب کو غار پاس آکے رہتے اور سحر کے وقت نکل کے مکے کو جاتے
اور مکے کی کیفیت آکے بولتے اور عامر بن فہیرہ ابی بکر کے غلام بکریاں چراتے اور شبکو دودھ لاکے پلاتے تیسرے روز وعدے کے
موافق عبد اللہ بن الاریقط اونٹوں کو حاضر کیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ
عنہما اس رہ بتانے والے کے ساتھ دوشنبے کی شبکو وہانسے چلے اننے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیا تمام روز اور تمام شب اور
دوسرے روز آفتاب گرم ہوئے تک چلتے تھے بعد ایک مقام پر اترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام
فرمانے ایک پتھر کے سائے کے نیچے جھاڑ جھوڑ کے بچھونا کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسپر آرام کئے بعد ایک چرواہا
بکروں کو لایا سو اُسکے پاس سے دودھ مول لئے اور ٹھنڈا ہونے اُس میں پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دودھ پئے پھر کوچ کر کر قدید پاس پہنچے ایک عورت جسکا نام ام معبد تھا سو اسکے ڈیرے میں اترے
اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہے وہ عورت کہی قحط ہونے سے اپنے یہان کچھ نہیں ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھے کہ
خیمے کے کونے میں ایک بکری ہی ام معبد سے پوچھے یہہ بکری کیسی ہی بولی لاغری کے باعث چرنے نہ جاسکے رہ گئی ہی حضرت فرمائے
اگر تو اجازت دیوے تو میں اسکا دودھ نچوڑونگا بولی میں صدقے اِس میں دودھ کہاں ہی اگر ہو تو نچوڑو حضرت بکری
منگوا کے اُسکا پاؤں پکڑتے اور اللہ کا نام لیکے اُسکے کاس کو ہاتھ لگائے اور ایک بڑا برتن منگوا کے بہت سا دودھ
نچوڑے اور تمام خیمے والوں کو پلائے بعد اپنے ہمراہیوں کو پلائے سب کے بعد آپ پئے پھر دوسرے بار نچوڑے تو خیمے کے تمام باسن بھر دئے
اور وہانسے روانہ ہوئے بعد ام معبد کا شوہر ابو معبد اپنے دُبلے بکریونکو ہکالتا ہوا آیا اور باسنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھ کے بہت
متعجب ہوا اور کہا یہہ دودھ کہانسے آیا گھر میں کوئی دودھ والی بکری تو نہیں ام معبد کہی ایک شخص مبارک قدم آیا اور اسکا
چہرا ایسا اور اسکے شمایل ایسے تھے سو اننے اس بکری سے دودھ نچوڑا ابو معبد کہا یہہ قریش کا صاحب ہی جو اُسکو

ڈھونڈھتے ہیں اگر مین ہوتا تو اسکے تابع ہوتا کہتے ہین کہ پھر ام معبد اور اسکا شوہر دونون مدینے کو ہجرت کئے اور اسلام سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹھارہ برس تک دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جو بڑا قحط ہوا تھا اسلئے اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہین سو صبح شام اس بکری کا دودھ نچوڑ کر پیا کرتے تھے روایت ہی اسمار رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بعد کتنے روز تک کچھ کیفیت معلوم نہوی بعد ایک روز ہاتف سے آواز آیا شعر جَزَی اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَیْرَ جَزَائِهٖ رَفِیْقَیْنِ حَلَّا خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ یعنے جزا دیوا اللہ پروردگار لوگون کا اپنی نیک جزا دونون رفیق کو جو اترے خیمے میں ام معبد کے ہُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰی رَفِیْقَ مُحَمَّدٍ وے دونوں اترے خوبی کے ساتھ پھر روانہ ہوئے سو مراد کو پہنچا جو ہوا رفیق محمد کا فَیَالَ قُصَیٍّ مَا زَوَی اللّٰهُ عَنْکُمْ بِهٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَارٰی وَ سُؤْدَدٍ پھر ای قصی کی اولاد کیا دور کیا اللہ بسبب انکے نکلنے کے تمھارے سے وے کام اور سرداریاں جو بدل نہین رکھتے تھے لِيَهْنِ بَنِیْ کَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَرْصَدٍ سو مبارک باد دیا جاوے بنی کعب کو رہنے سے اپنی قوم کی جوان عورت کے اور اسکے بیٹھنے سے مومنون کے تاک میں سَلُوْا اُخْتَکُمْ عَنْ شَاتِهَا وَ اِنَائِهَا فَاِنَّکُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ یعنے پوچھو تمھاری بہن سے اسکی بکری اور برتن کے حال سے پھر بیشک اگر تم پوچھوگے بکری سے تو گواہی دیگی دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهٗ بِصَرِیْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ منگوایا اُس سے بات بکری سوکھی اُس بکری کے پھل دودھ کف بھرا ہوا فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَیْهَا بِحَالِبٍ یُرَدِّدُهَا فِیْ مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ یعنے پھر چھوڑ دیے اُس بکری کو اسی کے پاس اسی حال سے جو آنے جانے والے کے لئے دودھ نچوڑتی ہے بی بی اسما کہتی ہے آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے طرف روانہ ہوئے اور کفار قریش اشتہار دئے کہ جو کوئی محمد کو اسیر کر کر لے آوے یا اسکو قتل کرے تو اسکو سو اونٹ دینگے سو سراقہ بن مالک بن جعشم اپنی قوم بنی مدلج میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آکے کہا میں دریا کے ساحل پر چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہی کہ وہ محمد ہی تھا سراقہ کہتا ہی کہ میں جان لیا سمجھا کہ وہ محمد ہی ہی مگر یہہ بات لوگون کو معلوم ہو تو بہت سے لوگ اسکو لے آنے جاوینگے مجھے اونٹون کی لالچ سے اس شخص کو کہہ دیا کہ وہ محمد نہین بلکہ وے فلان فلان تھے جو ہمارے روبرو گئے پھر سراقہ مجلس مین تھوڑا بیٹھکے اٹھا اور گھر مین جاکے باندی کو کہا میرا گھوڑا لیجا کے فلانی ٹیک کے تلے کھڑا کر اور آپ نیزہ لیکے گھر کے اوپر سے اتر کر نیزہ دبایا ہوا ایک پاس جا گھوڑے پر چڑھ دوڑاتا ہوا نکلا اور راہ میں حضرت کو ملایا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم پڑھنے کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کے نہیں دیکھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر
پھر پھر کے دیکھ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھ کے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو پکڑنے لوگ آپہنچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے حق
اللہ ہمارے ساتھ ہے جب بہت ہی قریب پہنچا یہاں تک کہ اسکے اور حضرت کے درمیان دو تین نیزوں کا فاصلہ رہا حضرت دعا
کئے کہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ یعنے یا اللہ تو ہمکو اُس سے کفایت ہو جیسا تو چاہتا ہے تو گھوڑے کے سامنے کے دونوں
پاؤں زمین میں دھسگئے اور اپنے گھوڑے پر سے گر گیا پھر اُٹھکے گھوڑے کو ڈانٹ کے نکالا پھر سوار ہو کے حضرت کا
قصد کیا گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھسگئے سراقہ فریاد کیا او حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا میں سمجھا ہوں کہ
تمھاری دعا سے یہہ ہوا ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم توقف فرمائے اور سراقہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا سراقہ
کہتا ہے تب میں دل میں سمجھا کہ عنقریب حضرت کا امر ظاہر ہوگا اور عرض کیا آپکو جو پکڑلاوے اُسکو سو اونٹ دینا کر کر قریش مقرر کئے
ہیں اور قریش جو جو تجویز کئے تھے سو بیان کیا اور اپنے پاس کا توشہ اسباب لیئو کر کر باعث ہوا حضرت فرمائے کچھ درکار
نہیں مگر یہہ ہماری خبر کسی سے مت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ لکھ دیو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے
تو او تھوڑی پر امن نامہ لکھ کے عنایت کئے اور وہاں سے روانہ ہوئے سراقہ صبح کو جاتے وقت حضرت کے مخالفوں سے تھا سو تیسرے پہر
کو پھر کے آتے وقت دوستوں میں ہو گیا اور راہ میں جسکو ملا تو اُس سے کہتا تھا میں محمد کو ڈھونڈھ چکا اور اب
تم جانا کچھ احتیاج نہیں اور جانیوالوں کو پھر لیجاتا تھا اسی قصے میں سراقہ ابو جہل سے جسکی کنیت ابو الحکم تھی
مخاطب ہو کے کہتا ہے شعر اَبَا حَکَمٍ وَاللّٰہِ لَوْ کُنْتَ شَاھِدًا ۞ لِاَمْرِ جَوَادِیْ اِذْ تَسِیْخُ قَوَائِمُہٗ
یعنے ای ابا حکم اللہ کی سوگند اگر تو دیکھا ہوتا حال میرے گھوڑے کا جب دھسگئے زمین میں اسکے پاؤں عَلِمْتَ وَلَمْ تَشْکُکْ
بِاَنَّ مُحَمَّدًا ۞ رَسُوْلٌ بِبُرْھَانٍ فَمَنْ ذَا یُقَاوِمُہٗ تو جانتا اور شک نہ کرتا کہ مقرر محمد رسول ہے دلیل کے ساتھ سو
کون اُسکا مقابلہ کرے اور سراقہ مکہ فتح ہوئے بعد اپنی قوم کو ہمراہ لے آکے مسلمان ہوئے القصہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مکے سے نکلے سو خبر مدینے والوں کو معلوم ہوئی تو ہر روز مسلمانان صبح کو نکل کے حرہ کر کر ایک مقام ہے
سو وہاں منتظر کھڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوئے بعد اپنے گھروں کو پھرتے ایک روز بہت دیر تک انتظار کر کر پھرے
تب ایک یہودی اپنے کچھ کام کے واسطے ٹیلے پر سوار ہوا تھا سو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لاتے ہیں بے اختیار ہو کے پکار اٹھا ای بنی قیلہ تم جسکی انتظار کیا کرتے تھے سو آتا ہے یہہ سنکے بنی قیلہ یعنے اوس

وخزرج ہتیار لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوئے اور حضرت قُبا میں بنی عمرو بن عوف
پاس کلثوم بن الہدم کے گھر میں اُترے اور مدینے کے لڑکے بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کرکر خوشی
کرنے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دوشنبے کے روز ربیع الاول کی بارھویں کو داخل ہوئے

فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہجرت سے وفات تک کا بیان

ہجرت کی معنی لغت میں وطن چھوڑنا ہی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چھوڑکے مدینے کو تشریف لیگئے اسیو
اسکو ہجرت کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکھنا ربیع الاول کے مہینے سے شروع کئے
لیکن مشہور یہ ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت میں سنہ مقرر ہوا اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوئی کرکر سنہ کو ہجرت
سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی پر عرب محرم کو شروع سال لیتے تھے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بھی محرم ہی
سے تھا اس لئے سال ہجری محرم سے مقرر کئے پہلا سال ہجری اس سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبا میں مسجد بنائے
اور جماعت سے علانیہ نماز پڑھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلے بعد علی مرتضے رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام
امانتاں وغیرہ ادا کرکر ہجرت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبا میں اُترے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں چودہ روز رہکے پھر جمعہ کے دن جمعہ بعد وہاں سے نکلے اور راہ میں وادی رانونا کرکر
ایک مقام تھا اور وہیں بنی سالم بن عوف رہتے تھے سو وہاں نماز جمعہ پڑھکے پھر سوار ہوکر مدینے طرف روانہ ہوئے پھر انصار
کے ہر ہر قبیلے والے اپنے گھروں میں اتریکی خواہش کرنے لگے حضرت فرمائے اپنی اونٹنی خدا کی طرف سے مامور ہوئی ہی
اسکی راہ چھوڑدیو جہاں بیٹھیگی وہی مقام ہی اور حضرت بھی اسکی مہار چھوڑدیئے اور چلنے واسطے حرکت بھی نہیں
دیتے تھے وہ اونٹنی سیدھے بائیں طرف دیکھ رہی تھی آخر مالک بن نجار کے گھروں کے مقابل آکے مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئی
اسوقت وہاں مسجد نہی تھی ایک بریدیعنی خرما جمع کرنیکا موضع تھا مالک اسکے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام رافع کے فرزند ہیں
کے پھر اونٹنی اس مقام سے اٹھکے تھوڑے دور تک جا جہاں اول بیٹھی تھی تہاں آکے بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر رکھکے
آواز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہی مقام ہی اور شتر سے اتر پڑے وہاں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
کا گھر بہت نزدیک تھا حضرت اپنا اسباب اُنکے گھر میں بھیجکے آپ بھی انہی کے یہاں رہے ابوایوب چاہے کہ حضرت بالاخانے پر
تشریف رکھے لیکن حضرت نیچے کے درجے میں اترے بعد ایک دو روز کے ابوایوب بہت الحاح ہوکے عرض کئے آپ بالاخانے پر

تشریف رکھنا کیونکہ آپ پر ملایکہ اور وحی اترتی ہی اور مجھے اوپر رہنے سے نیند خوش نہین آتی پھر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اوپر تشریف فرمائے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مربد کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیسون سے دس
دینار دیکے خرید فرمائے وہان خرمے کے چند درخت اور مشرکون کے قبور تھے اور جابجا گڑے بھی سو قبرون کو کھود کے پھکوا دے
اور زمین ہموار کر کے خشت تیار کئے اور سارے اصحاب اسکے بنا کرنے مین کام کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی خشت
سبکے ساتھ اٹھاتے تھے دیوار تیار ہوی بعد خرمے کے درختون کو کاٹکے ستون کئے اور شاخ اور پتون سے چھت
بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کئے مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلندی ساتھ گز کی تھی اور مسجد کے بازو بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا کے واسطے ایک گھر اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک گھر تیار کئے اور مسجد مین مسکینون کو رہنے ایک
صفہ بنائے وہان کے رہنے والون کو اہل صفہ کہتے ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے بعد اپنے لوگون
کو لے آنے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ کو اور اپنے غلام ابو رافع کو مکے کیتین روانہ کئے سو وہان جا کے حضرت کے دونوں صاحبزادیان
فاطمہ زہرا اور ام کلثوم اور حضرت کا محل بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی اور زید کے فرزند اسامہ کو اور ام ایمن کو لے آئے اور
عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا اپنے لوگون کو بھی اُنھون کے ساتھ ہی لے آئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ابی ایوب کے گھر سے نکل کے اپنے دولت سرا مین تشریف لیگئے ابی ایوب کے گھر مین جملہ سات مہینے رہے تھے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسی سال یہود سے عہد پیمان لئے کہ مسلمانون کے ساتھ آشنائی دوستی رکھنا اور مخالفون سے ساخت
نہ کرنا اور یوسف علیہ السلام کی اولاد سے عبد اللہ بن سلام کر کر ایک یہودی حضرت سے ملاقات کر کے چند چیزون کا سوال
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دئیے تو وہ سنکر ایمان لائے اور کہے یا رسول اللہ یہود بری جھوٹھی قوم ہی مین
ایمان لایا سو سنین تو جھوٹھ تہمت کہنے لگیگے آپ میرا اسلام ظاہر ہونیکے بیش از اُنسے پوچھنا کہ مین کیسا ہون رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یہود کو بلوا کے وعظ و نصیحت کئے اور اسلام لاؤ کر کر ارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہین جانتے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پوچھے عبد اللہ بن سلام تمھارے مین کیسا ہی کہے بڑا عالم ہی اور بڑے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور پیشوا کا
بیٹا حضرت فرمائے اگر عبد اللہ بن سلام ایمان لاوے تو تم بھی ایمان لاؤ گے کہے خدا کی پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم تین بار فرمائے تو ایسا ہی جواب دئیے پھر عبد اللہ بن سلام کو جو چھپکے بیٹھے تھے بلوائے عبد اللہ بن سلام آ کے کلمہ
شہادتین پڑھے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے ڈرو اور محمد پر ایمان لاؤ

یہود کہنے لگے عبد اللہ بن سلام ہمارے بیچ بڑا جاہل ہے اور بڑے جاہل کا بیٹا اور ہمارے بیچ بڑا خراب آدمی ہے خراب آدمی کا بیٹا اور اسی سال نماز کے واسطے اذان دینا مقرر پایا حقیقت اسکی یہہ ہے کہ پہلے لوگ نماز کو تمام سے آتے تھے تو لوگون کو وقت معلوم نہ ہونیکے باعث وقت پر پہنچتے نہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھے وقت معلوم ہو کیا کرنا بعضے کہے نصاری کے سرنگا ناقوس بجانا بعضے بولے نرسنگا پھونکنا یہود کے مانند بعضے کہے آتش روشن کرنا لیکن ان سبھون مین کفار سے مشابہت ہوتی ہے کر کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی جنکا نام عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ خواب مین دیکھے کہ ایک شخص ناقوس لیجاتا ہے اسکو کہے یہہ ناقوس مجھے بیچ اُنے پوچھا تو اسکو لیکے کیا کریگا کہے نماز کے وقت اسکو ہم بجایا کرینگے وہ کہا نماز کے واسطے اس سے بہتر ایک چیز تجھے سکھاتا ہون اور اذان سکھایا اور اقامت بھی سکھایا عبد اللہ خواب سے ہوشیار ہوکے حضور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور یہہ خواب بیان کئے حضرت فرمایا یہہ خواب حق ہے اور بلال کا آواز بہت بلند ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کے اسکو ان الفاظ کی تلقین کرو تو بلال اذان دیئے اور اسی سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے حقیقت انکی یہہ ہے کہ انکی عمر دو سو پچاس کی ہوی تھی اور اپنے ملک سے دین کی تلاش میں نکلے تھے اور نصاری کے علما پاس نصرانی دین قبول کئے تھے تو انکی زبانی معلوم کئے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہے اور مولد حضرت کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہے سو دریافت میں نکلے تھے بعضے حرامیان انکو پکڑ کے مدینے کے یہود پاس بیچے تو مدینے میں رہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو سنکے حضرت پاس آئے اور ایک طبق میں خرما لاکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہے بولے صدقہ ہے حضرت فرمائے اٹھالے کہ ہم صدقہ نہین کھاتے سلمان اسکو لیگئے اور دوسرے روز پھر طبق میں خرما لاکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہے سلمان کہے یہہ ہدیہ ہے آپکے لئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اسکو کھائے اور سلمان حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھا سو دیکھکے اسلام لائے حضرت انکو یہود پاس سے مول لیکر آزاد کئے اور اسی سال ربیع الآخر کی بارھویں کو سہ شنبے کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوی اور اسی سال رجب کے مہینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین انصار میں بھائی بنے کی دوستی لگائے سو مہاجرین کے پینتالیس آدمی تھے اور انصار کے پینتالیس آدمی تھے پھر یہہ لوگ بالکل بھائیوں کی سی الفت دوستی رکھا کرتے تھے اور بعد موت میراث [illegible] نہیں ہوا تھا سو اسی آدمی

مرے پروارث ہوتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے بعد وہاں کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر ہی رہ گئے اور چند شخص ظاہر میں ایمان لا کے باطن میں منافق بن یہود کے ساتھ ملکے مسلمانوں کی ایذا کے درپے ہوئے اور یہود کو یقین تھا کہ محمد اللہ کا رسول ہے پر بدبختی سے ایمان نہ لائے چنانچہ حیی اور یاسر فرزندان اخطب یہودی کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کے اپنے گھروں کو گئے اور نہایت متفکر و مغموم بیٹھے یاسر نے حیی کو پوچھا کیا یہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکی تعریف ہم توریت میں دیکھتے ہیں حیی بولا اللہ کی قسم وہی ہے پوچھا کیا تجھ کو یقین ہے بولا واللہ وہی ہے پوچھا اب تیرے دل میں کیا ارادہ ہے بولا جب تک کہ میں زندہ رہوں اسکی عداوت میں قصور نکروں اور اسی سال کفار سے جہاد کرنیکا حکم ہوا پھر رمضان کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس آدمی کا سردار کر کر اور سفید نشان دیکر قریش کے ایک قافلے کو غارت کرنے کہ جسمیں تین سو آدمی تھے اور انکا سردار ابو جہل تھا روانہ کیے سو صحابہ دریا کے کنارے انسے مقابل ہو جنگ کے پیتے میں تھے کہ مجدی بن عمرو جہنی دونوں جماعتوں کے درمیان آکے جنگ ہونے نہ دیا تو صحابہ جنگ نہ کر کے مدینے کو آگئے اور شوال کے مہینے میں عبیدہ بن حارث کے ہمراہ ساٹھ آدمی کر کے اور مسطح بن اثاثہ کے ہاتھ میں سفید نشان دیکر رابغ کی طرف کفار کے دو سو آدمی کے قافلے کو غارت کرنے کہ جسکا سردار ابو سفیان تھا روانہ کیے لیکن وہ قافلہ بھاگ گیا اور جنگ کا اتفاق نہوا اور اسی شوال میں بی بی عائشہ کا زفاف ہوا انکی عمر اسوقت نو برس کی تھی بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ مکے سے آئے بعد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبیب بن اساف کے گھر میں جو سنح میں تھا رہتے تھے اتفاقاً میں تپ زدہ ہو کے اچھی ہوئی بعد میرے سر کے بال جھڑ جا کے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور میں ایک روز جھولا باندھکے لڑکیوں کے ساتھ جھولتی تھی میری والدہ آکے جلد مجھے کنگی کئے اور مانگ نکالے اور منہ دھوا اور جلد گھر کو لیگئیں اور دروازے پر جا کے تھوڑا توقف کئے تو چلنے سے دم جو آتا تھا سو تسکین پایا پھر گھر میں لیگئے دیکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور انصار کے مرد اور عورتاں جمع ہیں والدہ مجھے لیجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بٹھائے اور لوگ مبارکباد دینے لگے پھر لوگ نکل گئے اور حضرت پیر کے لیسے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہاں سے ایک قدح دودھ کا آیا تھا سو اسکو ولیمہ یعنے شادی کا کھانا کئے اور ذی قعدہ کے مہینے میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ بیس آدمی کر کر اور سفید نشان مقداد بن عمرو کے ہاتھ میں دیکر خرار میں روانہ کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کریں سو پانچویں روز وہاں پہنچے پر کفار انہوں کے آنے کے قبل وہاں سے جا نکلے تھے دوسرا سال ہجری کا اس سال محرم میں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا

اور صفر کے مہینے مین وُدّان کا غزوہ ہوا اُسکو ابواء بھی کہتے ہین یہہ پہلا غزوہ ہے جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ تشریف لیگئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتھ مین دیکر اور مدینے مین سعد بن عبادہ کو نائب کر کر ساٹھ
آدمی کے سات نکلے مگر اتفاق جنگ کا نہ ہوا اور بنی ضمرہ صلح کیئے اس شرط سے کہ حضرت سے جنگ کرینگے اور نہ مخالفونکی اعانت مین
نہ رہینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پندرھوین روز مدینے کو تشریف لائے اور ربیع الاول مین بواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع
ہے رضوی کے جانب مین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین سائب بن عثمان کو نایب کر کر دو سو آدمی سے قریش کے قافلے
کو جسکا سردار امیہ بن خلف تھا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور جمادی الاولی مین عشیرہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کو نائب کر کر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر ڈیڑھ سو آدمی
سے اور ایک قول سے دو سو آدمی کے ساتھ روانہ ہوئے تا قریش کے قافلے کے آڑے آوین لیکن پیشتر انکے پہنچنے کے قریش کا قافلہ
شام طرف روانہ ہوا اُسی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشاء اللہ عنقریب اسکا
بیان آئیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان بنی مدلج سے صلح کیئے اور مدینے کو تشریف لائے اور دس دن وہان نہین رہے کہ
کرز بن جابر فہری مدینے کے اونٹون کو لوٹ لیگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو مدینے مین نایب کر کر اور علی مرتضی
کے ہاتھ مین نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر دستیاب نہ ہوا پھر کے مدینے
کو آئے اور جمادی الاخری مین قبلہ کعبے طرف مقرر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین تشریف رکھتے تھے کعبے کی ایسی
جہت مین کھڑے ہوتے کہ مواجہہ بیت المقدس اور کعبے کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت نہ بنی کی بیت المقدس
طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبے کی طرف ہونا اگر بہت آرزو کرتے اور وحی نازل ہونے آسمان طرف اکثر دیکھتے سو مدینے کو آئے
بعد سولھوین مہینے مین یہہ آیت نازل ہوئی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ یعنے ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا
تیرا منہہ آسمان مین سو البتہ پھیرینگے تجکو جس قبلے کی طرف تو راضی ہے اب پھیر منہہ اپنا مسجد الحرام کی طرف اور
جس جگہہ تم ہوا کرو پھیرو منہہ اُسی کی طرف اور یہہ آیت نازل ہوئی سو روز سے نماز مین منہہ کعبے طرف کرنا مقرر ہوا
اور رجب کے مہینے مین عبد اللہ بن جحش کو آٹھ آدمی کے ساتھ روانہ کیئے اور خط لکھ دیئے اور فرمائے کہ یہان سے
دو منزل جاکے اس خط کو کھول اور اس مین جدھر جانا لکھا ہے ادھر جا اگر لوگ جانے راضی نہووین تو جبر مت کر

عبداللہ بن جحش بموجب حکم کے دو منزل جاکے اُس خط کو کھولے تو اس مین یہہ لکھا تھا کہ موضع نخلہ جو کے اور طائف کے درمیان
ہی سو اُسمین قریش کے قافلے کے منتظر رہو اور اُنکی کیفیت ہمکو اطلاع کرو خط کا مضمون دیکھکے سب راضی سے چلے جب نجران
کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کے سواری مین ایک اونٹ تھا سو گم ہوگیا تو سردار سے رخصت لیکے اونٹ
کی تلاش مین رہے دوسرے لوگ رجب کے اٹھائیسوین کو اُس مقام پر پہنچے تو وہان قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمانان باہم دیگر
مشورت کئے کہ اگر ہم اُنسے جنگ کرین تو شہر حرام کی حرمت ٹوٹتی ہی اگر جنگ نہ کرین تو قافلہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہی آخر
واقد بن عبداللہ تیر چلائے تو قافلے کا سردار عمرو بن الحضرمی کو جالگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص عثمان بن عبداللہ اور حکم
بن کیسان اسیر ہوئے اور باقی کفار بھاگ گئے مسلمانان قافلے کا اسباب لے لئے اُسوقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہین آیا تھا
پر عبداللہ بن جحش اپنی راے سے غنیمت کا خمس یعنے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رکھکے باقی غنیمت
اپنے ساتھ کے لوگون کو تقسیم کئے جب مدینے کو پہنچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انپر ملامت کئے اور فرمایے مین ہمکو جنگ کا
حکم نہین دیا تھا اور خمس کو اور قیدیون کو قبول نہین کئے اور دوسرے مسلمانان بھی اُنپر طعن وملامت کرنے لگے اور بیچارے
والون پر اس حرکت سے بہت ملال ہوا اور اندیشہ مند ہوئے کہ اللہ تعالے اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہی اور قریش بھی
طعن شروع کئے کہ محمد اور اسکے لوگ حرام مہینے میں خونریزی کئے اور مال لوٹے اور لوگون کو اسیر کئے تھے کہ مسلمانان جواب
دینے لگے کہ وہ حرام مہینے مین نہ کئے بلکہ وہ شعبان کا مہینا تھا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ
أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنے تجھے پوچھتے ہیں حرام کے مہینے کو اُس
مین لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اُسمیں بڑا گناہ ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اسکو نہ ماننا اور مسجد الحرام سے روکنا
اور نکال دینا اسکے لوگون کو وہانسے اس سے زیادہ گناہ ہی اللہ کے یہان اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ مسلمانون
کو اس آیت کے نازل ہونے سے خوشی ہوی اور غنیمت اور قیدیون کو قبول کئے پھر قریش اپنے قیدیون کو چھڑانا چاہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمایے ہمارے یہان کے دو شخص ہنوز نہین آئے ہیں وے آئے تلک ہم ان قیدیون کو نہ چھوڑینگے اگر
تم انکو قتل کروگے تو ہم بھی انکے بدلے انکو قتل کرینگے بعد سعد اور عتبہ خیریت سے آئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان
دونون اسیرون کو چھوڑدئے ایک قیدی حکم بن کیسان اسلام لاکے حضرت کی خدمت مین رہا اور بیر معونہ کے جنگ مین شہید ہوا دوسرا

قیدی عثمان بن عبد اللہ مکے کو جا کے کفر پر موا اور شعبان میں حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھنا تم پر فرض ہوا ہے تو
سب رمضان کا چاند دیکھ کے روزہ رہے اور رمضان کی سترھوین کو جمعہ کے روز بدر کا جنگ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو خبر پہنچی کہ ابو سفیان شام کے ملک کو تجارت کے لئے گیا تھا سو آتا ہے اور اسکے ساتھ قریش کا مال و متاع بہت سا
ہے قافلے کے ستر آدمی ہیں اور اسباب کے ہزار اونٹ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرماے اس قافلے کا قصد
کرین تو شاید اللہ تعالی تمکو غنیمت دیگا اور مدینے مین ابو لبابہ انصاری کو نایب کر کر اور مہاجرین کا نشان علی مرتضے کرم اللہ
وجہہ کے ہاتھ مین اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو دیکے جینڈا اول پر قیس بن صعصعہ مازنی کو اور پر تھا۔ زبیر
کو جو نگہبان ہے مقداد کو مقرر فرما کر رمضان کی بارھوین کو شنبے کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے میں تھوڑے لوگ ہی تھے جنگ
کی نوبت نہ ہو گی سمجھ کر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کئے اور ہمراہ حضرت کے ستر اونٹ اور تین گھوڑے تھے مدینے سے ایک میل
آگے ابی عتبہ کے کنوے پاس لشکر کی موجودات لئے تو تین سو تیرہ آدمی تھے اور تھوڑے لوگون کو کم عمر ہونیکے باعث پھیر دئے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جنگ کی تیاری کرتے ہین سو سنکر ابو سفیان بہت ہراسان ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دیکے مکے کو
روانہ کیا تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمھارے قافلے کا متعرض ہونیوالا ہے تم ہماری جلد کمک کرو اور حضرت بدر کو پہنچنے کے
آگے ابو سفیان جا چکا اور ضمضم مکے کو پہنچکے اونٹ کے کان کاٹا اور اسکی پالان پھرایا اور اپنی قمیص پھاڑ کے پکارا کہ اے قریش
تمھارا اسباب جو ابو سفیان کے ساتھ تھا سو اسکو محمد غارت کرنے والا تھا شاید ابتک غارت کر چکا ہوگا تم جلد اپنے قافلے کی
کمک کرو تو قریش جنگ کا ساز و سامان مہیا کر کے جلدی سے روانہ ہوے جسکو طاقت نتھی سو اپنے عوض کسی کو مزدوری دیکے بھجوایا
اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو نکلے مگر ابو لہب اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو جو ابو لہب کے چار ہزار درم دینا تھا سو معاف
کر کر روانہ کیا جملہ نو سو پچاس آدمی تھے سو اونمین ایک سو سوار گھوڑون کے اور سات سو سوار اونٹ کے اور امیہ بن خلف جب
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اسکو قتل کرینگے تب امیہ کہا تھا کہ محمد
جھوٹھ بات نہین کہتا ہے سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلنے ابا کیا ابو جہل کہا تو اس بیابان کا سردار ہے تو نہ آوے تو اکثر
لوگ رہجاوینگے اگر مرضی نہ آنے پر ہو تو ایک دو منزل آگے الٹ جا آخر اسکا اصرار دیکھ کے عقبہ بن ابی معیط عود سوز مین آتش
اور عود ڈال کے امیہ کے روبرو جو مسجد الحرام مین اپنی قوم پاس بیٹھا تھا لا رکھا اور کہا اے ابا علی تو عورت ہے بخور لیتا تب امیہ عقبہ
کو گالیان دیکے جنگ کو نکلا امیہ کی عورت اسکو نکلتا دیکھ کے کہی کیا تو سعد بولا سو بھول گیا تو امیہ کہا مین ایک دو

منزل جاکے الٹ آتا ہوں اور ہر منزل میں پھرنیکا ارادہ کرتا تو اسکو ڈھونڈھ بھانڈ کے دوسری منزل بتاتے غرض اسکو کشاں کشاں لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رَوْحا کو پہنچے خبر آئی کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک واسطے نکلے ہیں حضرت صحابہ سے مشورت کئے کہ ہم قریش کے قافلے کے متعرض ہوویں یا کمک آنیوالوں کا مقابلہ کریں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑا ہو حضرت کو خوش آنیوالی بات عرض کئے پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی ویسا ہی کہے پھر مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ اُٹھکے عرض کئے یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالے جدھر جانیکا امر کیا ہی اُدھر چلیئے ہم آپکے ہمراہ ہیں واللہ ہم موسیٰ کی قوم کے سریکا نہ کہینگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ ۔ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم بھی تمھارے ساتھ ہوکے لڑتے ہیں یا رسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت کو جسے بَرْكُ الْغِمَاد کہتے ہیں چلئے تو ہم ہمراہ ہیں حضرت اُنکے حق میں دعا دیکے پھر فرمائے ای لوگو تم کیا مشورت دیتے ہو اس فرمانے سے حضرت کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تھا کیونکہ بیعت کے وقت کفار سے جنگ کرنیکا عہد نہ ہوا تھا بلکہ یہہ تھا کہ مدینے کو آئے بعد اپنی زن و فرزند کو جیسا محافظت کرتے ہیں ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا پھر سعد بن معاذ انصار کے سردار عرض کئے یا رسول اللہ شاید آپ ہماری مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے اور رسالت کی تصدیق کئے اور جو جو لائے سو سبکو حق جانے اور آپکی اطاعت کرنے پر عہد کئے جدھر ارادہ ہی اُدھر چلیئے ہم آپکے ہمراہ ہیں قسم ہی اُسکی جو آپکو رسول برحق کیا اگر آپ دریا میں کودے تو ہم بھی کودینگے ہمارے سے کوئی شخص پیچھا نہ ہوگا دشمن سے مقابلہ کرنے میں ہمکو کچھ اندیشہ نہیں جنگ میں ہم بڑے جابر ہیں اور مقابلے میں مردانہ اللہ تعالیٰ کی برکت پر روانہ ہونا ہم کو امید ہی کہ اللہ تعالیٰ ہمسے ایسا دکھا دیگا جو آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو حضرت یہہ سنکے خوش ہوے اور فرمائے قریش کی دونوں جماعتوں سے ایک کا وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کر چکا ہی واللہ اُنکے مردے پڑنے کی جگہ میں دیکھ رہا ہوں پھر وہانسے کوچ کر کر نکلے اور بدر جو ایک قریہ مدینے سے چار منزل پر تھا وہاں پہنچے تو قریش بھی وہاں تک آچکے تھے تب قریش مکے سے نکلے تو پہلی منزل میں ابو جہل لوگوں کے واسطے دس اونٹ نحر کیا دوسرے روز عسفان میں صفوان بن اُمَیَّہ نو اونٹ نحر کیا تیسرے روز قُدَید میں سُہَیل بن عَمرو دس اونٹ نحر کیا قُدَید سے ایکطرف دریائی رستہ چلے سو راہ بھول کے ایک روز مقام کئے تو اُس روز شَیبہ بن ربیعہ نو اونٹ کاٹا پھر پانچویں روز جحفے کو پہنچے تو عُتبہ بن ربیعہ دس اونٹ نحر کیا چھٹویں روز اَبْوا کو پہنچے تو مَقِیس جُمَحی نو اونٹ نحر کیا ساتویں منزل عباس

دس اونٹ نحر کئے آٹھوین منزل مین حارث بن عامر بن نوفل نون اونٹ نحر کیا نوین روز بدر کو پہنچے تو ابو البختری دس اونٹ
نحر کیا اور دوسرے روز مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع ہوا تو ساتھ کے توشے کھائے اور ابو سفیان بدر کے
قریب پہنچکے راہ چھوڑ ساحل کی راہ لے قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ بچ گیا ہے تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تھے
اب الٹ جائیے ابو جہل کہا ہم بدر کو پہنچکے تین روز وہان رہینگے اور وہان نحر کرینگے اور شراب پی کا بجا دہا نسے نکلینگے
تا تمام عرب کے قبیلون پر ہماری ہیبت پڑے بنی زہرہ کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے تھے اب وہان جانا صرف اوقات ضایع
کرنا ہے اور تمام بنی زہرہ الٹ گئے اور ابی طالب کے فرزند طالب اور دوسرے مین قضیہ ہو گیا تو قریش کہے واللہ بنی ہاشم
تم اگرچہ ہمارے ساتھ ہیں پر دل تمھارا محمد کے ساتھ ہے طالب خفا ہو زہریون کے ساتھ ملکے کو الٹ گیا اور قریش بدر میں
پہونچکے نالکے پر ایک تودا اور نالے کے نیچے اترے اور مسلمانان ورے کے نالکے پر جو ریتی کی زمین تھی اترے تو آدمی اور جانور کے
پانون زمین میں دھستے تھے اور کفار سبقت کرکے بدر مین ایک کنوا تھا سو اسکو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانون کو پانی
تھا سو شیطان بعضون کے دلون میں یہہ وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے ساتھ رسول اللہ ہین پھر
مشرکان پانی پر غالب آگئے اور ہم پیاسے اور محدث اور جنب ہین اور ہمارے دشمنان انتظار کر رہے ہیں جب ہم تشنگی
سے بیطاقت ہو جاوین تو جیسا چاہین ویسا ہم پر حکم کرین تب اللہ تعالیٰ مینہہ برسایا نالے میں پانی بہنے لگا مسلمانان
پانی پئے اور وضو بنائے اور غسل کئے اور جانورون کو پانی پلائے مشکون کو بھر لئے اور زمین ریگ کی سخت ہو گئی دلون
سے وسوسہ جاتا رہا اور قریش اترے سو زمین پانی پڑھنے سے کیچڑ ہوا پاؤن پھسنے لگے اور حباب بن المنذر رضی اللہ
عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اس مقام میں جو اترے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے یا اپنی رائے اور جنگ کے داؤ
گھاؤ سے حضرت فرمائے یہہ امر الٰہی نہین میں اپنی رائے سے اترا ہون حباب عرض کئے یا رسول اللہ یہہ موقع مناسب
نہیں یہانسے بڑھکے کنوے کے قریب اترنا اور ایک گڑھا کھودکے اسکو مینڈ باندھنا تا تمام پانی کنوے کا ہمکو ملے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت مناسب تجویز کیا اور وہانسے کوچ کر کر پانی کے قریب اترے اور گڑھا کھودے
تو سب پانی اس میں آیا اور سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکھنے ایک منڈوا باندھکے دئے اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بدر کے کو پہنچے سو روز شام کے وقت علی مرتضے اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور انکی سوائے
چند شخص کو کیفیت دریافت کرنے روانہ کئے تو قریش کے دو سقے اسلم اور یسار گرفتار ہوئے سو انکو حضرت پاس حاضر کئے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین مشغول تھے صحابہ انسے کیفیت دریافت کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہین صحابہ اُنکی بات راست نہ سمجھ
کے کہنے لگے راست کہو کہ تم ابوسفیان کے سقے ہو وے کہے نہین پھر انکو مارنے لگے تو بولے کہ ہان ہم ابوسفیان کے سقے ہین پھر پوچھے تم
کسکے سقے ہو کہے قریش کے پھر انکو مارنے لگے غرض انسے پوچھتے تم کسکے سقے ہو اگر قریش کے ہیں کہے تو انکو مارتے اور ابوسفیان
کے ہین کہے تو چھوڑ دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کے فرمائے کہ دے سچ کہین تو تم انکو مارتے ہو اور جھوٹھ
کہین تو ہاتھ رکھتے ہو سچ ہی کہ وے قریش کے سقے ہین اور اُنسے پوچھے قریش کہان ہین بولے اس ٹیک کے پیچھے ہین پوچھے کتنے وہ
لوگ ہین کہے ہمکو شمار معلوم نہین مگر جماعت بڑی ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ نحر کرتے ہین کہے ایک روز نون اونٹ
ایک روز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سو اور ہزار کے مابین ہین پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہین کہے عُتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابوالبختری بن
ہشام اور حکیم بن حزام اور نوفل بن خُویلد اور حارث بن عامر بن نوفل اور طعیمہ بن عدی بن نوفل اور نضر بن حارث اور زمعہ
بن الاسود اور ابوجہل بن ہشام اور اُمیہ بن خلف اور نُبیہ بن حجاج اور مُنبہ بن حجاج اور سُہیل بن عمرو اور عمرو بن عبدود یہ سنکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینکا ہی اور قریش صبح کو نکلے سو دیکھ کے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے یا اللہ قریش اپنے غرور و تکبر سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہین اب تو نصرت دینے کا جو وعدہ
کیا ہی سو اُسکو پورا کر اُدھر قریش عُمیر بن وہب جُمحی کو مسلمان کس قدر ہین سو دریافت کرنے بھیجے عمیر گھوڑے پر سوار ہو مسلمانون کے
لشکر کے گرد پھرا اور قریش کو جا کہا کہ تین سو آدمی سے کچھ کم زیادہ ہوئگے لیکن پھر جا دیکھتا ہون کہ کہین پیچھے کچھ
فوج ہی یا نہین اور اطراف و نواحی سب دیکھکے جا بولا کہ اِس کے سوائے کچھ فوج نہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ بلا موت کو
اٹھائی ہی اور یثرب کے اونٹون پر زہر قاتل سوار ہی اور اُن قوم کو اُنکے تلوارون کے سوائے کچھ پناہ و قوت نہین ہی اُنکا
ایک ایک آدمی ہمارے ایک دو شخص کو مارے سوائے نہ مریگا پھر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا پھل پاؤگے آپ اِسکی کچھ تجویز
کیجے حکیم بن حزام یہ سُنکے عُتبہ بن ربیعہ پاس آکے بولا ای ابو الولید تو قریش کا سردار بزرگ ہی اور جنگ کرنے سے
کچھ حاصل نہین اگر تو قوم کو جنگ نہ کرنے دیکے پھر لیجا دیگا تو ایک مدت تیرا نام نیکی سے یاد کرینگے تب عُتبہ کھڑے ہو کے خطبہ
پڑھا اور بولا ای قریش اِس جنگ مین تمکو کیا فائدہ ہی اگر تم محمد کو اور اُسکے ساتھ والون کو مارے تو اپنے ہی بھائی بند
کو مارے اور ایک دوسرے کا منھ دیکھا نہ جائیگا کیونکہ کسی کا بھتیجا مارا جائیگا کسی کا بھانجا کسی کا بیٹا کسی کا قرابتی پس ہم الٹے جانا
اور محمد کو چھوڑ دینا تمام دوسرے عربون کے ساتھ مقابلہ ہو جاوے اگر محمد مارے پڑے تو تمھارا مقصود حاصل

اگر غالب آجائے تو اسکی عزت تم سبھوں کی عزت ہی پھر حکیم نے ابوجہل پاس جاکے اسکو بھی ویسا ہی کہا اور عتبہ کے خطبہ اور نصیحت سے بھی اطلاع کیا ابوجہل غصے سے بولا محمد کو اور اسکے لوگوں کو دیکھ کے عتبہ کا پھیپسا پھول گیا ہی یعنے وہ نامردی لیا ہی اور ہم یہاں سے نہ پھرینگے جبتک اللہ تعالے ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نہ کرے لیکن عتبہ دیکھا کہ محمد اور اسکے ساتھ والے اونٹوں کو کھاتے ہیں اور انکے ساتھ عتبہ کا بیٹا بھی تو ہی سو تمکو اس بات سے ڈراتا ہی اور عامر بن الحضرمی کو کہلا بھیجا کہ عتبہ تیرا حلیف لوگوں کو پھیرا چاہتا ہی اور تجھ کو اپنے بھائی عمرو مارے جانیکا بدلا لینا ضرور ہی تب عامر برہنہ ہوکے پکارا وَاعَمْرَاہْ وَاعَمْرَاہْ کفار کو اسکے پکارنے سے حمیت دامنگیر ہوئی اور جنگ واسطے مستعد ہوگئے اور عتبہ ابوجہل کا کلام سنکے غصہ ہوا اور بولا کسکا پھیپسا پھولا ہی سو پیلی چوتڑ والے کو اب معلوم ہو جائیگا ابوجہل کو پیلی چوتڑ والا اسلئے بولا اسکی چوتڑ کوڑ کے باعث سفید تھی سو اسکو زعفران سے رنگا کرتا تھا غرض عتبہ بیٹے خود منگوایا اسکا سر بہت بڑا ہونے کے باعث لشکر میں کسیکا خود اسکے سر کے برابر نہ ہوا آخر سر پر برد یمانی لپیٹکے میدان میں آیا اسکے ساتھ اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید بھی نکلے اور کہنے لگے کون آتا ہی سو آدے پھر مسلمانوں کے بہادروں میں سے عوف بن عفرا اور معوذ بن عفرا اور عبد اللہ بن رواحہ انکے مقابلے میں آئے وے پوچھے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار ہیں بولے ہم کو تمھارے سے مقابلہ نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارکے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگوں کو بھیج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور حمزہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یہ لوگ گئے تو انھوں پوچھے تم کون ہو کہے فلانے فلانے بولے ہاں برابر کے بھائیاں ہیں پھر عبیدہ عتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے اور علی ولید کے مقابلے میں آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کئے اور عبیدہ اور عتبہ دونوں کا ہاتھ چلا سو دونوں زخمی ہوگرے اس میں حمزہ اور علی دوڑکے عتبہ کا کام تمام کرڈالے اور عبیدہ کو اٹھاکے اپنے لشکر میں لائے پھر دونوں لشکر باہم قریب ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید فرماتے تھے کہ بین حکم کئے تک کفار پر حملہ مت کرو اگر وے تمسے نزدیک ہوں تو تیران مارکے ہٹا دیجو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کی کثرت دیکھ کے مندے میں تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوائے کوئی نتھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہوکے ہاتھاں اٹھا دعا مانگنے لگے اور فرمایا اللہ اگر یہہ تکری مسلمانوں کی مارے جاوے تو پھر زمین پہ تیری عبادت کدھی نہ ہوگی یا اللہ تو اپنا وعدہ پورا کر اور مجھے مدد عنایت کر اور یہاں تک دعا مانگے کہ حضرت کے کاندھے پر سے چادر گر پڑی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھاکے حضرت کے

کاندھون پر ڈالے اور کہے یا رسول اللہ اب غالب کرو یقین ہی کہ اللہ تعالیٰ جو آپ سے وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کریگا اس عرصے
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچھ جھپک آگئے بیدار ہوے تو تبسم کرتے چونکے اور فرمائے ای ابوبکر خوش ہوا اللہ کے یہان
سے نصرت آئی یہہ دیکھ جبریل آیا ہی اور اسکے دانتون پر غبار ہی اور اللہ تعالیٰ یہہ آیت نازل کیا اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمھاری
پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگاتار آنیوالے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منہ دو سے یہہ آیت پڑھتے
ہوے نکلے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنے اب شکست کھاوینگا مَیل اور بھاگینگے پیٹھ دیکر اور جبریل علیہ السلام
ہزار فرشتے آدمیون کی صورت سے ابلق گھوڑون پر سوار سر کو سفید شالان باندھے ہوے لیکے موجود ہوے بعد پھر اللہ تعالیٰ
جو حکم بھیجا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور اسرافیل ہزار فرشتے بعد اسکے پھر دو ہزار فرشتے آئے سو کل پانچ ہزار فرشتے
تھے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے نکلے تو اُنمین اور بنی بکر مین مخالفت رہنیکے سبب سے
قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیٹھ سے کہین آجاوینگے ابلیس بنی کنانہ کا سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت
لیکے آیا اور بولا مین تمھارے ساتھ ہون تم بنی بکر و کنانہ سے کچھ اندیشہ نکرو اور شیطانون کی فوج سمیت جھنڈا لیا ہوا منزل بمنزل
آتا تھا اور جنگ کے روز ایک شخص کا ہاتھ پکڑکے کہتا تھا آج تم پر کوئی غالب ہوگا کہ مین تمھارا رفیق ہون جب جبرئیل
علیہ السلام کو دیکھا ہاتھ چھڑا کے اپنی ایڑیون پر الٹے پاؤن پھرا وہ شخص کہنے لگا سراقہ کہان جاتا ہی بولا مین وہ دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اللہ کا سخت عذاب ہی اور مسلمانون مین عمر کا مولا مہجع تیر لگکے شہید ہوے
تھے اور حارثہ بن سراقہ حوض مین پانی پیتے ہوے تیر کھا جام شہادت پئے تھے ایسے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لاکے لوگون کو حکم فرمائے کہ اب جنگ شروع کرو اور انکو ترغیب دینے لگے عمیر بن الحمام ہاتھ مین خرما لیے کھاتے تھے سو پھینک
دیکے تلوار کھینچے اور کافرون مین دھس کے انکو مارکے شہید ہوے اور عوف بن عفرا بھی بہت سے کافرونکو مارکے آخر
شہید ہوے اور اُمیہ بن خلف مین اور عبد الرحمن بن عوف مین بڑی دوستی تھی سو عبد الرحمن چاہے کہ اُمیہ کو
بچاوے لیکن بلال کہ مین اسکے ہاتھ سے بہت ایذا پائے تھے سو پکارنے لگے امیہ بن خلف کفر کا سر بچے تو مین نہین بچتا تو
مسلمان تلواران لیکے حملہ کئے اور اُمیہ کو قتل کئے اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اپنے دونون بازو پر
انصار سے دو لڑکے جوان معوذ و معاذ عفرا کے بیٹے کھڑے تھے سو انمین سے ایک پوچھا ابوجہل کون ہی مین اسکو کہا تو سنتے

دریافت کرتاہی کہا ہی سنتا ہون کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جناب مین بڑی بے ادبی کرتاہی اگر مین اسکو پاؤں تو
اسکے سامنے سے نٹلون جبتک کہ وہ یا مین نہ مرون اور دوسرے لڑکا بھی ویساہی پوچھا تھوڑے وقت کے بعد مین ابوجہل کو دیکھا کہ
لوگون مین پھر رہاہی تو ان دونون لڑکون کو بتلادیا کہ ابوجہل یہی ہی تب وے دونون شاہین شکار پر ٹوٹتے سرپکا ایک
حملہ کیئے اور اسکو گھائل کرکے خاک پر گرا دیئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکے عرض کیئے ہم ابوجہل کو مارڈالے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم عبداللہ بن مسعود کو فرمائے ابوجہل کا کیا حال ہی سو دیکھ آئیو عبداللہ بن مسعود جا کے دیکھے تو اسکا جان حلق مین
کھینس رہاہی عبداللہ بن مسعود جو کہ پہلے اسکے ہاتھ سے بڑی ایذا دیکھے تھے سو اسکو کہے کیا اللہ تعالیٰ تجھے رسوا نہیں کیا
بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مارڈالے اور تو کچھ زیادہ نہ ہوا لیکن مجھے بڑا افسوس ہی کہ ان کنبیون کے ہاتھ سے مارا گیا
کاش دوسرا کوئی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چھاتی پر چڑھ کے سر کاٹ ڈالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے روبرو لا رکھے حضرت اللہ کا شکر کیئے اور فرمائے اس امت کا فرعون تھا سو موا اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن
عمرو کے ہاتھ پر تلوار کا ایک ہاتھ جھاڑا کہ انکا ہاتھ کٹکے تسما باقی رہگیا معاذ حضور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے گئے حضرت انکے ہاتھ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو انکا ہاتھ اچھا ہوگیا پھر جنگ میں شریک ہوگئے اور لڑائی مین عکاشہ کی تلوار
ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو ایک لکڑی دیئے سو وہ تلوار ہوگئی پھر عکاشہ جیتے تلک اسی تلوار سے جنگ کرتے تھے
اور ملائکہ جو حاضر ہوئے تھے سو انکو آدمیون کے قتل کا ڈھب معلوم نتھا اسلیئے اللہ تعالیٰ اس آیت سے انکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوا
فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے پھر تم مارو انکے گردنون کے اوپر اور کاٹو انکے پور پور پھر
فرشتے جسکو مارتے تھے انکی گردنون پر اور ساندھون پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو پیشتر از
انکی تلوار لگنے کے فرشتے کی مار سے اکثر کفار مرکے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا ایکایک آواز
آیا اَقْدِمْ حَيْزُومُ یعنے اے حیزوم تو بڑھ پھر ایک کوڑا مارنیکا آواز آیا تو وہ کافر مرکے گر پڑا اور اسکا منہہ اور ناک کوڑے
کے مار سے پھٹ جاوہاں کا رنگ سیاہ ہوگیا تھا جب جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مٹت کنکر اٹھا کے
قریش طرف پھینکے اور کہے شَاهَتِ الْوُجُوهُ یعنے منہہ برے ہوا اور صحابہ کو حکم کیئے کہ ان پر حملہ کرو تو کفار کو ہزیمت ہوئی ستر
شخص مارے گئے اور ستر شخص بندمین آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرمائے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل
مت کرو کیونکہ وے جبر سے آئے ہیں سو عباس اور ابی طالب کے فرزند عقیل اور حارث بن عبدالمطلب کے فرزند نوفل بھی بند مین

آئے اور عباس کو ابو الیسر اسیر کئے تھے لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابو الیسر ایسا دبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اسکو ایک ہاتھ میں اٹھا لیتے کہے کیا کرون میں اور وہ ملتے ہی وہ میری آنکھوں میں خندمہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا اور قیدیوں کو باندھ کے لانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کئے تو عباس کو بہت جکڑ کے باندھے تھے سو شب کو انکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنے حضرت کو نیند نہ آئی اور انصار یہہ سنکے انکو کھول دئے پھر فتح کے بعد حضرت حکم کئے کہ کافرون کے مردون کو بدر کے کنوے میں ڈالو تو سب کو کھینچکے اجاڑ کنوے میں ڈالدئے مگر امیہ بن خلف پھول گیا تھا اسکو انہین نہ ڈالکے مٹی میں داب دئے اور مسلمانوں سے جو وہ شخص شہید ہوئے انمین مہاجرین چھے تھے اور انصار آٹھ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگون کو خوشخبری سنانے عبد اللہ بن رواحہ اور زید بن حارثہ کو روانہ کئے مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ انکے دفن سے فراغت پا پھرے تھے کہ زید مدینے میں پہنچکے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک بدر میں مقام کر مدینے طرف پھرے اور بندیوانون کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلئے مگر وادی صفرا میں پہنچکے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الظبیہ میں پہنچکے عقبہ بن ابی معیط قیدی کو قتل کئے باقی دوسرے اسیرونکو مدینے میں لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیرون کو کیا کیا چاہئے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبھون کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے انھون سے پیسے لیکے چھوڑ دینا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چھوڑ دئے تو یہہ آیت عتاب کی اتری لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے تو تمکو آپڑتا اس لینے میں بڑا عذاب۔ اور عباس سے سونے کے سوا فدیہ لئے عباس کہے میں مسلمان تھا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم سچ کہتے ہو تو تمکو اللہ جزا دیگا لیکن ظاہر میں تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنی ساتھ سونیکے سوا وقیئے لائے تھے سو جنگ میں ان پاس سے چھین لئے تھے تو عباس چاہے کہ ان پیسو کو بھی فدیہ میں شمار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے دشمنوں کی اعانت کے واسطے پیسے لائے سو اسکو ہم اسمین نہ گنینگے عباس کہے کیا میرے پاس اتنے پیسے لیکے مجھے قریش پاس بھیک مانگنے لگاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا ام الفضل کے حوالے کئے تھے سو کیا ہوا عباس کہے تمکو وہ پیسے ہیں سو کیا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اللہ تعالی خبر دیا عباس کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم صادق ہو کیونکہ یہ پیسے جو میں دیا سو کسی کو اس پر اطلاع نہ تھی اور میں گواہی دیتا ہون

کہ اللہ ایک ہی اور تم اسکے رسول ہو غرض عباس دل سے مسلمان تھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو مکے مین رکھے اخبار لکھنے کی
تاکید فرمائے تھے سو مکے مین رہا کرتے تھے اور سہیل بن عمرو جو قریش کا خطیب تھا وہ بھی قیدیون مین تھا اُس سے بھی پیسے لیکے
چھوڑ دیے عمر عرض کئے یا رسول اللہ سہیل خطبہ پڑھکے آپ پر لوگونکو طیش کراتا ہی حکم ہو تو مین اُسکے دانت اکھاڑتا ہون
تا پھر کدھی خطبہ نہ پڑھے حضرت فرمائے مین مُثلہ نہ کرونگا کہیں اللہ تعالی مجھے بھی مُثلہ نہ کرے اور مجھے امید ہی کہ ایک دن
وہ کھڑے ہو کے خطبہ پڑھیگا تو پھر تم اُسکے مذمت کدھی نہ کروگے اور اس روز کا بیان گیارھوین سال ہجری مین
آیگا غرض جب کفار مارے گئے سو خبر مکے کو پہنچی تو مکے مین عورات ایک مہینے تک نوحہ کرتے رہے اور ابوسفیان بن حارث جب مکے
کو پہنچے ابولہب آکے پوچھا کیا خبر ہی بولا ہم اُنسے مقابلہ کئے تو وے ہمارے مالک ہوے سر کا ہمکو چاہے تو مارتے تھے چاہے تو پکڑ لیتے
تھے اللہ کی قسم لوگون کا کچھ قصور نہین پر گورے گورے آدمیان ابلق گھوڑون پر بیٹھکے آسمان زمین کے بیچ مین الگ
کھڑے تھے سو یہ سب کیا کراتے تھے اور انکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا تھا عباس کے گھر والے دل سے سب مسلمان تھے سو عباس کا
غلام ابورافع کہا واللہ وہ فرشتے تھے ابولہب یہ سنتے ہی غصے سے ابورافع کو طمانچہ مارا عباس کی عورت ام الفضل غصے
مین آکے موسل اُٹھا کے ابولہب کے سر پر ماری اور کہی کیا اسکا صاحب نہین کرکر تو اُس کو بے زور سمجھا اور ابولہب اسکے بعد
ایک ہفتہ نہین جیا کہ اسکو برا پھوڑا ہوا اور اُس پھوڑے کی بو جسے لگے تو اسکو بھی وہی پھوڑا ہوتا کرکے عربون کا
اعتقاد تھا سو اسکے بچے وغیرہ سب کے سب اُسکے نزدیک سے دور ہو گئے اور وہ موا تو تین روز تک میت پڑی رہی
آخر کر اکھود دور دور سے اسکو لکڑیون سے اُسمین ڈھکیلے اور دور دور سے پتھرے پھینک کے گڑا موئے اور رمضان کی
پچیسوین کو عصما بنت مروان کے قتل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی سو عمیر بن عدی کو روانہ کئے
تو وہ صاحب جاکے رات کے وقت اُسکو قتل کئے اور اسی مہینے کے آخر کو زکوۃ فطرہ دینا مقرر ہوا اور عید الفطر کی نماز
پڑھنا مقرر ہوا اور شوال کے مہینے مین ابوعفک یہودی جو حضرت کا دشمن تھا اُسکو قتل کرنے سالم بن عمیر کو
روانہ کئے تو وہ صاحب جاکے اُسکو قتل کئے اور اسی مہینے میں بعضون کے قول سے قرقرۃ الکدر کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع
ہی مدینے کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے آئے بعد مدینے مین سات روز رہکے سباع بن عرفطہ کو وہان کا
نائب کرکر اور علی مرتضے کے ہاتھ مین نشان مرحمت فرماکر بنی سلیم کے واسطے روانہ ہوئے تو وہ قوم حضرت کے آنے پر اطلاع پاکر
بھاگ گئے سو انکے پانسو اونٹ کی غنیمت ملی اور یسار چرواہا گرفتار ہو گیا اور حضرت اس مقام میں تین روز رہکے پھرنے کو

تشریف لیگئے اور اسی مہینے کی پندرھوین کو بنی قینقاع کر کر جو یہود تھے اُنکا غزوہ ہوا وے لوگ سابق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصالحت کئے تھے جنگ بدر کے بعد ایکروز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکو نصیحت کئے اور ایمان لانے پر ترغیب دیے تو وے لوگ کہے تم قریش پر غالب آنے سے مغرور مت ہو اُنکو جنگ کرنیکا سلیقہ نتھا اگر ہمسے مقابلہ ہو تو معلوم کروگے کہ مرد کون ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے اغماض کئے اتفاقاً ایک عورت مسلمانوں کی بنی قینقاع کے بازار میں جاکے سنار کے یہان کچھ زیور تیار کرواتی بیٹھی یہودیان چاہے کہ اُسکا منہہ دیکھے پر وے عورت منہہ نہ دکھائی سنار آہستہ اُٹھکے اسکا تہ بند پیچھے پر باندھ دیا وہ عورت اٹھی تو ننگی نظر آئی یہود ہنسنے لگے اور وہ لگی رونے ایک مسلمان وہان تھا سو سنار کو جانسے مار ڈالا اور یہودیان اُس مسلمان کو قتل کئے تو یہود و مسلمان مین جنگ کا نقشہ ٹھہرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابو لبابہ بن عبد المنذر کو نائب کرکر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر اُنسے لڑنے نکلے یہودیان خوف سے قلعے مین جاکے دروازے بند کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ کئے پندرہ روز تک محاصرہ تھا بعد اللہ تعالیٰ اُنکے دلوںمیں مسلمانوں کا رعب ڈالنے سے وہ عاجز ہوکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے آپ جیسا فرماتے ہیں ویسا ہمکو قبول ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب کو قتل کرنا چاہے تب عبد اللہ بن اُبی بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش کرنے لگا حضرت اُنکا اسباب اور ہتیار چھین لیکے اُنکو زن و فرزند سمیت شہر سے بدر کئے اور اسی سال ذی الحجہ میں غزوۂ سویق ہوا سبب اسکا یہہ ہی کہ بدر کے جنگ کے بعد ابو سفیان قسم کیا تھا کہ جبتک محمد سے بدلا نہ لیو اپ عورت پاس نہ جاوے اور سر کے بالون کو تیل نہ لگاوے اسلیئے دو سو آدمی کے ساتھ آکے مدینے سے تین کوس پر عریض پاس اُترا اور خرمے کے چند درخت جلا دیا اور ایک انصاری کو قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوی کرکر روانہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے آنے پر اطلاع پاکے مدینے مین بشیر بن عبد المنذر کو نائب کرکر دو سو آدمی کے ساتھ اسکا پیچھا کئے کفار کو حضرت کے نکلنے سے ہیبت ہوئی سو بوجا کم ہونے کے واسطے ستو کے توشہ دان ڈالکے بھاگ گئے تو وہ ستو مسلمانوں کے خرچ میں آیا اسی لیئے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق کرکے مشہور ہوا کہ عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں پھر حضرت اُنکا دور تک پیچھا کرکر پانچوین روز مدینے میں داخل ہوئے اور اسی مہینے میں عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی مقرر ہوئی اور علی مرتضےٰ حضرت بی بی فاطمہ سے ملے تیسرا سال ہجری ربیع الاول کے مہینے میں محمد بن مسلمہ کے ساتھ چند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کئے وہ یہودی بدر کا جنگ ہوسے بعد مکے کو جاکے وہاں کے

لوگون کو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دیتا اور مسلمانوں کی عورت کے حق مین بیتیان بنانا ہجو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کعب بن اشرف کو کون ماریگا محمد بن مسلمہ کہے کہ میں مارتا ہون لیکن اوس سے کچھ بناکے کہنا ضرور ہوگا
اُسکی اجازت دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جو دلمیں آتا ہی سو کہو پھر محمد بن مسلمہ اور ابو نایلہ اور عباد بن
بشر اور حارث بن اوس اور ابو عیس بن جبر ملکے روانہ ہوئے اور اُسکے یہان جاکے اخلاص سے باتان کرنے لگے
باتون باتون میں اُسے کہے کہ محمد کے آنیسے ہمارے شہر میں بڑی بلا ہوئی کہ تمام عرب سے ہمکو عداوت ہوگئی اطراف سے
اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگون کا قوت چلنا دشوار ہی کعب یہہ سنکے کہا مین تمکو اول ہی جتا دیا تھا پر تم نہ مانتے
یہہ تو کیا آئندہ اس سے زیادہ تم ملول ہوگے پھر یے لوگ کہے کہ ہمکو کچھ اناج ضرور ہی قرض دے کہا قرض دیتا ہوں لیکن کچھ
چیز گرو رکھو کہے کیا رکھنا بولا تمھارے بچون کو گرو دیو کہے بچون کو گرو مین تو النا بہت عیب ہی کہ لوگ کہینگے تم وہی ہیں
جو من دو من اناج کے لئے گروی پڑے تھے بولا تمھارے عورتون کو گرو رکھو کہے تو بہت حسین ہی تیرے پاس عورتون کو کیسا
رکھنا یہہ بہت فضیحتی کی بات ہی لیکن ہم ہتیار گرو رکھتے ہیں کہا بہتر ہی پھر یہہ صاحبان شب کو ہتیار لیکے اوس کے یہان گئے اور
گھیر جاکے پکارے اُٹھکے اُنکا قصد کیا اُسکی عورت کہی اتنی شب کو کہان جاتا ہی کہا یہ میرا دودھ بھائی ابو نایلہ اور فلانے
فلانے شخص ہیں عورت کہی تو مت جا کہ اُنکے آواز سے لہو ٹپکتا ہی کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلائین تو قبول کرتا ہی پھر
اُسنے باہر آکر باتان کرنے لگا اسمین ابو نائلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبوئی ہی کہا میری عورت کو عطر بنانے آتا ہی سو اُسنے
بنائی ہی کہے تجھے سونگنے دے کہا کیا مضایقہ سونگو سو سونگے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سونگا چاہتا ہوں تو اُسنے سر جھکایا
بالون کو اُسکے مضبوط پکڑکے لوگون کو اشارہ کئے تو تلواران کھینچکے اُس پر تان چلائے اور اُسکا سر کاٹ لئے اور حضور
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لا رکھے یہہ پہلا سر جو اہل اسلام کے ہاتھ سے کٹکے حضور میں آیا اور اُسپر تلواران چلاتے
وقت آپس میں سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو لگی تو وہ چلنے سے عاجز ہوئے سو اُنکو اٹھا کے لے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم اُنکے زخم پر تھوکے تو وہ زخم درست ہوگیا اور اسی مہینے میں غطفان کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ و محارب کی قوم ذی امر میں جمع ہوتے ہیں تب حضرت مدینے میں عثمان رضی اللہ عنہ کو نایب کر کر چار سو
پچاس آدمی سے بارھوین کو نکلے جب اُس مقام پر پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہو کے بھاگ کے پہاڑون میں
چھپگئے پھر وہان مینہہ برسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے نکالکے سوکھنے ڈالے اور آپ جھاڑ کے سایہ میں آرام

کئے ایک شخص کافروں سے دعثور نام تلوار کھینچ کے حضرت کے سرانے آیا اور بولا تجھے آج کون بچاویگا حضرت نے فرمایا اللہ بچاویگا
سو جبرئیل علیہ السلام اسکے سینے پر مارے تلوار اسکے ہاتھ سے گر گئی حضرت وہ تلوار اٹھا لیکے فرمائے تجھے اب کون بچاویگا اُسنے
کہا کوئی بچانیوالا نہین تو حضرت اُسکی تقصیر معاف کئے اور اُسنے اسلام لایا اور حضرت بارھہ روز کے بعد مدینے مین داخل ہوئے
اور جنگ نہوا اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا
اور ربیع الاخر مین نجران کا غزوہ ہوا اسکو بنی سلیم کا غزوہ بھی کہتے ہین حضرت کو خبر پہنچی کہ نجران کے قریب فرع مین بنی سلیم
جمع ہوتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب مقرر فرماکے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی خبر
سنکے کفار بھاگ گئے جنگ نہوا حضرت دسوین روز مدینے مین تشریف لائے اور جمادی الاخری مین زید بن حارثہ کا سریہ روانہ
کئے کیونکہ قریش بدر کا جنگ ہوئے بعد مارے اندیشے کے شام کو اس راہ سے جانا موقوف کرکر عراق طرف سے جانا اختیار کئے سو تجارت
کو جاکے آتے ہین کرکر خبر پہنچی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو سو آدمی کے ساتھ روانہ کئے سو قردہ مین پہنچکے قافلے پر
گرے کفار اسباب چھوڑ کے بھاگے تو وہ اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگا روپے کے باسنوں کا وزن فقط تیس ہزار درم تھا مدینے
کو لاکے سب اسباب کی قیمت کئے اور خمس بیس ہزار درم نکالے باقی جنگ کو گئے سو لوگوں مین تقسیم کئے اور شعبان مین حضرت
عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرھوین کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے
اور شوال مین احد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ مین قریش کی ہزیمت ہوئی اور اُنکے اکثر عمدہ لوگ مارے گئے سو ابو جہل
کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبد اللہ اور اُنکے سوائے دوسرے لوگ جمع ہوکے تجویز کئے کہ محمد صلعم سے جنگ کیا چاہئے اور
ابو سفیان کے ساتھ تجارت کا مال جو محافظت سے آیا تھا سو اُسمین سے کچھ لشکر کے اخراجات کے واسطے دینا تب سب اتفاق
کرکر اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ کے ساز و سامان کے واسطے دئے تجارت کے ہزار اونٹ تھے اور مال پچاس ہزار دینار کا
تھا اور دینار کو دینار نفع آیا تھا غرض قریش اور بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوکے تین ہزار جنگی آدمی نکلے اُن
مین سات سو بکتر پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اُونٹ اور پندرہ عورت تھے اور حضرت عباس یہہ اخبار لکھ کے
جلد مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم
فرمائے پھر کافروں کی فوج مدینے کے قریب عینین پہاڑ پاس آکے اتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کی دسوین
کو جمعہ کے دن لوگوں کو فرمائے مین خواب دیکھا ہون کہ گایان ذبح ہوتے ہین اور ایک تکو کو مارا ہون

اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جھڑا ہی اور مین اپنا ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالا ہون سو گایان ذبح ہونیکی تعبیر میرے
طرف کے چند لوگ شہید ہو گے اور تلوار کا دانت جھڑنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہوگا اور تکر کرنے کو مارنا
سو مخالفون کا کوئی بڑا اڑویا مارا جائیگا اور ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالنا سو مدینہ ہی کہ ہم شہر میں رہنا جب دشمنان شہر کے
اندر داخل ہووین تو گھرون پر سے انکو تیر و پتھر سے مارنا عبداللہ بن اُبَی بن سلول جو منافقوں کا پیشوا تھا یہی بات پسند
کیا لیکن صحابہ مین چند جوانمرد جو بدر مین حاضر نہیں ہوے تھے سو اپنی جوانمردی معلوم ہونا کرکے عرض کرنے لگے کہ ہم شہر
مین رہین تو کافران کہینگے کہ ہم سے ڈر کے میدان مین نہ آئے بہتر ہی کہ میدان مین نکلکے مقابلہ کرنا اور حضرت کے
نکلنے پر بہت باعث ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پاکے لوگون کو نصیحت کئے اور جنگ کے
وقت صبر کرنا اور بہت سی کوشش کرنا کرکے تاکید کئے اور یہہ بھی فرمائے کہ اگر تم صبر کروگے تو تمکو فتح ہوگی اور جنگ کو نکلنے
کے واسطے تیار رہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے پڑھکے محل مین تشریف فرمائے پھر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد
بن معاذ اور اُسید بن حضیر لوگون کو کہے کہ تم نکلنے واسطے جو سجدہ ہوئے سو بہت بیجا کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسی
مرضی تھی ویسا ہی کرنا غرض لوگ منتظر تھے کہ اس عرصے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکتر پہنکے تلوار باندھکے نکلے
لوگ نادم ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو آپکی مخالفت کرنا کسی وقت مین روا نہین حضور کی مرضی مبارک جیسی ہے ویسا ہی کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ نبی کو نہیں پہنچتا کہ پہنے سو بکتر کو پھر نکالے جب تک کہ اللہ تعالی اسکے اور دشمن کے بیچ
فیصلہ کرے پھر مہاجرین کا نشان مصعب بن عمیر کے ہاتھ میں اور اوس کا نشان اُسید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان
حباب بن منذر کے پاس دئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کئے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ بن ابی
بن سلول جو بڑا منافق تھا کہا میری بات نسنے ہم مفت مین جان کیا واسطے دین اور اپنے تین سو تابعدار کو لیکے پھر گیا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سحر کے وقت احد پہاڑ کے دامن مین جا اترے اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرکر
بکتر پر دوسرا بکتر پہنے اور سر پر خود رکھے اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہ پچاس تیر انداز دیکے پہاڑ کے جانب مین
ایک موقع پر کھڑا کرکے فرمائے تمکو مین جب تک نہ بلاؤن تم یہان سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارے جاوین یا ہمکو فتح ہوکے
لیکے دوڑ نکرین یا ہم غالب ہوکے دشمنون کو کچلنے بعد صفان آراستہ کرکر مقابلے میں آئے اور کفار عینین پہاڑ کے
پاس مدینے کے مقابل اترے تھے سو نشان طلحہ بن ابی طلحہ کے حوالے کئے اور برنغار پر خالد بن ولید کو اور جرنغار پر

عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر مقابلے من کھڑا ہے کفار کی طرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے و الا تھا جو قبل
از مبعث کے عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں کر کے کہا کرتا اور بعد حضرت پر ایمان نہ لا کے
قریش کی رفاقت اختیار کیا تھا اور حضرت اسکو فاسق کہا کرتے سو اوسکے پچاس غلام لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ
کرنے پر ترغیب دیا اور اُنسے وعدہ کیا کہ میری قوم سے جب ملاقات کرون تو اون سبھوں کو میری طرف پھیر لیوین
جب صفان کھڑے سو دیکھا تو پکارا ای اوسیو میں ابو عامر ہون اوسیان کہے ای فاسق اللہ تیرے آنکھ ٹھنڈی
نہ کرے یہہ سنکے کہا میرے بعد میری قوم بگڑ گئی اور وہ اور اوسکے ساتھ کے غلامان تیر و لئے و پتھر و ان سے مسلمانونکو مارنے لگے
مسلمانان بھی اسکو تیران لگے مارنے ابو عامر جنگ کی تاب لا کے بھاگا ہند عتبہ کی بیٹی اور دوسرے عورتان دف بجا کے دلیر
ہونے کے بیتان پڑھنے لگے پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک تلوار تھی سو فرمائے
اس تلوار کو لیکے کون اسکا حق ادا کریگا کئی شخص اسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے حوالے نہیں فرمائے
ابو سماک بن خرشہ جو ابو دجانہ کر کے مشہور تھے عرض کئے یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے دشمنون کے مقابل ہو کے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے اُنھوں نے عرض کئے یا رسول اللہ میں اسکا حق ادا کرتا ہون رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو اُنکے حوالے کئے وہ بڑے جوانمرد تھے ایک سرخ پٹکا نکال کے اپنے سر پر باندھے یہہ دیکھ کے انصار کہنے
لگے ابو دجانہ موت کے واسطے مستعد ہوا ہے پھر یہہ صاحب کافرون کے مقابل ہو کے لڑنے لگے قریش کا نشان بردار طلحہ بن ابی
طلحہ پکارا ہے ایسے کون مقابلہ کرتا ہے علی مرتضے کرم اللہ وجہہ نکلکے اسکو قتل کئے اور حضرت خواب مین ٹگر بکرے کو مارے
تھے سو اوس سے یہی شخص مراد تھا پھر کافرون کا نشان اسکا بھائی عثمان لیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسکو تلوار کا ایک
ہاتھ لگائے سو اسکا ہاتھ اور بازو اور پسلیان کٹکے پھیپسا نظر آنے لگا اور نشان ابو سعد بن ابی طلحہ لیا اسکو سعد بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ تیر مار کے قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اسکو تیر مار کے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر حارث بن
طلحہ نشان لیا تو اسکو بھی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر جلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ
رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر ارطاۃ بن شرجیل لیا اسکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر شریح بن ابی قارظ لیا اسکو کسی نے مارا
پھر صواب کر کر ایک غلام تھا سو لیا تو اسکو قزمان قتل کیا کافرون مین بڑا ایک شجیع تھا سو ابو دجانہ کے مقابلے مین آیا
ابو دجانہ اُسکو قتل کئے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے مقابلے مین آئے شداد بن اوس کمین سے آکے اُنکو شہید کیا سول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حنظلہ کو فرشتے غسل دیتے ہین انکی عورت سے انکا احوال دریافت کئے تو کہی وہ جنب تھا جنگ ہوتا ہی سو
سنکے غسل نہ کر کے جلدی سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسی واسطے فرشتے اسکو غسل دیتے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ
چند شخص کو مار کے عبد العزیٰ کا بیٹا سباع جسکی ماں مکے میں عورتوں کی ختنہ کیا کرتی تھی سو اسکو بولے اے بظر کاٹنے والی کا بیٹا ادھر آ
مقابل ہوا حضرت حمزہ اسکو قتل کئے وحشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام پتھر کے پیچھے چھپ کے حمزہ کو تکتا بیٹھا تھا سو اپنے داؤں
مین آتے ہی حضرت کو حربہ پھینک کے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض حضرت حمزہ اور علی مرتضیٰ اور طلحہ اور ابو دجانہ
اور نضر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ مین بہت کوشش کئے شجاعت کا داد دئیے آخر اللہ تعالیٰ مسلمانون
کو فتح دیا کافرون کی ہزیمت ہوئی اور بھاگنے لگے بعضے لوگ غنیمت لوٹنے طرف متوجہ ہوئے وے تیر اندازان کہ جنکو
حضرت ادھر سے کافران نہین آنے واسطے کھڑے کر دئے تھے اور دو تین بار کافران ادھر سے آنیکا قصد کئے تو وے انکو تیران
مار کے ہٹا دئیے تھے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوا ہم یہان کیا واسطے رہنا چلو ہم بھی انکے شریک ہووین عبد اللہ بن جبیر انکے سردار
کہے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تاکید کئے تھے تم یہان سے نکلنا مناسب نہین وہ لوگ نہ مانکے نکلے اور عبد اللہ
بن جبیر دس آدمی سے رہگئے اور وے تیر اندازان قریب ہوتے سو دیکھ کے ابلیس پکارا پیچھا سنبھالو مسلمانان انھون کو
غنیم کے لوگ سمجھ کے مارنے لگے اتنے میں پہاڑ کا رستہ خالی دیکھ کے خالد بن ولید مشرکون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ جرنغار
کی فوج لیکے ادھر سے آئے اور اُس دس شخص کو قتل کر کے سیر پہنچے دونون لشکر مخلوط ہو گئے اور اپنا شعار بھول گئے اور مصعب
بن عمیر سو مسلمانون کا نشان اٹھائے تھے انکو ابن قمیئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سمجھ کے مارا اور پکارا مین محمد کو
مارا ہون لوگون مین نہایت اضطراب ہوا ایک جماعت بھاگ کے مدینے کی راہ لئی چنانچہ حضرت عثمان بھی انھین میں تھے
اور بعضے لوگ کہے اب ہمارا یہان کیا کام ہی اپنی قوم پاس جا کے انکی وساطت سے قریش سے امان لینا اور جنکا ایمان قوی تھا
وہ کہے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو کیا ہوا ہم ہمارے دین واسطے لڑنا ضرور ہی کر کر جنگ سے ہاتھ نہ رکھے اور عمر
فاروق اور چند مہاجر و انصار ایک مقام پر اکھٹا ہو کے مقابلہ کرتے ہوے کھڑے ہوے اور ابو بکر صدیق اور ابو عبیدہ اور
چند صحابہ اپنے اپنے مقام پر ثابت قدم رہکے جنگ کرنے لگے اور ایک فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جھنڈا اٹھالیا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین سے دو شخص تھے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابو دجانہ اور حباب بن المنذر
اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ پھر ابو بکر اور علی اور

عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور ابوعبیدہ اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
پر ستر زخم لگے اور عتبہ بن وقاص پتھر پھینکا سو حضرت کو لگکے روبرو کا دندان مبارک ٹوٹ گیا اور عبداللہ بن شہاب
زہری کے مارے سے حضرت کی پیشانی پھوٹ کے خون جاری ہوا حضرت فرمائے کیون بھلائی پاویگی قوم جو لہو لینے نبی کے
ساتھ یہہ کام کئی سو اللہ تعالی حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہہ آیت نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یعنے تیرا اختیار کچھ نہیں یا انکو توبہ دیوے یا اونپر عذاب کرے کہ وے
ناحق پر ہین پھر بعد حضرت خون کو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے خدایا میری قوم کو بخش کیونکہ وے جانتے نہیں اور
فرمائے خون اسلئے پونچھتا ہون کہ اگر زمین پر میرے خون کا کوئی قطرہ پڑے تو آسمان سے اونپر عذاب پڑیگا
اور ابن قمئہ کے مارے سے رخسار مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو کڑیان اُسمین دھنسگئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ
کے گڑھے کھودوایا تھا اُسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر گئے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت کا دست مبارک
پکڑنے اور طلحہ پیچھے آکے اٹھانے سے حضرت سیدھے ہوکے کھڑے ہوے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کا لہو چوسے
سو حضرت اُنکو فرمائے میرا لہو جسکے خون کے ساتھ ملیگا تو اسکو آتش دوزخ نہ لگیگی اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ وہ دونون کڑیون کو اپنے دانون سے کھینچ کے نکالے سو انکے دو دانت گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ بھی جنگ کئی
اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ حضرت کے روبرو کھڑے تھے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لیتے اور حضرت
سعد بن ابی وقاص کو تیران اٹھاکے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مار میرا ماباپ تیرے پر سے فدا ہین اور قتادہ بن نعمان کی آنکھ
مارے سے نکل پڑی اسکو لیکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اس آنکھ کو لگا دئیے پھر اول سے
بہتر آنکھ آئی اور کلثوم بن الحصین کی حلق میں تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف لگائے تو وہ درست
ہوگیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجھے سو کعب بن مالک تھے رضی اللہ عنہ دیکھے کہ چشم مبارک
خود کے نیچے سے چمک رہے ہین سو خوشی سے پکارے ای مسلمانون خوش ہو دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ
ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو کہے خاموش رہو پھر مسلمانان حضرت کو دیکھہ کے جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ایک جماعت کے ساتھ پہاڑ پر چڑھنے واسطے چلے ابی بن خلف حضرت زندہ ہین سو سُنکے حضرت طرف جلدی آیا اور
کہتا تھا کہ محمد کہان ہی اُن بچا تو میں نہین بچا چند صاحبان اُسکو مارنیکا قصد کیئے حضرت اُنکو منع کیئے اور برچھی اُسکو اپنے دیو

جب قریب پہنچا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے حربہ لیکے اُسکے ہنسلی کے ہاڑ پر جو خود بکتر کے درمیان سے دستا تھا مارا وہ ملعون
گھوڑے پر سے گر گیا اور بہت بے قراری کرنے لگا بولنے لگا مین مرتا ہون لوگ کہے زخم تو کچھ زیادہ نہین لگا اتنی بے قراری کیون
کرتا ہی کہا محمد مجھے مکے مین کہتا تھا کہ تجھے مارونگا اللہ کی قسم اگر مجھ پر تھوکتا تو مین مرجاتا اور اس زخم کا درد ذوالمجاز کے تمام
لوگون پر بانٹتے تو سب مرجاویگے اُس ہی درد سے سرف کو پہنچکے مرگیا اور کافرون کی ایک جماعت پہاڑ پر چڑھنا چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کی ایک جماعت ساتھ لے انکو مار
اتارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھنا چاہے تو بکترون کے بوجھ اور زخمون کے تعب سے چڑھ نہین سکے آخر طلحہ رضی اللہ
عنہ بیٹھنے سے حضرت انکی پشت پر پاؤن رکھکے سوار ہوئے اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ظہر کی نماز بیٹھ کے ادا کئے اور ابو سفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی ہندا اپنے ساتھ کی عورتون کو لیکے مسلمانونکی ناک کان
کاٹ کے ہار پہرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر کے کلیجا چابی اور ابو سفیان نمود ہو کے پوچھا کیا ان لوگون مین محمد
ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب مت دیو پھر پوچھا کیا انھون مین ابی قحافہ کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب مت دیو پھر
پوچھا کیا انھون مین خطاب کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب نکہو پھر کوئی جواب دینے سے کہا کہ یے سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو
جواب دیتے عمر رضی اللہ عنہ خاموش نہ رہ سکے کہے ای عدو اللہ تو جھوٹا ہی کہ جنکے نام لیا سو سب جیتے ہین تجھے رسوا کرنے
والون کو اللہ باقی رکھا ابو سفیان اپنی دیو کی تعریف مین بولا اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ یعنے ہبل دیو اونچا ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب کیون نہین دیتے عرض کئے ہم کیا جواب دین فرمائے کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ اللہ بہت
اونچا اور بڑا ہی پھر بولا لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ یعنے ہمکو عزی دیوتن ہی تمکو عزی نہین حضرت فرمائے
کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنے اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہین ابو سفیان کہا یَوْمٌ بِیَوْمِ بَدْرٍ وَ
الْحَرْبُ سِجَالٌ یعنے یہہ روز بدر کے روز کے درعوض ہی اور جنگ کے نوبتہ ہین اور تم دیکھوگے مردون کے ناک کان کٹے
ہوے حالانکہ مین اسکا حکم نہین کیا اور وہ کام مجھے برا بھی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تمسے کچھ کہتا ہون ذرا ادھر آؤ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جا کے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچھا سچ کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتی
سے ہین اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے ہین ابو سفیان کہا کہ ابن قمئہ کہا تھا کہ محمد کو مارا ہون لیکن مجھے اسکی بات
سے تیری بات کا اعتبار ہی بعد ابو سفیان وہان سے پھرا اور جاتے جاتے یہہ کہہ دیا اب ہمارا تمھارا مقابلہ بھی

اگلے سال ہی حضرت فرماتے تھے کہو بہتر ہی جب کفار وہان سے نکلے کا ہے کئے مسلمانون کو اضطراب ہوا کہ شاید یہہ مدینے
کو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمائے تم جا کے دیکھو کہ اگر وہ اونٹون پہ سوار ہو کے گھوڑون کو کتل
کرتے ہین تو مکے کا قصد ہی اگر گھوڑون پر سوار ہوے اور اونٹون کو چھوڑ دیتے ہین تو مدینے کو جاتے ہین قسم ہی اسی کی جو میرا جان
اسکی قدرت میں ہی اگر مدینے کو جاینگے تو مین بھی جا کے انکا مقابلہ کرونگا علی مرتضی دیکھ کے آکر عرض کئے کہ اونٹون
پر سوار ہین اور گھوڑون کو بازو سے رکھے ہیں اور مکے کا رستہ لئے ہیں جب جنگ سے فراغت ہوی لوگ اپنے
مردون کی تلاش کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہی سو دریافت کرو ایک
صاحب انصار کے انکو دیکھنے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زخمان لگے پڑے ہیں اور کچھ جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہیں سعد کہے میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کر کے
کہو اللہ تعالی آپکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمھارا ایک شخص بھی زندہ رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
دشمن حملہ کرے سو اسکو دفع نکرے تو اللہ تعالے کے یہان اسکا عذر مقبول نہ ہوگا یہہ کہے سو تھوڑے وقت میں انکا روح قبض ہوا
وہ کیفیت حضور مین حضرت کے وہ صاحب عرض کئے حضرت انکو بہت دعا دئے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو دیکھنے واسطے
نکلے سو انکا بیٹ چیرے ہوا اور ناک کان کاٹے ہوے دیکھے اور فرماے مجھے کسی مقام مین اتنا غصہ نہ آیا جو یہان آیا
ہی اللہ کی قسم اگر قریش پر دستیاب ہوگا تو اسکے درعوض انکے ستر آدمی کو مثلہ کرونگا اللہ تعالے یہہ آیت نازل
کیا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ
یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہی صبر والونکو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرماے مین صبر کیا اور انکے بدلے سے درگذرا اور شہیدونکو دیکھ کے فرماے یا اللہ مین گواہ ہون انکا
اور فرمائے یہہ سب لوگون کے واسطے قبران علاحدہ علاحدہ کھودنا دشوار ہی دو دو شخص کو ملا کے ایک قبر میں دفن کرو
اور جسنے قرآن زیادہ پڑھا ہی اسکو آگے کرو اگر صفیہ کا غم زیادہ ہوینگا اور لوگون مین سنت جاری ہوینگا اندیشہ
ہوتا تو مین حمزہ کو دفن نہ کرتا ویسا ہی اسکو چھوڑ دیتا تا پرندون اور درندون کے پیٹ سے اسکا حشر ہووے پھر حضرت
حمزہ کو اور انکے بہنجے عبد اللہ بن جحش کو ایک ہی قبر مین دفن کئے اور انس بن النضر پر اتنے زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے
نہین جاتے تھے مگر انکی بہن انکے انگلیون کو دیکھ کے پہچانی اور مصعب جنکا باپ عمیر بڑا مالدار تھا سو دنیا کا خیال نکرکے وہ سب

مال ترک کر مسلمان ہوئے تھے سو اسی جنگ مین شہید ہوئے انکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نتھا سر ڈھانپے تو پاؤن دستے پاؤن
ڈھانپے تو سر دستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا یہہ حال دیکھکے آنکھون مین اشک بھر لائے اور فرمایا چادر سے سر اور انکے
اور پانوؤن پر گھانس ڈالوا اور مدینے مین خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے بی بیان سنکے وہان سے
دیکھنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائے اور حضرت کے زخمون کو دھونے لگے علی مرتضے رضی اللہ عنہ ڈھال مین پانی
لے آتے تھے لہو بند نہین ہوتا سو دیکھ کے بی بی حصیر جلا کے اسپر دابے اور کفار کے تیئیس۲۳ آدمی جہنم مین داخل ہوئے اور ایک
شخص ابو عزہ اسیر ہوا وہ مردود بدر کے جنگ مین اسیر ہوا تھا تو اسکو دوسری بار جنگ مین نہ آنا کر شرط لیکے چھوڑ دئے تھے
آخر شرط پر نہ رہکے پھر آیا تھا سو اسیر ہو کے کہنے لگا یا محمد میری بیٹیون کو پالنے مجھے چھوڑ دے حضرت فرمائے کیا تجھے اس لئے چھوڑ دون
کہ مکے کو جاکے مونچھون پر تاو دیکر لوگون مین بولتا پھرے کہ مین محمد کو دو بار دغا دیکے آیا ہون مومن ایک سوراخ سے
دو بار نہین کٹا لیتا پھر اُسکو قتل کر ڈالے اور ابن قمئہ حضرت کو مارتے وقت یہہ کہا تھا خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ قَمِئَةَ یعنے یہہ
مارلے مین قمئہ کا بیٹا ہون حضرت اُسکو کہے اَقْمَاكَ اللّٰهُ یعنے اللہ تجکو ذلیل کرے جنگ سے گئے بعد ابن قمئہ اپنے
بکریون کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اُسکو ٹکر مار کے پہاڑ پر سے گرا دیا تو اُسکے اعضا ٹوٹ کے مرگیا القصہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شہیدون کو دفن کر کے پھرے راہ مین حضرت کی پھوپھی زاد بہن جحش کی بیٹی حمنہ ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس بی بی سے کہے تیرا بھائی عبد اللہ مارا گیا کہی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللہ اسکو بخشے بعد حضرت فرمائے تیرا ماموں حمزہ
بھی شہید ہوا کہی اللہ بھی ویسا ہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارا گیا یہہ سنتے ہی صبر نہ لا کے بے اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے دیکھو عورت کو مرد سے کیا الفت رہتی ہے بھائی اور ماموں مرے سو سنکے صبر کئی پر مرد موا سو سنکے صبر نکر سکی اور
حضرت حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر آگے کھڑی ہوئی اور لوگان ٹھریان باندھکے آتے سو دیکھ کے اپنے والد بزرگوار
کو تلاش کئی تو نہ دیکھی اور صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پوچھی میرا باپ کہان ہین کہ دستے نہین صدیق کی آنکھ اشک
سے بھر آئی پر اُسکو جواب ایسا کہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے
باپ نہین سو دیکھ کے جانور کی باگ پکڑی اور عرض کئی یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہے حضرت فرمائے مین تیرا باپ ہونگا
وہ کہی اس بات سے خون کی باس آتی ہے اور رونے لگی صحابہ بھی اسکو دیکھکے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوا
سو بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹی اگر مین انکا احوال بیان کرون تو تجھے برداشت نہ ہوگا اس غریب کا رونا

اور بِلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے قبیلے والی ایک عورت راہ مین منتظر کھڑی تھی لوگ اُسکو اطلاع کئے تیرا باپ اور
بھائی اور مرد شہید ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین سو مجھے کہو لوگ جواب دئیے حضرت خیرت سے آتے ہین
سو حضرت کو دیکھ کے کہی یا رسول اللہ تمھاری سلامتی کے آگے دوسرے مصیبتان کچھ نہین جب حضرت عبد الاشہل کے گھرون
پر سے گذرے تو عورتون کے رونے پِلّانے کا آواز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی رو کے فرمائے مگر حمزہ پر کوئی رونے
والا نہین سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر یہہ بات سُنکے اپنی قوم کی عورتون کو تاکید کئے کہ تم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چچا پر رو و پِلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد کے دروازے پر آکے حضرت حمزہ پر پِلانے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا
آواز سُنکے پوچھے کیا ہی وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو دعا دیکے رخصت کئے اور
اُس روز سے مردے پر پِلانے سے منع فرمائے اور اِس جنگ کے دوسرے روز حمراء الاسد کا غزوہ ہوا اس کا سبب یہہ تھا کہ
قریش کے کفار جنگ سے پھر کر چلے تو راہ مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ فتح ہمکو ہوتے ہوئے اُنکو چھوڑ کے آنا بہت
نادانی ہی اُنھون کے سب سردار موجود ہین آیندہ بھی جنگ واسطے مستعد ہو کے آئینگے ہم اُنکی بستی میں جاکے باڑ ثانی
سبھون کو قتل کرنا یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت یکشنبے کے روز صبح ہی لوگون کو حکم کئے کہ
جنگ کے واسطے مستعد ہو کے جلد نکلنا اور کلکے روز جو شخص جنگ مین حاضر تھا وہی آنا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود
قلت کے اور زخمی ہونیکے جنگ کو نکلنے جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر کلہی کا
نشان جو اسکو ہنوز کھولے تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دیکر ستّر آدمی سے جو کلکے روز جنگ کئے تھے نکلے
طلحہ رضی اللہ عنہ کو ستر زخم لگے تھے اور انگلیون پر زخم تھے اور ہاتھ ضایع ہوا تھا اور عبد الرحمن بن عوف کو
بیس زخم سے زیادہ تھے اور ایسے ہی اکثر لوگ زخمان کھائے تھے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ تالکے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ ہوئے اور حمراء الاسد مین جو مدینے سے ساتھ میل پر تھا جاکے اُترے اور تاکید کئے شب کو چولے بہت سلگاؤ
تا کافرون پر رعب پڑے سو پانسو چولا سلگائے پھر خزاعہ کی قوم کا ایک سردار معبد بن ابی معبد اُسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا
تھا بااین اُن اور اُسکی تمام قوم حضرت کی دوستی مین تھی سو حضرت سے ملاقات کر کر ابو سفیان پاس گیا اور وہ قاصد
اُس سے ملاقات کیا دیکھا تو اُنکا ارادہ پلٹ کے آنے کا ہی اُنسے کہا مین دیکھا محمد ﷺ کو بڑی جمعیت سے آتا ہی
اُنکے جو لوگ جنگ مین حاضر نہین ہوئے تھے سو وہ بھی پشیمان ہوکے بدلا لینے آتے ہین ابو سفیان کہا کیا سمجھ ہی

تو بولے واللہ سچ کہتا ہون تو یہان سے نکلے نہین تک آئے لوٹے تو ہونگے ابوسفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہان
سے کوچ کرکر آگے روانہ ہوا اور اپنے اس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام مین تین دن رہکے چوتھے
روز مدینے کو تشریف لائے چوتھا سال ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ خویلد کے بیتے طلیحہ اور سلمہ حضرت سے
جنگ کرنے لوگون کو جمع کرتے ہین سو محرم کے غرے کو ابو سلمہ بن عبد الاسد کے ساتھ ڈیڑھ سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید
فرمائے تم راہ کترا کر جاکے انکو غارت کرو یہہ لوگ ویسا ہی جاکے انکے جانورون کو لوٹ لئے تین شخص انکے اسیر ہوئے باقی
بھاگ گئے اور محرم کی پانچوین کو دوشنبے کے روز عبد اللہ بن انیس کو روانہ کئے اور فرمائے تم عرنہ کو جاؤ وہان خالد
ہذلی کا بیتا سفیان لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے جمع کرتا ہی اسکو قتل کرو عبد اللہ بن انیس عرض کئے اسکی نشانی کیا
ہی حضرت فرمائے نشان یہی ہی کہ تو اسکو دیکھتے ہی تجھ پر اسکی ہیبت ہوگی عبد اللہ نکلے اس مقام کو پہنچکر اس سے
ملاقات کئے عبد اللہ کو کسیکے دیکھنے سے خوف نہین ہوتا تھا سو اسکو دیکھتے ہی انکو خوف ہوا غرض سفیان نے انکو دیکھکے
پوچھا تو کون ہی کہے مین خزاعہ کے قبیلے والا ہون سنا ہون کہ تو محمد سے جنگ کا ارادہ رکھا ہی سو مین آیا ہون
تا تیرا شریک رہون انکے باتان اسکو خوش لگے سو انکو اپنے پاس رکھا فرصت کا وقت دیکھکے اسکا سر کات لیکے
بھاگے اور ایک غار مین جاکے چھپے مکری اسکے منہہ پر جالا باندھی لوگ جست وجو کرکر گئے بعد عبد اللہ نکلے مدینے کو آئے
اور اسکا سر حضرت کے روبرو رکھے اور صفر کے مہینے مین عضل اور قارہ کے قبیلے والے چند شخص آکے عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوئی
ہی انکی تعلیم واسطے کسی کو روانہ کرنا حضرت عاصم بن ثابت کے ساتھ دس شخص کو روانہ فرمائے عسفان کے نزدیک پانی جسکا نام رجیع
تھا پہنچے ہذیل کے قبیلے والونکو انکے آنے پر اطلاع ہوئی سو سو شخص تیر انداز ڈھونڈنے نکلے اور مدینے کے خرمے کے
تخم کو دیکھکے کہے یہہ یثرب کے خرمے کے تخم ہین وہ لوگ یہان ہی ہونگے اور صحابہ ایک غار مین چھپکے تھے سو
انکو گھیر لیکے کہنے لگے ہم تمکو مارتے نہین تم ہماری پناہ مین آؤ عاصم اور چھے شخص کہے ہم کافرون کی پناہ مین نہین
آتے کفار انکو سمجھانے لگے آخر راضی نہین ہوے سو دیکھکے انکو تیرون سے قتل کئے باقی کے تین شخص کو عہد کرکے
نکالے غار سے نکلے بعد کمانون کے چلّے اتار کر انکو باندھنا چاہے ان تینون صاحبون مین سے ایک صاحب کہے یہہ پہلی دغا
ہی اب مین تمھاری پناہ مین نہین آتا اسکو بھی مارے خبیب اور زید بن الدثنہ دو شخص رہگئے سو انکو لیجاکے مکے مین
بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت دعا کئے یا اللہ میرے بدن کو کافرون کا ہاتھ مت لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو

پہنچی جبرئیل آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کئے حضرت لوگون کو اُسی وقت و اُنکے احوال پر اطلاع دئے اور عاصم کافرون کے
بڑے سردار کا سر کاٹے تھے تو اُس کافر کی ماں نذر کئی تھی کہ اگر وہ ہمارے دست یاب ہو تو اُسکی کھوپڑی مین شراب پیئونگی
اور اُنکا سر جسنے لا دیا تو اُسکو سو اُونٹ دیونگی اسلئے کافران چاہے کہ اُنکا سر کاٹ لین لیکن اللہ تعالی شہد کے
مکھیون کو بھیجا تا عاصم کے گرد آکے جمع ہوئے اور اُنکے پاس کوئی نہ جا سکا کہے کہ پھر آکے لیجاوینگے سو اللہ تعالی پانی کی سیل بھیجا اور
اُنکا جسد پانی کے ساتھ جاتا رہا اور خبیب بن عدی بدر کے جنگ مین حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تھے
سو اُنکو مکے مین لیجا کے حارث بن عامر کے بچون پاس بیچے اور زید بن الدثنہ امیہ بن خلف کو مارے تھے سو اُسکا بیٹا
صفوان خرید کیا اور ان دونون کو قید مین رکھکے حرام مہینے گذرے بعد اُنکو قتل کئے حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی مین خبیب سے
بہتر قیدی نہین دیکھی لوہے کے بیڑیون مین تھا اور انگور کھایا کرتا تھا حالانکہ وہ انگور کا موسم نہین تھا مگر اللہ
اُسکو غیب سے دیتا تھا القصہ خبیب کو مارنے کے حرم سے باہر نکالے تو خبیب رضی اللہ عنہ کہے مجھے چھوڑ دین نماز
پڑھتا ہون پھر دو رکعت نماز پڑھکے کہے مین زیادہ نماز پڑھتا لیکن تم سمجھینگے کہ موت سے ڈر کر نماز پڑھتا ہے اسلئے
نہ پڑھا اسکے بعد کافرون کے حق مین یہہ بد دعا کئے اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا
یعنے یا اللہ تو اُنکو گن اور اُنکو جدا جدا مار اور انمین کسیکو مت چھوڑ بعد یہہ بیتیان کہے فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ
مُسْلِمًا ؛ عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ ؛؛ یعنے مجھے پروا نہین جب مین مارا جاؤن مسلمان کسی
پہلو پر رہون تو بھی اللہ ہی کے واسطے میرا مرنا وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ ؛؛ یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ
شِلْوٍ مُمَزَّعٍ اور یہہ موت اللہ کی رضامندی مین ہے اگر چاہے تو برکت دین جسد کے کٹے ہوئے ٹکڑون مین اور کہے
یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع کر کافران اُنکو دار پر چڑھاتے وقت کہے کیا تجھے خوب لگتا ہے کہ تیرے
عوض مین محمد کو ہم دار پر کھینچتے اور تو اپنے گھر مین رہتا خبیب رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر مین گھر مین رہون
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبھے تو مجھے خوب نہ لگیگا یہہ سنکے ابوسفیان کہا مین کسی کے
اصحاب کو نہین دیکھا جو اسکو دوست رکھین جیسا محمد کے اصحاب اسکو دوست رکھتے ہین اور موئے بعد اُنکا جسد ویسا
ہی دار پر تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیہ ضمری کو روانہ کئے سو انھون آکے دار پر چڑھکے خبیب کو
اسپر سے اُتارا اور زمین پر رکھکے تھوڑے وقت کے بعد دیکھے تو خبیب کا جسد غیب ہوگیا اور اسی مہینے مین سنہ

بن عمرو کا سریہ روانہ ہوا انکی روانگی کا باعث یہہ ہوا ابو براجسکا نام عامر مالک کا بیتا اور مشہور مُلاعِب الاَسِنّہ مدینے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ایمان لانے پر ترغیب دیئے اُسنے ایمان نہ لاکے عرض کیا آپکی طرف سے چند لوگ کو نجد کی طرف روانہ فرماوے تو مجھے امید ایسی ہی کہ وہان کے لوگ مسلمان ہو جاوینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اندیشہ ہی نجد والون سے ابو برا کہا آپکی طرف سے جانیوالون کو کچھ اندیشہ نہین مین انکا حمایتی ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَتّر قاری کو منذر بن عمرو کے ہمراہ روانہ کئے وہ لوگ نکلکے مکے اور عُسفان کے درمیان بیر معونہ مین جاکے اترکر عامر بن طفیل عامری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایتنامہ حرام بن مِلحان رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین دیکر روانہ کئے وہ شقی بدبخت حضرت کا عنایتنامہ نہ دیکھکے حرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ ان تمام لوگون کو مارنے چلو بنی عامر کہے انھون کو ابو برا اپنی پناہ مین لیا ہی ہم انھون کو نہ مارینگے پھر عامر عُصَیّہ اور رِعل کے قبیلے والون کو جمع کرکر ان سَتّر آدمی کو گھیر لیا یہہ بھی تلوار ان کھینچکے سیدھے ہوئے اور جنگ مین سب شہید ہوے مگر کعب بن زید نجاری رضی اللہ عنہ زخمی ہوکے پڑے تھے سو بچ گئے اور عمرو بن امیّہ ضمری اور منذر بن محمد اونٹون کو چرانے گئے تھے سو بھی بچ گئے اور دیکھے کہ لشکر کی طرف پرندے اڑ رہے ہین کہے یہہ جانور اُڑنا آفت سے خالی نہین جاکے دیکھنا انکا کیا حال ہی اور آکے دیکھے تو سب مرکے لہو مین تڑپ رہے ہیں منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو تمام مین مرکے جینا مجھے آرزو نہین سو آپ بھی جنگ کرکے شہید ہوا اور عمرو بن امیّہ اسیر ہوا عامر اسکی پیشانی کے بال کترکر آزاد کیا عمرو وہان سے نکل کر قرقرہ کو پہنچے وہان بنی عامر کے قبیلے والے دو شخص آکے اُترے تھے سو عمرو انھون کو قتل کئے بعد معلوم ہوا کہ ان دونون شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امان دیئے تھے پھر عمرو بہت نادم ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انھونکی کیفیت معلوم ہوئی فرمائے یہہ ابو برا کا کام ہی مجھے اول ہی اندیشہ تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک نماز مین رِعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عُصَیّہ کی قوم پہ بددعا کرتے تھے اور اسی جنگ مین عامر بن فُہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو عامر بن طفیل نے عمرو بن امیّہ ضمری سے پوچھا یہہ کون شخص تھا جو مرے بعد مین دیکھا اُسکی لاش کو آسمان پر لیجا پھر اُتار لائے کہتے ہین کہ شہیدون کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو ڈھونڈھے تو نہ ملی کیونکہ ملائکہ انکو دفن کئے جب یہہ کیفیت ابو برا کو معلوم ہوئی بہت نادم ہوکے ربیعہ بن عامر بن مالک کو جاکے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو

قتل کرسو بیعہ عامر کے ران مین نیزا مارا عامر گھوڑے پرسے گر گیا اور اپنے لوگون کو کہا یہہ ابوبرا کا فتنہ ہی اگر مین مر جاؤن تو
میرا خون میرے چچا کو بخش دیا تم اُس سے بدلا نہ لیو اگر مین جیون تو میری رائے مین جو آویگا سو کرونگا اور ربیع الاول مین
بنی نضیر کا غزوہ ہوا اسکا سبب یہہ تھا کہ دو شخص جنکو عمرو بن اُمیّہ راہ مین مارے تھے سو انکو امان تھا کہ حضرت دیت
دلانا چاہے دیت تو قبیلے والے دیتے اگر قبیلہ نہ ہو تو حلیفان دینیکا دستور ہی اِسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر
یہود پاس تشریف لیگئے اور انکو فرمائے عمرو بن اُمیّہ دو شخص کو خطا سے مارا اور اُن تمھارا حلیف ہی دیت دینے مین تم
اسکی اعانت کرو یہود اسکو قبول کئے اور باہم جمع ہو کے کہنے لگے محمد دیوار کے نیچے بیٹھا ہی ایسا قابو پھر نہ ملیگا اب
کوٹھے پر چڑھکے اُن پر بڑا سا پتھر ڈالنا تا ہمکو انکے ہاتھ سے نجات ہو سلام بن مشکم جو یہود کا بڑا تھا کہا اللہ تعالے اُسکو اِس
تمہارے ارادے پر مطلع کریگا پھر تمہارے اور اسکے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو توٹ جائیگا ہرگز یہہ کام مناسب نہین سب اُسکی
بات نہ مانکے عمرو بن جحّاش کو کوٹھے پر چڑھائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِس بات سے اللہ تعالی خبردار کیا تو وہان
ابوبکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تھے انکو حضرت فرمائے مین قضاء حاجت واسطے جاتا ہون اور وہان سے نکلکر
مدینے کو تشریف لائے صحابہ حضرت کا انتظار دیر تک کر کر بعد حضرت کو ڈھونڈنے نکلے ایک شخص راہ مین ملکے کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تھے اسلئے مین
وہان سے نکل آیا اور محمد بن مسلمہ کے زبانی انکو کہلا بھیجے تمام تمہارے ساتھ باوجود عہد رکھنے کے یہہ ارادہ کئے سو
تم نہایت دغا کئے ہیں تمکو دس روز کی مہلت دیتا ہون اِسمین تم اپنے معاملے صاف کر کر نکل جاؤ نہین تو مین تمکو قتل
کرونگا یہود جانے واسطے مستعد ہوئے لیکن عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تھا انکو دم دیا کہ مین دو ہزار
آدمی کے ساتھ تمھاری کمک کرتا ہون سو اسکے بل سے حضرت کو جواب کیے ہم یہان سے نہین نکلتے تمھارے ہاتھ سے کیا ہوتا ہی
سو کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر فوج لیکے نکلے اور چھے روز انکو محاصرہ کئے اللہ تعالے
یہود کے دلون مین رعب ڈالا اور منافقون کی کمک سے ناامید ہوئی تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حکم کئے کہ اونتون پر جس قدر اسباب اُٹھائے جاتا ہی اُس قدر لیکے جاؤ باقی اسباب اور ہتیار نہ لیجانا یہود اس حکم
پر راضی ہوکے پھر سو اونٹ اسباب لیگئے تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ تھا باقی اسباب زمین باغات بچا ہوا
لیکر بیچا ہوا جو تھین سو تلوار حضرت کے خالصہ مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند قطعے زمین کے اپنے

خراجات واسطے رکھکے باقی زمینات مہاجرین میں بانٹ دئے اور انصار اپنے گھر ان زمینات جو مہاجرین کو دئے
تھے پھر وہ انھون کو پھیر دئے اور انصار پر مہاجرین کی خراجات سے تکلیف تھی سو دفع ہوئی اور یہود کے دو شخص یامین
بن وہب اور ابوسعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کرکے ایمان لا حضرت انکے اسباب کو ہاتھ نہ لگائے اور اسی مہینے
میں شراب حرام ہوئی اور جمادی الاولی میں بی بی رقیہ کے فرزند حضرت عثمان سے عبد اللہ نام انکی عمر چھے برس
کی تھی انتقال پائے اور اسی مہینے مین ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور
ثعلبہ کے قبیلے والے فوجان جمع کرتے ہین سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوذر غفاری کو مدینے مین نائب کرکر چار سو آدمی کے
جمعیت سے نجد کی طرف متوجہ ہوئے اور غطفان کی زمین مین نخل کر ایک موضع تھا وہان پہنچے تو جنگ نہ ہوا کافران ڈر کے
بھاگے انکے چند عورتان اسیر ہوئے مسلمانون کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑھتے وقت کافران یورش کرتے ہیں سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خوف کی نماز پڑھے اور پندرھوین روز حضرت مدینے مین داخل ہوئے اور راہ مین ایک شخص کافر جسکا نام غورث
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے دیکھکے حضرت کے سرھانے آیا اور جھاڑ پر حضرت کی تلوار لگی تھی سو اسکو
کھینچکے کہا اب تجھے کون بچایگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ بچایگا تو تلوار اسکے ہاتھ سے گر گئی حضرت
اسکو اٹھالئے وہ شخص عاجزی کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوے سے آتے وقت جابر
بن عبد اللہ کا اونٹ سست ہوا تھا سو حضرت اسکو چھڑی سے مارے پھر جلد ہوکے سب اونٹون کے آگے
رہنے لگا اور لوگون کے پاؤن کو پیادہ چلنے کے باعث زخمان لگے تو اسیر چندیان باندھتے تھے چندیون کو
رقاع کہتے ہیں اسلئے اس غزوے کا نام ذات الرقاع ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا کا مالا گم گیا تو اسکو ڈھونڈنے مقام کئے وہان پانی نتھا وضو کی حاجت ہوئی سو تیمم کرنا کر آیت
اتری بعد اونٹ کو اٹھانے مین اسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا مالا نکلا اور شعبان مین بدر الموعد کا غزوہ ہوا
اس کا سبب یہہ ہی کہ احد کے جنگ مین ابوسفیان کہا تھا کہ سال آئندہ بدر مین ہم مقابلے کو آوینگے اور حضرت
بھی اسکو قبول کئے تھے جب وعدے کے دن قریب ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں عبد اللہ بن رواحہ کو نائب
کرکر اور نشان علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیکر ایک ہزار پانسو آدمی کی جمعیت سے نکل کے بدر کو پہنچے اور
ابوسفیان قریش کو لیکے مرّ الظہران کی طرف سے مجنّہ کو پہنچا اور مسلمانون کا رعب اسکے دل مین پڑنے سے

قریش کو کہا اس سال خوشکسالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے ایام مین جنگ کو جانا مناسب نہین اب پھر جاؤ آئندہ مقابلہ
ہو رہیگا تب سب پھر کے چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز اُنکی انتظار فرماکر بعد مدینے کو تشریف لائے
اور اسی مہینے مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور رمضان مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کئے اور شوال مین ابی امیہ کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور ذی القعدہ مین جحش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اُنکے
نکاح کی دعوت مین لوگ کھانا کھا کے باتان کرتے ہوے حضرت کے دولت خانے مین بیٹھے سو عورتون کو چھپنے کا حکم ہوا اور
اُسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا والدہ علی مرتضے کی انتقال پائی اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال بھی
اُسی سال ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ زنا کرسے تھے سو اُنکو حضرت کے خدمت مین حاضر کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یہود سے پوچھے توریت مین زنا کا کیا حکم ہی کہے منہ کالا کر کر اونٹ کی دم طرف منہ کئے بٹھلا کر شہر مین پھرانا
حضرت فرمائے تم جھوٹھ کہتے ہو توریت مین یہ حکم نہین اور توریت منگوا کے دیکھے تو اُسمین لکھا ہی کہ رجم کرنا پھر تب
اُن دونون کو سنگسار کرکے مارے اور اسی سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت وخواند
کا اتفاق ہوتا ہی اور اُنکے سخن کا اعتماد نہین تم انکا خط لکھنا سیکھو بموجب حکم کے زید نے پندرہ روز مین
خط لکھنا سیکھے پانچوان سال ہجری ربیع الاول مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو خبر پہنچی دومۃ الجندل جو مدینے سے پندرہ روز کی راہ پر ہی اور دمشق مین اور اُسمین
پانچ روز کا فاصلہ ہی سو وہان لوگ جمع ہو کے راہ زنی کرتے ہین اور مدینے کا بھی قصد
رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین سباع بن عرفطہ کو نائب کرکر ہزار آدمی سے پچیسوین
کو نکلے شب کو چلتے اور دن کو راہ چلا کے جنگل مین اُترتے دومہ کے قریب پہنچکے اُنکے جانورون کو جو وہان
چرتے تھے سو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے حضرت دومہ مین مقام کرکر لوگون کو اُنکی تلاش مین اطراف
روانہ کئے پر کفار کی سراغ نگی سو وہان سے نکلے ربیع الآخر کی بیسوین کو مدینے مین داخل ہوئے اور جمادی الاخری
مین چاند گہن ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھے اور شعبان مین مریسیع کا غزوہ ہوا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق کے قبیلے والے مسلمانون سے جنگ کرنیکو مستعد ہوتے ہین پھر چل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین زید بن حارثہ کو نایب کر کر سات سو صحابی سے روانہ ہوئے لشکر مین تیس ۳۰ گھوڑے
تھے قُدَید کے قریب ایک چشمہ جسکا نام مریسیع تھا پہنچے بنی مصطلق کا سردار حارث بن ضرار جنگ پر مستعد ہوا حضرت
مہاجرین کا نشان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین عنایت کئے اور جانبین سے
تیر چلنا شروع ہوا حضرت حکم کئے کہ اُنپر یورش کرو مسلمانان انپر یورش کئے دس شخص اُنکے مارے گئے باقی تمام اسیر ہوئے
اور اُنکا اسباب غنیمت آیا سو دو ہزار اُونٹ پانچھ ہزار بکریان اور لوگ دو سو گھر والے تھے اور حارث کی بیٹی جُوَیریہ
بھی بند مین آئی اور ثابت بن قیس بن شمّاس کے حصے مین گئی ثابت اوس سے پیسے لیکے آزاد کرنا مقرر کئے وہ بی بی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس پیسون کی اعانت واسطے آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکو پیسے دیکر آزاد کروائے اور
آپ نکاح کئے حضرت نکاح کئے سو سنکے تمام صحابہ سب قیدیون کو جو اُنکے بند مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال
کے لوگ ہوئے کر کر آزاد کئے اور وہ ساری قوم کی قوم مسلمان ہوئی اور رمضان کے غرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے
مین داخل ہوئے اسی غزوے سے پھر کر آتے وقت جہجاہ اور سنان مین قضیہ ہوا جہجاہ مہاجرین کا اپنی اعانت واسطے پکارا
اور سنان انصار کو پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِسکو سنکے منع کئے اور فرمائے کیا جاہلیت کے وقت کے ساب
پکارتے ہین پھر یہہ کیفیت عبد اللہ بن ابی بن سلول کو جو بڑا منافق تھا پہنچی سنکے کہا مہاجرین کو ہمارے سبب سے تقویت
ہوئی سو ہمارے ساتھ ہمسری شروع کئے کوئی مثل کہا تھا سو ویسا ہی ہوئے کتا کو موٹا کرنا تجھی کو کھانے کھاوے
واللہ ہم مدینے کو جاوینگے تو زور والے بے قدر لوگون کو وہانسے نکال دیگا اور اپنے دوستون کو کہا یہہ بلا تم اپنے مالون
سے کئے جو اُنکو اپنے شہر مین بلوا کر اور اپنے مالون مین سے اُنکو تقسیم کئے اب بھی کچھہ نہین گیا مدینے کو گئے بعد تمہارا دانا
انسے چھین لیو تو نکل کے اور کہین جاوینگے اس مجلس مین زید بن ارقم پچھے تھے سو سنکے جا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو اسکا اطلاع کئے حضرت کی خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے عرض کئے آپ عباد بن بشر کو فرماؤ تا اس منافق کو قتل
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر قتل کئے تو لوگ کہا کرینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو مارتا ہے لیکن لوگون مین منادی کر دیا ابھی کوچ
یہان سے کوچ کرین عبد اللہ بن اُبَی کو معلوم ہوا کہ زید اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا سو حضرت کی خدمت
مین حاضر ہو کے قسم کھایا کہ مین کچھہ نہین بولا وہ منافق لوگون پاس بھی اعتبار تھا اِسلئے انصار عرض کئے عبد اللہ بن
اُبی یہہ نہ کہا ہوگا شاید لڑکا ہے معلوم کیا سنا ہے کچھ کا کچھ سمجھے کہتا ہے غرض زید کو جھوٹا ٹھہرائے جب حضرت کی

سواری نکلی اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ آکے عرض کئے یا رسول اللہ کیا واسطے آج بوقت خلاف عادت تشریف فرما ہیں حضرت
فرمائے کیا تم نہیں سُنے جو تمھارا صاحب کہا اُسید پوچھے وہ کون صاحب حضرت فرمائے عبداللہ بن ابی بن سلول اُسید کہے وہ کیا بات
حضرت فرمائے ایسا کہا اُسید عرض کئے یا رسول اللہ اب چاہے تو اسکو نکال دیتے ہیں کہ آپ ہی کو زور ہے اور بیقدر وہی ہے اور اسکی
قوم چاہی تھی کہ اسکو اپنا سردار بناوے لیکن اللہ تعالیٰ آپکو ہمارا سردار بنایا سو اسکو اپنے تئین ریاست نہ ہوئی سو جلاپے
کے سبب سے ایسا کہتا ہے آپ اسکی بات کا خیال نہ فرماویں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلکے دوسرے
روز دھوپ خوب گرم ہوئی بعد اترے بہت چلکے ماندہ ہوئے تھے زمین پر اترتے ہی سو گئے اتنا کچھ زیادہ محض اسواسطے چلے
تا لوگوں کے دلوں سے قصے کی بات دفع ہو جاوے پھر وہاں سے نکلکے حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر جا اُترے باد بہت
شدت سے چلا لوگ کو گھبراہٹ ہوئی حضرت فرمائے کچھ اندیشہ مت کرو ایک بڑا کافر مرنے کے واسطے چلا ہی جب مدینے کو
آئے تو معلوم ہوا کہ اُس روز رفاعہ بن زید بن تابوت جو مسلمانوں کا بڑا دشمن تھا سو موا اور عبداللہ بن ابی جو
کو جھٹلایا تھا اُنکو سچا کرنے اللہ تعالیٰ سورہ منافقون نازل کیا عبداللہ بن ابی کے فرزند پکے مسلمان تھے سو یہہ کیفیت سنکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ میں سنا ہوں کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں
اگر مرضی مبارک اُسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد فرماویں اُسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہوں اگر دوسرا کوئی میرے باپ کو قتل
کریں تو میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپکو قتل کیا سو شخص لوگوں میں پھرتا رہے پھر کافر کے لئے ایک مسلمان کو قتل کروں
تو میں دوزخ میں جاؤنگا حضرت فرمائے میں تیرے باپکو نہ مارونگا بلکہ جب تک وہ زندہ ہی اُسکے ساتھ ملائمت
کرتا ہونگا یہہ معاملہ ہوئے بعد عبداللہ بن ابی کچھ نالائق بات بولا تو اُسکی قوم ہی اُس پر لعن طعن کیا کرتی یہہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کہے سو روز ہم اسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگ میں اضطراب ہوتا اب
اگر اُسکی قوم کو کہوں تو وہی اُسکو مار ڈالیگی اور جب حضرت مدینے کے نزدیک پہنچے عبداللہ بن ابی کے فرزند آکے اپنے باپکو
مدینے میں نہ جانے کے روک دئیے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دینگے میں تجھے نہ چھوڑونگا بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آکے اجازت دئیے تب اسکو چھوڑے اور اسی سفر میں لوگ بی بی عائشہ پر بہتان کئے سو اللہ تعالیٰ
اُنکی پاکی اور برات میں سورہ نور کی دس آیت نازل کیا اور شوال میں خندق کا غزوہ ہوا سبب اسکا یہہ تھا
کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سلام بن مشکم اور حیی بن اخطب وغیرہ مکے کو جاکے قریش کو ترغیب دیئے اور کہے کہ اگر تم

تم ہم ملکے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانون کا بیخ و بنیاد باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والون کو بھی جا کے ترغیب دئیے ابو سفیان
قریش کے چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا اُنکے ہمراہ تین سو گھوڑے ڈیڑھ ہزار اونٹ
تھے جب مرّالظہران کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے سات سو آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلحہ بن خُویلد بنی
اسد کو لیکے ملا اور عُیینہ بن حصن بنی فزارہ کے ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن رُخیلہ بنی اشجع کے چار سو آدمی کے
ساتھ ہمراہ ہوا اور حارث بن عوف بنی مُرّہ کے چار سو آدمی سے کمک کیا اور متفرق قبیلون کے لوگ بھی جمع
ہوئے غرض ابو سفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانون کا قصد کرکے چلدیا یہی جماعتان جنگ کے لئے آئے تھے
سے اس جنگ کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں کیونکہ احزاب کا معنی عربی میں جماعتان ہین پھر تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کافرون کے اس ارادے پر مطلع ہوکے مسلمانونکو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہو جاوین اور مدینے مین ابن
ام مکتوم کو نائب کرکر تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارثہ کے ہاتھ دئیے اور انصار کا نشان سعد
بن عبادہ کو عنایت کئے اور سلع پہاڑ پاس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ادھوری کا خیمہ دئیے کافرون کی
جمعیت بڑی رہنے کے باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم میں دستور ہے کہ مخالف بہت
رہین تو شہر کے گرد خندق کھودتے ہیں چونکہ مدینے کے اطراف میں اکثر عمارتان تھے مخالفون کو اس جانب
سے گذرنا ممکن نتھا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تھا سو اُس طرف خندق کھودنا شروع کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زمین کی پیمایش کرکر دس آدمی ملکے چالیس ہاتھ کھودنا مقرر کئے اور آپ بھی اُنکے ساتھ کھودا کرتے تھے
اور مٹی اٹھاتے ایک روز بڑا پتھر آیا اُسکو پھوڑنے سے سب عاجز ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اُترکے اُسپر
سبل مارے تو بالو کے سا ہوگیا اور مسلمانون کو قوت سے نہایت تصدیع تھی ایک روز بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے باپ و ماموں
کے واسطے ایک پسو خرما لیکے آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکو دیکھکے فرمائے کہ وہ کیا ہے سو یہان لے آوہ بی بی
خرما لاکے حضرت کے ہاتھ مین ڈالی وہ بہت ہی تھوڑا تھا جو حضرت کا دست مبارک اُس سے نہ بھرا بعد کپڑا بچھاکے
اُسکو اُسمین ڈالے اور لوگون کو کہے بات سنا کرنے آو سو تمام کھانیکو جمع ہوئے اور پیٹ بھر کے کھائے پھر وہ جتنا تھا
اتنا ہی باقی تھا اور ایک روز جابر رضی اللہ عنہ ایک بکری کاٹ کر اور تھوڑا سا آٹا روٹیان پکانے اپنی عورت کے
حوالے دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے مین کچھ کھانا پکایا ہون آپ اور سا ایک دو

شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین ندا کئے جابر ضیافت کیا ہی جلد آؤ اور اُنکی عورت کو کہلا بھیجے مین آتے تک
روتیان مت پکاؤ اور آپ تشریف لا کے اُس پر دعا پڑھے اور روتیان پکانیکا حکم کئے پھر تو دس دس آدمی کو کھلا کے روانہ
کرتے تھے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کھلوائیے کھانا جیسا تھا سو ویسا ہی تھا القصہ بیس پچیس ۲۵ روز کے عرصے مین خندق
طیار ہوئی بعد ابو سفیان قریش کو لیکے مجمع السیول پاس جُرُف و رغابہ کے مابین دس ہزار کی جمعیت سے اُترا اور
غطفان آکے احد کے جانب مین ذنب نقمی پاس اُترے اور حیی بن اخطب بنی قریظہ پاس جاکے ورغلانا تو وہ بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کئے تھے سو توڑے مسلمانون کو نہایت تشویش ہوئی دم ناک مین آیا عورتون کو
مدینے کے گڑھیون مین مضبوط جگہہ رکھے اور بنی قریظہ کے اندیشے سے سلمہ بن اسلم کے ہمراہ دو سو آدمی اور زید بن حارثہ
کے ساتھ تین سو آدمی دیکھے مدینے کی حفاظت کے واسطے روانہ کئے اور اُنکو تاکید فرمائے کہ تکبیر پکار کے کہا کرنا کافرون پہ
رعب ہووا اور عباد بن بشر کے ساتھ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے وقت لشکر کی محافظت کیا کرین مسلمانون کا
یہ حال دیکھکے منافقان بولی ٹھولی شروع کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کسری اور قیصر کے خزانے ہمکو
ملینگے اب تو ہمارا یہہ حال ہوگیا قضاء حاجت واسطے جانا دشوار بنگیا اور بنی قریظہ عہد توڑے سنکر حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو اُنکے پاس بھیجے سو آکے عرض کئے کہ بنی قریظہ عہد توڑے اور عضل و قارہ کے لوگ
رجیع مین خبیب کے ساتھ جیسا دغا کئے تھے ویسا ہی یہہ بھی دغا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر چادر
اوڑھکے دیر تک لیٹے لوگون کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اُٹھکے فرمائے اب خوش ہوا اللہ تعالی ہمکو فتح دیگا دوسرے
روز صبح کو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہی بہت متعجب ہو کہے کہ ہمکو معلوم نہین سو یہہ بنیاد
داؤ نکالے جنگ تو نہین ہوا مگر جانبین سے تیر پتھر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تھا ایک روز نوفل بن عبداللہ
بن مغیرہ خندق پر سے گھوڑا اڑا کے آنا چاہا سو خندق مین گر کر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اُسکی لاش ہمکو دیوین تو ہم دس
ہزار درم دیتے ہین حضرت فرمائے وہ بھی نجس تھا اور اُسکی قیمت بھی نجس ہی ہمکو اُس سے کچھ کام نہین تمھارے مردے
کو تم نکال کے دفن کرو اور ایک روز عمرو بن عبدود اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرۃ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑون کو
اُڑا کے آئے عمرو بن عبدود بڑا شجیع تھا ہزار آدمی پر بھاری اور بدر جنگ مین بہت زخم کھایا تھا سو احد کے
جنگ مین نہ آیا تھا اُس روز اپنی شجاعت بتانے پکارا کہ کوئی مقابلے واسطے نکلو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے

عرض کیے یا رسول اللہ مین جاتا ہون حضرت فرمائے بیٹھ وہ عمرو ہی پھر اُسنے پکارا حضرت علی کھڑے ہو کے حکم فرمایے حضرت
نے فرمایے بیٹھ تیسرے بار پکارا پھر علی رضی اللہ عنہ عرض کئے مین جاتا ہون حضرت فرمائے وہ عمرو ہی علی مرتضےٰ کہے عمرو ہو تو کیا ہوتا مین
جاتا ہون پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دستار مبارک نکالکے علی کے سر پر باندھے اور اپنی تلوار اُنکو حمائل کیے اور دعا مانگے یا اللہ
تو اسکی اعانت کر علی رضی اللہ عنہ اُسکے مقابل ہوئے پوچھا تو کون ہی کہے علی ہون کہا کیا عبد مناف کا بیٹا تو فرمائے ابوطالب کا
بیٹا ہون وہ کہا میرے ہاتھ سے تیرا خون ہونا مجھے خوب نہین لگتا تیرے چچایون سے کوئی آتا تو بہتر ہوتا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
فرمائے مجھکو خوب لگتا ہی کہ مین تجھے قتل کرون عمرو غصہ ہو کے گھوڑے پر سے اُترا اور اُسکے تانیچے مار کے چھوڑ دیا اور تلوار
کھینچ کر آتش کے بگولے سا آیا پھر دونون کا مقابلہ ہونے لگا آخر ایک ہاتھ علی رضی اللہ عنہ پر مارا حضرت اُسکو ڈھال پر
اور لئے ڈھال کٹنکے زخم سر پر پہنچا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ اُسکے گردن پر مارے تو سر جدا ہو کے گر گیا اور
علی مارتے وقت تکبیر جو کہے سو اُسکا آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سُنکے خوش ہوئے اور سمجھے کہ اس کافر کا کام تمام کیا اور
کافران اسکا یہ حال دیکھکے بھاگ گئے اور ایک روز کافران ایک جماعت کو جنگ کے لئے بھیجے سو صبح سے شام تک تیر
پتھر چلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ظہر اور عصر کی نماز کی فرصت نہ ہوئی تو نماز کو قضا کئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کا ہراس اور مخالفون کی کثرت دیکھکے عُیَیْنَہ بن حِصن اور حارث بن عوف کو کہلا بھیجے تمکو اگر
مدینے کے پھلون کا تیسرا حصہ دیوین تو تم اپنی جمعیت کو لیکے نکل جاؤگے تو وے اس بات سے راضی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کے مشورت کئے وے کہے اگر امر الٰہی اُنسے صلح کرنیکا ہوا ہی تو ہمکو دم مارنے
کی جگہ نہین اگر حکم نہین اور محض ہماری بہتری کے واسطے ہی تو اُسمین سخن کی گنجایش ہی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم فرمائے امر الٰہی نہین مگر دیکھتا ہون کہ تمام عرب اکٹھا ہو کے ہر طرف سے ہجوم کئے ہین اس لئے اُنسے صلح کرنا
چاہتا تا کافرون کی شوکت گھٹ جائے سعد بن معاذ کہے یا رسول اللہ ہم کفر کے ایام مین ہمارے شہر کے پھلون سے
اُنکو ایک دانیکی آس نتھی اب کیا ہم مسلمان ہو کے اُنکو ہمارا مال اُٹھاکے دینا ہم اُنکو تلوار ہی کا پھل دینگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تمکو اگر اس قدر مضبوطی ہی تو صلح کی کچھ حاجت نہین ایک روز تیران چل رہے تھے کہ ایک تیر سعد بن معاذ
کو لگی تو سعد دعا کیے یا اللہ کسی قوم سے جنگ کرنا مجھے دوست نہین مگر اس قوم سے جو تیرے رسول کو جھٹلائے اور
ایذا دیکر شہر سے نکالی اگر قریش سے جنگ باقی ہی تو مجھے زندہ رکھ اگر باقی نہین تو اسی زخم سے مجھے شہادت

نصیب کر اور بنی قریظہ سے میرا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوئے تک مجھے موت مت دے القصہ اصحاب شدت اور محاصرہ مین تھے کہ
ایک روز نعیم بن مسعود اشجعی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ مین ایمان لایا ہون
لیکن ہنوز میری قوم کو اسکی اطلاع نہیں حضرت کی مرضی مبارک مین جو ہی سو مجھے اطلاع کرنا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے تو بھی ہمارے مین کا ایک آدمی ہی لیکن کچھ دا ہو سکا تو کر کیون کہ جنگ دا ہی نعیم بنی قریظہ پاس جاکے انکو
کہے میری تمھاری دوستی ظاہر ہی تمھاری بھلائی کی ایک بات کہتا ہون اُسکو غور کیجے تم یہان کے باشندے ہین اکو
چھوڑکے کہین نہین جاسکتے قریش اور غطفان کو قابو ملا تو جنگ کرینگے نہین تو اپنے ملک کو چلا جاینگے وہ گئے بعد
تمکو محمدؐ سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہین تم انکے چند عمدہ لوگ کو اپنے پاس گروی رکھو تا وے جنگ سے باز نہ آوین
بنی قریظہ انکی بات پسند کئے پھر نعیم ابو سفیان پاس جاکے اسکو کہے میری تمھاری دوستی ظاہر ہی بولنے کی حاجت
نہین محض تمھاری خاطر سے مین محمدؐ سے جدا ہوا ہون ایک کیفیت سنا ہون اگر میرا نام نہ بتاوینگے تو کر شرط کرین تو
کہتا ہون ابو سفیان بجد ہوکے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ اپنے کئے پر پشیمان ہوکے
محمدؐ کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت بیجا کئے لیکن اس تقصیر کے درعوض ہم قریش کے چند عمدہ لوگون کو پکڑکے تمھارے
حوالے کرتے ہین تم انکو قتل کرو باقی لوگون کو تم ہم ملکے مارینگے چنانچہ محمدؐ مین اور یہود مین اس بات کا قول و قرار ہو چکا
ہی یہ مین تمکو جتا دیتا ہون اگر یہود تمسے لوگون کو گرو مانگینگے تو تم ہرگز مت دیو اور وہانسے غطفان پاس جاکے قریش
کو بولے سو لیکا انھون کو بھی کہے قریش اور غطفان شنبے کی شب کو عکرمہ بن ابی جہل اور چند عمدہ لوگ کے تئین بنی قریظہ
پاس بھیجے کہ ہم کو یہان رہنے سے نہایت تصدیع ہی سرمے سے جانور ضایع ہوتے ہین دانہ اناج بہم پہنچنا دشوار
ہی صبح ہی جنگ کے واسطے نکلتے ہین اور انکے ہمارے بیچ فیصلہ کر دیتے ہین تم بھی مستعد ہوکے اُس جانب سے
نکلو بنی قریظہ کہے سبان شنبے کا روز ہی ہم جنگ نہین کر سکتے اسکے سوائے تمھارا اعتماد ہمکو نہین چند عمدہ شخص
کو ہمارے یہان گرو رکھو قریش سنکے کہے نعیم سچ کہا تھا اور انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہین دیتے تمھاری اگر مرضی ہو تو
شریک ہو نہین تو ہمارا تمھارا عہد و پیمان باقی نہین غرض انہین مخالفت ہوگئی پھر اللہ تعالی قریش پر باد صبا
بھیجا انکے خیمے گر پڑے دیگان اوندھے ہونا آتش بجھنا شروع ہوا اور اللہ تعالی انکے دلون مین رعب ڈالا جبرئیل
علیہ السلام آکے حضرت کو اطلاع کئے کہ اللہ تعالے انپر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہیں سکتے سو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اُسوقت جا کے قریش کی خبر کون لایگا شب بہت تاریک تھی ہوا نہایت سرد اور سیر غنیم کا اندیشہ
کوئی جانیکے واسطے جرات نہ کیا تین بار فرمائے لیکن کوئی جواب نہ دیا آخر حذیفہ بن یمان کو پکار کے فرمائے تم جاؤ حذیفہ
عرض کئے سرما بہت ہی اور مخالف کے لوگ مجھے دیکھین تو اسیر کرین حضرت فرمائے تجھے اسیر نہ کرینگے جا اور انکے واسطے
دعا کئے حضرت کی دعا کی برکت سے اُنکو سرما اور باریکا کچھہ آسیب نہ ہوا گویا حمام میں چلے جاتے تھے قریش کے لشکر مین
پہنچکے دیکھے کہ ابو سفیان لوگون کو کہتا ہی کہ جانور ضایع ہوئے ہو قریظہ پھر گئے اب اس بارے سے بچنا دشوار
ہی مین روانہ ہوتا ہون تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر اچھل کے بیٹھا اس قدر اسکو ہیبت ہو گئی بیٹھے بعد اونٹ
کا بندن کھولا یہہ دیکھکے حذیفہ رضی اللہ عنہ پھرے تو راہ مین انکو سواران ملکے کہے تمھارے صاحب کو جاکے کہہ دیو
اللہ تعالی انکو کفایت کیا اور قریش بھاگے سو سنکر غطفان بھی بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
آئندہ سے ہم قریش پر جاوینگے وے ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی ہوا اس جنگ مین مسلمانون کے چھے شخص شہید ہوئے کافرون
کے بھی پانچ چھے آدمی موے ذی القعدہ کی تیسوین کو چہارشنبے کے روز حضرت مدینے مین داخل ہو کے ہتیار کھول کر غسل کئے
کہ اس عرصے مین جبرئیل علیہ السلام استبرق کی پگڑی باندھکے اور خچر پر دیباج کا زینپوش ڈالکے دحیہ کلبی کی شکل آئے
اور حجرۂ شریف کے دروازے پر مارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اضطراب سے دوڑے بی بی عایشہ بھی کون ہی
دیکھنے پیچھے گئے سو حضرت خچر پر ٹیکا لگا کے اس شخص کا سخن سنے اُس نے بات کر کے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دولت سرامین تشریف لا کے جنگ کا سامان پہنکے مستعد ہوئے بی بی عایشہ پوچھے یہہ کون تھا حضرت فرمائے تم
کیا اُسکو دیکھے بی بی عرض کئے ہو دیکھی حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہے دحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبرئیل تھا کہے
کہا تم ہتیار کھولے ہم تو ہنوز نہین کھولے حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہی تو کہا بنی قریظہ سے جنگ کو چلئے خدا کی قسم
مین جاکے انکو چکنا چور کرتا ہون جیسا انڈا پتھر پر پھوٹتا ہی یہہ کہکے حضرت باہر تشریف لائے اور لوگونمین منادی
کردئے جو کوئی خدا و رسول کے حکم کا مطیع و منقاد ہو تو عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین اور علی مرتضی کے
ہاتھ نشان دیکر ہراول پیر روانہ کئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نیابت دئے اور آپ بھی روانہ ہوئے راہ
مین دیکھے تو لوگ تیار ہو کے جاتے ہین انھون سے پوچھے تمھین کیسا معلوم ہوا کہے دحیہ بن خلیفہ سفید خچر پر بیٹھکے
گیا اور ہمکو جانیکا حکم کیا حضرت فرمائے وہ دحیہ تھا جبرئیل علیہ السلام تھا غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے

بنی قریظہ کے کنوے پاس اُترے عصر کی نماز کا وقت ہوا تو بعضے صحابہ نماز نہ پڑھتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ مین پھر اُس نماز کو عشا کی نماز پڑھکے قضا کئے اور بعضے صحابہ نماز راہ مین وقت پر پڑھلئے
کیونکہ حضرت کا ارادہ اِس مقولے سے جلد نکلنے کا اشارہ تھا القصہ حضرت تین ہزار آدمی کے ساتھ انکو محاصرہ کئے لشکر
مین چھتیس گھوڑا تھا اور یہود قلعے کے دروازے بند کرکے بیٹھے اور حُیَی بن اخطب جو یہہ فساد برپا کیا تھا اسی قلعہ مین بیٹھ گیا
یہود محاصرے سے تنگ آئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد سب یہودیوں کو جمع کرکر کہا مین تین بات بولتا ہون اُسمین سے
ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہی کہ محمد سچے رسول اللہ کا ہی توریت مین ایک نبی کا آنا ضرور ہی کرکر جو لکھا ہی سو وہ
یہی ہی اُسپر ایمان لاؤ امن پاؤگے کہے ہم توریت کو کدھی نہ چھوڑینگے اُسنے کہا اگر یہہ بات نہین سنتے ہو تو عورت
بچون کو مارکے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم سب مارے جاوین تو بہتر ہی کہ عورت بچو نکی کچھ فکر نہین اگر ہم غالب آئین تو نئے
عورتین کرلینگے کہے یہہ سب غریبون کو ناحق مارکے بعد ہم جینا کچھ لطف نہین کہا یہہ بھی نہ مانے تو آج شب شنبہ ہی لوگ آج
جنگ نکرینگے کرکر محمد اور انکے اصحاب بیفکر ہین سو ہم اُنپر شبخون کرکے انکو مارنا کہے اگلے لوگ شنبے کی حرمت توڑے
سو انکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اُسکی حرمت توڑین تو کدھی بھلا نہ ہوگا کعب بولا تمھارے مین کا کوئی شخص
ماجنی سو روز سے کیا ایک شب بھی ہوشیار رہا غرض اسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہلا بھیجے اَبُو لُبَابَہ بن عبد المُنذِر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اُس سے مشورت کرینگے پھر ابو لبابہ جاتے ہی انکے مردان
عورتان بچے سب ملکے رونے لگے اور کہے ہم محمد کے حکم پر اترنا کیا مناسب ہی ابو لبابہ کو انکے حال پر نہایت رقت آئی
سو کہے اترو اور اپنے ہاتھ سے گلے طرف اشارہ کئے یعنے محمد کے حکم پر جب تم اتریگے تو تم سبھون کا ذبح ہوگا ابو لبابہ
کہتے ہین مین تو یہہ بولا لیکن ہنوز میرے پاؤن زمین سے اُٹھے نہین کہ مین سمجھا خدا اور رسول کی مین خیانت کیا سو ابو لبابہ
وہانسے نکلکے سیدھا مدینے کو گئے اور اپنے پاؤن مین بیڑیان سنگین ڈالکے تھام سے مسجد کے اپنے تئین باندھے
اور کہے یہان سے مین نہ جاؤنگا جب تک کہ میرا توبہ خدا تعالی پاس مقبول نہووے اور یہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم دیر تک انتظار کھینچکے دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ ابو لبابہ مسجد مین ستون سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے
پاس آتا تو مین اسکے لئے مغفرت مانگتا اب وہ ایسا کرچکے بعد مین اسکو چھوڑ نہین سکتا اللہ تعالی ہی اسکی تقصیر
معاف کرنا اور ابو لبابہ کھانا پینا چھوڑ دئے انکے آنکھ سے بینائی کان سے سماعت جاتی رہی نماز کے وقت

انکی لڑکی لگے زنجیر کھولتی بعد پھر ویسا ہی باندھتی سو پندرہ سولہ روز کے بعد انکا توبہ مقبول ہوا کہ اللہ تعالی کے یہانسے تقصیر
معافی کا حکم آیا القصہ بنی قریظہ کو بارہ روز کا محاصرہ رہا لاچار ہو کے حکم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول
کئے بنی قریظہ اوسیون کے حلیف تھے سو اوسیان حضرت کی خدمت مین سفارش کرنے لگے کہ خزرج کے حلیف بنی قینقاع
کے ساتھ جیسا کئے ہمارے حلیفون کے ساتھ بھی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین ایک شخص کو مختار
کرو اُسنے جو کہا سو وہی کرنا سب کا اتفاق اوسیون کے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور وہ غزوہ احزاب مین زخمی ہوئے تھے
اُسوقت حاضر نہین تھے سو اُنکو بلوائے جب سعد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے کہ تمھارے سردار طرف
اُٹھو پھر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمھارے حلفا ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مختار کئے سعد کہے تم کیا خدا سے
عہد میثاق کا کرتے ہو کہ جو مین کہون سو اُسپر عمل کرینگے انصار کہے ہمکو قبول ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن معاملت مین
تھے ادب سے نہ دیکھے سعد کہے ادھر کے لوگون کو بھی قبول ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قبول ہے سعد کہے مین حکم
کرتا ہون کہ تمام مردون کو قتل کرنا اور عورت بچے مال متاع بانٹ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی سات
آسمانکے اوپر سے جو حکم کیا سو ہی حکم تو کیا پھر سب کو قلعے پر سے اتار کے ذی الحجہ کی پانچوین کو مدینے مین لا کر حارث کی بیٹی کے گھر مین
قید کئے اور بازار مین گڑھے کھود کے اُنین کے جوانون کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہان قتل کئے جب اُنکے تھوڑے تھوڑے لوگ
کو بلا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے تو یہود اپنے سردار کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہمکو کسواسطے لیجاتے ہونگے بولا کیا
ہر جگہ تم نہین سمجھتے کیا دیکھتا نہین بُلاتا سو اُن چھوڑتا نہین جاتا سو وہ آتا نہین لیں واللہ یہہ قتل کرنے لیجاتے ہین جب
ان سبھون کے قتل سے فراغت ہوئی بعد حیی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا تھا اور
مرے بعد اُسکو کوئی نہ لیگا کرکر پھاڑ کے دھجیان کر دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکے کہا تیری عداوت سے میرا جی
مین ملامت نہین کرتا لیکن اللہ جسکو ذلیل کرنا چاہے تو وہ خوار رہتا ہی پھر لوگون کو دیکھکے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی
تھا مقدر مین بنی اسرائیل پر لکھہ چکا تھا اس مین کچھ مضایقہ نہین پھر گردن دیکے بیٹھا تو اسکی گردن مارے اور اُنکے اسباب
مین ڈیڑھ ہزار تلوارین سو بکتر پانسو ڈھال اور عورتان بچے اونٹان بکریان بہت سے تھے سب مین سے خمس نکال کر باقی ہراج
کر کر جنگیون مین تقسیم کئے اور ریحانہ شمعون کی بیٹی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیکے اپنی تصرف مین لائے
بعضے روایتون مین آیا ہی اُسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کئے اور ذی الحجہ مین سعد بن معاذ

رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا زخم سوک گئے تھے سو اُنھوا اپنے کو شہادت ہونا کر کر پھر دعا مانگے تو زخم پھٹ کے وفات پائے
سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اُسکی موت کے واسطے اللہ تعالی کا عرش اہتزاز کیا اور ستر ہزار فرشتہ اُنکے جنازے
کے ساتھ جانے کے لئے آئے اور اُنکے جنازے کو فرشتے اُٹھالیکے چلے اور اسی سال بلال بن حارث مزنی بنی مزینہ کے چار
سو آدمی کے ساتھ آکے اسلام لایا چھٹا سال ہجری محرم کی دسوین کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس سوار دیکے بنی ابی بکر بن
کلاب کا قرطا قبیلہ جو مدینے سے سات منزل پر تھا سو وہان روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر اُنکو غارت کئے
چند شخص مارے گئے باقی بھاگ گئے تین ہزار بکری دیڑ سو اُونٹ غنیمت ملی پھر اسی مہینے کے انتیسوین کو مدینے مین داخل ہوئے
راہ مین ثمامہ بن اُثال سردار یمامی کا جو اسیر ہوا تھا اُسکو لاکے تھام باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو پوچھے تیرا
کیا ارادہ ہے بولا اگر میرے تین مارو گے تو خون والیکو مارے اور اگر بخش دوگے تو احسان فراموش نہ کرونگا اگر مال چاہتے
ہو تو جو مانگتے سو مانگو دیتا ہون دوسرے روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب پایا تیسرے روز بھی سوال کئے ویسا ہی کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو چھوڑ دیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع الاول مین بنی لحیان کا غزوہ ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر دو سو آدمی کی جمعیت سے نکلے ہمراہ بیس گھوڑے تھے عسفان کے
قریب پہنچتے ہی کفار بھاگ گئے حضرت وہان دو روز مقام فرما کر اطراف و جوانب مین لوگ روانہ کئے اُنکا سراغ
نہ لگا وہانسے نکلکر عسفان مین اُترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سوار دیکے قریش پر رعب بٹھانے روانہ
کئے اور فرمائے کراع الغمیم تک جاکے آؤ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چودھوین روز مدینے مین داخل ہوئے
اور اسی مہینے مین ذی قرد کا غزوہ ہوا اسکو غابہ کا غزوہ بھی کہتے ہین اسکا سبب یہہ تھا عُیینہ بن حصن چالیس
آدمی سے مدینے کے قریب پہنچکر دو شخص کو قتل کیا اور بیس اونٹ پکڑ کے لیگیا وہان کہین سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ
جانکلے دیکھے تو یہہ لوگ اونٹان لیجاتے ہین سلمہ غنیم آیا کر کر چلائے اور خود اُنکا پیچھا کئے اور تیرون سے اُنکو مارنا
شروع کئے سلمہ پر دو تیر یا تھے کافران اُنکا قصد کرین تو بھاگتے اور وہ پھرے تو اُنکا پیچھا کرتے غرض تمام اُنٹون
کو اُنسے چھین لئے اور اُنکے کچھ نیزے اور کپڑے بھی ہاتھ لگے اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار روانہ
کئے سو وہ بھی کمک کو پہنچے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو جمع ہونے منادی کئے یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبِیْ
یعنے ای خدا کی جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود بکتر پہنکے تلوار کھینچکے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم انہیں کے نیزے پر نشان باندھکے ہراول پر روانہ کئے اور سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی
دیکے مدینے کی حفاظت واسطے مقرر کئے اور مدینے میں ابن ام مکتوم کو نائب کر کر ہیارشنبے کے روز نکلے اور ذی قرد کو
پہنچے ایک رات دن مقام کئے سات سو شخص حضرت کے شریک ہوئے سو سو آدمی میں ایک ایک اونٹ کھانیکو دئیے سعد
بن عبادہ لوگون کے کھانیکے لئے دس اونٹ اور خرمے کے چند بستے روانہ کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قاصدون کو اطراف مین روانہ
کئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بھاگ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچوین روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی
مہینے مین عکاشہ بن محصن کو چالیس آدمی کے ساتھ غمر کو بنی اسد پر روانہ کئے تو کفار بھاگ گئے دو سو اونٹ انکے
ہاتھ لگے اور اسی مہینے مین محمد بن مسلمہ کے ساتھ دس آدمی دیکے مدینے سے بیس میل پر ذی القصہ کو روانہ کئے
انکے آنے پر کفار مطلع ہوئے سو آدمی انکو گھیر لئے اول تیرون سے مارے بعد نیزے لیکر حملہ کئے محمد بن مسلمہ زخمی کھاکے گر گئے
باقی مسلمانان شہید ہوئے ایک مسلمان راہ کا جانیوالا محمد بن مسلمہ مین جان ہی سو دیکھ کے مدینے کو اٹھالایا اور
ربیع الآخر مین حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پھر ذی القصہ کو روانہ کئے تو جاکے شبخون مارے
کفار بھاگ گئے انکا اسباب اور جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید بن حارثہ کو بنی سلیم پر جموم کی طرف روانہ
کئے تو کفار بھاگ گئے انکی عورتان اور جانور جو اسیر ہوئے سو لیکے مدینے کو آئے اور جمادی الاولی مین زید بن حارثہ کے
ساتھ ستر سوار دیکر مدینے سے چار روز کی راہ پر عیص کو بھیجے تو وہان پہنچکے قریش کا قافلہ جو تجارت کر کے جاتا تھا
اسکو غارت کئے تمام اسباب ہاتھ لگا انکے ساتھ روپیا بہت تھا اور اس قافلے کے چند لوگ اسیر ہوئے چنانچہ ابو العاص
بن الربیع جو داماد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا بھی اسیر ہو کے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا سو زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑھے بعد پکار کے کہی مین ابو العاص کو امان دئی ہون رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو امان دئی سو مجھے اطلاع نتھی تو جسکو امان دئی ہم بھی اسکو امان دئیے پھر اسکو چھوڑ دئیے
اور اسکے اسباب کو پھیر دئیے ابو العاص مکے کو جاکے سب کے امانتان ادا کیا اور آپ کے ایمان لایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کئے اور جمادی الاخری مین زید بن حارثہ کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے مدینے سے
چھتیس میل پر بنی ثعلبہ پر بھیجے ایک چشمے پر جسکا نام طرف تھا پہنچکے انکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے بکریان اور بیس اونٹ
انکے ہاتھ لگے اور چوتھے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید کو وادی القریٰ طرف حسمی کو روانہ کئے سبب اسکا

یہہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ بن خلیفہ کو قیصر روم پاس روانہ کئے تھے سو قیصر انکو خلعت وغیرہ دیکے بہت سلوک کیا
حسمی کو جب پہنچے بنی جذام انکا اسباب لوٹ لیکے بدن پر ایک کپڑا چھوڑ دئیے بنی ضبیب کو معلوم ہوتے ہی وہ اسباب اُنسے چھین کر
دحیہ کو دئیے دحیہ مدینے کو پہنچکے حضرت کو اطلاع کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کے ہمراہ پانسو آدمی دیکے اُن
پر روانہ کئے اور اُنکے ساتھ دحیہ کو بھی بھیجے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے پھر وہان پہنچکے اُنپر شبخون کرے تو چند لوگ
انکے مارے گئے باقی بھاگ گئے اور انکی سو عورت اور ہزار اونٹ پانچہزار بکری ہاتھ لگی سو اسکو مدینے کو لائے زید
بن رفاعہ اور چند لوگ بنی جذام کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لائے اور اپنا
اسباب درخواست کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضے کو زید پاس بھیجے تا انکا اسباب واپس کردین زید بموجب حکم
کے تمام اسباب پھیر دئیے اور رجب مین زید بن حارثہ لوگون کا مال لیکے تجارت واسطے نکلے وادی القرٰی مین بنی
فزارہ کے ساتھ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانون کے شہید ہوئے زید زخمی ہوئے سو لوگ انکو اٹھاکے لے آئے
زید نیت کئے مین اس قوم سے بدلا نہ لئے تک عورت پاس نہ جاؤنگا اور شعبان مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمٰن بن عوف کو اپنے روبرو بیٹھا کے اپنے دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے اور دومۃ الجندل کو
بنی کلب پر روانہ کئے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان لادین تو انکے سردار کی بیٹی تو نکاح کر عبد الرحمٰن دومہ کو پہنچکے تین
روز رہے اور انکو اسلام کی دعوت کئے انکا سردار اصبغ بن عمرو کلبی جو نصرانی تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے
مگر چند شخص ایمان نہ لاکے جزیہ دینا قبول کئے اور اصبغ کی لڑکی تماضر کو عبد الرحمٰن نکاح کرکے مدینے کو لائے اور اسی مہینے
مین علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھے روز کی راہ پر تھے اور
خیبر کے یہودیون کی کمک واسطے تیاری کر رہے تھے روانہ کئے سو فدک کے قریب پہنچ کو پہنچکے انکے جانورون کو غارت
کئے بنو سعد بھاگ گئے انکے پانسو اونٹ دو ہزار بکری غنیمت ملی اور رمضان مین زید بن حارثہ کے زخمان درست ہوئے
بعد پھر وادی القرٰی کو روانہ کئے شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر وہان پہنچکے انکو گھیر لئے انکی سردار ایک عورت بہت
بوڑھی جسکا نام ام قرفہ اور اکثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی سو اسیر ہوئی تو اسکو قتل کرکے دو اونٹون
کے بیچ باندھکے چیر دائے اور ام قرفہ کی لڑکی کو بند مین لائے اور اسی مہینے مین عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ
عنہ کے ہمراہ چار شخص کو دیکے ابو رافع یہودی کو جو مسلمانون کا بڑا دشمن تھا قتل کرنے روانہ کئے وہ خیبر کے

قلعے مین رہتا تھا یہہ لوگ پوشیدہ اسکے شہر کے قریب اترے عبد اللہ بن عتیک اپنے ساتھہ والون کو کہے تم یہان رہو مین قلعے مین
جانیکی کچھہ تدبیر کرتا ہون سو قلعے کے پاس گئے قضا را انکا گدھا گم ہوا تھا سو اسکی تلاش مین یہود مشعلے لیکے نکلے قلعے
مین الٹ کر جاتے وقت عبد اللہ پیشاب کو بیٹھے سا تیٹھکے ویسے لوگ سمجھے یہہ بھی ہمارے ساتھ والا ہی سو پکار کے کہے دروازہ
بند ہوتا ہی جلد آؤ غرض بھیس بدلا کے قلعے مین گئے اور کنجیان رکھنیکا موقع دیکھہ لئے بعد سب لوگ کو سونے دیکے آپ
نکل کر کنجیان اٹھالئے اور دروازون کو اندر سے موچتے ہوئے اسکے مکان پر پہنچے تو وہ بہت رات تک باتین
کر کر سو رہا تھا اور گھر مین اندھیری تھی اسلئے اسکو پکارے جواب دیتے ہی آواز کے شمار پر جاکے اسکو مارے دہشت
تو بھی مار پورا نہ لگا اور وہ ملعون پکارنے لگا دیکھو مجھے کسی نے مارا عبد اللہ آواز بدل کے گویا اسکی کمک واسطے آئے پھر لگا
پوچھے ابو رافع کیا ہی بولا دیکھہ کسی نے اکے مجھے مارا پھر آواز کے شمار پر جاکے اسکو مارے اور تلوار اسکے پیٹ پر رکھکے اتنا
دبائے کہ اسکی ہڈیان ٹوٹنے سو آواز آیا وہانسے پھر کے آتے وقت سیڑیان ہو گئے مجھے کے پاؤن دھرنا چاہے سو گر کے پاؤن
ضایع ہوا پگڑی نکالکے اسکو باندھے اور قلعے کے نیچے جاکے بیٹھے اور کہے اسکی موت متحقق ہونے تک مین یہان سے نہ جاونگا صبح ہی انکا
پلانے والا پکارا حجاز کا تاجر ابو رافع موا یہہ سنکے عبد اللہ اپنے لوگون پاس آئے اور جلد وہانسے روانہ ہوئے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے پاؤن پر اپنا دست مبارک پھیرے تو درست ہوگیا اور رمضان
مین قحط ہوا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگنے سے مینہہ برسا اور شوال مین عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ
کئے سبب یہہ تھا کہ ابو رافع مارے گئے بعد یہود سب اتفاق کر کر اسیر بن رزام کو سردار کر دئے سو اسنے لوگون کو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہان جاکے انسے کمک مانگا یہہ کیفیت رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ دو شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہان جاکے کیفیت دریافت
کر کر آؤ عبد اللہ وہان جاکے مفصل احوال دریافت کر کے حضرت سے آکر اطلاع کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ تیس شخص دیکے روانہ کئے سو اسکے یہان جاکے کہے ہم تیرے پاس کچھہ کیفیت کہنا ہی ہمکو
امان دے اسنے انکو امان دیا سو کہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے یہان بھیجے ہین تو آکر انکی متابعت
کرے تو تجھی کو خیبر پر مقرر فرماینگے اسیر اسکو قبول کر کر تیس یہودیون کو لیکے نکلا ہر یہودی کے ساتھہ ایک
مسلمان بیٹھا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر انکے ساتھہ آنے سے نادم ہوا اور اپنا ہاتھہ عبد اللہ بن انیس کی تلوار پر ڈالا عبد اللہ

اپنے اونٹ کو سر کا تکیہ کیے ای عمرو اللہ کیا تو مارے ساتھ دغا کرنے پر پ دوسرے بار بھی اکی تلوار پر ہاتھ ڈالا عبد اللہ
اسکو قتل کیئے اور اُسکے سب ساتھ والون کو بھی مارے مگر ایک شخص انکا بچکے بھاگ گیا اور مسلمانون سے کوئی نہ موا اور
اسی جھینے مین کرز بن جابر کو عزنین پر بھیجے سبب اسکا یہہ تھا کہ عرینہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آکے اسلام لائے اور مدینے
کی ہوا اپنی مزاج کے موافق نہین کر کر حضرت کی اجازت سے نکلے حضرت انکو اونٹون کا دودھ پینے اجازت فرمائے سو سرکا
اونٹ مدینے کے باہر چرنے تھے انکا دودھ پینا شروع کیے تو بیماری دفع ہوگئی بدن مین قوت آیا چرواہے کو مار کر اونٹان لیکے
بھاگ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو پکڑ لانے کرز کے سات بیس سوار دیکے روانہ کیے پھر سب اسیر ہو کے آئے انکے انکھون
مین سلائی پھیرا تھا ن یا وان کاٹ حرّے کے جانب مین ڈال دیئے وے اسی حالت سے موے انکو اس طور پر مارنیکا سبب
یہہ تھا کہ وہ مردود اُن چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیے تھے اور اسی ایام مین عمرو بن اُمیہ ضمری کو ابو سفیان کے قتل
واسطے روانہ کیے کیونکہ ابو سفیان ایک شخص کو خرچ دیکے روانہ کیا تھا کہ تو مدینے کو جاکے محمد کو قتل کر وہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اسکو دیکھ کے حضرت فرمائے یہہ شخص دغا کرنے آیا ہی اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اسکی
لنگ پکڑ کر کھینچے تو آستین سے خنجر نکلی گھبرا کے کہا میری تقصیر معاف کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے
اگر تو سچ کہا تو تجھے چھوڑ دیتا ہون اس نے اپنے آنیکا سبب کہہ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو چھوڑ دیئے
اُسنے اسلام لایا اور عمرو بن امیہ اور سلمہ بن اسلم کو کہے تم مکے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابو سفیان کو قتل کر دیے دونون
صاحبان مکے کو گئے عمرو بن امیہ شب کو طواف واسطے نکلے معاویہ انکو دیکھکے لوگون کو اطلاع کیا کفار اندیشے سے جمع بندی
کرنے لگے یے دونون صاحبان وہانسے بھاگے اور راہ مین تین کافرون کو قتل کیئے اور ایک کو اسیر کر کے لائے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انکی کیفیت سُنکے تبسم کیئے اور ذوالقعدہ مین حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین
ابو نملہ کو نائب کر کر پندرہ سو آدمی کی جمعیت سے ذوالقعدہ کے غرے کو دوشنبے کے روز عمرے کے ارادے سے نکلے اکثر لوگ
تلوار کے سوا دوسری ہتیار کچھہ نہ لئے اور ذوالحلیفہ کو پہنچکے عمرے کا احرام باندھے اور اونٹون کے گلون مین نعل لٹکا کے
ہدی کا نشان کیئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس مکے کو روانہ کیے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا کہ
قریش بہت قبیلون کو جمع کر کر جنگ کا سازوسامان مہیا کر ذی طوی مین اُترے ہین اور حضرت کو مکے مین
نہ چھوڑنے پر عہد کیئے ہین اور خالد بن ولید دوسو سوار سے کراع الغمیم پاس اترا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابے

مشورت کئے اور فرمائے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والون کے عیال و اطفال پر جاکے انکو غارت کرنا مناسب ہی یا نہین
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم ملکے کو طواف واسطے عمرے کی نیت باندھکے نکلے ہین کسی سے جنگ کرنے نہین
آئے ہم سیدھا ملکے کو جانا اگر کوئی مانع ہوئے تو اُس سے جنگ کرنا حضرت فرمائے بہتر اور وہانسے جلد پھر حضرت فرمائے خالد جو راہ
مین اترا ہے اسکو چھوڑکے دوسری راہ چلو سو دوسری ایک راہ جو بہت ویران تھی چلے لوگون کو بہت تصدیع ہوئی قریش
کے ہراول لشکر آنے پر بالکل خبردار نہ ہوئے مگر لشکر کا غبار دیکھنے سے انکو معلوم ہوا پھر جلد جاکے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب
ثَنِیۃُ المِرَار کو پہنچا حضرت کی سواری کی اونٹنی قَصْوا بیٹھ گئی لوگ کہنے لگے قصوا ماندی ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمائے قصوا ماندی نہین ہوئی اور اسکو یہہ عادت بھی نہین لیکن اصحاب الفیل کو جسنے روکا تھا اُسنے قصوا کو بھی
روکا ہے میرا جی جسکے دست قدرت مین ہے اسی کی قسم اللہ تعالی کے حرمتون کی تعظیم کی جو بات قریش کہین تو
مین اسکو مانونگا اور قصوا کو ڈانٹے اُٹھکے جلدی ملکے سے نون میل پر حُدَیبِیَہ پاس اُترے وہان پانی نہ ہونے سے
لوگ شکایت کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے ایک تیر نکال کے دیئے اور فرمائے کنوے مین اتر کر اس کو
چھود دیو سو جیتا پانی جوش کھاکے اُبلنے لگا تمام لوگ فراغت پائے اس عرصے مین بُدَیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے
چند شخص کو لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہین سو بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم کسیکے جنگ واسطے نہین
آئے محض عمرہ کر جانا منظور ہے اور ہمارے جنگون کے باعث قریش بہت لاغر ہوئے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیتا
ہون اور دوسرے لوگون کے ساتھ مقابلہ کرتا ہون اگر مین غالب آون تو تمھاری مرضی چاہے تو میرے تابع ہو
نہین تو آرام پاوینگے اگر یہہ بات نہ مانے تو میرا بدن پر سر ہے تک مین اس نیکے واسطے جنگ کرونگا اللہ تعالی اپنے
امر کو غالب رکھیگا بدیل جاکے قریش کو کہا مین محمد کے پاس جاکے آیا ہون وہ ایک بات کہا ہی اگر تمھاری مرضی ہو تو کہتا
ہون احمقان کہنے لگے اُسکی کچھ بات ہم نہین سنتے عقلمندان پوچھے وہ کیا بات ہے سو بُدیل جو کچھ سنا تھا سو بیان
کیا عُروَہ بن مَسعُود ثَقفی بولا یہہ بہت خوب بات ہی اسکو قبول کرنا اور مجھے اجازت دین تو مین اُنکے پاس جاتا ہون غرض
وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمائے عروہ کہا ای محمد اگر تو اپنی قوم کو مستاصل کریگا تو ایسا کوئی نہ کیا تھا سو تو کیا
اگر دوسرا کچھ ہو تو اقسام کے لوگ تیرے پاس جمع ہین سو تجھے چھوڑکے بھاگینگے ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ خفا ہو کے کہے لات کی فلان چیک کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکے بھاگیگے

سمجھا ہی عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے ابوبکر ہی بولا اسکا احسان مجھ پر ہی سو اسکا بدلا مین نہین کیا ہون والا مین اسکو
جواب دیتا اور عروہ باتین کرتے وقت بعضے عربون کی عادت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑتا جاتا تہا
عروہ کا چچیرا بھائی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لیئے ہوئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھڑے ہوئے تھے سو اسکے ہاتھہ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھہ سر کا عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے مغیرہ ہی
بولا ارے دغاباز تو دغا کیا سو اتبک اسکا مین بیسیا دے رہا ہون مغیرہ چند کافرونکو مار کر انکا مال لیکے بھاگ نکلے تھے اور مدینے
مین آکے مسلمان ہوئے سو اسکا الحصا دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں اسکا اسلام قبول کیا ہون مال سے ہمکو کچھہ کام
نہین بعد عروہ صحابہ کو کوری آنکھہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تھوکے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پڑنے نہین دیتے جسکے ہاتھہ مین پڑا تو اپنے اپنے بدن پر منہہ پر ملتا ہی
اور کچھہ کام فرمائے تو اسکو کرنے دوڑتے اور وضو کیئے تو اس پانی کو بیتے ایک پر ایک کرتے اور بات پکار کے نہین کرتے اور
تعظیم سے حضرت کی طرف نظر جماتے نہین غرض انکا طریقہ دیکھکر عروہ گیا اور اپنے لوگون کو جاکے کہا مین بادشاہون کی
دربار گیا ہون کسریٰ قیصر نجاشی کی مجلس دیکھا ہون لیکن کسیکی تعظیم اتنی کرتے نہین دیکھا جیسا محمد صلعم کے لوگ اُسکی تعظیم
کرتے ہین اور جو جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمد بہتر بات کہتا ہی اسکو البتہ مانتا پھر قریش کی طرف سے حُلیس بن علقمہ
آیا حضرت نے وہ آتا سو دیکھکے فرمائے یہہ شخص ہدی کی بہت تعظیم کرتا ہی ہدی کے اونٹون کو اسکے روبرو کرو اور تلبیہ کہو
وہ بھی یہہ احوال دیکھہ کر گیا بعد مکرز بن حفص آیا لیکن یہہ لوگ آنے سے صلح کا کچھہ طور نہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قریش پاس اپنی طرف سے عمر کو بہیجنا چاہے عمر عرض کئے کہ میرا وہان کوئی قرابتی نہین میری سختی اُنکے دلون
مین نقش ہی سب میرے دشمن ہین میرے سے عزیز مکے والون پاس عثمان ہی اُنکے قرابتی بھی وہان بہت سے ہین اُنکو بھیجنا
مناسب ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کی زبانی کہلا بھیجے کہ ہم طواف واسطے آئے ہین تمھارے سے
جنگ کرنے نہین آئے عثمان روانہ ہو راہ مین اُنسے ابان بن سعید بن العاص ملکے اُنکو امان دیا اور اپنے ساتھہ بٹھاکے
مکے کو لیگیا عثمان جاکے حضرت کا پیام قریش کو پہنچائے ابوسفیان کہا تم چاہتے ہو تو کعبے کا طواف کرو عثمان کہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طواف نہین کئے تک مین طواف نہ کرونگا قریش عثمان کو بچھو کے اپنے پاس رکھے یہان
لشکر مین شہرت ہوئی کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہین تو

مین جنگ کیئے سوائے یہان سے نہ جاؤنگا اور لوگون کو بیعت کرو کرکر فرمایئے تو سب لوگ بیر کے درخت کے نیچے بیعت کیئے یعنے اُنسے
عہد لئے کہ جنگ کرنا اور جنگ مین اپنا جان دینا اول بیعت ابو سنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کیئے سب کی بیعت سے فراغت
پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ تھا کے سیدھے ہاتھ پر مارے اور فرمایئے یہہ عثمان کی طرف سے بیعت ہی اس بیعت کو
بیعت الرضوان کہتے ہین کیونکہ اللہ تعالی یہہ بیعت کرنیوالون کی شان مین یہہ آیت نازل کیا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
یعنے اللہ تعالی خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجسے اس درخت کے نیچے پھر جانا جو انکے جی مین تھا پھر اتارا انپر
چین اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک قریش اس بیعت پر مطلع ہوکے سہیل بن عمرو کو صلح واسطے روانہ کیئے اُن آتا سو
دیکھکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے سہیل آتا ہی اب تمھارا کام سہل ہوگا وہ آیا تو بہت جواب سوال ہوا آخر
صلحنامہ لکھنا مقرر پایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو فرمائے تم صلحنامہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل کہا رحمن کو ہم
نہین جانتے سابق کے دستور پر لکہا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اب بھی لکھنا حضرت فرمائے وہی لکھو بعد لکھے یہہ نوشتہ ہی مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰهِ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہو کر ہمکو یقین ہوتا تو ہم جنگ کاہی کو کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو
حضرت فرمائے ویساہی لکھو علی مرتضے کہے مین لکھ چکا اب بدلاونگا اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس نوشتے کو لیکے اپنے دست مبارک سے مٹائے پھر تو اُسمین محمد بن عبد اللہ لکھے سو صلح دس برس کا ٹھہرا اس طور پر کہ ایک
دوسرے کا متعرض نہ ہونا مسلمانونمین کا کوئی شخص بھاگ کے قریش کے یہان جاوے تو اُسکو پکڑ نہ دینا اور قریش کا کوئی آدمی
اپنے والیون کے بے اذن مسلمانونمین آوے تو اسکو پکڑ دینا اس بات پر بہت تکرار چلی اس عرصے مین ابو جندل سہیل کا بیٹا
بھاگ کے بیڑیون کے ساتھ آیا سہیل اسکو طمانچہ مار کے اپنی طرف کھینچا اور بولا پہلا شرط یہی کہ اسکو پھیر دینا آخر حضرت
اسکو پھیر دیئے اور صلحنامے میں اسکے کہے موافق لکھے ابو جندل پکارنے لگا کیا مین مسلمان ہوکے آیا ہون سو مجھے بھی کافرون کے حوالے
کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹے صبر کرو اللہ تم لوگون کی کچھ راہ کر دیگا اور یہہ بھی صلحنامے میں لکھے کہ دونون
صاف رہنا بایکدیگر حسد بغض عداوت نہ کرنا اور جو چاہے محمد کے ذمے مین رہے اور جو چاہے قریش کے ذمے میں رہے سنکے خزاعہ
کہے ہم محمد کے ذمے مین رہینگے بنو بکر کہے ہم قریش کے ذمے میں اور یہہ بھی لکھے کہ اس سال تم پھر کے جانا سال آئندہ آوین تو ہم شہر
خالی کر دینگے تم اپنے لوگون کو لیکے آنا اور تین روز سے زیادہ نہ رہنا اور بجز تلوار کے دوسرے ہتیار نہ لانا یہہ عہد تمام

ہوئے بعد اُس پر گواہی ابوبکر صدیق کی اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اور عبدالرحمن عوف اور عبداللہ بن سہیل اور
سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلمہ کی رضی اللہ عنہم اور مکرز بن حفص کی مشرکون کی طرف سے لکھے گئی بعد سہیل کو اور اسکے ساتھ
کے مشرکون کو جانے دیکے رکھے اور فرمائے عثمان نہ آئے تک تمکو نہ چھوڑونگا او عثمان آئے بعد انکو چھوڑے صلح سے فراغت ہوئی
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہے احرام کھولدیو لوگ اندیشنے لگے اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر
پر ملال آیا محلسرا میں سدھارے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت کا ملال دیکھکے عرض کئے یا رسول اللہ آپ احرام کھولدیو
حجامت کرواونٹون کو نحر کرو آپکو دیکھکے لوگ بھی احرام کھولینگے تب آپ باہر تشریف لاکے اونٹونکو نحر کئے او حجامت لیے
حضرت کو دیکھکے تمام لوگ احرام توڑے حدیبیہ مین اٹھارہ نیس روز کا مقام ہوا بعد ہمانسے پھرے مکے مین داخل نہیں ہونے سے
صحابہ کو نہایت رنج ہوا کراع الغمیم کو جب پہنچے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ انکی خاطر تسلے واسطے اترا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مدینے کو تشریف لائے بعد چند روز کے بعضے عورتان بھاگ کے مدینے کو آئے سو کافران انکو طلب کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم انکو ایسا جواب دئے کہ صلح مردون کو پھیر دینے کا تھا عورتون کو پھیر دینا صلح مین داخل نہین بعد مردونسے ایک شخص
اسکا نام ابوبصیر بھاگ کے آیا اسکے والیان خط لکھ کے دو شخص کو روانہ کئے کہ اسکو پھیر دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ابوبصیر کو بلاکے کہے ہم جو صلح کئے سو تمکو خوب معلوم ہی صلح کا خلاف کرنا درست نہین اب تم انکے ہمراہ جاؤ آئندہ
اللہ تعالی تم لوگون کی کچھ راہ کردیگا اور انکو اُن دونوں آسامیوں کے ذمے کردئے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے ابوبصیر اُن دونوں
شخصوں کے ساتھ دوستی کے باتان کرتے کہے کہ تمھاری تلوار بہتر ہی وہ بولا ہاں بہتر ہے اور اسکی کاٹ بہت خوب ہے
ہی ابوبصیر تلوار کو کھینچکے دیکھتے دیکھتے اُنین سے ایک پر ہاتھ چلاکے جان سے مارے دوسرا بھاگ کے مدینے کی راہ لیا حضرت
دور سے اسکو دیکھکر فرمائے یہ گھبراہٹ سے آتا ہی جب حاضر ہوا اپنا ماجرا عرض کرتا تھا کہ اس عرصے مین ابوبصیر بھی آئے اور
عرض کئے یا رسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوئے اللہ تعالے مجھے نجات دیا حضرت فرمائے اسکے ساتھ چند لوگ ہوتو جنگ کی
آتش خوب سلگایگا ابوبصیر اندیشنے دیکھے کہ مین اگر یہان رہون تو مجھے کافرونکے حوالے کرینگے سو مدینے سے نکلکر قریش کی آمد و رفت
کی راہ مین ساحل پاس عیص مین جاکے رہے کافرون سے کا دھر آنکلا تو اُسکو لوٹ لیتے اور مکے مین مسلمانان جو قریش کے
قید مین تھے سو بھاگ نکل کے ابوبصیر پاس جمع ہونے لگے اور سہیل کا بیٹا ابو جندل بھی بھاگ کر ستر آدمی کے ساتھ آکے انکا شریک ہوا
اور اسلم اور جہینہ او غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہوکر انھون مین جا ملے تین سو آدمی تک ہوئے اور شام کو جانے سو قریش کے قافلونکو مارتے

کرنے لگے قریش تنگ ہو کر ابوسفیان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کئے کہ تمکو خدا کی اور قرابت کی قسم
عہدنامہ میں وہ شرط جو لکھے تھے سو اسکو توڑنا لوگ مختار ہیں جسکا جی چاہے مدینے کو جاوے ہم اسکو طلب کرینگے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو خط لکھکے طلب فرمائے ابوبصیر نزع کی حالت میں تھے ویسے وقت خط پہنچا تو اسکو لیکے آنکھ کو لگائے ہوئے تھے کہ انکا
انتقال ہوا ابوجندل وغیرہ انکے جنازے پر نماز پڑھکے دفن کئے اور اپنی جماعت کے ساتھ مدینے میں آئے اور اسی سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم
بادشاہوں کو ملنے ایلچیوں کے ہاتھ سے روانہ کئے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے بادشاہ
حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ کئے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس دحیہ بن خلیفہ کو روانہ فرمائے اور فارس کے
بادشاہ کسریٰ پاس عبداللہ بن حذافہ کو بھیجے اور یمامے کے حاکم ہوذہ بن علی پاس سلیط بن عمر کو اور حبش کے بادشاہ نجاشی
پاس عمرو بن امیہ ضمری کو اور اسی سال حج فرض ہوا اور اسی سال اوس بن صامت اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا سو
انکے جھگڑے میں سورہ مجادلہ اترا اور آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ جماعت نماز
پڑھے اور اسی سال اونٹوں اور گھوڑوں میں مسابقت کئے اور اسی سال بی بی عائشہ کے والدہ ام رومان کا انتقال ہوا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ قبر میں اتر کر انکو دفن کئے اور اسی سال ابوہریرہ ایمان لائے ساتواں سال ہجری
محرم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اطلاع کئے کہ ہم خیبر کے جنگ کو نکلتے ہیں لوگ جنگ کو نکلنے کی تیاری
کرنا اور جسکو دنیا غرض ہے سو ہمارے ہمراہ نہ آنا سو کسی منافق کو ہمراہ آنے دئے اور مدینے میں نُمیلہ بن عبداللہ لیثی کو نایب مقرر فرمائے
اور دو سو سوار ایک ہزار چار سو پیدل سے نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محصن کو رکھے اور عصر نامی ایک موضع تھا سو وہاں جا
اترے اور وہاں ایک مسجد بنائے پھر وہاں سے نکل کر صہبا پہ ہوتے ہوئے رجیع میں آکر اترے غطفان قبیلے والے یہود کی کمک واسطے
نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت کرنے آئے ہیں سمجھکر مارے خوف کے کمک کرانی مقاموں کی محافظت واسطے پھر کر
آگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلکر خیبر کے طرف متوجہ ہوئے خیبر بڑا شہر تھا مدینے سے بتیس کوس شام کے جانب میں اور
اسمیں دس قلعے تھے کتیبہ ناعم صعب شق قموص وطیح نطاۃ براسلام ابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شب وقت
وہاں پہنچے یہود کو اطلاع نتھی صبح ہی پھاوڑے توکرے لیکر نکلے لشکر کو دیکھے قلعے میں جاکر دروازے بند کئے سلام بن مشکم یہود کا
سردار لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اسمیں مال غنیمت بہت ہاتھ
لگا بعد ابی الحقیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اس میں عورتاں تھیں چنانچہ صفیہ حیی بن اخطب کی لڑکی

اسی مین تھی سو دحیہ کلبی کے حصے مین گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اسکو لیکے دحیہ کو اسکے درعوض دو باندیان دئیے اسکے
بعد نطاۃ کا قلعہ فتح ہوا لوگون کو رسد نہونے کے باعث تکلیف ہوئی سو گدھون کو کاٹکے پکانے لگے کسی نے آکے حضور مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ گدھون کو کھانے کے لئے پکاتے ہین حضرت خاموش ہوئے دوسرے بار بھی آکے عرض
کیا کہ گدھون کو کھاتے جاتے ہین پھر بھی خاموش ہوگئے تیسرے بار آکے عرض کیا یا رسول اللہ گدھے سب فنا ہوگئے تب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تاکید کئے کہ گدھون کو مت کھاؤ تو لوگ تمام پھینک دئیے القصہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا قلعہ فتح
ہونیکے قبل بنی سہم کے قبیلے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکے عرض کئے یا رسول اللہ ہم پر بہت سختی
گذرتی ہی ہمارے ہاتھ مین کھانیکو کچھ نہین آپ کچھ عنایت فرماؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی کچھ نتھا
سو دعا مانگے یا اللہ تو اُن لوگون کا حال خوب جانتا ہی اور اِن مین کچھ طاقت نہین اور انکو دینے واسطے میرے پاس
بھی کچھ نہین سو جس قلعے مین کھانا چربی بہت ہی فتح کروا حضرت کی دعا کی برکت سے دوسرے روز مُنذر بن الحباب
کے ہاتھ سے صعب کا قلعہ فتح ہوا اور ذخیرہ اسباب لا انتہا تمام مسلمانون کے ہاتھ آیا اور زبیر کا قلعہ بہت قلب تھا یہود اسپر سے
تیران مارنے لگے یہانتک کہ ایک تیر آکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو لگی حضرت کنکر ایک مٹھ اٹھاکے
قلعے پر پھینکے قلعے کو زلزلہ ہوئے اُسکا حصار زمین مین دھس گیا تو مسلمانان اُسکو فتح کئے مرحب یہودی بڑا شجیع تھا اپنے مقابلے
واسطے بُلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اُسکے مقابلے مین کون جاتا ہی تو علی مرتضے جاکے اسکو قتل کئے اُسکے بعد مرحب
کا بھائی یاسر نکلا اسکے مقابلے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کی والدہ بی بی صفیہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
آگے عرض کئے یا رسول اللہ میرا بچہ کو تو مار جائیگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہے کہ نہین بلکہ اِن شاء اللہ دیکو وہ مارنگا یاسر
ہی زبیر اسکو قتل کئے اور بھی ایک قلعہ فتح کرنے ابو بکر صدیق کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہوگئی دوسرے روز عمر کو
روانہ کئے اُس روز بھی جنگ ہوتا رہا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے صبا ایک شخص کو روانہ کرونگا کہ
جسکو اللہ اور اسکا رسول دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو اور رسول کو دوست رکھتا ہی تو وہ فتح کریگا
صبح ہوئی تو لوگ سب منتظر تھے کہ کسکے حوالے فرماتے ہین حضرت پوچھے علی کہان ہی لوگ عرض کئے اُنکی آنکھ
کو آشوب ہی اس لئے حاضر نہین ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضے کو بلواکے اُنکی آنکھ مین اپنا لعاب
لگائے تو اُسی وقت آنکھ درست ہوگئی اور اُنکے ہاتھ مین نشان دیکے فرمائے تم جاکے اول اُنکو ایمان لاؤ کر کر دعوت کرو اگر قبول

نہ کرین تو جنگ کرو علی مرتضی قلعے یا سن جا کے پتھرون مین نشان گاڑ دے اور یہہ یہود بھی مقابلے مین آئے لڑتے لڑتے آخر ڈھال
علی مرتضی کی ضایع ہوئی سو قلعے کے دروازے کا ایک پاٹ اکھاڑ لیکے اسکو ڈھال بنائے بعد فتح کے اس پاٹ کو آٹھ شخص
لوٹانا چاہے سو لوٹا نہ سکے تمام قلعے فتح ہو کے وطیح اور سلالم باقی رہے انکو پندرہ سولھہ روز کا محاصرہ رہا آخر یہود کہنے
لگے ہمکو جان سے چھوڑو ہم قلعے تمھارے سپرد کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسے ایسا عہد لئے کہ سونا روپا ہتیار ہمکو
دیکے ڈالنا اور اونٹ اٹھائے اتنا اسباب ہر ہر شخص لیجانا اور اسباب کچھہ نہ چھپانا اگر اسکا خلاف کرین تو عہد و
امان باقی نہین پھر یہود قلعے مسلمانون کے حوالے کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنانہ بن ابی الحقیق اور
ربیع بن ابی الحقیق سے پوچھے ابو الحقیق کا خزانہ زیور تھا سو کیا ہوا کہے جنگون مین تمام خرچ ہوا حضرت فرمائے
اگر وہ خزانہ نکلے تو تمھارا امان باقی نہین اور فرمائے فلانے ویرانے مین گاڑھا ہی اسکو لے آؤ وہ خزانہ
وہان نکلا تو ان دونون کو قتل کئے اور دوسرے یہودیون کو وہان سے نکالنا چاہے تو عرض کئے اس زمینون کی
زراعت کا ڈھب ہمکو معلوم ہی اگر ہمارے سپرد کرین تو آدھا محصول تمکو دیا کرینگے حضرت اسکو قبول فرمائے انھین کو
باقی رکھے اور یہہ فرمائے کہ ہم جبتک چاہین تمکو رکھینگے بعد نکال دینگے خیبر کے قلعون کا یہہ حال سنکر فدک کے یہود صلح کا پیغام
محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وساطت سے کئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسے صلح کئے کہ آدھا محصول ہمکو دینا
اور ہم جب چاہین تو تمکو نکال دینگے ان جنگون مسلمانون سے پندرہ شخص شہید ہوئے اور یہود کے ترانوے آدمی مارے گئے اور جب
جنگ سے فراغت ہوئی مسلمانونکا ضبط ونسق ہوا حارث یہودی کی بیٹی زینب سلام بن مشکم کی عورت بکرے کے
گوشت مین زہر ڈالکر حضرت کو بھیجی حضرت ایک ٹکرا نگلے اور فرمائے یہہ گوشت کہتا ہی کہ اپنے مین زہر ہی اسکو کوئی مت کھاؤ
لوگ پھینکدئے مگر بشر بن البراء جو فرمانے کے اول ہی کھا چکے تھے سو اسی وقت موئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام یہودیون
کو جمع کرکر پوچھے تو پہلے انکار کئے پھر حضرت انکو غیب کی دوسری بات پر اطلاع دئے ہو سنکے اقرار کئے پھر انسے پوچھے تم
کیا واسطے زہر ڈالے تو عرض کئے کہ اگر تم جھوٹے ہو تو ہمکو نجات ہوگی اگر نبی ہو تو اسکا کھانا تمکو ضرر نہ دیگا پھر اس عورت کو
بشر کے درعوض قتل کئے اور غنایم لوگون مین تقسیم کئے سوار کو دو حصے پیدل کو ایک حصہ دئے اور بی بی صفیہ کو حضرت اپنے
نکاح مین لائے اور اسی جنگ مین کچلی والے درندون کو کھانے سے منع کئے اور تاکید کئے غنیمت تقسیم نہ ہوئے
تک اسکو نہ بیچنا اور سبی کے باندیون کو استبرا ہوئے تک وطی نہ کرنا اور جعفر بن ابی طالب اور انکی کشتی والے حبش سے حضرت کی

خدمت مین اسی مقام مین آکے ملے اور ابوہریرہ اور اُنکی قوم دوس بھی اسی مقام مین آکے ملے اور حجاج بن علاط سلمی بھی آکے اسلام
لائے اور عرض کیے یا رسول اللہ میرا مال اسباب لوگ تمام مکے مین ہین وہانکے لوگون پر تجارت کا مال رہگیا ہے مین اسکو وصول
کرنے جاتا ہون کچھ بات بناکے کرونگا آپ مجھے اجازت فرما حضرت فرمائے مضایقہ نہین کہہ پھر حجاج مکے کو گئے ثنیۃ البیضا پاس
قریش کے لوگ حضرت کی اخبار دریافت کرنے آکے رہے تھے اور انھون مسلمان ہوئے سو انکو اطلاع نہین سو انسے دریافت کیے محمد
خیبر کو جو گیا تھا سو کیا ہوا حجاج کہے اُسکی کیفیت مجکو خوب معلوم ہی تم سننے تو بہت خوش ہوگے پھر لے سب اُنکے اونٹ کے
ہمراہ ہوئے حجاج کہے محمد کے تمام لوگ مارے پڑے اور محمد اسیر ہوا وہانکے لوگ اسکو آپ مارکے تمھارے پاس بھیجنا ارادہ کیے ہین
تا اسکو تمھارے روبرو قتل کرین قریش سنکے بہت خوش ہوئے اور تمام مکے میں اسکی منادی کیے پھر حجاج انکو کہا میرا مال لوگون
پہ سو جلد وصول کرکے میرے حوالے کرو مین خیبر کو جلد جاکے محمد کا مال وہان ہراج ہوتا ہے سو خرید کرونگا تا میرے قبل دوسرے تاجران
نہ لیوین پھر سب ملکے انکا مال دئیے یہہ خبر کہین عباس کو معلوم ہوئی سو انکو نہایت غم ہوا اپنے جگہہ سے اٹھنا انکو دشوار ہوگیا عباس
اپنے غلام کو حجاج پاس بھیجے حجاج کہا میرا مال وصول کرکر تمھارے سے تخلیہ مین ملاقات کرکے مفصل کیفیت بیان کرونگا سو جاتی
وقت عباس سے ملاقات کرکر کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کیے تمام غنیمتان اُنکے حضرت کے ہاتھ لگے اور اُنکے سردار کی بیٹی
اپنے نکاح مین لائے اور میرا مال یہان تھا سو وصول کرنے مین حضرت سے اجازت لیکے آیا ہون مین گئے بعد تین روز تک تم
یہہ کیفیت کسی سے مت کہو حجاج مدینے کو گئے سو تیسرے روز حضرت عباس بہتر کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر ہاتھ مین عصا لیکے
کعبے کا طواف کرنے آئے قریش دیکھہ کر کہنے لگے ابو الفضل کیا مصیبت کا غم نہ معلوم ہوتا کر اسطور سے نکلے ہو عباس کہے تم
جھوٹھ بولتے ہو محمد خیبر کو فتح کیے اور وہانکا سب اسباب غنیمت ملا اور خیبر کا تمام ملک اُنکے اختیار مین آیا اور وہانکے حاکم کی
بیٹی کو نکاح لئے قریش پوچھے تمکو یہہ کون کہا فرمائے تمکو جس نے خبر دیا تھا وہی شخص مجھکو کہا اور وہ مسلمان ہوکے اپنا مال لینے
آیا تھا سو لیکے محمد کے ساتھ ملنے گیا قریش سنکے کہے دیکھو ہمسے کیا دغا کیا اگر وہ رہتا تو اسکو اسکا مزہ بتاتے بعد پانچ
سات روز کے فتح کی خبر عباس کے کہے موافق آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کا بندوبست کرکر وہان سے نکلے جب
صہبا کو پہنچے تو بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا پاک ہوئے سو حضرت اُنسے ملے اور لوگون کو کھانیکی دعوت کیے اور اس مقام مین
حضرت تین روز مقام کیے جب صفیہ کے ساتھ ملکے حضرت خیمے مین رہے تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تلوار لیکے
خیمے کے گرد شب کو حضرت کی محافظت کرتے رہے صبح کو حضرت ابو ایوب کو دیکھہ کے فرمائے کیون تم یہان ہو ابو ایوب

عرض کئے یا رسول اللہ آپ اس عورت کے مرد اور باپ اور قوم والونکو قتل فرمائے اور یہ تازہ ایمان لائی تھی شاید اس عرصہ اور
سے کچھ بیوفائی کرے اسلیئے مین آپکی محافظت واسطے یہان رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دیئے اللہ ابو ایوب جیسا
میری محافظت کیا تو اسکی محافظت کر غرض بعد اس مقام سے نکلکے روانہ ہوئے اور اسی جنگ سے آتے وقت راہ چلکے
پچھلی شب کو اُترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگا دینے مقرر کئے سو اللہ تعالی سبون پر نیند بھیجا جگنے نہین پائے مگر
آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور جمادی الاخری مین وادی القری کو پہنچے اور وہانکے لوگون کو اسلام کی دعوت کئے
اسلام نہ لاکے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور چند لوگ اُنھون کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے پڑے چار روز اُنکو محاصرہ کر کر بیٹھے
یہود خوف و ہراس سے عاجز ہوکر قلعہ مسلمانون کے حوالے کئے سو خیبر کے لوگون کے ساتھ جو معاملہ کئے سو اُنھون کے ساتھ بھی
ویسا ہی کئے اور عمرو بن سعید بن العاص کو وہانکی عملداری دیئے خیبر وغیرہ کا احوال سنکر تیما کے یہود حضرت سے مصالحت
کر کر جزیہ دینا قبول کئے سو انکا مال و اسباب بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور شعبان مین عمر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ تیس آدمی دیکر تربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلتے اور دن کو چھپتے جب وہان پہنچے ہوازن کی قوم خبر پاکے بھاگ گئے
اور اسی مہینے مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج دیکر بنی فزارہ پر روانہ کئے سو وہان پہنچکے انکو غارت کئے
اور ایک عورت اُنکی نہایت خوبصورت تھی سو اسکو سلمہ بن الاکوع کیتین دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو
اُنسے مانگ لیکر مکے کو بھیجے اور چند مسلمان کافرونکی یہان اسیر تھے سو انکو چھڑوائے اور اسی مہینے مین بشیر بن سعد انصاری
کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کے جانب مین بنی مرہ پر روانہ کئے سو جاکے انکے جانورون کو غارت کر کے مدینے کی راہ لئے
کافران اطراف کے قبیلے والونکو جمع کر کر مسلمانونکی پیچھے چڑھے بشیر بھی اپنی نکڑی لیکے مردانگی سے انکا مقابلہ کئے
آخر مسلمانون کے پاس کے تمام تیران آخر ہوگئے اور تمام لوگ شہید ہوگئے بشیر بھی زخمی ہوکے گرے کافران اپنے جانورونکو
لیگئے بعد بشیر وہانسے اُٹھکر فدک کو یہود پاس آئے اور وہان دم لیکے مدینے کو پہنچے اور رمضان مین غالب بن عبد اللہ لیثی
کے ہمراہ ایک سو تیس جوان دیکر نجد کے طرف میفعہ کو روانہ فرمائے یہ لوک جاکے انکے جانورون کو غارت کر کر مدینے کو لائے
اور اسی جنگ مین زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص لا الٰہ الا اللہ کہے پر بھی اسکو مار سو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سنکر نہایت خفا ہوئے اسامہ کہے وہ ڈر کر بولا تھا حضرت فرمائے کیا تو اسکا دل چیر کر دیکھا اور شوال
مین بشیر بن سعد کے ہمراہ تین سو جوان دیکر یمن اور جبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہان پہنچے تو معلوم ہوا کہ

غطفان مدینے پر ڈاکا پڑنے کے واسطے جمع ہورہے ہیں اور عیینہ بن حصن بھی انکی کمک کو آنے کا ارادہ رکھتا ہی سو یے لوگ جا کے
انکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے اور ذوالقعدہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابورہم غفاری کو نائب کر کر دو ہزار کی
جمعیت سے انہیں ایک سو سوار گھوڑوں کے تھے عمرۃ القضیہ یعنی سال آئندہ آکے عمرہ کرنا کر جو صلح ہوا تھا اسکو ادا کرنیکے لئے
نکلے اور جنگ کے تمام ہتیار خود بکتر نیزے وغیرہ ہمراہ لئے اور ہدی کے ساٹھ اونٹ تھے جب ذوالحلیفہ کو پہنچے سوارون پر محمد
بن مسلمہ کو مقرر فرما کے قبل روانہ کئے اور ہتیارون کو بھی انہی کے ہمراہ کئے اور آپ صحابہ کے ساتھ عمرے کا احرام باندھکے
تلبیہ کہتے چلے اور محمد بن مسلمہ سوارون کتیں لیکے مرالظہران کو پہنچے قریش وہان رہتے تھے سو حضرت آئے سو سنکر مکے والو
اطلاع کئے انکو نہایت گھبراہٹ ہوگئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران کو پہنچے اور بطن یاجج میں جو مکے سے نہایت
قریب ہی اور کعبے کے نشان وہانسے نظر آیا کرتے تمام جنگی اسباب رکھے اور اس پر اوس بن خولی انصاری کو داروغہ مقرر کئے
اور اسکی محافظت واسطے دو سو آدمی کو متعین کئے قریش مکہ خالی کر کر پہاڑون پر جا کے بیٹھے حضرت عمرے کے مراسم ادا
کر کر دو سو آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی محافظت واسطے روانہ کئے تا وہاں تھے سو لوگون کی بدلی کر دیں غرض تین
روز تک حضرت مکے میں رہے بعد قریش حویطب بن عبدالعزیٰ اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس
روانہ کئے کہ تمھارے وعدے کے ایام تمام ہوئے صلح کے موجب نکلنا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور سرف میں
پہنچکے بی بی میمونہ کو نکاح کئے اور ذی الحجہ میں ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس جوان دیکے بنی سلیم پر روانہ کئے کافران
کو اطلاع ہوئی سو وہ بھی جمع ہو کے جنگ کو آئے دونوں فوج کا مقابلہ ہوا کافران بہت تھے اکثر لوگ مسلمانوں کے
شہید ہوئے اور میر لشکر زخمی ہوئے سو انکو اٹھا کے لے آئے اور صفر کے غرے کو مدینے میں پہنچے اور اسی سال حبش میں
ابوسفیان کی لڑکی ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی تشریف
لائیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے آئے بعد انسے ملے آٹھواں سال ہجری محرم میں خالد بن ولید اور عمرو بن العاص
مدینے کو آکے اسلام سے مشرف ہوئے عمرو بن العاص کے اسلام کا باعث یہہ ہوا کہ اس نے غزوۂ احزاب سے
گئے بعد اپنے دوستون کو جمع کر کے کہا محمد کا کام روز بروز عروج پر ہے میرا ارادہ ہے کہ یہاں سے نکلکے حبش
میں نجاشی پاس رہنا اگر محمد غالب آوے تو اسکے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہان رہنا بہتر ہی اگر ہماری قوم غالب
آوے تو میری عزت ومرتبہ جو ہی سو ہی اوسکے دوستان اس بات کو پسند کئے غرض ہدیہ تحفے بہت سے لیکے حبش کو گیا اس

ایام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس روانہ کیے تھے سو اسکو ابن العاص دیکھا اور اسکو انکا بہت
رشک ہوا ابن العاص اپنے ساتھ والونکو بولا مین نجاشی پاس جاکے اسکو قتل کرواتا ہون سو پادشاہ کے دربار مین حاضر
ہوکے عادت موافق اسکو سجدہ کیا اور تحفے سب گذرانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص فریبہ یا عرض کیا آپکے حضور جو فلانا
شخص حاضر ہوا تھا سو ہمارے بڑے دشمن کے یہان کا ایلچی ہی جو ہمارے اکثر اشراف عمدہ لوگونکو قتل کیا ہی پادشاہ اگر مین
شخص کو میرے حوالے کرے تو مین اس کو قتل کرونگا نجاشی غصہ ہوکے ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی گھونسا مارا کہ سمجھا ناک
ٹوٹ پڑی اور کہا اللہ کے یہان سے جس پر ناموس اکبر آتی ہی اسکے ایلچی کو تو مارو کہتا ہی عمرو بن العاص گھبراکے کہا کیا سچ وہ
پیغمبر ہی پادشاہ کہا اس مین کیا شک ہی موسی جیسا فرعون پر غالب آئے ویسا ہی اُنھون غالب آوینگے ابن العاص عرض کیا مین
آپکے پاس اسلام لاتا ہون اور اُسکے ہاتھ مین ہاتھ دیکے اسلام لائے اور اپنا اسلام لوگون مین ظاہر نہ کرکے چند روز بعد
رہکر حدیبیہ کے صلح کے بعد وہانسے مدینے کے ارادے سے نکلے راہ مین خالد بن ولید سے جو مکے سے آتے تھے ملاقات ہوی لیکے آنیکا
باعث یہہ تھا کہ جب حدیبیہ کا صلح ہوا خالد اندیشہ کرکے دیکھے کہ قریش میں اب کچھہ قوت و قدرت باقی نہین اور
نجاشی پاس جانا بھی مناسب نہین کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع ہو گیا ہی قیصر پاس جاکے نصرانی ہونا پھر کیسے کہ پیشہر کو جانے سے
اپنے ہی شہر مین رہنا بہتر ہی کچھون غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے مکے کو تشریف
لائے خالد شہر چھوڑکے نکل گئے اُنکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوئے تھے سو اپنے بھائی خالد کو مکے مین ڈھونڈے تو نہ پائے
پھر خالد کے نام سے خط لکھے اسکا مضمون یہہ تھا بھائی جان تجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے ہیں اور فرماتے ہین خالد جیسا
ایسا شخص نہین کہ جسکو اسلام کی حقیقت ابتک پوشیدہ رہے اگر مسلمان ہوکے اپنی شجاعت دین کی تقویت میں خرچ کرے تو اسکے
حق مین بہتر ہی اور ہم اسکو دوسرون پر مقدم رکھینگے بھائی اب تجھے جلد آنا اس دولت کو اپنے ہاتھ سے جانے مت دے
اس خط کا مضمون دیکھنے سے خالد کو اسلام لانے کی رغبت ہوئی خالد مدینے کو جانیکا ارادہ مصمم کرکر صفوان بن امیہ پاس گئے
اور اسکو کہے اب ہم لیک لومڑی کے سا ہو گئے اور محمد کا اقتدار بہت بڑھ گیا اُنکی خدمت مین جاکے اسلام لائین تو دنیا و آخرت
کی خوبی حاصل ہوتی ہی اور اُنکی عزت سو وہ ہماری عزت ہی صفوان نہایت انکار کیا اور بولا قریش سب مسلمان ہوگے
مین اکیلا باقی رہون تو بھی ایمان نہ لاؤن بعد عکرمہ بن ابی جہل کے پاس جاکے اسکو بھی بلائے اُس نے بھی انکار کیا خالد جی میں
کہے چند روز مین مکہ فتح ہو جائیگا اور یہہ لوگ لاچار ہوکے آخر ایمان لائینگے ابھی میں کیون نہ جاؤن غرض ہجرت کرکے مکے سے نکلے

ہدے کو پہنچے تو وہان عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی ابن العاص پوچھے کہان جاتے ہو خالد کہے راہ سیدھی ہی اور وہ شخص نبی
برحق ہی ہم کبتک کفر پر رہین مین مسلمان ہونے جاتا ہون ابن العاص کہے مین بھی مسلمان ہونے جاتا ہون اور یے دونون
ملکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اول خالد جاکے اسلام لائے بعد عمرو بن العاص اسلام لائے کہتے ہین کہ عثمان
بن طلحہ حجبی بھی انہین کے ساتھ آکے اسلام لائے اور یے لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر
کے ٹکڑون کو تمھاری طرف ڈالا اور صفر مین غالب بن عبد اللہ لیثی کے ساتھ بیس آدمی کے شمار دیکر بنی الملوح پر کدید کو روانہ
کئے سو انکے جانورون کو پکڑ لیکے پھر اس عرصے مین کفار سب متفق ہو کے انکا تعاقب کئے وہ موسم نہ بارش کا تھا اور آسمان پر ابر
بھی نہ تھا لیکن اللہ تعالے پانی کی ایک سیل بھیجا دونون قوم کے درمیان پانی حایل ہوا کفار انتک نہ پہنچ سکے مسلمان امن سے مدینے کو آئے
اور اسی مہینے مین زبیر بن العوام کے ہمراہ دوسو آدمی دیکر فدک کو جہان بشیر بن سعد کے ساتھ والے مارے پڑے تھے روانہ کرنا
چاہا اور نشان بھی انکے نام کا باندھے کہ اس عرصے مین غالب فتح یاب ہوکے آئے سو انہین کو میر لشکر کرکے روانہ فرمائے تو وہان پہنچکے رات
شبخون گرے سو انکے بہت لوگ مارے گئے اور جانور غنیمت ملے اور ربیع الاول مین شجاع بن وہب اسدی کے ہمراہ چوبیس آدمی
دیکے مدینے سے پانچ روز کی راہ ہوازن کی قوم طرف جو بنی چشمے پر رہتے تھے روانہ کئے تو جاکر اپر شبخون گرے وہ لوگ بھاگ گئے
انکے اونٹان بکریان غنیمت ملے پھر پندرہ دین روز مدینے مین داخل ہوئے اور غنیمت تقسیم کئے سو فی نفر پندرہ اونٹ ملے اور اسی مہینے
مین کعب بن عمیر غفاری کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے وادی القری کے پرے شام کے علاقے مین ذات اطلاح کو روانہ کئے وہ دیکھے
کافرون کی جمعیت بڑی بھاری انکو اسلام کی دعوت کئے وے قبول نکرکے جنگ پر مستعد ہوئے اور انکو تیر مارنے لگے مسلمانان
بھی سینے کو سپر کرکے انکا مقابلہ کئے اور سب شہید ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہوکے بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر اطلاع کیا حضرت پر بہت شاق ہوا انپر بڑی فوج روانہ کرنا چاہے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اس مقام کو چھوڑ کے دوسری
طرف جاتے ہین سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور جمادی الاولی مین امرا کا سریہ روانہ کئے اسکا سبب یہہ تھا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیر ازدی کو خط دیکے روم کے بادشاہ کے یہان روانہ کئے شام کے علاقے مین موتہ کو
جب پہنچا شام کا حاکم شرحبیل بن عمرو غسانی پکڑکے اسکو قتل کیا چونکہ ایلچی کو قتل کرنا قانون نہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تین ہزار آدمی کو انسے جنگ کرنے روانہ کئے اور لشکر کی سپہ سالاری زید بن حارثہ کو دئے اور فرمائے اگر زید کام آوے تو سردار
جعفر ہین وہ بھی کام آوے تو سردار عبد اللہ بن رواحہ ہین اگر وہ بھی کام آوے تو مسلمانان کسی کو دیکھکے اپنا سردار کرنا اور

سعید نشان باندھکے زید کے حوالے کئے اور انکو تاکید کئے کہ حارث جس مقام پر مارا پڑا وہاں جاکے کافرون کو اسلام طرف
دعوت کرو اگر ایمان نہ لاوین اور جزیہ بھی دینا قبول نکرین تو اللہ تعالے سے مدد مانگ کر جنگ کر ڈالو اور انکو رخصت کرنے آپ
ثنیۃ الوداع تک تشریف لیگئے پھر صحابہ سب لشکر کے اُمرا کو رخصت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تمھارا نگہبان رہے اور تمھاری بلا
دفع کرے اور خیریت سے لاوے کہا عبد اللہ بن رواحہ انکو جواب مین کہے لٰکِنَّنِی اَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً ۞ وَضَرْبَةً ذَاتَ
فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا یعنے لیکن مین مانگتا ہون اللہ سے بخشش اور مار بہت کشادہ جو پھینکتا ہی کف
اَوْطَعْنَةً بِیَدَیْ حَرَّانٍ مُجْهِزَةً ۞ بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَ یعنے یا زخم جو ظاہر کرتی ہی تشنگی وہ جو کاری ہی نیزے
سے جو دھنسا ہی پیٹ اور جگر مین حتے یقال اِذَا مَرُّوا عَلٰی جَدَثِیْ ۞ اَرْشَدَهُ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا
یعنے یہان تک کہ کہے جاوے جب گذرین میری قبر پر کہ حق کی راہ بتایا اسکو اللہ کیا غازی تھا کہ خوب نیک راہ پایا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ان لوگون کو فرمایے کہ فلانے کے بعد فلانا امیر ہی تو اس وقت حضرت کی مجلس مین
نعمان بن رہطی یہودی حاضر تھا سو کہا نبی اسرائیل کے انبیا جب کہین لشکر روانہ فرماتے اور کہتے فلانا مارا جاوے تو امیر
فلانا ہی وہ مارا جاوے تو فلانا ہی سو وہ سب مارے جاتے اگر محمد سچ اللہ کے رسول ہین تو یے سب امیران مارے جاوینگے
القصہ لشکر مسلمانون کا شام کے علاقے مین معان کو پہنچا جاسوسان خبر لائے کہ نصارا کا بادشاہ ہرقل دو لاکھ آدمی سے جنگ کے لئے
بلقا کی سرحد پر آکے اترا ہی اور غسانی لخم اور جذام وغیرہ قبایل کے لوگ جمع کر کر لاکھ آدمی کی جمعیت سے جنگ کرنے پر مستعد
ہی یہ سنکر مسلمانان دو روز معان مین مقام کئے اور یہہ ٹھہرائے کہ کافرونکی جمعیت اسقدر ہی سو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو لکھ بھیجنا یا کمک روانہ فرماوینگے یا کچھ دوسرا حکم کرینگے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہے واللہ جسکو تم مکروہ
جانتے ہو اسی کو طلب کرنے نکلے ہو یعنے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہین سو ہم کو قوت یا ہم پاس فوج بہت ہی کر کر
نہین کرتے محض دین کی قوت سے جو ہمکو اللہ تعالے کرامت کیا ہی لڑا کرتے ہین اب یہان کیا رہتے آگے روانہ ہونا اور
انسے مقابلہ کرنا دو خوبیون سے ایک ملیگی غالب آوینگے یا شہید ہونگے غرض سب کو ہمت دیکے لیچلے اور عبد اللہ بن رواحہ راہ
مین بھی آرزو کرتے تھے کہ آپ شہید ہونا چنانچہ ایک شب اونٹ پر بیٹھکے جاتے تھے سو ناقے کو خطاب کر کے یے بیتان
کہنے لگے اِذَا اَدْنَیْتِنِیْ وَحَمَلْتِ رَحْلِیْ ۞ مَسِیْرَةَ اَرْبَعٍ بَعْدَ الْحِسَاءِ جب تو مجھے پہنچا یگی اور اٹھایگی میری سواری چار
روز کی راہ حسا کے بعد فَشَأْنُكِ اَنْعُمٌ وَخَلَاكِ ذَمٌّ ۞ وَلَا اَرْجِعْ اِلٰی اَهْلِیْ وَرَائِیْ پھر تیرا حال بہتری

اور چھوٹ جاویگی تیرے سے ندا آ اور بھیر کر نہ اُون مین اپنے لوگون پاس پیچھے وَجَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَادَرُوْنِیْ
بِاَرْضِ الشَّامِ مُنْتَهِی الثَّوَآءِ اور آ گیے مسلمان اور چھوڑ دیگے مجھے شام کی زمین مین جو نہایت دور ہے
وَرَدَّكَ كُلُّ ذِیْ نَسَبٍ قَرِیْبٍ اِلَی الرَّحْمٰنِ مُنْقَطِعَ الْاِخَاءِ اور چھوڑ دیگے تجھے تمام نزدیک کے قرابت والے
اللہ کی طرف دوستی قطع کر کر هُنَالِكَ لَا اُبَالِیْ طَلْعَ بَعْلٍ وَلَا نَخْلٍ اَسَافِلُهَا رِوَآءٍ اُس جگہہ مین پروا نہ کرونگا
خرمے کے درخت کے پھول کا اور نہ خرمے کے درخت کا جو اسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہین عبداللہ بن ارقم جو اُنکے ساتھ سواری
مین بیٹھے تھے اور یتیم رہنے کے باعث عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے سو سسکنے رونے لگے عبداللہ بن رواحہ اُنکو
ڈانٹ کے غصہ کئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کریگا اور تو اونٹ پر تیھکے جاویگا القصہ لشکر جب بلقا
کی سرحد مین داخل ہوا تو رومیون کا لشکر مشارف مین جمع تھا مسلمان جاکے موتہ مین خیمے ڈالے اور رومیان زربفت و
حریر کا لباس پہنکے گھوڑون پر سونے روپے کا ساز ڈالکے اقسام کے ہتیار لئے ہوئے صفان باندھکر اس کثرت سے آئے کہ جسکا انتہا
نہین مسلمان بھی اپنی فوج آراستہ کر کر برنغار پر قطبہ بن قتادہ عذری کو رکھے اور جرنغار پر عبایہ بن مالک کو مقرر کر کر
اُنکے مقابلے مین گئے اس قدر جنگ ہوا آخر زید بن حارثہ نیزون کی مارون سے شہید ہوئے اور نشان کیتین جعفر بن ابی طالب لیکے
جنگ پر مستعد ہوئے دونون لشکر جب باہم خلط ہوئے جعفر گھوڑے پر سے اُتر کر اسکے پانچ مارکے جنگ شروع کئے سیدھا ہاتھ
اُتر گیا بائین ہاتھ مین نشان لئے وہ بھی کٹ گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوئے اُنکے بدن پر نوّے زخم سے زیادہ لگے تھے بعد
عبداللہ بن رواحہ نشان لئے اور گھوڑے کو آگے بڑھاکے اترنا چاہے تو دل مین اترون یا نہ کر کر کچھ تردد ہو گیا اُنھونے اُنکو
اپنے نفس پر ملامت کئے اور گھوڑے پر سے اُترے اس مین اُنکے چچیرے بھائی کچھ گوشت لاکے کہے تم ان ایام مین کچھ کھائے نہین
اگر اسکو کھائین تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکرا توڑکے کھائے کہ اسمین لوگون مین اضطراب ہوا وہ گوشت پھینکدئے اپنے کو
آپ کہے افسوس کہ تو ابھی دنیا مین ہے اور تلوار کھینچکے آگے ہوے اور جنگ کرکے بھی شہید ہوگئے اُنکے بعد ثابت بن اقرم عجلانی نشان لئے
اور لوگون کو کہے تم کسی میر کو تجویز کرو لوگ کہے تمھین ہو کہے مین نہین ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے اتفاق سے
خالد بن ولید کو سردار کئے لیکن کافران کی بڑی جمعیت رہنے اور سرداران مارے جانے کے باعث لوگ کے پاؤن اُکھڑے
دوسرے روز خالد بن ولید فوج جمع کر اور ہراول کو چنداول چنداول کو ہراول اور جرنغار کو برنغار اور برنغار کو
جرنغار کر کر پھر جنگ واسطے آئے بڑا جنگ ہوا خالد بن ولید کے ہاتھ مین آٹھ تلوار ٹوٹے کافران ہزیمت پاکے بھاگے مسلمان

انکا کچھ اسباب غنیمت ملا سو لیکے وہان رہنا مناسب نہ جانکے کوچ کئے آتے وقت راہ مین ایک قلعہ فتح کئے اور موتے مین جس روز جنگ
ہوا اور اُمرا شہید ہوئے اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین منبر پر سوار ہوئے اور حضرت کی آنکھون سے اشک جاری تھے
اور فرمائے تمھارے لشکر کی مین خبر دیتا ہون زید نشان لیا اور حق کو پہنچا اُسکے بعد جعفر لیا سو وہ بھی پہنچا بعد عبد اللہ بن
رواحہ لیا وہ بھی پہنچا اُسکے بعد اللہ تعالیٰ کے تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید لیا سو اللہ تعالیٰ اُسکو فتح
نصیب کیا اُس روز سے خالد بن ولید کا خطاب سیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعفر کے حق مین
فرمائے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دونون ہاتھون کے درعوض دو پر دیا کہ اُس سے بہشت مین جہان جی چاہے وہان اُڑتا
ہے اُس روز سے اُنکو جعفر طیار کہنے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گھر مین تشریف لیگئے اُنکی بی بی اسماء
بنت عمیس آٹا گوندھ کر اور بچون کو نہلا پاک کپڑے پہنا اور اُنکے بالون مین تیل ڈال بدن کو عطر لگا بیٹھے تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جعفر کے بچون کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھون
مین اشک بھر کے آئے اسما کہے کیا جعفر کے یہان سے کچھ خبر آئی جو آپ روتے ہین حضرت فرمائے ہان آجہی کے روز مارے
گئے اسما چلا کے رونے لگی اور تمام عورتان جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولت سرا کو سدھارے اور اپنے
لوگون کو فرمائے جعفر کے لوگون کو یاد سے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت مین ہین غرض چند روز کے بعد خالد کے
یہان سے یعلی بن منبہ فتح کی بشارت دینے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو دیکھکے فرمائے کہ لشکر کی کیفیت تم بیان کرتے
ہو یا مین بیان کرون یعلی عرض کئے آپ ہی بیان فرما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلی
کہے قسم ہے اسکی جو آپکو رسول برحق کر کے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ اُس وقت
زمین کا پردہ اُٹھا دیا اور مین تمھارا جنگ دیکھ رہا تھا جب لشکر مدینے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے
استقبال واسطے آپ تشریف لیگئے اور جمادی الاخری مین عمرو بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ منزل
ذات السلاسل کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہان خزاعہ کے قبیلے والے مدینے پر ڈاکا پڑنے جمع ہو رہے تھے روانہ کئے اور اُنکے حوالے
سفید نشان کئے عمدہ مہاجرین و انصار کو اُنکے ساتھ روانہ فرمائے چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص و عامر
بن ربیعہ اور صہیب بن سنان رومی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ اُنمین تھے یہ لشکر کو چلتے دن کو اُترتے جب
قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری ہے جلد رافع بن مکیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس

روانہ کئے حضرت انکی کیفیت سُنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار کے دو سو آدمی کو روانہ فرمائے تو ان مین
بھی اکثر عمدہ صحابہ چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابوعبیدہ کو تاکید فرمائے عمرو بن العاص پاس جا کر
جاؤ اور دونون اتفاق سے رہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابوعبیدہ جا کے لشکر مین داخل ہوئے اور نماز کا وقت پہنچا
تو امامت کرنا چاہے عمرو بن العاص کہے مین میر لشکر ہون اور تم میرے معین ہو مین امامت کرونگا پھر انہی کو امام کئے
اور وہان سے کوچ کر کر اس مقام پر پہنچے اور انکی ایک جماعت شہر کے اخیر مین تھی سو اسپر حملہ کئے تو کفار سب بھاگ گئے
اور لشکر سلامتی سے مدینے تو آیا اور رجب مین ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار کے تین سو شخص دیکر مدینے سے پانچ روز پر
جہینہ کا قبیلہ جو دریا کے ساحل پر رہتا تھا روانہ کئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی انکے ہمراہ تھے راہ مین کھانا آخر ہو گیا سو خبط
یعنے کیکر کا پتا کھائے اسلئے اس سریہ کو سریہ خبط کہتے ہین یہہ تصدیع دیکھکر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے نون اونٹ
نحر کئے بعد اونٹان قرض لیکے نحر کرنے لگے سو ابوعبیدہ انکو اس سے منع کئے کیونکہ تمام اونٹ کٹ جائین تو بوجھا کاہی پر
اٹھا گے بعد ایک مچھلی اسکا نام عنبر دریا سے نکل آئی لوگون نے اسکو پندرہ روز کھائے اور اسکا روغن بدن کو لگائے
سب کے ہاتھوں مین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار مین بڑی تھی کہ اسکے پسلی کے ہاڑ کے نیچے سے آدمی اونٹ پر بیٹھ کے
گیا اور شعبان مین ابی قتادہ بن ربعی کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکر ایک مقام پر جسکا نام حضرت تھا او بنی غطفان وہان رہتے
تھے روانہ کئے شب کو چلتے دن بھر چھپے رہتے آخر اُن پر شبخون کر کے مارے تو انکے چند عمدہ لوگ مارے پڑے اور دوسرے بھاگ گئے
انکو چند عورتان اور جانوران غنیمت ملے سو خمس نکالکے جنگ کو گئے سو لوگو نمین تقسیم کئے تو فی نفر پندرہ اونٹ ملے
اور رمضان مین بھی ابی قتادہ بن ربعی کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اضم کو روانہ کئے وہان پہنچے تو کوئی نتھا پھر کے آتے
وقت ذی خشب کو جب پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہین وہین پھر کر سقیا مین حضرت
کی ملازمت حاصل کئے اور اسی مہینے مین ابن ابی حدرد کے ہمراہ دو شخص دیکے غابے طرف روانہ کئے اور فرمائے بنی جشم کا
سردار رفاعہ بن قیس اپنی قوم کو جمع کر کر غابے مین اُترا ہے اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت واسطے بُلاتا ہے سو تم جا کے
اُسکی کیفیت دریافت کر کر آؤ اُنھون وہان پہنچکے اپنے ساتھ والے دونون شخص کو ایک جگہہ چھپا کے بٹھائے اور
بولے مین تکبیریوں کے دو تو ونگا تو تم بھی دو تو دو اور آپ اُن کے گھرون کے نزدیک جا کے چھپ رہے قضارا چرواہا جا نور نکو
لے نہین آیا سو اُسکو دیکھنے رفاعہ آپ ہی نکلا ہرچند لوگ منع کئے پر نہ مانا اور اپنے ساتھ بھی کسی کو نہ لایا ابن ابی حدرد کے

مقابل ہوئے ہی اسکے دل کے برابر تاک کے تیر لگائے تو بات نہ کر کر وہین مر گیا اسکا سر کاٹ لیکے تکبیر بولکر قوم پر حملہ کئے تب انکو
بھاگنے کے سوا اور کچھ سوجھا نہین عورت بچون کو لیکے مال متاع ہاتھ لگا سو تھا لیکے بھاگ گئے اور یہہ تینون صاحبان انکے
بہت سے اونٹ بکریان پکڑ لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھ دس برس کا صلح
ہوا تھا لیکن اُسکے ٹوٹنے کا سبب یہہ ہوا بنی بکر جاہلیت مین خزاعہ کے قوم والون سے ایک شخص کو قتل کئے تھے سو دونو قبیلے
والون مین دشمنی اور جنگ تھا اس مین کہین اسلام کا غلو ظاہر ہوا اور کفار مسلمانون کے جنگ مین مشغول ہوکر وہ خیال
چھوڑ دئے اور حدیبیہ کے صلح مین بنوبکر قریش کے پیچھے مین گھسنے اور خزاعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ مین آئے غرض ایک روز
بنوبکر اپنا پورا ناتھا لینا کر خزاعہ کے ایک شخص کو قتل کئے خزاعہ بھی جمع ہوکے بنوبکر کو اتنا مارے کہ وہ بھاگ کے حرم
مین پناہ لئے قریش بنوبکر کو ہتیار وغیرہ سے اعانت کئے اور شب کے وقت صفوان بن امیہ اور حویطب بن عبدالعزی اور
مکرز بن حفص اپنے تابعدارون کو لیکے بنوبکر کی کمک کئے اور جنگ کرکے خزاعہ کے بیس آدمی کو قتل کئے خزاعہ عاجز ہو
چالیس آدمی کو فریاد کے لئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کئے عمرو بن سالم خزاعی انکو لیکے نبی کو آئے
اور قریش کی بدعہدی عرض کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے میری ذات کے واسطے جیسی حمایت کرتا ہون ایسا ہی تمہارے
واسطے نہ کرون تو مجھے نصرت مت ہو اور فرمائے یہہ ابر کا ٹکرا بشارت دیتا ہے بنی کعب کی زمین فتح ہوتی ہے پھر عمر خزاعی
روانہ ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا ہوگا کہ ابوسفیان نیا عہد کرنیکے واسطے آئیگا القصہ قریش اس بدعہدی سے اندیشمند
ہوکر ابوسفیان کو نیا عہد کرنے مدینے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کئے ابوسفیان مدینے کو آکے اپنی
بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہان گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا تا ام حبیبہ اسکو اُس
بیٹھنے نہ دیکر لپیٹ دئے ابوسفیان کہا اس بچھونے کو کیا تو میرے لیسے دریغ کری ام حبیبہ کہے یہہ بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور تو ناپاک کافر ہے اسپر بیٹھنے کا لائق نہین خفا ہوکے کہا میرے یہان سے گئی بعد تو بگڑ گئی بعد حضور مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے حاضر ہوکے نیا عہد کرنا کرکے عرض کیا حضرت اسکو کچھ جواب نہ دئے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
جاکے کہا تم محمد سے نیا عہد کرنے سفارش کرو صدیق کہے مین اس تعدی مین کچھ نہ کہونگا بعد عمر رضی اللہ عنہ کے یہان حاضر
ہوکے کہا اپنی سفارش کرو عمر کہے ای ابوسفیان تو سفارش کیا کرو کہتا ہے مین تو دیکھتا ہون کہ اگر مجھے چیونٹی برابر طاقت
ہوتو تم سے جنگ کرون بعد علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا وہان بی بی فاطمہ بھی تھے اور امام حسن

رضی اللہ عنہ کھیلتے بیٹھے تھے اور انکو کہا ای علی یہان والون مین مجھے تمہی سے قرابت قریبہ ہے مین جس کام کے واسطے آیا ہون
وہ کام کر جا نہایت میری رسوائی ہے تم رسول اللہ پاس میری سفارش کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے ای ابو سفیان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بات کا عزم کر چکے بعد اس مین عرض کرنا ہمکو طاقت نہین یہہ سنکے ابو سفیان نے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین عرض کیا تم اپنے اس لڑکے کو کہو کہ لوگون کو پناہ دین پھر تو زمانہ آخر ہونے تک
یہ عربون کا سردار رہیگا فاطمہ کہے میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین جو لوگون کو پناہ دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پناہ دینا
کسی کو مقدور نہین ابو سفیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابو الحسن مجھے احوال بہت مشکل معلوم ہوتا ہی تم کچھ تجویز بتاؤ
حضرت فرمائے کچھ تجویز بن نہین پڑتی جو تجھے فائدہ بخشے مگر تو بنی کنانہ کی قوم کا سردار ہے تو جا کے لوگونکو پناہ دے اور اپنے شہر کو
چلے جا ابو سفیان کہا کیا یہہ مجھے فائدہ دیگا تو فرمائے فائدہ تو نہین دیگا پر اس کے سوائے تیرے واسطے دوسری راہ نہین یہہ
سنکے ابو سفیان مسجد مین گیا اور لوگون کو پکار کے کہا مین لوگون کو پناہ دیا ہون اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکے مکے کی راہ لیا
جب مکے کو پہنچا قریش پوچھنے لگے تم گئے سو کیا کر کے آئے ابو سفیان کہا واللہ مین محمد سے پاس صلح کرنا چاہا تو کچھ جواب دئیے
بعد ابن ابی قحافہ پاس گیا تو وہان کچھ اپنا بھلا نہ دیکھا بعد ابن الخطاب پاس گیا تو تیرا دشمن ہمارا وہی ہے بعد علی پاس گیا
تو سب سے نرم اُسی کو دیکھا مجھے کچھ تجویز بتایا تھا سو مین تو کیا ہون معلوم نہین فائدہ کرتا ہی یا نہین قریش پوچھے وہ کیا تو
کہا علی مجھے کہا تو جا کے لوگون کو کہہ دے کہ مین تمکو پناہ دیا ہون پھر مین وہ نہین جا کے پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ جو دئیے
سو اسکو محمد قبول کئے یا نہین بولا نہین قریش کہے تو پناہ دینا کیا فائدہ کریگا علی تیرے لیے مسخری کیا ابو سفیان کہا واللہ
اسکے سوا دوسری کوئی راہ نتھی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو تاکید کئے کہ جنگ کو نکلنے تیار ہون لیکن کہان
جاتے سو کسی کو نہ فرمائے یہان تک کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہین فرمائے سو ایک روز صدیق رضی اللہ عنہ اپنی
لڑکی ام المومنین بی بی عائشہ کے یہان گئے تو تیاری کر رہے ہین فرمائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسباب تیار کرو کر کر
فرمائے ہین کہے ہان پوچھے کہان جاتے ہین بی بی کہے واللہ مجھے اطلاع نہین اور حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہہ تہیہ دیکھ کے
قریش کو خط روانہ کیا تھا سو اللہ تعالے اپنے رسول کو اس پر مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضے اور زبیر
بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو فرمائے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار ہوکے جاتی ہے اور روضۂ
خاخ مین اُتری ہی اُسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہی تم تینون شخص وہان جلد جا کے وہ خط چھین لا سکے

پھر تو یے تینون صاحبان گھوڑون پر بیٹھکے دوڑے اور وہان ایک عورت تھی سو اسکو کہے تیرے پاس خط ہی سو وہ کہی میرے
پاس خط نہین اور قسمان کھانے لگی علی مرتضے فرمائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہ فرمائینگے تو خط دیتی تو خوب ہی نہین تو
تیرے کپڑے اتارکے ہم جھڑتی لینگے آخر لاچار ہوکے خط بالون کے جوڑے مین چھپا کے رکھی تھی سو نکال کے دیئی اس خط کو لاکے حضور مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گذرانے اسمین لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تہیہ کر رہے ہین اور بنی الاصفر
کے جنگ کا موسم نہین جو وہان جائینگے کر گمان ہو مین سمجھتا ہون کہ قصد تمہین کا ہی تم اپنی جگہہ پر ہوشیار رہو یہہ مضمون
دیکھکے حاطب کو جو وہان حاضر تھے پوچھے تم یہہ کیا کئے ہو حاطب عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مرتد ہو کر یا کفر پر
راضی ہو کر یہہ کام نہ کیا لیکن تمام لوگون کے قرابتی مکے مین ہین سو انکے مال و اسباب وغیرہ کی محافظت کیا کرتے ہین میرا ون مین
کوئی قرابتی نہین سو مین محض اتنے ہی واسطے لکھا کہ قریش پاس میری جگہہ ہووے اور میرے مال و اسباب کی محافظت بخوبی
کرین عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی مین گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ای عمر کیا تجھے معلوم نہین حاطب بدر کے جنگ مین حاضر تھا اور اللہ تعالی بدر کے جنگ مین حاضر تھے سو مسلمانون پر
مطلع ہو کر فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنے جو چاہے سو کرو مقرر مین تمکو بخش دیا ہون
القصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد لوگون کو ظاہر کئے کہ ہم مکے کو جاتے ہین سب جلدی سے تیاری کرو اور دعا مانگے کہ
یا اللہ قریش کو ہماری اس طیاری سے واقف مت کر غرض انکو اطلاع بالکل نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین
ابن ام مکتوم کو نائب کر کر چہارشنبے کے روز رمضان کی سولھوین کو عصر کی نماز پڑھکر دس ہزار کی جمعیت سے نکلے اور
رمضان رہنے کے باعث روزہ بھی رہا کرتے تھے جب کدید کو پہنچے روزہ افطار کئے اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
جو مکے مین سقایہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل و عیال کو لیکے جحفے مین آکر حضرت سے ملے
اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی اور عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ حضرت کا
پھوپھیرا بھائی اور سالا ابواء مین آکے حضرت کی ملازمت کرنا چاہے لیکن ابو سفیان بن الحارث حضرت کی ہجو کیا کرتا تھا اور
عبداللہ بن ابی امیہ حضرت کا بڑا دشمن تھا اور کہتا تھا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا یعنے ہم نمانینگے
تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ پس حضرت انسے ملاقات نہ کئے اور ام المومنین ام سلمہ بنت
ابی امیہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ان دونون کے واسطے سفارش کئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ایک

چچا حارث کے اور آپکی پھپھی عاتکہ کے فرزندان آئے ہین آپ انکو روبرو حاضر ہونیکی پروانگی دیجیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اُنسے مجھے کچھ کام نہین چچا کا بیٹا میری ہجو مین بیتیان بولا کرتا تھا اور پھپھی کا بیٹا وہی ہی جو مجھے مکے مین کیا کچھ کہا تھا یہ
کیفیت اُنکو معلوم ہوئی سو ابوسفیان کہے مجھے اجازت دین تو خوب ہی نہین تو اِن بچونکو لیکے جنگل بھٹکتا چلے جاتا ہون کہ
سب وہین بھوک پیاس سے مرین یہہ سُنکے حضرتکو انپر رحم آیا اُنکی تقصیران معاف کر کر اُنکو آنیکی پروانگی دیئے القصہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قُدَیْد کو پہنچکے جھنڈے اور بیرقان قبیلے والون مین بانتے اس غزوے مین مہاجر اور انصار کا کوئی شخص باقی
نہ رہا سب حضرت کے ہمراہ تھے انصار کا جھنڈا اسعد بن عبادہ کے ہاتھ مین تھا اور مہاجرین کا جھنڈا زبیر پاس جب مر الظہران
کو پہنچے اور وہان سے مکہ چار کو کے فاصلے پر تھا تب لوگون کو حکم کئے ہر ایک آدمی شب کو ایک چولا سلگانا سو دس ہزار چولے
شب کو سلگے اور پاسبانی واسطے شب کو عمر رضی اللہ عنہ کے تئین مقرر کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے کے اتنے قریب پہنچ چکے
لیکن ہنوز قریش کو اطلاع نہتی او حضرتکا ارادہ کیا ہی معلوم نہوا سو ابوسفیان بن حرب او حکیم بن حزام اور بدیل بن
ورقا اخبار دریافت کرنیکے ارادے سے نکلے دور سے دیکھے چولے بہت سلگے ہین ابوسفیان کہا یہہ کون ہو گے آتش تو عرفے کے روز جو رہتی
ویسی ہی دستی ہی بدیل کہا شاید بنی عمرو اترے ہین ابوسفیان کہا بنی عمرو اتنی کثرت سے نہین یہی باتان کر رہے تھے
کہ مسلمانون کے پاسبانان اُنکو اسیر کئے بعضے سیر والے لکھے ہین کہ عباس کو مکے کے لوگون کے حال پر رقت آئی کہ اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال سے مکے مین تشریف فرمائین تو شاید قریش جنگ پر مستعد ہوے او بہت لوگ کٹ جائینگے
بہتر یہہ ہی کہ انکو اطلاع کرنا تا آکے حضرت سے امان لین پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کے نکلے اور ابوسفیان
باتان کرتا سو سُنکے آواز پہچان پکارے ای ابا حنظلہ اُس نے بھی عباس کا آواز سُنکے کہا کیا ابو الفضل ہین کہے ہان ابوسفیان
کہا میرے ما باپ تمھارے صدقے اسوقت کہان آئے تھے عباس کہے تو کس خیال مین ہی دیکھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوجان
لیکے آئے ہین اگر لوگ تجھے دیکھین تو تجھے زندہ چھوڑینگے میرے ساتھ سوار ہو چل مین تیرے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے امان لیتا
ہون ابوسفیان عباس کے پیچھے سوار ہو کے چلا جب لشکر مین پہنچے تو لوگ پوچھتے کون ہی پھر عباس کو او خچر کو دیکھکے
کہتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر انکے چچا جاتے ہین جب عمر پر سے گذرے عمر اُٹھکے دیکھے تو عباس کے پیچھے ابوسفیان ہی لیکا
خدا کا دشمن ابوسفیان ہی الحمد للہ جسنے بغیر امان کے ہمارے ہاتھ گرفتار ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس دوڑے اور
عباس بھی خچر کو دوڑا کے چلے اور عمر سے پہلے گوکہ حضرتکی خدمت مین حاضر ہوے او عمر بھی انکی پیٹھ سے لگتے آئے او عرض کئے یا رسول اللہ ابوسفیان

بغیر امان و عہد کے ہاتھ لگا ہی حکم ہو تو میں اسکو قتل کرونگا عباس کہے یا رسول اللہ میں ابوسفیان کو امان دیا ہوں
پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکو قتل کرنیکے لئے بہت سا عرض کئے اور عباس اسکے واسطے سفارش کرتے تھے آخر حضرت فرمائے اے
عباس تم ابوسفیان کو لیجا شب کو اپنے پاس رکھو اور صبح کو حاضر کرو پھر صبح کو اُسے حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکے
فرمائے ای ابوسفیان وای تجھ پر کیا ابھی وقت نہ پہنچا کہ تو سمجھے کہ معبود بحق کوئی نہیں ہے سوا اللہ کے ابوسفیان بولا میرا ماں باپ تم پر فدا
آپکو کیا حلم اور بزرگی اور قرابت کا ملاپ ہی میں اب جانا کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا ہوتا تو اس وقت مجھے نفع دیتا اور مجھے
کمک کرتا بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا میں خدا کا رسول ہوں سو سمجھنیکا وقت نہ آیا تو جواب دیا میرے دل میں اس بات کا شک
ہنوز باقی ہی عباس کہے ای ابوسفیان تیرا برا ہو اسلام لا بیشتر از تجھے قتل کرنے کے سو ابوسفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ عنہ
عرض کئے ابوسفیان عزت چاہتا ہی اسکو کچھ عزت دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جو ابوسفیان کے گھر میں گیا تو
اُسکو امان ہی اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جسنے مسجد الحرام میں داخل ہووے تو اسکو امان
ہی بعد ابوسفیان چاہے اپنے مکان کو جانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ابھی نہ جاؤ اور عباس کو فرمائے ابوسفیان
کو لیجا کے پہاڑوں کے بیچ تنگ رستے پر بٹھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے پھر ابوسفیان کو لیجا کے حضرت جہاں فرمائے تھے
وہاں بٹھائے ایک ایک قبیلہ برق لیکے وہاں سے گذرنے لگا ابوسفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہہ کون قبیلہ
ہی کہے یہہ غفار ہی بولے مجھے غفار سے کیا کام بعد جہینہ گذرے بعد اُنکے سلیم پھر مزینہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بڑی جماعت
کہ اُسکے مقابل کوئی نتھی گذری پوچھے یہہ کون ہی کہے یہہ انصار ہیں اور جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں ہی سعد کہے
ای ابوسفیان آج جنگ کا روز ہی آج حرام تھا سو حلال ہوتا ہی آج قریش ذلیل ہو گے ابوسفیان کہے حبذا
یَوْمُ الذِّمَارِ ہلاکی کا دن خوب ہی بعد مہاجرین کی جماعت گذری جھنڈا زبیر بن العوام کے حوالے تھا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی قصوا پر سوار ہو کے اسی میں تھے اور اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ کا سورہ پڑھتے تھے اور سیاہ لوہے میں غرق
حضرت کے گرد تھے ابوسفیان کہے یہہ کون ہی کہے یہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ابوسفیان کہے ای ابوالفضل تمہارے
بھتیجے کی بڑی سلطنت ہو گئی اب اُنسے مقابلہ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں عباس کہے یہہ سلطنت نہیں نبوت ہی جب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل ہوئے عرض کئے کہ سعد بن عبادہ ایسا کہے حضرت فرمائے سعد غلط بولے آجکا روز مرحمت کا دن ہی
اور آج اللہ تعالی قریش کو عزت دیتا ہی اور آج کعبے کی حرمت کی تعظیم ہوتی ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے

پاس سے جھنڈا انکا لیکے انکے فرزند قیس کے حوالے کئے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذی طوی مین پہنچکے خالد بن الولید کو حکم کئے تم بنی غفار
کی فوج لیکے مکے کے تلاتے سے جاکر اپنا علم گھرون کے قریب نصب کروادو زبیر بن العوام کو فرمائے تم جو بنی غفار کی فوج سے مکے کے اُبراتے سے جاکر
حجون پاس نشان گاڑ دو اور سعد بن عبادہ کو فرمائے ہراول کی فوج لیکے کدا کے طرف سے چلو اور تمام فوج والون کو تاکید کئے کہ جنگ
مت کرو اگر کفار ابتدا کرین تو جو نہ مارتا ہے اسی کو مارو اور حکیم بن حزام اور ابوسفیان کو روانہ کئے کہ تم مکے مین جاکے ندا کردو
کہ جو ابوسفیان کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہے اور جو مسجد الحرام مین
جاوے تو اسکو امان ہے اور جو حکیم بن حزام کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہے ابوسفیان مکے مین جاکے چلائے اے قریش محمد
اتنی فوج لیکے آئے ہین کہ اب تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہین اور ابوسفیان کے گھر مین جو جاکے پناہ لیوے تو اسکو امان
ہے ابوسفیان کی عورت ہند بنت عتبہ اُٹھکے ابوسفیان کی داڑھی پکڑ کر کہی اس موٹے پاجی بد ذات کو قتل کرو
کیا بیہودی خبر لایا ہے ابوسفیان کہے اس کی بات سُنکر غافل مت رہو محمد اتنی فوج سے آئے ہین کہ انکے مقابلے کی کسی کو
طاقت نہین اور ابوسفیان کے گھر مین جو رہے تو اسکو امان ہے قریش کہے اے ملعون تیرا گھر ایسا کہان ہے جو اتنے لوگ
اسمین آ رہے ہین تو کہا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہے اور جو مسجد الحرام مین جاوے تو اسکو امان ہے
سُنکے لوگ متفرق ہوئے کوئی تو گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد مین جاکے پناہ لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا
شکر بجا لاکر عاجزی سے سر مبارک اسقدر جھکائے کہ اونٹ کی پالان کو لگنے لگا اور زبیر اُبر اُترتے آئے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ پیادون کو لیکے صف باندھے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون پاس حضرت کے واسطے جو خیمہ دیے
تھے اس میں اُترے اور خالد بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ وغیرہ قبایل کے ساتھ مکے کے تلاتے سے آئے سو ادھر
خندمہ پہاڑ پاس صفوان بن اُمیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابویزید سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبد مناف اور بنی کنانہ
وغیرہ چند قبیلے والوں کو جمع کر کر جنگ پر مستعد ہوئے خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ نہ ہو پر کفار جنگ کو چلے تب انھون بھی لاچار
ہو کے مقابلہ کئے کافروں کے چوبیس شخص مارے پڑے اور حزورہ تک مارتے ہوئے پہنچے کفار تاب نہ لاکے بھاگے تھوڑے تو گھرون
مین جاکے دروازے بند کئے اور تھوڑے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابوسفیان آکے کہنے لگے جو دروازہ بند کر لیگا تو وہ بچیگا اور
جو ہتیار ڈال دیگا تو وہ بچیگا اور حماس بن قیس بن خالد بکری نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہونیکے قبل اپنے ہتیار
درست کرتا تھا اسکی عورت پوچھی تو ہتیار کیا واسطے تیار کر رہا ہے بولا محمد اور انکے لوگوں کے واسطے تیار کرتا ہوں عورت

کہی مین سمجہتی ہون کہ محمد کا مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین بولا اللہ چاہے تو اُنکے ساتھ والونکو پکڑ لا تیری
خدمت کرنے دونگا غرض خندمہ کے جنگ مین جاکے صفوان وغیرہ کے ساتھ شریک ہوا آخر بہاگ کے گھر مین جاکر چھپا
اور عورت کو بولا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو برائیان کرتا تھا سو کیا ہوئے بولا اِنَّكِ لَوْ شَهِدْتِ يَوْمَ
الْخَنْدَمَهْ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَهْ یعنی تو اگر ہوتی خندمہ کے روز جبکہ بہاگا صفوان اور بہاگا عکرمہ وَاَبُوْ يَزِيْدَ قَائِمٌ
كَالْمُؤتَمَهْ وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسُّيُوْفِ الْمُسْلِمَهْ اور ابو یزید کھڑے ہوا رانڈ کے سا اور انکے روبرو ہوئے تلوارین ایکے مسلمان يَقْطَعْنَ كُلَّ
سَاعِدٍ وَجُمْجُمَهْ ضَرْبًا فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا غَمْغَمَهْ کاٹتے ہوئے ہر ہاتھ اور سر ان مار ایسا جو سنتے نہین جاتا تھا مگر آواز بہلونونکا
لَهُمْ نَهِيْتٌ خَلْفَنَا وَهَمْهَمَهْ لَمْ تَنْطِقِيْ فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَهْ انکو آواز تہا ہمارے پیچھے اونکار ہے
تو نہ کہتی ملامت مین ذری بات اور اس جنگ مین مسلمانون سے ایک شخص شہید ہوا اور دو شخص خالد کے ساتھ والون سے
جو راہ چھوڑ کے دوسری راہ سے گئے سو دونون شہید ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خالد کی طرف تلوارون کی چمک
دیکھ کے فرمائے یہہ کیا ہی مین تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے شاید کافران تقدیم کئے ہونگے غرض جب خالد حاضر
ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے جنگ کئے خالد عرض کئے یا رسول اللہ مین ہرچند چاہا کہ جنگ نہ ہوئے
کافران تقدیم کئے لاچار ہو کے تلوار چلایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کی قضا بہتر ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوج والون کو تاکید فرمائے تھے کہ جو تمسے جنگ کرنے آئیگا تو اسی کو مارو دوسرونکا خیال مت کرو مگر چند
شخص کے حق مین یہہ تاکید کئے کہ انکو جہان پاؤ وہان ہی قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون مین چھپے ہین وے لوگ یہہ ہین عبداللہ
بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبدالعزی بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور
ہبار بن الاسود اور ابن خطل کی دو باندیان اور سارہ بنی مطلب کی باندی ان لوگون سے چند شخص مسلمان ہوئے اور تھوڑے
قتل ہوئے چنانچہ عبداللہ بن سعد کو عثمان رضی اللہ عنہ چھپا کر لائے سو مسلمان ہوئے سابق مین وہ ایمان لا کر دو مسلمانونکو قتل کرکر
مرتد ہوکے بہاگا تھا اور عبدالعزی بن خطل مسلمان ہوکے پھر مرتد ہوا اور ایک انصاری کو قتل کرکر بہاگا تھا سو کعبے کے پردون مین
چھپا تھا اُسکو قتل کئے اور عکرمہ بہاگ کے یمن طرف نکل گیا اُسکی عورت ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہوکے اپنے مرد
واسطے حضرت سے امان لئی اور یمن مین جاکر اسکو پھر لائی عکرمہ حاضر ہوکے اسلام لائے اور حویرث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
مکے مین بہت ایذا دیتا تھا اسکو علی مرتضیٰ قتل کئے اور مقیس اسلام لاکر مرتد ہوا تھا اور ایک انصاری کو قتل کرکر بہاگا تھا سو

تمید بن عبداللہ قتل کئے اور ہبار مسلمانون کو سخت ایذا دیا کرتا تھا اور بی بی زینب بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے سے
ہجرت کر کراتے وقت دریپی ہو ہو دے کو اونٹ پر سے گرا دیا تھا سو انکا حمل وضع ہو کے بیماری چلے جاتی تھی آخر اسی بیماری سے وفات پائے
سو وہ بھاگ جاکے بعد چند روز کے آکر اسلام لایا اور ابن خطل کی دو باندیان حضرت کی ہجو کیا کرتیان تھیان اور ایک کا نام فرتنا
اور دوسری کا نام قرینہ تھا سو انین سے ایک اسلام لائی اور دوسری کو قتل کئے اور سارہ بھی اسلام لائی القصہ جب کفار تمام اپنے
گھرون کے دروازے بند کئے اور بعضے مسجد مین جاکے پناہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کے کعبے پاس تشریف لاکر طواف
کئے کعبے کے گرد بیش تین سو ساٹ بت کفار بٹھائے تھے اور انکو بجرس سے مضبوط کئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے دست مبارک مین چھڑی تھی سو اس سے بت کو مارتے اور فرماتے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا یعنے آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹھ بیشک جھوٹھ ہی نکل بھاگنے والا ہے الغرض وہ بت اوندھا گر پڑتا بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن طلحہ حجبی کو بلا کے حکم کئے کہ کعبے کے کنجیان حاضر کرو کنجیان انکی والدہ پاس تھے سو
جاکے مانگے وہ بولی مین نہ دیونگی عثمان تلوار کھینچ کے کہے کنجیان دے نہیں تو تجھے قتل کرونگا لاچار ہو کے انکے حوالے کئی اسکو
حضور مین حاضر کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے ہاتھ سے کنجیان لیکے دروازہ آپ کھولے دیکھے کعبے کے اندر ابراہیم اور اسمٰعیل
علیہما السلام کے تصویران بنائے ہوئے ہین اور انکے ہاتھ مین بانٹنے کے پانسے دئیے ہین حضرت دیکھکے فرمائے اللہ تعالیٰ کافرون پر لعنت
کرے ابراہیم کے ہاتھ مین پانسے کیا واسطے دئیے ہین حالانکہ جانتے تھے ابراہیم پانسون سے بانٹتے نہین ڈالتے تھے اور کعبے کے اندر بتان
اور تصویران ہونے کے باعث آپ اندر تشریف نہ لیگئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے بتون کو توڑ کے نکالو اور تصویرون کو پانی
سے دھو ڈالو بعد حضرت اندر تشریف لیگئے اور نماز پڑھے اور دعا کئے اور وہانسے نکل کر مسجد مین آکے تشریف رکھے
کنجیان دست مبارک مین تھے سو علی مرتضیٰ یا عباس عرض کئے یا رسول اللہ کعبے کی آبدار خانے کی خدمت ہمکو ہی کنجیان
بھی ہمکو عنایت فرمانا تا وہانکی دربانی بھی ہمکو ہووے حضرت انکو نہ دیکے عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجیان حوالے کئے اور
فرمائے یہہ کنجیان ہمیشہ تمہارے ہین رہینگے تمہارے پاس سے کوئی نہ لیگا مگر ظالم عثمان خوشی سے کنجیان لیکر
پھرے کہ انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے اور انکو کہے اے عثمان مین جو کہا تھا سو سچ ہوا یا نہین عثمان
کہے انکا فرمانا راست آیا اور مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک خدا کے رسول ہو انکا قصہ یہہ ہے جاہلیت مین عادت ایسی تھی کہ کعبے
کو دو شنبے اور پنجشنبے کے روز کھولا کرتے پیش از ہجرت کے ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونا

چاہے عثمان نے بہت بے ادبی کیا اور باتان سخت بولا حضرت برداشت کر کر فرمائے ای عثمان تو دیکھیگا یہہ کنجیان ایک روز میرے ہاتھہ میں
آئینگے جسکو چاہونگا اسکے حوالے کرونگا تو عثمان کہا تو قریش اس روز ہلاک و ذلیل ہو چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
کہے ایسا نہین بلکہ اس روز قریش آباد ہو گئے اور انکی عزت بڑھ جاگی عثمان کہتے ہین یہہ بات میرے دل کو لگی تھی اور مین
سمجھ چکا تھا کہ محمد جیسا کہے ویسا ہی ہوگا الغرض کنجیاں عثمان کے پاس تھے اور انکو اولاد نتھی سو مرتے وقت اپنے بھائی شیبہ
کے حوالے کئے آج تک انہی کی اولاد مین باقی ہے اور انکو شیبی کہا کرتے ہین القصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑھے اور جاہلیت مین جو بیجا کام کیا کرتے تھے اس سے منع فرمائے بعد قریش سے پوچھے مین تمکو کیا کرونگا سمجھتے ہو عرض کئے
آپ ہماری بھلائی کرینگے کہ بہتر بھائی ہو اور بہتر بھائی کے فرزند ہو حضرت فرمائے اِذْهَبُوا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ یعنے جاؤ
تم سب آزاد ہین جب نماز کا وقت آیا بلال کو فرمائے اذان دیو سو اذان دیئے وہان ابو سفیان بن حرب اور عتاب بن اسید
اور حارث بن ہشام بیٹھے تھے اذان کا آواز سنکے عتاب کہا میرے والد اسید اول ہی انتقال پائے سو خوب ہوا نہین تو اگر
سنتے نہایت غصہ ہوتے حارث کہا واللہ مین جانون کہ یہہ حق پر ہین تو انکی متابعت کرون ابو سفیان کہا مین کچھ کہونگا اگر
ذری بات کہون تو یہہ کنکرے میری طرف سے بول پہنچینگے غرض نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت پاکر انھون پاس تشریف
لائے اور فرمائے تم یہہ بات کیا ہین تب حارث اور عتاب کہے ہم باتان کئے سو کسی کو اطلاع نہین جو وہ کہا ہوگا جاہین ہم گواہی
دیتے ہین کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر سوار ہوکے دعا مانگنے لگے تو انصار حضرت کے گرد
کھڑے تھے سو بعضے آپسمین کہنے لگے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پیارا لگیگا ہمارے شہر مین کاہی کو رہتے
حضرت دعا سے فراغت پاکر سوال کئے تم کیا باتان کئے لوگ کہے کچھ نہین جب بجد ہوئے تو عرض کئے ہم ایسا کہے حضرت فرمائے معاذ اللہ
جینا تمھارے ساتھہ ہے اور مرنا تمھارے ساتھہ جب حضرت نماز وغیرہ سب ادا کئے اور بنی کنانہ کے خیف مین جہان کہیں
کفار بنی ہاشم کو اپنے قوم سے باہر کئے تھے جاکے اترے اور یہہ فتح رمضان کے بیسوین کو ہوئی بعد اسکے حضرت
مکے مین پندرہ روز مقام کئے اور اطراف و جوانب مین فوجان روانہ کئے چنانچہ رمضان کی پچیسوین کو خالد بن ولید
کے ہمراہ تیس آدمی دیکر بطن نخلہ کو روانہ کئے کہ تم وہان جاکے عزی دیوتی جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے
ہین توڑ ڈالو خالد وہان پہنچکے اسکو توڑ کر حضرت کو آکے اطلاع کئے حضرت فرمائے تو اسکو توڑا اسوقت کیا دیکھا خالد عرض
کئے کچھہ نظر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو نہ توڑا پھر جاکے توڑ خالد جاکے غصے سے تلوار کھینچے تو ایک عورت

بہت ہی سیاہ رنگ ننگی سر بال کھولی ہوئی اُس میں سے نکلی اور پوجاری کو بولنے لگا خالد کو مار ڈال خالد اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کئے اور حضور میں آکر عرض کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے عزّیٰ دہی تھی سو مارے گئی اور اسی مہینے میں عمرو بن العاص کو مکے سے تین روز کے فاصلے پر ہذیل کے بُت سواع کو توڑنے روانہ کئے جب وہاں پہنچے تو پوجاری بولا تجھے کیا مقدور ہے کہ اس بُت کو توڑے اگر توڑیگا تو تجھے معاً سزا ہوگی عمرو کہے ہنوز تو گمراہی پر ہی کیا وہ بُت کچھ سنتا دیکھتا ہے پھر نزدیک جاکے اسکو توڑ دئے اور پوجاری کو کہے تو دیکھا جو تیرے بت کا کیا حال ہوا پوجاری بولا خدا تعالےٰ ایک ہی کر کے دین اقرار کیا اور اسی مہینے میں سعد بن زید اشہلی کے ہمراہ بیس سوار دیکے بھیجے کہ مشلل کے جانب میں اوس اور خزرج اور غسّان کا بُت ہے اسکو توڑ کے آؤ وہاں جب پہنچے اسکا پوجاری بولا تمکو اسکے توڑنے کی مقدور ہو تو توڑو مختار ہو جب اسکے نزدیک ہوئے ایک عورت برہنہ بال کھولی ہوئی نکلی سعد اسکو قتل کئے اور بت کو توڑ کر حضرت کے حضور میں عرض کئے اور شوال میں خالد بن ولید کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر اور انصار اور بنی سلیم کے دیکر بنی جُذیمہ کو دعوت کرنے مکے سے ایک دن کی راہ پر روانہ کئے وہ لوگ اسلام لاکر کہہ نسکے صبانا صبانا بولنے لگے صبانا کا معنے یہ ہے کہ ہم دوسرے دین میں آئے کفار مسلمانوں کو نیا دین اختیار کئے کرکر صابی کہا کرتے تھے اُس پر وہ لوگ کہے ہم صابی ہوئے خالد اسکو قبول نہ کر کے حکم کئے کہ ان تمام لوگوں کو قید کرو سبھوں کو قید میں رکھے رات کو سحر کے وقت خالد حکم کئے تمام قیدیوں کو قتل کرو بنی سلیم اُنکے حکم پر اپنے پاس کے قیدیوں کو قتل کئے مہاجر و انصار کہے ہم انکو نہ قتل کرینگے اسی بات پر عبد الرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبد الرحمن کہے تو جاہلیت کا کام کیا خالد کہے وہ قوم تیرے باپ کو ماری تھی سو میں اسکا بدلا لیا عبد الرحمن کہے ایسا نہیں میرے باپ کا بدلا میں اول ہی لے چکا تھا پر تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلا لیا عرض خشونت کے باتاں دونوں میں ہوئی جب یہ کیفیت حضور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوئی حضرت خالد پر نہایت خفا ہو کے غصہ کئے اور ہاتھاں اُٹھاکے جناب باری میں دعا کرنے لگے کہ یا اللہ میں خالد کو ایسا امر نہ کیا تھا اور اُنھوں جو کام کئے ہیں اُس سے میں بیزار ہوں اور خالد جو عبد الرحمن سے جھگڑا کئے تھے سو اس مقدمے میں خالد کو فرمائے میرے صحابہ کو کچھ مت کہا کرو اگر تم اُحد پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کروگے تو انکے ایک روز کی صبح و شام کا ثواب نہ پاؤگے غرض اُن قوم کے پاس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے تا لوگ جو مارے گئے تھے انکے وارثوں کو راضی کر کر سرکار کی طرف سے دیت دیو اور انکا کچھ اسباب جو ضایع ہوا تھا سو اُسکی پابالی عنایت فرمائے اور شوال میں حنین کا غزوہ ہوا حنین ایک بیابان کا نام ہے طائف سے قریب مکے میں اور اُسمیں تین روز کا فاصلہ ہے اس جنگ کا سبب یہہ تھا کہ ہوازن کی قوم

کو فتح ہوا سنکر حضرت سے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور ثقیف کے قبیلے والے بھی تمام انکے شریک ہوئے اور نصر اور جشم اور سعد بن بکر کے قبیلے
والے بھی تمام کمک کئے اور بنی ہلال کے لوگوں میں سے بھی چند شخص داخل ہوئے اور ہر ہر قبیلے کے سرداران سب حاضر ہوئے اور سبھوں کا سردار
مالک بن عوف نضری ہوا مگر ہوازن کے قبیلے کے دو سردار کعب اور کلاب نہ آئے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطاس میں اترا اور لوگوں کو
تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب عورت بچے سب ہمراہ لاؤ سو لوگ تمام اپنے اسباب سے آکے اترے اور دُرَید بن الصمہ کو جو بڑا
شجیع اور بہت جنگوں میں سے اسکے تجربہ حاصل کیا تھا اور ایک سو بیس برس یا ایک سو ساٹھ برس کی عمر ہوئی تھی اور آنکھوں
کا اندھا تھا بتجویز مشورت کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو بچوں کا رونا اور عورتوں کا پکارنا اور اونٹوں کا بغبغانا اور گدھوں کا
رینگنا سُنکے کہا یہہ آواز کیا ہی بولے مالک بن عوف حکم کیا تھا کہ اپنے ساتھ جورو بچے مال اسباب لاؤ سو لوگ لے آئے ہیں درید کہا مالک کہاں
ہی پھر مالک آیا سو درید کہا تو آج اپنی قوم کا سردار بنا ہی لوگوں کے ساتھ یہہ سب کیا کیا واسطے لے آیا ہی مالک کہا اسلئے کہ لوگ اپنے
عورت بچے مال اسباب اپنے پیچھے ہی کر کے جمکے لڑینگے درید سر کوٹنے لگے کہا واللہ یہہ بکریاں چرایا سو آدمی ہی سو اپنی عقل کے
موافق کیا بھاگنے والے کو کیا یہہ سب چیزاں آڑ ہوتی ہیں جنگ میں اگر تو غالب آوے تو تجھے کام نہ آویگا مگر جو تلوار اور نیزہ لیا
ہوا ہی اور اگر تجھے ہزیمت ہو تو عورت بچوں کو دشمن کے حوالے کر کر فضیحت ہوا بعد پوچھا کعب اور کلاب کہاں ہیں لیے
وے نہ آئے بولا بڑے لڑویئے نہ آئے اگر غلبے اور عزت کا دن ہوتا تو کعب اور کلاب گھر میں نہ رہتے دونوں جیسا تم بھی رہتے تو
بہتر ہوتا بعد پوچھا پھر کون آئے ہیں کہے عمرو بن عامر اور عوف بن عامر آئے ہیں بولا وہ کیا چھلو کے مانند ہیں انسے فائدہ بھی
نہ نقصان ای مالک ہوازن کے مجمع کو لاکے دشمن کے منہہ پر کیوں لگاتا ہے ان سبھوں کو لیجا کے مضبوط قلعوں اور پہاڑوں پر
رکھو اور گھوڑوں پر بیٹھکے مقابلہ کرو اگر تم غالب آؤگے تو تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں سو آگے تمسے ملینگے اور اگر تم مغلوب ہوئے تو تمہارے
بچوں کو کچھ آفت نہ ہوگی مالک بولا واللہ ای درید یہہ تجویز میرے پسند نہیں تو بوڑھا ہوا اور تیری عقل بھی بوڑھی ہوئی
ای ہوازن کی جماعت تم اگر میری بات نہ سنوگے تو میں اپنے تئیں اس تلوار سے مار لیتا ہوں وہ کہے ہم تیرے تابع ہیں مالک
کہا جب دشمن کو تم دیکھو تو تلواروں کو نیام سے نکال ایکبارگی سب حملہ کرو اور چند لوگ کو روانہ کیا کہ تم جا کے محمد کا لشکر
کہاں ہی سو دریافت کر کے آؤ پھر یہہ جاسوساں جا کے بہت ہی برے حال راہ سے پھر کر آئے اور کہے ہم راہ میں دیکھے گورے
گورے آدمیاں ابلق گھوڑوں پر بیٹھکے راہ میں ہیں انکو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے اور ہمکو ٹھہرنے کی طاقت
نہ رہی یہہ احوال دیکھے پر بھی وہ لوگ باز نہ آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے ارادے پر واقف ہو کر کے [illegible]

نائب کر کر شوال کی چھٹوین کو بارہ ہزار آدمی سے نکلے مدینے سے ساتھ آئے سو دس ہزار آدمی اور مکے کے ساتھ ہوئے سو دو ہزار آدمی تھے اور حضرت نے صفوان بن امیہ سے سو بکتر طلب کئے اور صفوان مکہ فتح ہوتے ہی بھاگ کر یمن کو جانے واسطے نکلا تھا سو عمیر بن وہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کر اسکے لئے امان لئے اور جا کے اسکو راہ سے پھیرا کر لائے صفوان حاضر ہو کے کہا مجھے دو مہینے کی مہلت دیو حضرت فرمائے تجھے چار مہینون کی مہلت دیا ہون غرض اسنے ہنوز ایمان نہ لایا تھا حضرت ہتیار مانگے تو کہا کیا میرے پاس سے چھین لیتے ہو تو حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ ہم عاریت لیتے ہین اگر ہلاک ہو تو ہم اسکا عوض تجھے دینگے پھر اُسنے سو بکتر اور اسکے ساتھ کے ہتیار اور اسکو اُٹھانیکے اُونٹ کر دیا اور اخبار دریافت کرنیکے لئے عبد اللہ بن ابی حدرد کو روانہ کئے انھون تمام کیفیت دریافت کر کر آکے حضرت سے عرض کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر اللہ چاہے تو وہ سب اسباب سباں مسلمانون کو غنیمت ملیگا اور بعضے صحابہ لاف سے کہے ہماری اتنی بڑی جمعیت ہے ہم کفار سے مغلوب ہوینگے یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کی طرف سے ہے قلت و کثرت پر موقوف نہین القصہ جب حضرت حنین بیابان میں پہنچے صبح ہی دو بکتر پہنے اور سر مبارک پر خود رکھے اور دلدل خچر پر سوار ہو کے چلے ہنوز روشنی خوب نہین ہوئی تھی اور راہ بہت نشیب و فراز تھی اور لشکر کا جو نالوں کے اندر سے تھا سو لشکر متفرق ہو گیا کفار اول ہی آکے وہاں بیچ مین بیٹھے تھے ایکبار سب حملہ کئے اور سبکون پر تیرون کا مار کئے ہراول پر خالد بن ولید اور انکے ہمراہ بنی سلیم گھوڑون پر سوار تھے سو گھوڑے بھاگے اور لوگ جو مکے سے ساتھ آئے تھے سو بھی بھاگے او چند مسلمان جن کے پانون پر گیرے نہ تھے سو وہ بھی ٹھہر نہ سکے انھون کو دیکھ کے باقی تمام فوج سرک گئی او حضرت کے ہمراہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق او علی مرتضے اور زبیر اور عباس او ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب او انکے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور ایمن بن ام ایمن رہگئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا دراز نیزے پر باندھکے ایک شخص سرخ اونٹ پر لیا ہوا بیٹھا تھا ہوازن اسکے پیچھے تھے قابو ملا تو وہ شخص مارتا نہین تو جھنڈا اٹھا کے چلتا اور مکے کے نو مسلم جنکا اسلام ضعیف تھا لوگ کینے ظاہر کئے اور خوشیان کرنا شروع کئے ابوسفیان بن حرب کہا یہہ بھاگتے ہین سو دریا کے کنارے تک دم نہ لینگے اور پانسے کے پانسے جو ساتھ تھے سو نکال نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن حنبل جو صفوان بن امیہ کا اخیافی بھائی تھا سو کہنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہہ سنکے صفوان کہا تیرا منہہ ٹوٹے پرہ قریش مین کا ایک شخص مجھے پرورش کرنا بہتر ہے ہوازن کی قوم والوں سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا

کر مین مکے سے نکلتے وقت یہی گانٹھ کر آیا تھا کہ اب مین اس لشکر کے ساتھ ہو رہتا ہون جب جنگ مین لوگ گرے ہو تو غفلت
مین محمد کو مار ڈالتا ہون اسوقت اپنے سبھون کا گویا مین نے ہی بدلا لیا غرض اس روز کمال فرصت کا وقت دیکھ کے تلوار
کھینچ کر مین حضرت کے نزدیک ہوا تلوار اٹھا کے مارا چاہا کہ اس مین ایک آتش کا شعلہ بجلی کے مانند چمکا قریب تھا کہ مین جل جاؤن
اور اسکو دیکھنے کی طاقت نہ رہی سو ہاتھون کو آنکھون پر رکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر دیکھے اور فرمائے ای شیبہ میرے
نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوتے ہی اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیر آے اور فرمائے یا اللہ اسکو شیطان سے پناہ دے
مجھے یہ کہتے ہی میرے دل مین ایک محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی اور میری ذات سے انکی ذات میرے نزدیک عزیز
ہوئی بعد فرمائے ای شیبہ جا اور کافرون سے جنگ کر سو مین نے تلوار لیکر کافرون کو مارنے لگا اور میرے دل مین یہی ہوا کہ مین
مارے جاؤن تو بہتر ہی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ آسیب نہ پہنچا اگر اسوقت میرا باپ بھی آتا تو اسکو قتل کرتا القصہ
حضرت لوگون کو دیکھے کہ ٹھہرتے نہین عباس کو فرمائے انصار کو اور حدیبیہ مین بیعت کئے سو لوگون کو پکار و عباس کا آواز
بلند تھا سو پکارے ای انصار اور ای سمرہ کے جھاڑ پاس بیعت کئے سو لوگ کہان ہین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد
فرماتے ہین تب وے لوگ لبیک لبیک کہتے ہوے ایسا دوڑے گویا اونٹنی پکاری تو بچہ دوڑتا ہی اور اونٹون پر سوار تھے سو
لوگ اونٹ پھیرنے مین سستی کئے تو بکتر گلے مین ڈال کر اور ڈھال تلوار اٹھا لیکر اونٹ پر سے کود پڑے اور دوڑ کے حضرت پاس
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار فرماتے تھے **اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ** یعنی مین ہون
نبی جھوٹ نہین مین ہون فرزند عبد المطلب کا اور عباس خچر کی باگ پکڑے تھے اور ابو سفیان بن حارث رکاب پکڑے
ہوئے تھے اور حضرت خچر کو آگے بڑھاتے جاتے تھے جب سو آدمی تک حضرت کے پاس جمع ہوے حضرت انکو حکم کئے جاؤ اور
کافرون سے جنگ کرو پھر یہ لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کے فرمائے **اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْس**
یعنے اب چولا گرم ہوا اور ایک مشت بالو لیکے کافرون کی طرف پھینکا اور فرمائے **شَاهَتِ الْوُجُوْہ** یعنے منہ برے ہو
کافرون مین کوئی شخص نہ رہا جو اسکی آنکھ مین بالو نہ پڑا سو کافران بھاگنے لگے اور کافران کا جھنڈا ایک اونٹ
پر جو شخص بیٹھا تھا اسکے پیچھے علی پڑ لئے اسکے اونٹ کے ٹانگے کاٹے اونٹ اور اس دونون ہلکے گر پڑے اور ایک
انصاری تھے سو عبد کے اسکو مار ڈالے اور انکے ستر آدمی تک قتل ہوئے اور مسلمانون کے چار شخص شہید ہوئے
مسلمان سب جمع ہوکے تھے کہ کافرون کی مشکیان باندھ لانے لگے اور انکا تمام اسباب

عورت بچے سب غنیمت ملا تو چھ ہزار آدمی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار اوقیے روپے کے تھے اور کفار بھاگ کے بعضے طائف کو گئے مالک بن عوف بھی انہین کے ساتھ تھا اور بعضے بطن نخلہ طرف گئے اور بعضے اوطاس مین جا کے بھی جمع ہونیکا قصد کئے پھر سواران حضرت کے بطن نخلہ طرف جو لوگ بھاگے تھے سو انکا پیچھا کئے چنانچہ ربیعہ بن رفیع نے درید کو قتل کئے اور اسکے سوائے بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضے اسیر ہوئے اور اوطاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج دیکے روانہ کئے پھر انھون اوطاس کو گئے کفار مقابلے مین آئے سو انکے چند لوگ مارے پڑے چنانچہ مشرکون سے دس بھائی تھے ابو عامر نے مقابلے واسطے ایک ایک آتا تھا اور انھون انکو ٹھکانے لگاتے تھے نون شخص مارے پڑے دسوان بھاگ گیا اور بعد آکے مسلمان ہوا سو حضرت اسکو شرید ابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مار کے شہید کیا پھر لوگ نشان انکے بھتیجے ابو موسیٰ اشعری کے پاس دئیے سو انھون نے فتح کئے اور انکی عورت بچون کو اسیر کر کر لے آئے انہی اسیرون مین حلیمہ کی بیٹی شیما بنت حارث بن العزی تھی سو مسلمانان انکو لاتے وقت سختی کرنے لگے وہ کہی اللہ مین تمھارے پیغمبر کی دودھ بہن ہون لیکن لوگ اسکو سچ نہ سمجھے جب حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کئی یا رسول اللہ مین تمھاری دودھ بہن ہون حضرت فرمائے اسکی کیا نشانی ہے عرض کئی مین آپکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز گود مین میرے تھے تو مجھے دانتین کاٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشان سمجھے اور آب دیدہ ہوئے اور اپنی ردا دے بچھو کے انکو بٹھلائے اور فرمائے اگر مرضی ہے تو میرے یہان خوشی اور عزت سے رہو نہین تو اپنی قوم پاس جانیکا ارادہ ہو تو عزت سے مین روانہ کرونگا وہ کہی مین قوم پاس جاونگی حضرت انکو رخصت کئے اور ایک باندی غلام دئیے شیما مسلمان ہوکے اپنی قوم پاس گئی القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا اسباب روانہ کئے اور فرمائے اسکو لیجا کے جعرانہ مین رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذوالکفین بت کو توڑنے روانہ کئے اور تاکید کئے اسکو توڑ کر اور اپنی قوم کو لیکر طائف مین آو طفیل جا کر اسکو توڑے اور اپنی قوم کے چار سو آدمی سے آکر طائف مین حضرت پاس حاضر ہوئے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ یمانیہ پر سے ہوتے ہوئے قرن کو پہنچے بعد ملیح کو آئے بعد لیہ مین مقام کر کر مسجد بنائے وہان بنی لیث کے قبیلے والا ایک شخص ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اس سے قصاص لئے اور وہان مالک بن عوف کا ایک قلعہ چھوٹا سا تھا سو اسکو توڑ وائے بعد ایک راہ جسکا نام ضیقہ تھا سو اس راہ سے چلے حضرت پوچھے اس راہ کا کیا نام ہے لوگ عرض کئے ضیقہ حضرت فرمائے نہین بلکہ اسکا نام یسری ہے وہانسے نکلکر ثقیف کے ایک شخص کے باغ پاس آکے اترے اور اسکو کہے تو یہان سے نکل جا نہین تو ہم باغ کو ویران کر دینگے سو وہ مانا پھر اسکے باغ کو خراب کر دئیے بعد اس مقام سے

کوچ کر کر طائف کے قریب آ کے اُترے ثقیف قلعے مین ایک برس کا ذخیرہ جمع کر رکھے تھے دروازے بند کئے اور تیر ان مار کر سو چند
صحابی شہید ہوے پھر وہانسے سرک کر دور آ کر اُترے اور حضرت کے ہمراہ ازواج مطہرات سے دو بیبیان تھین دونون کے لئے دو خیمے دیئے
تھے سو اُنکے بیچ مین حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ثقیف ایمان لائے بعد اُس ہی مقام مین مسجد بنائے آج تک مسجد وہان موجود ہے الغرض اُنکو
سخت محاصرہ کئے اور ثقیف بھی تیرون کا برسات برساتے تھے اور دوس کی قوم اپنے ہمراہ منجنیق اور دبابہ لائے تھے سو منجنیق کو
کاڑے اور دبابہ کے نیچے چھپ کے قلعہ کے دروازے پر پہنچکر آتش لگانا چاہے ثقیف لوہے کے میخ گرم کر کر اُسپر ڈالے لوگ دبابے کے نیچے
ندرہ سککے نکلے پھر ثقیف اُنکو تیرون سے مارے بعد حضرت حکم کئے اُنکے باغونکو ویران کرو ثقیف خدا کا اور رحم کا واسطہ دیکر
کہنے لگے اِن باغون کو کاٹو مت اگر مرضی ہو تو تم ہی لو یہہ سننے سے حضرت اُسکو موقوف کئے اور ایک روز قلعے والون
کو کہے جو غلام اُترکے ہمارے پاس آکر ایمان لاوے تو وہ آزاد ہے بیس آدمی کے قریب اُتر آکر ایمان لائے الغرض اٹھارہ روز اُنکو
محاصرہ کئے بعد نوفل بن معاویہ دیلی سے تجویز پوچھے انھون عرض کئے یہہ لوگ لومڑی کے مانند ہین جو سوراخ مین چھپتی ہین
اگر چند روز دق کرین تو پکڑ جاوے اگر چھوڑین تو کچھ اندیشہ نہین بعد حضرت جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمائے
مین خواب دیکھا کہ قعب بھر کے مسکہ کسو نے مجھے بھیجا مرغ اُسکو ٹھکور کے گرا دیا ابوبکر عرض کئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی یہہ
قلعہ فتح نہوگا حضرت فرمائے مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون بعد خولہ بنت حکیم آکے عرض کئی اگر طائف فتح ہوگا تو مجھے غیلان کی
بیٹی بادیہ کا زیور دیو اُسکا نہین تو عقیل کی بیٹی فارعہ کا زیور دیو حضرت فرمائے کیا قلعہ فتح ہونیکا اذن نہو تو بھی
دیئون عرض خولہ چلکے عمر کو یہہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے عرض کئے کہ خولہ ایسا مذکور
کہی حضرت فرمائے سچ مین اُسکو کہا تھا عمر کہے کیا حکم اُسکے فتح کا نہین ہوا تو حضرت فرمائے نہین عمر کہے مین لوگون کو کہہ دیتا
ہون مسلمان کوچ کرین حضرت فرمائے کہہ دیو سو عمر رضی اللہ عنہ ندا کئے علی الصباح کوچ کرنا لوگ عرض کرنے لگے
فتح نکر کے کیسا کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو بسم اللہ جنگ کو جاؤ پھر صبح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مسلمان کوچ کرنا سب خوش ہو کے کوچ کئے یہہ حال دیکھکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کئے اور
لوگون کو جاتے وقت فرمائے تم یہہ کہا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَهَزَمَ
الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یعنے کسی کو بندگی نہین سوائے اللہ کے جو ایک ہی سانچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے
بندے کو اور بھگا دیا جماعتون کو اکیلا اور جب روانہ ہوسے تو فرمائے یہہ کہو آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

لِرَبِّنَا حَامِدُونَ خدا طرف رجوع ہوتے ہیں توبہ کرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضے صحابہ عرض

کئے یا رسول اللہ ثقیف پر بددعا کر و حضرت فرمائے یا اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور انکو میرے یہاں لے آ الغرض نبی

صلے اللہ علیہ وسلم وہانسے نکل کر ذی القعدہ کی پانچوین کو بخشنے کے روز جِعرانہ کو پہنچے اور غنیمت تقسیم کئے پھر بعد ہوازن

کی قوم مسلمان ہو کے آئی اور عرض کئی یا رسول اللہ ہم گھر دار قبایل والے ہیں اور ہمکو جو بلا پہنچی سو روشن ہے اب ہم پر احسان

فرماؤ اور ایک شخص ہوازن کا جو بی بی حلیمہ کے قرابت مین تھا عرض کیا یا رسول اللہ اس ہندیوانوں مین آپکے پھپیان

او زخالوان اور کھلاتے تھے سو دائیان ہین اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے بادشاہ ہین

تھین دودھ پلاتے اور وہ آکے ہمکو ایسا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے آپ انھونسے بہتر ہیں ہم پر منت

رکھنا یہہ بول کے بعد بنیان کہا شعر اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ فِي كَرَمٍ ؛ فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَنْتَظِرُ ؛

ہم پر منت دھر و یا رسول اللہ بخشش کرنے مین کیونکہ آپ وہ مرد ہین جو ہم آپکی امید اور انتظار کرتے ہین اُمْنُنْ

عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ ؛ مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِي صَفْوِهَا كَدَرُ ؛ منت رکھ ایک جماعت پر کہ بیشک باند

رکھی انکو تقدیر شکست پائی انکی جمعیت اور انکی صفائی مین کدورت آگئی اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرُ هَتَّافًا عَلٰى

حَزَنٍ ؛ عَلٰى قُلُوْبِهِمُ الْغَمَاءُ وَالْغَمَرُ ؛ چھوڑ دیا ہمکو زمانہ پکارنے واسطے غم پر انکے دلون پر اداسی

ہی او شدت اِنْ لَمْ تَدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا ؛ يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِيْنَ يُخْتَبَرُ اگر نہ پہنچیگی ان قوم کو نعمتان

جواب انکو بانٹتے ہو ای گران شخص لوگون مین آزر و حلم کے جب کہ آزمایش کیا جاتے ہین اُمْنُنْ عَلٰى نِسْوَةٍ قَدْ

كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛ اِذْ فُوْكَ تَمْلَؤُهُ مِنْ مَحْضِهَا الدُّرَرُ منت رکھ عورتون پر جو تو انکا دودھ پیتا تھا جب

کہ تو اپنا منھہ بھرتا تھا انکے خالص دودھ سے اَللّٰاءِ اِذْ اَنْتَ طِفْلٌ كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛ وَ

اِذْ يَزِيْنُكَ مَا تَاْتِيْ وَمَا تَذَرُ ؛ وہ عورت جو تو جب طفل تھا تو اسکا دودھ پیا کرتا تھا اور جب تجھے

خوب لگتا تھا وہ جو کرتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی لَا تَجْعَلَنَّا كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ ؛ وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرٌ ؛ ہمکو

مت کر انھون کے مانند جو متفرق ہوئی انکی جماعت اور باقی رکھ ہمکو کیونکہ ہم بیشک جماعت ہین روشن اِنَّا

لَنَشْكُرُ الْآلَاءَ وَقَدْ كُفِرَتْ ؛ وَعِنْدَنَا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرٌ بیشک ہم البتہ شکر کرینگے نعمتون کا

جس وقت کہ ناشکری کیا جاوے اور ہمارے پاس آجکے روز کے بعد ذخیرہ ہے فَالْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ

تُرْضِعُہٗ، مِنْ اُمَّھَاتِكَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَھَرٌ سو بہنا معافی انکو جو دودھ پیتا تھا انکا تیرے مادون سے مقرر معاف کرنا تیرا مشہور ہی اِنَّا لَنَاْمَلُ مِنْكَ الْعَفْوَ نُلْبِسُہٗ، ھَادِیْ الْبَرِیَّۃِ اِذْ یَعْفُوْ وَیَنْتَصِرُ، مقرر ہم امید رکھتے ہین تیرے سے معافی کی جو پہنے ہم اسکو اے راہ نما خلق کے جب کہ عفو کرتا ہی اور مدد کرتا ہی یَا خَیْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُوْدٍ وَمُنْتَجَبٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا مَا حُصِّلَ النَّشَرُ، اے نیک طفل اور نیک فرزند اور اے پسند کیا ہوا مومنون کے لئے جب کہ حاصل کیا جاتا انتشاری فَاعْفُ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا اَنْتَ رَاھِبُہٗ، یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِذْ یُھْدٰی بِكَ الظَّفَرُ، سو معاف کر معاف کرے اللہ اُس سے جو تو اسکو ڈرتا ہی قیامت کے دن جب کہ تیار کیا جائیگا تیرے واسطے فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین غنیمت تقسیم نہ کر کر تمہاری اتنے روز انتظار کیا لیکن تم اسوقت نہ آئے لاچار ہو کے تقسیم کر دیا اب تمکو اپنا اپنا مال اسباب ہونا یا عورت بچے ہونا سو بیان کرو پھر وہ کہے ہمکو عورت بچے ہونا حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ جو تھا سو مین تمکو دیچکا باقی اور لوگون کے حصے دلانے واسطے مین ظہر کی نماز پڑھے بعد تم آکے کہو ہم رسول اللہ کو ہمارا سفارشی کرتے ہین مسلمانون پاس اور مسلمانونکو اپنا سفارشی بناتے ہین رسول اللہ پاس سو ہمارے عورت بچون کو ہمکو تین دلوادیئو پھر حضرت نماز پڑھے بعد وہ لوگ کھڑے ہوکے ویساہی عرض کئے حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ مین نے تمکو دیا مہاجرین کہے ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئیے انصار کہے ہمارا حصہ بھی ہم حضرت کو دئیے اقرع بن حابس بولا مین اور بنو تمیم اپنا حصہ نہ دیگے عیینہ بن حصن بولا مین اور بنو فزارہ بھی اپنا حصہ نہین دیتے عباس بن مرداس بولا مین اور بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہین دیتے اتنے مین بنی سلیم پکار اُٹھے ہم ہمارا حصہ دیچکے عباس بن مرداس انکو بولا اتنے لوگون مین تم مجھے خفیف کئے عرض حضرت فرمائے جس نے چپ دینے کو راضی نہین ہوتا ہی تو ہم اسکو آئندہ ایک کے عوض مین چھے انا دیگے پھر تمام لوگ راضی سے باندی غلام کو پھیر دئیے مگر عیینہ بن حصن ایک بوڑھی عورت کو اپنے حصے مین لیا تھا اس گھمنڈ پر کہ قبیلے مین اسکے قرابتی بہت رہیگے مین اسکو لیا تو بہت پیسے دیکر پھیر پاس سے لیگے جب سب لوگ رو گئے اُس نے نہ دیا ہوازن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو کہا بہت بہتر تو اس بڈھی کو پیلے واللہ اسکا منہہ نہ ٹھنڈا ہی اور نہ اسکے چھاتیان اُٹھے ہوئے ہین اور نہ اسکے پیٹ مین بچہ ٹھہرنیکی امید ہی اور نہ اسکو مرد ہی اور نہ اسکو دودھ ہی پھر عیینہ شرمندہ ہوکے چھے حصون پر راضی ہوکر اسکو دیا جب تمام بندیوانون کو انکے حوالے کئے تو حضرت انسے پوچھے مالک بن عوف کہان ہی لوگ کہے اُس نے طائف مین ثقیف کے یہان ہی حضرت فرمائے تم اسکو

اطلاع دیوے کہ تو اگر مسلمان ہو کے آویگا تو مین تجکو تیرے عورت بچے مال اسباب دیویگا اور تجھے سو اونٹ انعام دیویگا سو مالک
یہہ سنکر طایف سے بھاگ کر حضرت پاس آ کے ایمان لایا حضرت اُسکو وعدے کے موافق سب دئیے اور اسکی قوم والے جو ایمان لائے
اُنکا سردار کئے اور مال باقی بعد خمس جو حضرت کا حصہ تھا اس مین بڑے بڑے عمدہ لوگ جو نو مسلم تھے اُنکا دل اسلام
پر مضبوط ہونا کر کر انعامات دئیے چنانچہ ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث
بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور علا بن حارثہ ثقفی اور عُیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور
مالک بن عوف اور صفوان بن اُمیہ ایک ایک کو سو سو اونٹ مرحمت کئے اور بھی لوگوں کو سو سے کم دئیے جب کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم قریش کو اور دوسرے قبیلے والوں کو دئیے اور انصار کو کچھ نہ دئیے تو بعضے انصاریان دلگیر ہو کے کہنے لگے کام کے وقت ہمکو
بلواتے ہین اور انعامات دوسرونکو ملتے ہین سو حضرت یہہ کیفیت سنکے انصار کو جمع کئے اور خدا تعالی کا حمد و ثنا کر کر فرمائے سنا
ہون تم دلگیر ہوئے ہو سو کیا تم گمراہ تھے جو تمکو اللہ تعالے ہدایت دیا اور فقیر تھے جو اللہ تعالی غنی کیا اور تمھارے بیچ دشمنی
تھی جو اللہ تعالے تمھارے دلون مین دوستی ڈالا انصار کہے درست خدا کا اور رسول کا ہمارے پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے کیون
تم اسکا جواب کہو انصار عرض کئے ہم کیا جواب دین خدا کی اور رسول کی ہم پر منت اور فضل ہے حضرت فرمائے اگر تم یون
کہوگے تو سچ کہے تو جھٹلاتا ہوا آیا سو ہم تیری تصدیق کئے اور کم زور ہو کے آیا ہم مدد کئے اور بھاگ کے آیا ہم جگہہ دئیے اور محتاج
ہو کے آیا ہم سلوک کئے انصار کہے ایسا نہین بلکہ اللہ و رسول کی منت ہم پر ہے بعد فرمائے ای انصار یہہ لوگ نو مسلم تھے
اُنکے دلونمین الفت پر کے اسلام قوی ہونا کر کر مین نے دیا اور تمکو تمھارے اسلام پر چھوڑا تمکو کیا اسباب کی خوشی نہین
لوگ اونٹان بکریان لیجاینگے اور تم اپنے ساتھ رسول اللہ کو لیجاتے ہین قسم ہے مجکو اسکی کہ نفس میرا اسکی قدرت مین ہے اگر ہجرت
نہ ہوتی تو مین بھی انصار مین کا ایک مرد ہوتا اگر لوگ ایک راہ سے جاینگے اور انصار ایک راہ سے جاینگے تو مین بھی انصار کی راہ سے
جاؤنگا لوگ میرے ظاہر کا لباس ہین تو انصار میرے باطن کا لباس ہین میرے بعد تمکو حصول مین گھٹاؤ ہوگا سو تم صبر کرو یہان تک میرے
پیر سے حوض کوثر پر تم ملاقات کروگے بعد فرمائے یا اللہ رحم کر انصار کو انصار کے بچون کو اور بچون کے بچون کو پھر انصار اس قدر روئے
کہ اُنکے داڑیان اشک سے تر ہوئے اور کہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم راضی ہوئے القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جعرانے مین تیرہ دن
رہکے ذی القعدہ کی اٹھارھوین چہارشنبے کی شب کو عمرے کا احرام باندھکے نکلے اور مکے کو جاکے عمرہ بجالائے اور مکے کی نظامت عتاب بن
اسید کے نام سے مقرر کئے اور معاذ بن جبل کو لوگونکی تعلیم اسطے مقرر کئے اور مدینے کو سدھارے حضرت مدینے سے نکلے سو دو مہینے سولہ روز کے

داخل ہوئے اور ذی الحجہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اُنکا نام ابراہیم رکھے اور اسی
سال بی بی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اسی سال مدینے میں منبر بنائے اور اسی سال نبی صلے اللہ
علیہ وسلم ام المومنین بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہے سو وہ بی بی عرض کیے یارسول اللہ اب میرے دل میں مرد کی خواہش نہیں لیکن
مجھے یہہ منظور ہے قیامت میں میرا حشر آپکی بی بیوں میں ہونا اور آپکے عورتوں میں میرا نام داخل رہنا سعادت سمجھی اور میں
میرا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیتی ہوں یہہ سُنکے حضرت اُس ارادے سے گذرے اور اُنکا دن بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا کو دیے اور اسی سال کفار اپنے طریق پر حج کے مناسک ادا کیے اور عتاب بن اسید مسلمانوں کے ساتھ حج کیے نوان سال
ہجری محرم میں عیینہ بن حصن کے ہمراہ پچاس سوار کرکے بنی تمیم پر روانہ کیے دنکو چھپتے شب کو چلتے آخر اُنکے مقام پر پہنچکے اُنکو
غارت کیے اور اُنکے جانور اور گیارہ مرد اور اکیس عورت اور تیس بچے غنیمت ملی وہ قوم تایب ہوکر حاضر ہوئے اور اسلام لائے
سو حضرت اُنکا اسباب وغیرہ اُنکو پھیر دیے اور اسی مہینے میں صدقات وغیرہ وصول کرنے واسطے عاملوں کو اطراف میں روانہ
کیے اور صفر میں قطبہ بن عامر کے ہمراہ بیس آدمی دیکر بنی خثعم پر روانہ کیے اُنپر شبخون کرے چند شخص اُنکے مارے پڑے اور
اُنکے عورتاں اور جانور وغیرہ غنیمت ملی سو مدینے کو لائے اور اسی مہینے میں بنی عذرہ کے لوگ آکے ایمان لائے اور ربیع الاول
میں ضحاک بن سفیان کے ہمراہ لوگوں کو دیکے بنی کلاب پر روانہ کیے پھر اُنکو اسلام کی دعوت کیے تو وہ قبول نہ کرکر جنگ پر مستعد ہوئے
سو مقابلہ ہوا اور کافروں کو ہزیمت ہوئی اُنکا اسباب غنیمت ملا اور ربیع الآخر میں علقمہ بن مجزز مدلجی کے ہمراہ تین سو آدمی
دیکر حبشیوں پر جو جدہ میں ہنگامہ کرتے تھے سو روانہ کیے اور اُنکا ٹھکانا ایک جزیرہ میں تھا سو دریا پیر کے وہاں گئے اور
وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی مہینے میں علی مرتضی کے ہمراہ ڈیڑھ سو آدمی انصار کے دیکر بنی طی کا بت فلس کو توڑنے واسطے
روانہ کیے اور اُنکی سواری وغیرہ کو پچاس گھوڑے سو اُونٹ کردیے سو وہاں پہنچکے اُنپر شبخون کرے اور فلس بت کو توڑے
حاتم طی کا فرزند شام طرف نکل گیا اور اُنکا اسباب وغیرہ لیکے مدینے کو آئے حاتم طی کی لڑکی بھی اسیروں میں تھی سو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو آزاد کیے اُسنے اسلام لائی اور شام طرف جاکے اپنے بھائی عدی کو لائی اور اسی
مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محصن کو جناب طرف روانہ کیے اور رجب میں تبوک کا غزوہ ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی ہرقل شام میں فوج کشی کرتا ہے اور اُنکو یکسال کا درماہہ دیا ہے اور لخم اور جذام اور عاملہ اور
غسان کے قبیلے جو عرب میں ہیں سو بھی اُنکی موافقت کیے ہیں اور اُنکی ہراول بلقا تک پہنچ چکی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لوگون کو حکم کئے روم کے بادشاہ سے جنگ کرنیکے لئے تیاری کرنا عادت شریف ایسی تھی جنگ کو ایک طرف جاتے ہین تو دوسرا
طرف کی شہرت دیتے لیکن یہہ سفر دور و دراز کا ہی اور مخالف بڑی قوت و اقتدار والا ہی اسلئے سب کو کہہ دئیے لوگون کو معاش
کی تنگی تھی اور دہوپ کا لا بہت شدت سے تھا اور راہ مین اناج پانی کی قلت تھی اور مدینے مین میوے پکنے کا ہنگام تھا
لوگون کو سفر کرنا نہایت مشقت ہوئی منافقان اور جنگلی لوگ آکر بہانی کرکر رخصت لئے اور چند منافقان
کے گھر مین جمع ہوکر لوگون کو نہ جانے واسطے ورغلانا شروع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ چند
لوگ دیکے روانہ کئے کہ تم جاکے اس گھر کو جلادیو سو یہہ جاکے جلا دئیے اور لوگون کو جلدی سے تیاری کرو کرکر بہت تاکید
فرمائے اور تونگرون سے اعانت چاہے سو عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑا اور دس ہزار روپیا نقد اپنی طرف سے
دئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے حق مین فرمائے عثمان اس کے بعد کچھہ ہی کرو اُسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق مدد
کئے چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اساسا جو کچھہ تھا سو دئیے اور عمر فاروق اپنی آدھی زندگی دئیے پھر
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین محمد بن مسلمہ انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضے کو مدینے مین اپنے اہل وعیال کی محافظت
واسطے چھوڑ دئیے سو منافقان کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تھا اسلئے اُنکو یہاں چھوڑ دئیے علی مرتضی بھی یہہ گند باتان منافقون
کے سنکر شہر سے نکلے اور جرف مین جاکر حضرت سے ملے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُنکا احوال سُنکے فرمائے منافقان جھوٹ بولے
لیکن مین تمکو یہان رکھا ہون سو ہمارے لوگون کی محافظت واسطے رہو کیا تم راضی نہین ہوتے ہارون جس مرتبے
پر موسی سے تھے ویسا ہی تم میرے سے ہونا لیکن میرے بعد نبی نہین پھر علی کو مدینے طرف روانہ کئے اور آپ سدھارے العقبہ
حضرت ثنیۃ الوداع مین لشکر کا موجودات لئے سو تیس ہزار آدمی جنگی تھے اس مین دس ہزار گھوڑا تھا اور قبیلون مین
نشانان بیرقان بانٹے اور جھنڈا ابوبکر صدیق کے حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت پاس عنایت کئے اور اول
پر خالد بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو برنغار پر معین فرمائے اور عبد الرحمن بن عوف کو جونغار پر رکھے پھر حضرت
وہانسے پیشتر روانہ ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول منافقون کی ایک بڑی جماعت کے ساتھہ عذر ان بہانے بتا کر نکل
آئے اور ابو خیثمہ بھی حضرت کے ساتھہ نہ جاکے رہ گئے تھے سو ایک روز گرمی کے وقت گھر کو آئے تو اُنکو دو عورتان تھین
سو باغ مین دو منڈوے ڈال اسمین آب پاشی کرا اور پانی خنک کرا اور کھانا تیار کرکر رکھین ہین ابو خیثمہ اُنکے یہہ دیکھے
اور کہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دھوپ مین بارے مین جاتے ہین اور ابو خیثمہ نیسے ناز ونعمت مین رہنا

یہہ تو انصاف نہین واللہ مین اس مندوے مین نہ جاؤنگا جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ملون پھر اسباب چھپا ین
کر کر نکلے اور عمیر بن وہب بھی راہ مین جاتے تھے سو دونون ملگئے جب تبوک کے نزدیک پہنچے ابو خیثمہ عمیر کو کہے مین تقصیر مند
ہون سو تم بعد آؤ مین اکیلا حضرت پاس جاتا ہون غرض دور سے انکو دیکھہ کے صحابہ کہے کوئی شخص آتا ہی حضرت
فرمائے ابو خیثمہ ہو سو ابو خیثمہ جاکے اپنا قصہ عرض کیے حضرت فرمائے تو آیا سو خوب کیا القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جب مدین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا گذر حجر پر جو ثمود کا ٹھکانا تھا ہوا اصحابہ کو تاکید کیے کہ انکی بستی کا پانی مت پیو
اور اس سے وضو کرو اور کھانا مت پکاؤ اور آپ منہہ پر چادر اوڑکے سواری وہان سے جلد چلائے اور فرمائے یہہ ظالم لوگون کے
گھرون مین تم مت جاؤ مگر روتے مبادا تمکو کچھ آسیب نہ پہنچے اور جب منزل گاہ مین پہنچے لوگون کو تاکید کیے آجکی شب کوئی آدمی
اکیلا نہ نکلنا سو دو شخص بنی ساعدہ کے نکلے ایک تو جاے ضرور واسطے نکلا اور دوسرا اونٹ گم گیا سو ڈہوندنے نکلا پہلے کا تو گلا
گھونٹ گیا اور دوسرا باد لیکے اڑ گیا حضرت سے عرض کرنے مین فرمائے مین تو اول ہی تمکو جتا دیا تھا پھر جس کا گلا گھونٹ گیا تھا اُس
دعا پڑھکے پھونکے سو درست ہوا اور دوسرا شخص بنی طی کے پہاڑون مین جاکے پڑا طی کے لوگ اپنے ساتھہ اُسکو لائے اور ایک روز
راہ مین پانی نتھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگے مینہہ برسا لوگ سیراب ہوئے اور ایک روز حضرت کا اونٹ گم ہوا لوگ
ڈھونڈنے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم کے اسباب کے ساتھہ تھا سو کہا محمد آپ نبی ہون کر کر کہا کرتے ہین اور آسمان
کی خبر دیتے ہین کیا اپنا اونٹ کہان ہی سو معلوم نہین یہہ کہتے وقت عمارہ وہان تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر تھے سو حضرت فرمائے ایک شخص ایسا کہا خدا کی قسم مجھے غیب کے سب باتون کی خبر نہین وہی بات معلوم ہوتی ہی جو
اللہ تعالی معلوم کروایا اور اب اس اونٹ کی خبر دیا وہ فلانے مقام پر فلانی جگہہ ہی اسکی مہار درخت مین اٹکی ہی سو
جاکے وہانسے لائے عمارہ وہانسے اُٹھہ کر اپنی جگہہ مین آئے اور اپنے پاس کے لوگون کو کہے حضرت ایسا کہے انکے لوگ بولے وہ بات
ابھی فلانہ بولا عمارہ اُسپر غصہ ہوکر اپنے پاس سے نکال دئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ سے آئے تھے
راہ کی سختی دیکھہ رہجاتے تھے اور بعضون کے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہجاتے حضرت کو انکا احوال کہے تو فرماتے اگر
اسکے نصیب مین خوبی ہو تو آکے ملیگا و اگر نہین تو اُسکا نہ آنا ہی بہتر ہی سو ایک روز ابوذر رضی اللہ عنہ چھوٹ گئے حضرت
کو عرض ہوئی ویسا ہی فرمائے پھر ابوذر جو رہگئے تھے سو اونٹ اُنکا چل نہین سکا ابوذر اونٹ کو چھوڑ کر اپنا اسباب پیٹھہ پر
اٹھا لیکر حضرت کو ملنے چلے آتے تھے کہ دور سے ایک شخص دیکھکے کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آتا ہی حضرت فرمائے ابوذر ہو پھر انہین تھے

حضرت فرمائے اللہ ابوذر کو رحم کرے اکیلا چلتا ہی اکیلا مریگا اکیلا حشر ہوگا غرض عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابوذر ربذہ مین
رہا کرتے تھے سو اسی جگہہ میرے وہان سوائے انکی عورت اور غلام کے کوئی نہ تھا سو انھون کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر راہ پر رکھو
پہلا قافلہ رستے سے جو گذریگا اسکو بولو یہہ ابوذر صحابی ہی اسکو دفن کرو پھر ویساہی انکو کفن پہنا کر رستے پر رکھے پہلا قافلہ
جو گذرا اُس مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو یہہ کیفیت بیان کئے عبداللہ بہت روئے اور انکو دفن کئے اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کئے القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کو پہنچے وہ ایک مکان کا نام ہی مدینے اور شام کے
بیچا بیچ مین بعضے کہتے ہین مدینے سے چودھہ روز کے رستے پر ہی غرض لشکر جب وہان اُترا تو پانی نہ تھا مگر ایک چشمہ کہ اُسمین سے
پانی کی ایک باریک جھیل نکلتی تھی حضرت لوگون کو تاکید کرکے تھے تم وہان پہنچیکے تو مین آئے سوائے اسکا پانی خرچ مت کرو باوجود
تاکید کرتے پر بھی منافقان اول ہی انکے پانی خرچ کئے حضرت تشریف لاکے دیکھے تو اُسمین پانی نہین حضرت اُنپر لعنت کئے
اور چشمے مین اُتر کر پتھرون کے درمیان سے جو جھیل باریک نکلتی تھی وہان اپنا دست مبارک رکھکر دعا مانگے اور
وضو کئے پھر اُسمین سے پانی کا بکا نکلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرمائے اگر تمھارا کوئی شخص زندہ
رہا تو دیکھیگا یہان اس پانی سے بہت دور تک سرسبز رہیگا سو ویساہی ہوا غرض حضرت تبوک مین مقام کئے ایلہ
کا حاکم یحنہ بن رؤبہ آکے صلح کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بھی جزیہ دینا قبول کئے اور دومۃ الجندل
تبوک کے قریب تھا اور وہانکا حاکم اکیدر بن عبدالملک نام ایک شخص تھا اسکا مذہب نصرانی اور بڑی قوت واقتدار رکھتا
تھا سو حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ چارسو بیس سوار دیکے روانہ کئے اور فرمائے اُس شب کو جنگلی گائے کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو
اسیر کرکے یہان لے آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے جب اسکے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب تھی اکیدر بالاخانے پر اپنی عورت
کے ساتھہ بیٹھا تھا سو جنگلی گائے آکے حویلی کے دروازے کو سنگون سے گھسنے لگی اکیدر عورت سے کہا دیکھو کیا نادر اتفاق ہی ہمیشہ
ہم دو تین روز کی راہ پر جاکے بہزار مشقت شکار کرتے ہین آج آپہی سے آیا ہی عورت کہی ایسے شکار کو کیا چھوڑ دیتے ہین تو
کہا اسکو کہان چھوڑتا ہون مین جاکر جلد گھوڑے کو زین بندوائے اور چند قرابتیان رفقا کو لیکے نکلا خالد تو اسی کے
شکار واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لئے اسکا بھائی حسان مارے پڑا لوگ ساتھہ کے بھاگ گئے اور اکیدر کو پکڑ کر
حضور مین حاضر کئے حضرت اُسکو امان دئے اور اُسپر جزیہ مقرر کئے اور دو ہزار اونٹ اور آٹھہ سو گھوڑا اور چارسو بکتر اور
چارسو نیزے لیکر اُسکو چھوڑ دئے اور ہرقل روم کا بادشاہ حمص مین اُترا تھا اُسکو نامہ لکھے اور اسلام کی

دعوت کئے اُسنے جواب مین لکھا مین مسلمان ہون حضرت فرمائے عدو اللہ جھوٹ بولتا ہی غرض تبوک مین بیس روز کے
قریب رہے سو نماز قصر سے پڑھا کرتے تھے اور رومیون پر ہیبت ہوئی سو جنگ کا خیال نہ کئے اور حضرت بھی جنگ نہ کرکے مدینے
کو چلتے جب مدینے کے قریب پہنچے ذی اوان مین آئے جو مدینے سے ایک کوس کے فاصلے پر تھا اور وہان منافقان ایک مسجد بنا کے
تبوک کو جانیکے قبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ آپ وہان تشریف لاکے ایکبار نماز پڑھنا تا کہ ہم اپنے معذور لوگون کے
ساتھ نماز پڑھا کرین حضرت انکو جواب دئے اب تو جنگ درپیش ہی لیکن پھر کے آتے وقت وہان نماز پڑھونگا اور منافقان وہان
مسجد جو بنائے تھے سو محض مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور دشمنون کو وہان جمع کرکر منصوبے کرنا جب حضرت یہان مقام کئے
تو اللہ تعالی انکے ارادے پر آگہی دیا حضرت اسکو تڑوا کے جلوا دئے جب مدینے مین آئے تو منافقان آکے عذر ان ظاہر کر توبہ کر کر جانے لگے
اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ کہے ہمکو کچھ عذر نہ تھا جو کہین اگر ہم آج جھوٹ کہین تو شاید اللہ تعالے
ہمکو رسوا کریگا حضرت فرمائے تمھارے حق مین خدا تعالے کے یہان سے حکم آنے تک تم صبر کرنا اور حضرت لوگون کو تاکید
کئے اِن تینون شخصون سے کوئی بات نہ کرنا پھر رستے مین پھرے تو انسے کوئی بات نہین کرتا زمین انھون پر تنگ آئی
کھانا پینا چھوڑ دئے کعب جوان تھے مسجد کو نماز واسطے جاتے روز بازار کو نکلتے دوسرے دونون صاحبان ضعیف تھے سو نکلنے
کی طاقت باقی نہ رہی چالیس روز کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آدمی انکے حکم پہنچایا اپنی عورتون سے پرے رہو
کعب اپنی عورت کو کہے تو جا کے اپنے لوگون مین رہ بعد اللہ جو حکم کریگا ہی سو کرینگے ہلال بن امیہ کی عورت جاکے حضرت سے
عرض کئی اپنا مرد بہت بوڑھا ہی اسکے پاس خدمت کو آدمی نہین مین اسکی خدمت مین رہنا بھی کیا منع ہی حضرت فرمائے
خدمت کرنا مضایقہ نہین پر عورت سے صحبت نہ کرنا اُن کی انھین چلنے کی طاقت نہین سو عورت پاس کیا جائیگا اُس
روز سے آج تک روتا ہی سو آنکھ سوکی نہین جب پچاس روز ہوئے انکا توبہ خدا تعالی کے یہان مقبول ہوا اور یہ آیت اُتری
طائف کے
وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا الآیہ اور حضرت جو تشریف لائے سو رمضان مین مدینے کو پہنچے اور اسی مہینے مین
لوگ ثقیف اپنے یہان سے چند لوگ کو روانہ کئے تا ایمان سے مشرف ہوین لیکن شرط کرنے لگے کہ ہمکو نماز معاف کرنا
اور تین سال تک لات جو بت ہی اسکو نہ توڑنا اور دوسرے بتون کو ہم ہمارے ہاتھ سے نہ توڑینگے حضرت فرمائے جس دین مین نماز نہو وہ
دین خوب نہین اور لات کو مین باقی نہ رکھونگا لیکن ابو سفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھیجتا ہون وہ آکے توڑینگے اور دوسرے
بتون کو تم اپنے ہاتھ سے مت توڑو ہم تڑوا دیگے غرض بہت نا نہین کرکر آخر قبول کئے اور اسلام لا کر کے تمام قوم

مسلمان ہوئی اور وہ دو قوم ثقیف کو بُت توڑنے بھیجے سو اُسکو توڑے اور ذی القعدہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے واسطے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حاج کر روانہ کئے جب ضجنان کو پہنچے علی مرتضیٰ کو حضرت اپنے اونٹ پر بٹھا کے روانہ کئے
تا لوگون کو برات سنادین اُنھون کو برات سنانے بھیجے کیونکہ عادت عرب کی ایسی تھی کہ قرابت والا برات سناتا
ابوبکر صدیق سے جب ملے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہین یا تابع تو علی مرتضیٰ کہے امیر نہین مین تمھارا تابع
ہو کے آیا ہون پھر دونون صاحبان مکہ کو گئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانون کے ساتھ حج کو قائم کئے اور کفار
اپنے طریقے پر مناسک ادا کئے اور نحر کے روز جمرون کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکون کو سنا دئے کہ اس سال کے بعد اگلے
سال سے کوئی مشرک حج نہ کرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرنا اور جن مشرکون کے ساتھ صلح ہو کے ایام مقرر ہو چکے ہین تو وہ ایام
تمام ہونے تک عہد و ذمہ باقی ہے اور جن کے لئے ایام معین نہین اُنھون کو چار مہینون کا میعاد ہے کہ اس عرصے مین اپنے
کو جہان کہین کہ امن ہے وہان پہنچا دے جب مناسک وغیرہ سے فراغت ہوئی دونون صاحبان مدینے کو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقون کا چودھری تھا موا اور اسی سال
حضرت اپنی بیبیون پاس ایک مہینے تک جاؤنگا کر کر ایلا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس آئے سو اس
سال کو وفود کا سال کہتے ہیں؛ وفد اُسکو کہتے ہیں کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ کے تئین حاکم کی خدمت مین سوال و جواب
کرنے روانہ کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو دعوت کرنے لگے اور جنگون مین اکثر مسلمانون کو غلبہ ہوتا تھا
اور اسلام کی حقیقت اور حضرت کی سچائی سبھون پر معاینہ ہونے لگی تو عربون کی قوم کہتے تھے قریش سب عربون کے پیشوا ہین
اور محمد کے احوال سے خوب واقف ہین اگر قریش تابع ہو گے تو ہم بھی تبعیت قبول کرینگے جب قریش کا حال دیکھ چکے حضرت کی خدمت
مین انکی طرف سے وفود آکر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم کی وفد آئی چنانچہ اسکا ذکر آ چکا اور اسی سال ثقیف
کی وفد آئی انکا احوال بھی گذر چکا اور اسی سال بنی عامر کی وفد آئی اُن مین عامر بن الطُفیل اور اربد بن قیس بن
جزء بن خالد بن جعفر اور جبار بن سلمی بن مالک بن جعفر تھے یہی تینون اُنکے بڑے شیاطینون مین تھے اور عامر آیا تھا سو
مردود حضرت کو دغا سے مارنا کر ارادہ کیا تھا اور اربد کو کہا تھا مین محمد کو باتون مین لگاتا ہوں اور تو اسکو قتل کر غرض
حاضر ہو کے حضرت کو کہنے لگا ای محمد مین کچھ کہتا ہون خلوت مین چلو حضرت فرمائے نہ آؤنگا جبتک تو ایمان نہ لاوے
مکر اسیکو کہنے لگا اور اربد مارنیکا انتظار کر رہا تھا اور حضرت اسکو وہی جواب فرماتے تھے آخر عامر بولا تیرے پر سوار اور پیدل

لا کے بھر دیونگا جب اُٹھے پھر احضرت فرمائے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا ای اللہ تو بس ہی میری طرف سے عامر کو پھر تو یہہ لوگ
حضرت پاس سے نکلے عامر اربد کو پوچھا تو نے کیا کیا اربد کہا کیا کرون جب مین مارنیکا ارادہ کرتا تھا میرے اور اُسکے بیچ تو آجاتا تھا
اور تو ہی دستا تھا اُن نہین دستا سو مین تجھے کیون مارون غرض وہ لوگ جاتے تھے راہ مین عامر بن الطفیل کو گلے مین طاعون
لگی سو مر گیا اور اربد اپنی قوم پاس گیا لوگ پوچھے کیا حال ہے بولا محمد نے مجھے ایک خدا کی عبادت کو کہا اگر اب وہ یہان ہوتا
تو مین اسکو تیرون سے مارتا یہہ بول کے دو روز کے بعد اپنے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بجلی پڑ کے اُن اور اُسکا اونٹ دونوں جلگئے
اور عامر بن الطفیل یہہ وہی مردود ہے جو بیر معونہ مین ستر قاری جن کو ابو براء امان دیکے لیگیا تھا سو اُنکو قتل کرا تھا
اور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو بھیجے سو آ کے اونٹ کو مسجد مین بٹھایا اور اُسکے پانون کو باندھا
اور لوگون سے پوچھا محمد کون ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سو لوگ حضرت طرف اشارہ کئے اُسنے
عرض کیا مین تون کو قسم دیکے پوچھونگا میرے سے خفا نہ ہونا حضرت فرمائے جون پوچھنا ہے پوچھ بولا تمکو تمھارے رب کی
قسم ہے کیا تمکو رسول کر کر بھیجا حضرت فرمائے ہو پھر قسم دیکے پوچھا کیا اللہ تمکو پانچ نماز پڑھنا کرا امر کیا حضرت فرمائے ہان پھر
روزہ ہنیکا پوچھا بعد زکوٰۃ کا پوچھا حضرت اُسکو ہو کر کر جواب دیتے تھے سو اُسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام
قوم ایمان لائی اور اسی سال عبد القیس کی وفد آئی اور یہہ لوگ اول ہی ایمان لائے تھے اور حدیث کی روایتون سے معلوم
ہوتا ہی کہ عبد القیس کے قبیلے والے دو بار آئے تھے پہلے بار تیرہ شخص آئے تھے اور اس سال چالیس مرد آکے ایمان کے ارکان وغیرہ
پوچھکے گئے اور اسی سال بنی حنیفہ کی وفد آئی اُس مین مسیلمہ کذاب تھا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھے ولی عہد کرے تو
مین تابع ہوتا ہون پھر حضرت اسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین خرما کی چھڑی تھی سو فرمائے اگر تو یہہ چھڑی مانگے تو مین تجھے
نہ دونگا اور اللہ کا حکم تجھ پر جو ہے سو نہ ٹلیگا اور تو منہہ پھیر کے جائیگا تو اللہ تیرے تئین مار یگا اور مین جو خواب مین دیکھا تھا
سو وہ تو ہی ہے اور اُنھون ثابت بن قیس میری طرف سے تجھے جواب دیگے اور آپ پھر کے آئے غرض اُسنے اسلام نہ لایا اور
یمامے کو جا کے آپ بھی نبوت کا دعوا کیا سو آخر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مارے گیا اور خواب دیکھے تھے سو یہہ تھا کہ
حضرت کے ہاتھ مین سونیکے دو کڑے تھے اُس سے حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خواب مین وحی ہوئی کہ اُنکو پھونک دے پھر پھونکے دونون
اڑ گئے اس کی تعبیر یہہ کئے کہ اپنے بعد دو جھوٹے نکلینگے سو ایک تو یہی مسیلمہ تھا اور دوسرا اسود عنسی جو صنعا مین نکلا تھا اور
اسی سال بنی طی کی وفد آئی زید الخیل اُنکے سردار تھے سو اسلام لائے اور حضرت اُنکو زید الخیر کر کر نام رکھے اور فرمائے عرب کے

سرداروں کی میں تعریف سنتا جنکو آتے جیسا سنتا ویسا نہیں پاتا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے تھے اُن سے بڑھکے پایا اور اسی سال
بنی کندہ کی وفد آئی اسی یا ساٹھ سوار تھے اور انکے جبّوں کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت پوچھے کیا تم مسلمان نہیں ہوے تو کہے ہو چکے
حضرت فرمائے پھر حریر کیا واسطے تمھارے گلوں میں ہے پھر وے اسکو پھاڑ دئیے اور اسی سال یمن سے حمیر کی وفد آئی اور
اسی سال ازد کی وفد آکے اسلام لائی انکا سردار صرد بن عبد اللہ تھا اسی کو حضرت انکا بڑا کر دیے اور تاکید فرمائے
یمن کے جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں اُنسے تم جہاد کرو یہ لوگ جاکے جرش پاس اُترے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت
کئے وہ لوگ قبول نہ کئے یہ لوگ انکو ایک مہینہ محاصرہ کر کر پھرے کفار کے خیال میں یہ بات گئی کہ وہ ہمسے عاجز ہو کر بھاگے ہیں سو انکا پیچھا
کئے لڑدیاں انکو دامین آنے دیکر کُشر پہاڑ پاس جرش کے بہت لوگوں کو قتل کئے القصہ جرش کے لوگ یہ جنگ ہونیکے قبل اپنے
یہاں کے دو شخص کو روانہ کئے تھے کہ تم مدینے کو جاکر مسلمانوں کا کیا طریقہ ہے سو دریافت کر کر آؤ غرض دونوں شخص ایک روز حضور میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے حضرت اُنسے پوچھے شُکر پہاڑ کہاں ہے وہ کہے ہمارے ملک میں ایک پہاڑ ہے اسکا نام کُشر حضرت
فرمائے اسکا نام فی الحقیقت شُکر ہے کُشر نہیں وہ کہے خوب لیکن وہاں کیا ہے حضرت فرمائے اس گھڑی اللہ کے اونٹاں وہاں
نحر ہوئے ہیں وہ دونوں حضرت کے پاس سے اٹھکر ابو بکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما پاس آئے یہ صاحبان انکو کہے
تم سمجھے حضرت کیا فرمائے کہے نہ بولے تو حضرت خبر دئیے کہ تمھاری قوم کا وہاں قتل ہو رہا ہے تم حضرت سے اپنی قوم کے لیے دعا چاہو
وہ دونوں جلد حاضر ہو کے حضرت سے دعا چاہے حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اب قتل انکا موقوف کر جب وہ دونوں اپنے
شہر کو آئے تو معلوم ہوا اسی وقت وہاں جنگ ہو رہا تھا پھر بعد جرش کے لوگ آکر ایمان لائے اور اسی سال بنی مزینہ
کے چار سو آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال نجران کے نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہاں کے نصاری کو خط روانہ کئے
سو انکے اسقفان باہمدیگر مشورت کر کر اپنے یہاں کے ساٹھ آدمی حضرت پاس روانہ کئے اور انکا ایک بڑا اسقف بھی اس جماعت
کے ہمراہ تھا اسکا نام ابو حارثہ غرض راہ میں ایک روز ابو حارثہ کا خچر ٹھوکر کھایا ابو حارثہ کا بھائی کرز جناب میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بات کچھ بے ادبی کی کیا ابو حارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا نبی امی کہ ہم جسکا انتظار کرتے تھے وہ یہی ہے اسکو تو کچھ مت بول
کرز کہا اگر نبی موعود یہی ہے تو تو ایمان کیا واسطے نہیں لاتا ابو حارثہ بولا نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہیں اور ہمکو
بہت سی انعامات جاگیرات دئیے ہیں سو انکے خلاف ہے اگر میں ایمان لاؤں تو یہ سب فائدے جاتے رہینگے اسلئے میں
ایمان نہیں لاتا القصہ وہ جماعت مدینے کو آئی جب نماز کا وقت آیا چاہے مسجد شریف میں نماز پڑھیں صحابہ انکو منع کرنا چاہے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے منع کیا واسطے کرتے ہو سو وہ مشرق طرف منہہ کر کر نماز پڑھے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت
کئے وہ لوگ اسلام نہ لائے اور حضرت سے سوالات کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے جواب دئے آخر پوچھے عیسیٰ کے حق مین تم
کیا کہتے ہین حضرت نے مسیح کا شان کہے وہ تمام کئے مسیح خدا کا بیٹا ہی کر کر جھگڑنے لگے اور بیہودہ تقریران شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا نہین
تو کہو وہ کیسا پیدا ہوا سو یہہ آیت اتری اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا
حق بات ہی تیرے رب کی طرف سے پھر تو مت رہ شک مین پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجہسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجکو
تو تو کہہ آؤ بلا وین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر
دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے چلے نصاری کا اسقف ابو حارثہ یہہ دیکھکے کہا مباہلہ کرنا مناسب نہین اگر مباہلہ کروگے تو روے زمین پر کوئی
نصرانی باقی نہ رہیگا صلح کرنا بہتر ہے پھر جزیہ قبول کر کر روانہ ہوئے اور اس اسقف کا بھائی کرز چند روز کے بعد آکے ایمان لایا
اور اسی سال طارق بن عبد اللہ اور اسکی قوم مدینہ سے آکر ایمان لائی اور اسی سال تجیب کی وفد تیرہ آدمی یمن سے آئے اور اپنے
مال کی زکوۃ حضرت کے حوالے کئے حضرت انکا بہت اکرام کئے اور انکی ضیافت تکلف سے کئے اور سب لوگون کی نسبت انکو جلد وقت انعام
بڑھکے دئے اور اسی سال بنی سعد ہذیم کی وفد آکے اسلام لائی اور اسی سال بنی فزارہ کی وفد دس آدمی کے قریب آکے اسلام لائے
اور وہی ملک مین قحط ہوا تہا کر کر شکایت کئے حضرت دعا مانگے سو مینہہ برسکے قحط دفع ہوا اور اسی سال بنی اسد کی وفد دس
آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال بھرا کی وفد مین سے تیرہ شخص آکے مقداد رضی اللہ عنہ کے یہان اترے مقداد انکو حلوا جسکو حیس
کہتے ہین تیار کر کر کھلائے اور کچھہ حلوا اس مین کا رہ گیا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان بھیجے حضرت نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے گھر مین تھے سو اس مین ہاتھ ڈال کے تناول کئے اور گھر مین جو لوگ تھے سو سب انکو کھا کے سیر ہوئے اور باقی بھی مقداد
کے یہان بھیجے وہ مہمان رہے تک اسی کو کھاتے تھے سو ایک روز پوچھے کیا تم اسکو ہر وقت پکاتے ہو کیونکہ ایسا خوب
کھانا ہمکو ہر روز میسر نہین ہوتا مقداد کہے پہلے روز تم جو کھا کے رہ گیا تہا سو کو مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان بھیجے

بھیجی حضرت کا ہاتھ اس مین پہنچنے سے اس قدر اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگون کا ایمان قوی ہوا اور فرائض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ
ہوے اور انکو حضرت انعام دیے اور اسی سال ذی مرہ کی وفد تیرہ آدمی آکے ایمان لائے اور اپنے شہر مین خشک سالی ہی کر کر شکایت
کیے حضرت دعا مانگنے بعد جب اپنے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت حضرت دعا مانگے اسی روز مینہہ پڑا اور اسی سال صدا کی قوم
کے پندرہ شخص آکے اسلام لائے اور اسی سال بنی عبس کی قوم کی وفد آکے ایمان لائی اور اسی سال ازد کی وفد آئی سات
شخص تھے حضرت سے باتان کرنے لگے سو انکے باتان حضرت کو پسند آئے حضرت فرمائے کہو تم کون ہین عرض کیے ہم مومن ہین حضرت
فرمائے تم مومن ہین تو ایمان کی کیا حقیقت ہی سو بیان کرو کہے پندرہ خصلت ہین اُنمین پانچ خصلت تو آپکے یہان ایلچیان جو آئے
تھے سو ہمکو تاکید کئے اور پانچ خصلتان کا آپ ارشاد کیے اور پانچ خصلت ہم جاہلیت مین اُسکو کیا کرتے تھے آپ اسکو پسند کرین تو
اُسکو باقی رکھو نہین تو موقوف کرو حضرت فرمائے وہ کون سے پانچ خصلت ہین جو میرے ایلچیان کہے وہ عرض کیے اللہ پر اور
اُسکے فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور مرے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا حضرت فرمائے مین جو کہا سو پانچ چیز کیا
ہین عرض کیے کہنا لا الٰہ الا اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا طاقت
ہو تو حضرت فرمائے جاہلیت مین جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہی عرض کئے فراغت پر شکر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور ملاقات
کی جگہہ پر سچ کہنا اور دشمنون کی برائی پر خوشی نکرنا حضرت فرمائے تم لوگ بڑی حکمت اور علم والے ہو اپنے فقہ جاننے کے رو سے قریب ہی کہ
انبیا ہونے بعد فرمائے بھی مین پانچ خصلت کہہ دیتا ہون سو پورے بیس ہوتے ہین اگر تم ایسے ہین تو آپ کھائیگے سو اُسکو جمع مت کرو اور
نہ رہیگے سو گھر نہ بناؤ اور اپنے ہاتھ سے جانیوالی چیز پر مت دھوکو اور خدا جو اسکی طرف جانا ہی ڈرو اور جہان کہین کہ
آخر جاکے بسنا ہی اُسکو حاصل کرنے مین رغبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد کئے اور اُسپر عمل کیے اور اسی سال بنی المنتفق کی وفد
آئی اور اسی سال فروہ بن عمر جذامی جو معان مین رہتا تھا اور بادشاہ روم کی طرف سے عربون پر جو روم کے تابع تھے حاکم تھا سو
اسلام لایا اور اپنی طرف سے ایلچی بھیجا اور ایک سفید خچر پیشکش کیا روم والون کو معلوم ہوا سو بلواکے قتل کیے اور اسی
سال یا اتے سو سال عدی بن حاتم طائی آکے ایمان لائے سابق مین حضرت کی فوج بنی طی کے ملک مین جب گئی تو حاتم
طائی کا فرزند عدی اپنی جورو بچون کو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اسیر ہوئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس عورت کو چھوڑ دیے اُسنے شام کے ملک کو اپنے بھائی کے یہان جاکے اُسکو خوب گالی گلوچ کئی اور بولی تو اپنے لوگون کو لیکے بھاگا
اور اپنے باپ کی ناموس کا پاس نکیا عدی کو کہیر لیے قصور ہوا مجھے جواب دینگا کچھ منہہ نہین غرض ہین جاکے انکے یہان اتری

عدی پوچھے یہہ شخص جو نکلا ہی اُسکے تابع ہونا کیا نہین اُسنے کہی جلد جا کے اسکے تابع ہونا اگر سچ نبی ہی تو البتہ جلدی جانیوالے
کو فضیلت ہی اگر بادشاہ ہی تجھ سے شخص کو اُسکے یہان ذلت ہو گی پھر عدی اس بات کو پسند کر کے مدینے کو آئے اور مسجد مین
جا کے حضرت پر سلام کئے حضرت انکو لیکے اپنے دولت خانے طرف چل دیے راہ مین ایک بوڑھی عورت حضرت سے ملکر کچھ اپنی حاجت
دیر تک بیان کی حضرت کھڑے ہو کے اُسکا تمام احوال سنے عدی نصرانی تھے اپنے دل مین کہے یہہ شخص بادشاہ نہین اسکے اخلاق
انبیا کی اخلاق کے مانند ہین بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجا کے انکو تکیہ دیکے کہے بجد ہو کر اس پر بیٹھا اور آپ زمین پر بیٹھے عدی اپنے
دل مین کہے یہہ اخلاق بادشاہون کے نہین ہین بعد حضرت فرمائے ای عدی تو کیا نصاری مین رکوسی مذہب نہین رکھتا تھا تو بولے
درست بعد فرمائے تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تھی اسکی چوتھائی نہین لیا کرتا تھا تو بولا لیتا تھا حضرت فرمائے تیرے دین
مین تجھ پر وہ حلال تھا عدی کہے درست اور دل مین سمجھے کہ یہہ نبی ہی بعد فرمائے شاید تو ایمان نہین لاتا ہی سو اس لئے کہ مسلمان
محتاج ہین عنقریب تو دیکھیگا اس قدر مالدار ہونگے کہ صدقہ لینے والا نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا انکو قلت ہی اور دشمنان بہت ہین
دیکھیگا عورت اکیلی قادسیہ سے اونٹ پر بیٹھکے آئیگی اور کعبے کا طواف کریگی راہ مین کسی کا خوف نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا کہ
سلطنت اوروں کو ہی سو دیکھیگا کسری کے سفید محلون کو فتح کرینگے اور اسکے گنج کو تقسیم کرینگے بعد عدی ایمان لائے عدی کہا
کرتے تھے دو چیزین دیکھ چکا اور تیسری بھی ہوگی کسری کا ملک فتح ہوا مین بھی اس مین شریک تھا اور اکیلی عورت کو دیکھا
بلا اندیشہ قادسیہ سے کعبے کو جاتی ہی تیسری بھی علامت ہوگی سو وہ بھی عمر عبد العزیز کی خلافت مین ہوئی دسوان سال
ہجری اس سال ربیع الاول کی دسوین کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم انتقال کیے اور اسی دن آفتاب کو گہن لگا لوگ کہنے لگے
ابراہیم کے موت کے باعث گہن لگا پھر حضرت نماز پڑھے اور خطبہ کیے اور فرمائے آفتاب اور چاند خدا کے نشانیون سے دو نشانی ہین کسی
کی موت وحیات سے انکو گہن نہین لگتا اور ربیع الاول یا جمادی الاولی مین خالد بن ولید کے ہمراہ فوج دیکے نجران کو روانہ کئے اور
فرمائے جا کر بنی الحارث اور بنی عبد المدان کو تین روز تک دعوت کرو اگر اسلام لاوین تو بہتر نہین تو جنگ کرو سو خالد
وہان پہنچکے اطراف مین سواران بھیجکے اعلام کرنے لگے کہ اسلام لاؤ سلامت رہینگے سب لوگ اسلام لائے خالد یہہ کیفیت لکھ کے حضرت کے حضور مین
روانہ کئے حضرت انکو خط کا جواب لکھے کہ تم انکے چند لوگون کو ساتھ لیکے آؤ سو قیس بن الحصین و یزید بن عبد المدان وغیرہ چند
لوگ کو ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہان رکھکے انعامات دیکر روانہ کئے اور قیس بن الحصین کو انکا امیر مقرر کئے اور اسی سال شعبان مین
خولان کی وفد دس شخص آکے اسلام لائے اور کہے ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوئے پھر انکو انعام دیکے رخصت کئے وہانکے بتون کو توڑ ڈالے

اسی سال رمضان مین سلامان کی وفد آئی سات آدمی تھے جاتے وقت انکو انعامات دیکے رخصت کیے اور انکے ملک مین مینہہ نہ تھا حضرت
دعا مانگی سو اسی روز وہان مینہہ برسا اور اسی مہینے مین غامد کی وفد دس شخص آئے اور بقیع الغرقد مین اترے اور اپنے ساتھ کے
لڑکے کو اسباب پر چھوڑ کے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لائے آنحضرت انکو دین کے چند احکام لکھوا دیے بعد فرمائے تمہارے
اسباب پاس کسکو چھوڑ آئے کہا ایک ہمارا لڑکا ہی اسکو رکھکے آئے ہین حضرت فرمائے وہ لڑکا سو گیا اور چور آکے تمھاری ایک گٹھری
لیگیا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری تھی حضرت فرمائے مضائقہ نہین تم گئے تک ملجائیگی پھر یہہ لوگ جلد اپنے مقام
پر آئے اور کیفیت دریافت کئے اسنے کہا مین سو گیا تھا کہ اسمین چور آکے گٹھری لیگیا ایکایک میری نیند ہوشیار ہوئی تو دیکھا
گٹھری نہین پھر مین اٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بھاگنے لگا مین اسکا پیچھا کیا اُن جہان کھڑا تھا اس
جگہہ پہنچا تو گڑا کھودا تھا سو معلوم ہوا مین اسکو کھودا تو گٹھری نکلی یہہ دیکھنے سے انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کے موافق
انکو انعامات دیکے رخصت کئے اور اسی رمضان مین علی مرتضے کے ہمراہ تین سو سوار دیکر یمن طرف روانہ کیے جاتے وقت اپنے
دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے اور نشان مرحمت کیے سو یمن طرف جاکے اول بنی مذحج کے قریون مین داخل ہوئے وہ لوگ
بھاگ گئے اور غنیمت ہاتھ لگی بعد انکی تمام قوم جمع ہوکر مقابلے آئی اسلام کی دعوت کیے سو قبول نکر کر جنگ شروع کئے تیران
مارنے لگے مسلمانان بھی جنگ پر مستعد ہوئے کفار مقابلے کا تعب لاسکے بھاگ گئے آخر انکے سرداران آکر ایمان لائے یہہ کیفیت
حضرت کو لکھکے روانہ کیے حضرت معاذ کو اور ابو موسی اشعری کو یمن کا حاکم بناکر دو صوبون پر دونون کو بھیجے اور
علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو حضور مین یاد فرمائے سو مکے مین آکر حضرت پاس حاضر ہوا اور ذو القعدہ مین نبی صلے اللہ علیہ
وسلم حج کو جانے واسطے تیاری شروع کئے اور لوگون کو بھی نکلنے کا حکم فرمائے اور مدینے مین ابا دجانہ کو نائب کیے اور پچیسوین
کو شنبے کے روز ظہر کی نماز پڑھکے نکلے اور عصر کی نماز جاکے ذو الحلیفہ مین پڑھے جب سرف کو پہنچے لوگون کو ایسا حکم کیے کہ
جسکے ساتھ ہدی ہے تو حج کا احرام باندھے اور جس نے ہدی نہین لایا اسنے احرام عمرے کا باندھے اور منزلان طے کرکر
ذی طوی مین اترے اور اتوار کے دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہان پڑھکے کوچ کیے اور ضحی کے وقت اوپر اترتے سے
مکے مین داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کئے اور پانچ روز تک احرام باندھکے رہے اور جمعے کے دن عرفہ تھا سو عرفات مین
وقوف کیے غرض یہان کے مناسک جب ادا ہوئے اور منی کو جب گئے خطبہ پڑھے اور حج کے تمام احکام بیان کئے اور خطبے مین یہہ بھی
کہے لوگون مین جو احکام حج کے بیان کرتا ہون اسکو خیال رکھکے سنو ایک سال کے بعد بھی تم مجھے یہان نہ دیکھوگے الغرض حضرت

چہارشنبے کو ذی الحجہ کی چودھوین تھی مکے سے نکلے اور سوریں کی راہ سے مدینے کو سدھارے اور راہ مین ایک روز خطبہ پڑھے اُس مین فرمائے لوگون مین تمھارے سا ایک بشر ہون عنقریب اللہ کے یہان سے مجھے بلاوا آئیگا تو مین جاؤنگا اس سفر مین حضرت کے ہمراہ جو لوگ مدینے سے نکلے انکے سوا تمام اطراف و اکناف کے لوگ آکے راہ مین شریک ہوئے سو نو دہزار دلتو ایک لاکھ چودھہ ہزار آدمی سے زیادہ تھے اور اس سال کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کیا اور کوئی قریشی اور ثقفی کافر باقی نہ رہا گیارھوان سال ہجری اس سال محرم مین نخع کی وفد دو سو شخص آئے اور مہمانون کے واسطے جو گھر تھا اُس مین اُترے بعد اُسکے حضرت کی ملاقات کئے اور وہ مسلمان اصل مین ہو چکے تھے پھر انکو معمول کے موافق انعام دئیے یہ آخری وفد ہے جو حضرت پاس آئی اور اسی ایام مین اسود عنسی یمن مین نبوت کا دعوا کیا اور لوگ اس پاس جمع ہوئے مسلمانان کے امر کو درہم برہم کیا حضرت کی وفات کے قبل تین چار روز کے فیروز دیلمی اسکو قتل کئے اور صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز لوگون کو تاکید کئے رومیون کے جنگ کی تیاری کرو اور اسامہ بن زید کو یاد فرما کے کہے مین تمکو اس لشکر کا سپہ سالار کیا ہون سو بلقا کی طرف جا کے ابنا کے لوگ جو تمھارے باپ کو مارے ہین سو انسے بدلا لیو اور صبح وقت پہنچکے انکو غارت کرو اور راہ جاننے والون کو ہمراہ رکھو اور جاسوسون کو آگے روانہ کرو اور تمکو فتح ہوئے بعد وہان رہو مت لوگ تیاری مین لگے کہ چہارشنبے کی شب کو حضرت دو پہر شب کے وقت بقیع کو جا کے مردگون کے واسطے دعا مانگے صبح کو حضرت کے سر مین درد ہوا اور تپ آئی اور ایک انصاری کے جنازے پر نماز پڑھکے حضرت محل مین تشریف لائے تو بی بی عایشہ کے سر مین درد تھا سو وارأساہ وارأساہ کہہ رہے تھے حضرت فرمائے میرے اول تم مرتے تو تمکو کیا تھا مین رہتا کفن پہناتا نماز پڑھتا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے واللہ تم میرا مرنا دوست رکھتے ہین اگر مین مرونگی تو وہین دوسری شادی کرینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے میرے سر مین درد ہی سو مین وارأساہ کہتا ہون میرے دل مین آیا کہ ابوبکر کو اور اسکے فرزند کو بلا کے عہد وصیت کرون تو بولنے والے بولا کرین یا آرزو کرنے والے آرزو کیا کرین لیکن مین بولا قبول نہین رکھتا ہی اللہ تعالی اور دفع کرتے ہین مومنان یا دفع کرتا ہی اللہ تعالے اور قبول نہین رکھتے ہین مومنان مگر ابوبکر کو اور پنجشنبے کے روز حضرت نشان اپنے دست مبارک سے باندھکے اسامہ کے حوالے کئے اسامہ انکو بریدہ بن الحصیب کے ہاتھ دیکر مدینے کے باہر جرف مین جا کے اُترے اور مہاجرین اولین اور انصار کے عمدہ لوگ کو انکے ساتھ دئیے چنانچہ عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر مین شامل تھے بعضے کہتے ہین کہ اس لشکر مین ابوبکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو امامت واسطے لشکر سے بلوالئے بعضے داون نے طعن کرنے

لگے کہ اس لڑکے کو مہاجرین اولین اور انصار پر کیسا سرداری دیتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور منبر پر
سوار ہوکے فرمائے یہہ کیا ہی جو تم اسامہ کی سرداری پر طعن کرتے ہین اول بھی اسکے باپ کی سرداری پر طعن کرتے تھے خدا کی
قسم اسنے سرداری کے لایق تھا اسکے بعد اسکا بیٹا سرداری کے لایق ہی اور میرے بہت پیار کا ہی اس سے امید خوبی کی ہی تم اسکے ساتھ
سے چلو اور ان تمھارے نیک لوگوں مین داخل ہی غرض روز بروز حضرت کی بیماری سخت ہونے لگی اور لوگ آتے تھے اور حضرت سے رخصت لیکر
جرف مین اترتے تھے سبھوں کو یہی تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر خواہ نخواہ روانہ کرو اور اسکے ساتھ جانے مین کچھ تصور نکرو اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی بی بیون کے محل مین نوبت تشریف فرمایا کرتے تھے سو بیماری زیادہ ہونے سے پھر نیکی طاقت نرہی بی بی میمونہ کے گھر مین تھے سو
فرمائے میرے مین اب پھرنے کی طاقت نہین تم سب عورتون سے چاہتا ہون مجھے عایشہ کے گھر مین رہنے واسطے اجازت دیو سب اجازت
دئیے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور فضل بن عباس کے کاندھون پر ہاتھ رکھکے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف
لائے اور ایک روز فرمائے سات مشک کے پانی سے کہ جن کے منہہ کھولکے پانی برتے مین نہین لائے ہین مجھے نہلاؤ تا مین جاکے
لوگون کو کچھ کہتا ہی سو کہون بی بی حفصہ کے یہان ایک برا لگن تھا اس مین حضرت کو بٹھاکے پانی ڈالنے لگے پھر حضرت
ہاتھ سے اشارہ کئے اب بس کرو اور کپڑے پہن کے مسجد مین تشریف لائے سر کو پٹی باندھے تھے اور منبر پر سوار ہوئے اور احد کے شہیدون
واسطے بہت دعا مانگے بعد فرمائے ایک بندے کو اللہ تعالی اختیار دیا دنیا مین رہنے یا اپنے پاس آنے سو وہ بندہ اللہ کے یہان جانا اختیار
کیا اس سے حضرت کا غرض کوئی نہ سمجھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مین بڑے عالم تھے سو یہہ سنکے رونے لگے اور کہے
ہمارے ماباپ آپ پر سے صدقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر خاموش رہو بعد فرمائے مال اور صحبت کے دیکھتے مجھ پر ابوبکر
کی بڑی منت ہی میرا دوست جانی اللہ کے سوائے کسی کو کرتا تو ابوبکر کو کرتا لیکن اسلام کے رو سے میرا بھائی ہی اور مسجد مین کسی کا دریچہ
دروازہ باقی نہ رکھو سب موچھہ دیو مگر ابوبکر کا دروازہ بعد فرمائے ای مہاجران تم انصار کے ساتھ درستی سے چلو جو انمین نیکی کرے تو تم بھی
نیکی کرو اور جسنے بدی کیا تو اس سے درگذر کرو دعا کردیو بعد محل سرا مین تشریف فرمائے یہہ خطبہ وفات کے قبل پانچ روز کے ہوا حضرت کا
مرض بعد اور اشتداد کیا اور کچھ غشی ہوئی سو ام سلمہ اور میمونہ اور چند قرابت کی بی بیان جمع ہوکر اس مرض کو ذات الجنب قرار دئیے
اور کچھ دوا تیار کرکر حضرت کے منہہ مین ڈالے حضرت منع فرمائے تو نہ مانے اور سمجھے کہ مریض دوا کی کراہت سے منع کرتا ہی سو اس لئے منع کرتے
ہین جب حضرت ہوشیار ہوئے تو فرمائے مین منع کرتے پر بھی تم کیا واسطے دوا ڈالے بی بیان عرض کئے ہم ذات الجنب سمجھے اور
بیمار دوا کو خراب سمجھکے جیسا منع کرتا ہی ویسا منع کرتے ہین سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کے سبب ہوتا ہی سو اللہ تعالی

شیطان کو مجھ پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور فرمائے اسکے بسبب لیے کو منہ ہین وہ دوا ڈالو مگر عباس کو کہ وہ اس مین شریک نہ تھے پھر سب کے منہ
مین ڈالیے یہان تک کہ بی بی میمونہ روزہ تھے انکو بھی ڈالے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لیجاتے تھے جب باہر
نکلنے کی طاقت نہ رہی نماز کا وقت ہوا بلال اذان دئیے تو فرمائے ابوبکر کو کہو کہ امامت کرین بی بی عایشہ عرض کئے یا رسول اللہ انکو
نرم دل ہین آپکی جگہہ جب کھڑے ہوگے تو روئیگے اور لوگون کو قرات سُننے نہ آئیگی اگر عمر کو کہین تو بہتر ہی حضرت فرمائے ابوبکر کو کہو
امامت کرین عایشہ رضی اللہ عنہا بھی ویسا ہی عرض کئے تو حضرت خفا ہوئے بعد بی بی عایشہ حفصہ کو کہے تم بول کے دیکھو سو وہ بھی
عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کے فرمائے تم یوسف کے یہان کی عورتون کے مانند ہین حکم کرو بلال کو اقامت بولین اور ابوبکر
کو کہو امامت کرین سو ابوبکر صدیق امام ہوکے نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابوبکر ہی امام ہوکے ادا کئے اور دوسری ایک نماز
کے وقت بلال آکے نماز واسطے بلائے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن زمعہ کو کہے ابوبکر کو کہو نماز پڑھین سو اُنھون نکلے تو دیکھے
ابوبکر ہین نہین عمر حاضر تھے انکو کہے تم امامت کرو سو انکی آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سُنکر پوچھے ابوبکر کہان
ہی سو بلواکے امامت کرواؤ اللہ تعالی قبول نہین کرتا مگر ابوبکر کو پھر ابوبکر صدیق آکے امامت کئے اور پنجشنبے کے روز عبدالرحمن بن ابی
بکر کو فرمائے دوات قلم تختی یا شانے لاؤ تا ابی بکر کے واسطے خط لکھدیون کہ اس مین کوئی اختلاف نہ کرین جب عبدالرحمن لانیکا
قصد کئے تو منع کرکر فرمائے اللہ تعالی قبول نہ کیا مگر ابوبکر کو اور مسلمان بھی کوئی ابوبکر مین اختلاف نہ کریگا اور اسی روز اصحاب تمام
حجرہ شریف مین جمع تھے حضرت فرمائے دوات کاغذ لاؤ تا مین تمکو وصیت لکھدیون کہ میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہوو سو لوگ
اختلاف کئے بعضے کہے لکھا لیو اور بعضے کہے حضرت کو درد شدت سے ہی اسوقت لکھا لینا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ
کہے یا رسول اللہ آپکی مزاج پر درد والم غالب ہی ہمکو کتاب اللہ بس ہی لوگ بایکدیگر تکرار کرنے لگے اور آواز بلند ہوئے حضرت فرمائے
میرے پاس سے اٹھو نبی کے نزدیک جھگڑنا مناسب نہین اور وصیت سُنکے اور آخری وصیت جو فرمائے سو یہ کہے عرب کے جزیرے مین مسلمانون
کے سوا دوسرے دین والون کو باقی مت رکھو اور وفد جو آتے ہین انکو مین انعام جیسا دیا کرتا تھا ویسا ہی دیا کرو اور ایک شنبے
کو بیماری کی شدت اور لشکر اسامہ لشکر گاہ سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے اور سر جھکا کے حضرت کو بوسہ دئیے حضرت کو
بات کرنے کی طاقت نہ تھی سو ہات اُٹھائے بعد اسامہ پر رکھے سو اسامہ اس سے دریافت یہہ کئے کہ اپنے واسطے دعا مانگے
اور اسی ایام مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرمائے بی بی جب حاضر ہوئے تو حضرت انکے
کان مین کچھ فرمائے سو اُسسے بی بی روئے بعد بھی کچھ کہے تو بی بی ہنسے بی بی عایشہ پوچھے حضرت تمکو کیا فرمائے بی بی کہے حضرت کے

راز کی بات مین نہ کہونگی بعد حضرت کا وفات ہوئے کے پوچھے تو کہے اول بار یہہ کہے ہر سال جبرئیل میرے ساتھہ قرآن کا ایک ختم کرتے سو
اس سال دو ختم کئے مین سمجھتا ہون کہ میری وفات کے دن قریب پہنچے یہہ سنکر مین روئی بعد فرمائے میرے اہل بیت مین تم میرے پاس اول
ملیگے سو یہہ سنکر ہنسی اور اسی ایام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ کو کہے سات دینار تمھارے پاس جو ہین سو اُسکو محتاجان
کے تئین دیو حضرت کی صحت کے وقت کہین سے کچھ پیسے آئے تھے سو اسکو تقسیم کر کر یہہ باقی رہے تھے سو بی بی عائشہ پاس رکھائے
تھے غرض حضرت کو غش ہوئی بی بی عائشہ کچھ کام مین لگے سو تقسیم نکئے جب حضرت ہوشیار ہوئے پوچھے وہ پیسونکی تقسیم کئے
تو کہے نہین حضرت اُن پیسون کو منگوا کے ہاتھہ مین لئے اور فرمائے محمد صلعم کو خدا تعالیٰ کے ساتھہ کیا گمان ہی اگر اُس اللہ سبحانہ
سے ملاقات کرے اور یہہ دینار ان اُسکے پاس رہے اور وہ پیسے علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ پاس دیکے تقسیم کئے القصہ جب یکشنبے
کا دن گذرا شام ہوئی تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہان چراغ دیکے بھیجے کہ اس مین کچھ تیل ڈالکے
بھیجو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نزع کی حالت ہی اور ہم پاس تیل کو کچھہ نہین غرض جب صبح ہوئی دوشنبے کے روز صبح کی
نماز واسطے اقامت لے ہو اور ابوبکر صدیق نماز واسطے کھڑے رہے کہ اس عرصے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ
اٹھائے مسلمانان حضرت کو دیکھکے خوش ہوئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت تشریف لاتے سمجھ کے پیچھے ہٹنے لگے حضرت
اپنے دست مبارک سے اُنکو اشارہ کئے کہ تم نماز تمام کرو اور بھی پردہ چھوڑ دئے غرض اُس روز کچھ تخفیف مرض مین معلوم ہوئی
ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے آج خارجہ کی بیٹی کے یہان رہنے کا روز ہی
حکم ہووے تو مین سنح کو جاتا ہون حضرت اُنکو اجازت دئے اور اسامہ بھی حضرت کی مزاج کا احوال دیکھہ کر لشکر گاہ کو گئے
اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس جاکے باہر تشریف لائے تو لوگ پوچھے آج مزاج حضرت کی کیسی ہی
علی کہے آج خدا کے فضل سے خیریت ہی اِس عرصے مین عباس آکے علی مرتضےٰ کا ہاتھہ پکڑ کے کہے ای علی تین روز کے بعد تم عبد العصا
یعنے غیر کے تابعدار ہوگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب جیگے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ مرتے وقت
جو ہوتا ہی سو مجھے معلوم ہی چلو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکے پوچھین آپکے بعد کون خلیفہ ہوگا اگر خلافت ہمارے مین
ہی تو ہمکو معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مین نہین تو حضرت ہمکو وصیت کئے سر کا ہوتا ہی اور ہین اُسکے پیچھا گئے حضرت علی رضی اللہ
عنہ فرمائے واللہ مین یہہ نہ پوچھونگا کیونکہ اگر حضرت ہمکو نہ دیوین تو پھر بعد کوئی ہمکو نہ دیگا القصہ تھوڑا دن چڑھے
بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع شروع ہوئی تو حضرت کو نزدیک پانی ڈالکے اپنے پاس رکھے تھے اور پانی منہہ پر

پھر اتے تھے اور فرماتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ موت کی بڑی سختی ہے یا اللہ تو موت کی سختی پر مجھے مدد کر یہہ سختی دیکھ کر
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پکار اٹھیں واکرباہ حضرت فرمانے آج کا دن تیرے بعد تیرے باپ پر کچھ کرب اور سختی نہین بعضے روایتون مین
آیا ہی حضرت کے وفات کے قبل تین روز کے جبریل آکے کہے یا محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہی کہ تمھاری مزاج کس طرح ہے دریافت
کرون اگرچہ اللہ تعالی تمسے زیادہ دانا ہی پر تمھارے اکرام و بزرگی واسطے سوال کرتا ہی اور یہہ تمھارا ہی خصیصہ ہی حضرت فرمانے
ای جبرئیل مجھ پر بڑی سختی ہی دوسرے روز بھی آکے ویسا ہی پوچھکے گئے تیسرے روز بھی آکے پوچھے بعد کہے ملک الموت حاضر ہی اور
آپ سے اجازت چاہتا ہی حضرت فرمانے اجازت دیو ملک الموت روبرو آکے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالی مجھے بھیجا ہی اور
کہا ہی آپ جو کہین سو مانو اگر آپ اجازت دین تو روح قبض کرون اگر چھوڑ دیو کہین تو چھوڑ دیون جبرئیل کہے یا محمد اللہ
تعالی آپکی ملاقات کا مشتاق ہی حضرت فرمانے ای ملک الموت تو جس کام واسطے آیا ہے اسکو بجا لا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چھاتی سے لگا کے بیٹھی تھی کہ اس مین میرے بھائی عبد الرحمن
آئے انکے پاس کچی مسواک تھی حضرت اسکی طرف دیکھنے لگے مین مسواک کو لے اور دانتون مین چاب نرم کر کر حضرت
پاس دئی حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے اَنَا مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنے مین علی و بلند رفیق کے ساتھ ہون
رفیق اعلی سے مراد حضرت قدس الٰہی ہی بی بی عائشہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے عالم مین کہا کرتے تھے
کسی نبی کا روح قبض نہین کرتے جبتک کہ اسکی مرضی نہو حضرت یہہ کہنے سے مین سمجھی اب ہمکو اختیار نہین کرتے اور حضرت کے
ایک غش سا آیا دیکھی تو آنکھ کھینچ کئے اور روح پرواز کیا اور ہاتھ ڈھلگیا اسوقت ابوبکر صدیق سنح مین تھے انکو جلد
بلا بھیجے اور حضرت کا یہہ حال دیکھکر اسامہ کی والدہ ام ایمن اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا
ہی تم جلد آؤ اسامہ لوگونکو کوچ کا حکم دیکے آپ سوار ہونا چاہتے تھے کہ اس مین آدمی آیا پھر وہین اعنون اور عمر اور
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہوکے جلد آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر بولنے لگے جس نے کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وفات ہوا ہی تو مین اسکو تلوار سے مارونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہین ہوا موسی علیہ السلام
جیسا قوم کو چھوڑ کے چالیس شب رہے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہی پھر اٹھکے چند لوگون کے ہاتھ پانون
کاٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد جاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب یعنے ابوبکر صدیق کو بلا لاؤ سو نکلے اور ابوبکر صدیق
کو دیکھکے رونے لگے ابوبکر کہے ای سالم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے سالم کہے عمر کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات نہیں پایا اگر

جس نے بولیگا تو مین اسکو تلوار سے قتل کرونگا ابو بکر صدیق سیدھا آگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس گئے حضرت پر چادر اوڑھائی گئی تھی سو اٹھا کے منہہ دیکھے اور بوسہ دیکر کہے وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيلَاهُ اور رونے لگے اور کہے تم پر اللہ تعالی دو موت جمع کریگا اللہ تعالی جو موت لکھہ چکا تھا سو ہوئی بعد باہر آکے عمر کو کہے تم خاموش ہو جلدی اور اضطرابی کیا واسطے کرتے ہین عمر نہ مانے اور ابو بکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ اُن پاس جمع ہوئے صدیق اللہ کا حمد کئے اور کہے جس نے محمد کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمد وفات پائے اور جس نے خدا کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالی زندہ ہے مرتا نہین اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ یعنے بیشک تم بھی ای محمد مرتا ہے اور وے بھی مرتے ہین اور فرماتا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ یعنے محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے اُس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پانون اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پانون وہ نہ بگاڑیگا کچہہ اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو اِس آیتون کو جب پڑھے تو لوگ سمجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور اِس آیتون کو پڑھنے لگے گویا وہ آیتان اسی وقت اترا اور عمر جو کہتے تھے سو خاموش ہوئے اُنکا حال ایسا ہوا گویا پانون کو کوئی کات دیا اور اُنکو اُٹھنا مشکل ہوا اور تمام صحابہ نے رونے لگے بعد ابو بکر صدیق اہل بیت کو تسلی دیکر فرمائے تجہیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہے تم اسکو بجا لانا پھر تمام مہاجران ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس جمع ہوئے مگر علی اور زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ تھے اس مین سنے کہ انصار تمام سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہین ارادہ رکھتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہہ سنکر ابو بکر صدیق اور عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح انصار کے یہان گئے ابو بکر انصار کے تمام فضائل بیان کرکر کہے تمام عرب جو ہین قریش کے تابع ہین اور حسب و نسب مین عالی قدر ہین خلیفہ قریش سے ہی ہونا نہین تو عرب اطاعت نہ کرینگے انصار کہے ہمارے مین ایک امیر ہونا اور تمہارے مین ایک امیر عمر کہے کیا ایک نیام مین دو تلوار ہوگے انصار کہے یک خلیفہ تمہارا ہونا ان مرے بعد دوسرا انصار مین ہونا ایسا ہی کیا کرنا ابو بکر فرمائے ای سعد تم کیا نہین جانتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار خبر دئے اس کام کے والی قریش ہین ایسا بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرون سے تھے اب بھی خلیفہ مہاجرون سے ہونا ہم جیسا انصار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار اُنکا ہین پھر ابو بکر کہے یہہ دونون شخص یعنے عمر اور ابو عبیدہ سے جسکو تم پسند کرتے ہین اسکی بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق کا ہاتھہ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار ہو اور ہمسے بہتر اور ہمسے زیادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے تم اس بات کے لایق ہیں ہم تمھارا بیعت کرتے ہین سو بیعت کئے اور انصار کے بشیر بن سعد اور
سالم بن عبید سب کے اول بیعت کئے پھر جتنے انصار تھے سب بیعت کئے القصہ تمام شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ بند رکھے
دوسرے روز پیش از نماز صبح کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پہ سوار ہوئے اور عمر کھڑے ہوکر خدا کی حمد وثنا کر کر کہے کل مین جو کہا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہونگے سو وہ بات نہ قرآن مین تھی اور نہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
تھا محض میری خاطر مین وہ بات آگئی تھی اور اللہ تعالی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تئین جس کتاب سے راہ بتایا تھا وہ
کتاب تم پاس باقی رکھا ہے تم اُسپر عمل کروگے تو ہدایت پاؤگے اور اللہ تعالی تمھارے کام تم سبھون سے جو بہتر ہین اور مصاحب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غار مین تھے اُن پر تفویض کیا تم اُنکی بیعت کرو لوگ تمام اُٹھکے بیعت کئے ابوبکر دیکھے کہ اُن
لوگون مین زبیر نہین سو انکو بلوائے اور کہے تم رسول اللہ کے پھپھی کے فرزند کیا مسلمانون مین نزاع ڈالنا ارادہ ہے زبیر کہے اے خلیفہ
رسول اللہ کچھ الزام نہین اور اُنکے بیعت کئے بعد کہے علی کو بلواؤ علی مرتضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابوبکر کہے تم چچیرے
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت کے داماد کیا مسلمانون مین اختلاف ڈالنا چاہتے ہین علی کہے کچھ الزام نہین اے
خلیفہ رسول اللہ اور بیعت کئے بعد ابوبکر خدا تعالی کا حمد وثنا کر کر کہے اللہ مجھے بالکل امیر ہونیکی آرزو تھی اور مین اسکے ہونیکا سوال
اللہ تعالی سے نہ ظاہر مین کیا نہ دل مین اور مین اسکو قبول نہ کرتا لیکن دیکھا کہ اگر مین قبول نہ کرون تو اختلاف ہوتا ہے اور فتنہ
آخر کو سب لوگ مرتد ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے قبول کیا اور اب مین تمھارا والی ہوا ہون اگر مین خوب کام کیا تو میری اعانت
کرو اور اگر مین خوب کام نہ کرون تو تم سب مجھے سیدھا کرو اور سچ بولنا امانت ہے جھوٹ خیانت اور تمھارے مین کا ضعیف
شخص میرے پاس قوی ہے جب تک کہ اسکا حق ظالم سے نہ لیون اور قوی شخص میرے پاس ضعیف ہے جبتک غیر کا حق اُس سے
نہ نکالون اور جو لوگ جہاد کو چھوڑ دینگے تو اللہ تعالی اُنکو ذلیل کریگا اور جس قوم مین زنا بہت ہوگا تو اللہ تعالی اُنپر بلا
عام بھیجیگا اور مین جب تک خدا اور رسول کی اطاعت کرونگا تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین خدا اور رسول کی نافرمانی
کرونگا تو تم میری متابعت کرنا نہین ہے چلو نماز پڑھو اور علی مرتضی اور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم بیعت کو نہین آئے سو محض
اسلئے تھا کہ ہمکو مشورت مین داخل نہین کئے اور ہم جانتے ہین ابوبکر مستحق تھے اور انکی خوبی اور بزرگی کے ہم معترف ہین اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین دین کے کام مین انکو ہمارا امام کئے پھر دنیا کے امور مین ہم انکی بیعت کیا واسطے نہ کرین
غرض نماز سے فراغت ہوئی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دینیکا حکم کئے سو علی مرتضی اور عباس اور فضل اور قثم دونون عباس کے

فرزندان اور اسامہ بن زید اور شقران نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور اوس بن خولی انصاری حضرت کو غسل دیے علی مرتضے
حضرت کو اپنے سینے پر رکھکے غسل دیتے تھے اور عباس اور فضل اور قثم پھرانے کے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے
تھے صحابہ مین اختلاف ہوا حضرت کو قمیص پہنا کے غسل دینا یا دوسرے اموات کو دیا کرتے ہین ویسا دینا سو اللہ تعالی سبھون پر نیند
غالب کیا اور سب آواز سنے کہ قمیص پہنا کے غسل دیو اور حضرت کو غرس کے کنوے کے پانی سے تین بار غسل دیے پہلے سادے پانی سے
دوسرے بار بیری کے پتون سے تیسرے بار کافور ڈالکے اور سدلی سے بنے سو سفید تین کپڑون مین تکفین کیے اُس مین قمیص اور پگری
تھی پھر لوگان نماز پڑھے اول ملائکہ پڑھے بعد اہل بیت بعد باقی کے صحابہ ایک ایک جماعت لوگونکی حجرہ شریف مین جاتی تھی
اور تنہا تنہا نماز ادا کرتے تھے دفن کہان کرنا سو اس مین اختلاف ہوا ابوبکر کہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہون فرماتے تھے نبی کا روح جس مکان پر قبض ہوتا ہے اُسی مکان پر اُسکا دفن بھی ہوتا ہے علی کہے مین بھی حضرت سے سنا ہون
پھر اسی مکان پر قبر کھودنا مقرر کیے سو اختلاف کیے قبر لحد کرنا جیسا مدینے کا دستور ہے یا شق کرنا جو مکے مین مروج ہے
آخر یہہ ٹھہرا لحد بنانے والے کو اور شق بنانے والے کو بلوانا جو اول آتا ہے اُسکے ہاتھ سے کھدوانا پھر اول ابوطلحہ آئے سو اُنکے ہاتھ
سے لحد کھدوائے قبر مین علی اور عباس اور فضل اور قثم اور شقران اترے اور نون اینٹ سے لحد کا منہہ موندے قبر سے سب کے
بعد قثم بن عباس نکلے اور بلال قبر شریف پر پانی چھڑکے سرانے سے شروع کر کر پینتی طرف لیگئے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت
بلند کیے اور اُسپر سرخ اور سفید کنکر ڈالے وفات دوشنبے کے روز آفتاب ڈھلے بعد ہوا بارھوین ربیع الاول کی یا دوسری
اور چہارشنبے کی شب کو سحر کے وقت دفن سے فراغت ہوئی ہماری تیرہ روزی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون ای عزیز
اس درد وغم کا سماں کیا کہوں اور اس مصیبت والم کا ماتم کیا لکھون جس کے ذکر سے دل چاک ہوتا ہے اور سینہ پھٹ جاتا ہے
جانور جسکا درد کرین تو انسان کیا نہ کرین حضرت کی سواری کی ناقہ غم سے کھانا پینا چھوڑ کے مرگئی اور حضرت کی سواری کا
دراز گوش دیوانہ ہوکے چاروطرف دوڑتا تھا آخر اپنے تئین ایک کنوے مین ڈالکے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال
بیان کرون حج کے روز احرام باندھکے تلبیہ بولین تو جو شور مچتا ہے رونے سے ویسا شور مچا تھا اور بعضون کے حواس مین تخلل ہوگیا
چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت و شدت کے بیحواس ہو کر تلوار کھینچ کے جو کہتے تھے سو بیان آچکا اور عثمان رضی اللہ عنہ مبہوت
ہوگئے تھے کچھ بات کرین تو جواب ہی نہین دیتے تھے اور علی مرتضے رضی اللہ عنہ باوجود ایسی شجاعت کے بت ہوکے زمین سے لگ گئے تھے اُنکو
حرکت کی طاقت تھی اور عبد اللہ بن اُنیس غم سے جھکتے جھکتے مرگئے اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے بعد چھے مہینے زندگی

گئے تو کدھی نہ ہنسے اور اسی غم سے آخر وفات پائے اور حضرت کا دفن ہوئے بعد انس کو کہے ای انس پیغمبر پر مٹی ڈالنے کو تمھارے دلانے کیسا قبول کئے اور بی بی عایشہ اپنے حجرے مین اس سرور کے یاد مین گریہ زاری کر رہے تھے انسانان تو کیا علی مرتضی کہتے ہین مین سنا آسمان طرف سے واَمُحَمَّدَاہْ وَامُحَمَّدَاہ کر کر آواز آتا تھا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے اشک جاری تھے اور آہ کھینچ رہے تھے اور سانس بھر کر کرتے تھے اور فرمائے اگر موت ہماری اختیار مین ہوتی تو ہم آپکے جان کے بدلے ہماری جان دیتے اور رونے سے آپ منع نہ کرتے تو اس قدر روتا کہ اشکون سے چشمے بہین باایں ہمی ثبات تھا تو ابوبکر کو تھا اگر صدیق نہ ہوتے تو زمین پر کوئی مسلمان باقی نہ رہتا اور ایک آواز غیب سے آیا کہ اہل بیت پر اللہ کا سلام اور رحمت اور برکات ہر جی کو موت کا مزہ چکنا ہی اور تمھارا ثواب قیامت کے روز پورا ملنا ہی جانو ہر مصیبت کو خدا تعالی پاس تسلی ہی اور ہر فوت ہوا کا ایک عوض ہی سو تم اللہ پر اعتماد کرو اور اسی کی طرف رجوع لاؤ اور صبر مت کرو حقیقت مین مصیبت زدہ سو ہی کہ ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ اور یہہ آواز فرشتو کا تھا اور ایک شخص خوش رو جسیم سفید داڑھی لوگون کو چیرتا آکے رویا بعد صحابہ کی طرف دیکھ کے کہا اللہ تعالی کو ہر مصیبت مین ایک تسلی ہی اور ہر فوت ہو یا ایکا عوض ہی تم اللہ سے رجوع رہو اور اسکی طرف دیکھا کرو اور خدا کی نظر بلا کے وقت ہی در مصیبت زدہ وہ ہی کہ مصیبت اسکی صبر سے جبر نہین ہوتی پھر چلے گیا ابوبکر صدیق اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کہے یہہ خضر تھے تعزیت واسطے آئے تھے قلم کو اب طاقت نہین درد و غم کا ماجرا کچھ زیادہ لکھیں ان امور سے جب فراغت ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بُرَیدہ کو تاکید کئے کہ نشان جو انھون نے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دئیے تھے سو لیجا کے اسامہ کے دروازے پر دیو اور اسامہ کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جہان جانے واسطے مقرر کئے تھے وہان جانا اور منادی کروا جبن نے اسامہ کے لشکر مین داخل تھا وہ شخص تیار رہو کے جرف مین اترنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا سو سنکر چاہو طرف کے لوگ بدلگئے چند لوگ مرتد ہوئے اور چند لوگ زکات نہ دیگے کر کر استاگی کئے مکے کے اکثر لوگ بھی چاہے مرتد ہونا اور مکے کے عامل عتاب بن اسید ڈر کے چھپگئے اور سہیل بن عمرو خطبہ پڑھے اللہ کا حمد و ثنا کر کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے قریب قریب بیان کئے اور کہے حضرت کے وفات سے اسلام کی قوت ہی معلوم ہوئی جسنے بدل جائیگا ہم اسکو قتل کرینگے لوگ اس ارادے سے باز آئے بدر کے جنگ مین سہیل کے دانتو اکھاڑنا کر کے عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تھے تو تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہوگا کہ اُن دین کی تقویت واسطے کھڑے ہو کے خطبہ پڑھیگا کہ اسکے بعد تم اسکی مذمت نہ کروگے سو آج ہی کا دن تھا اور ثقیف بھی نہ بدلکے اپنے اسلام پر قایم تھے یہہ احوال

سکے ابی بکر صدیق پر نہایت مشکلات اور تردد آروئے کہ اگر پہاڑون پر یہہ بوجھا پڑتا تو ٹوٹ جاتے ابوبکر صدیق اپنی فکر
صایب ورائے ثاقب سے اُن تمام کا بندوبست بوجہ احسن کئے اور جو اشکالات صحابہ کو عارض ہوتے تھے اسکو حل کرتے تھے
چنانچہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ کہے ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی
ابوبکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نشان کو باندھے اور اُسکے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے تھے سو اُسکو مین کدھی نہ
کھولونگا اگرچہ مدینے مین درندے آکر ہمکو پھاڑین اور پرندے ہمکو لیکر اڑین پھر ربیع الآخر کے غرے کو لشکر کوچ کرکے نکلا لشکر کے
تین ہزار آدمی تھے بقولے ساتھ سو آدمی ابوبکر صدیق اسامہ کو کہے اب عمر کو یہان رہنیکا حکم دو تو اسامہ اُنکو اجازت دئے اور تھوڑے
دور تک ابوبکر صدیق اسامہ کے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے ہرچند کہے سوار ہو پر نہ مانے بعد اُنکو رخصت کرکے آپ لوٹے اور
یہہ لشکر جہان کہین اُترتا وہان کے قبیلون پر رعب پڑتا اور پھر جانیکا ارادہ جو قبیلے والے کئے تھے اُس سے باز آئے اور بولے مسلمانون
کی شوکت مین کچھہ خلل ہوتا تو یہہ فوج نہ نکلتی غرض بیس ۲۰ روز کے عرصے مین ابنا شہر کو پہنچے اور کافرون پر شبخون کرکے
کتنون کو قتل کئے اور کتنون کو اسیر کئے اور اپنے باپ کے قاتل کو بھی مارے اور تمام روز وہان رہکر غنیمت جمع کئے مغرب کے
وقت وہان سے کوچ کئے اور منزلان برابر کرکر نون روزین وادی القری کو پہنچے وہان سے چھوٹے منزلان کرتے چھے روز
کو مدینے مین آئے مسلمانون کا کوئی شخص شہید ہوا یہہ آخر لشکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر
تھا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین بھیجے لیکن جو لوگ مرتد ہوگئے تھے اُنسے جنگ کرنے واسطے صدیق کے فوجان روانہ
ہوئے مسیلمہ کذاب جو نجد مین دعوی نبوت کا کرتا تھا اسکو قتل کئے جب جزیرۂ عرب سے فراغت ہوئی فوجان کسریٰ و قیصر
مقابلے واسطے روانہ کئے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَنْصَارِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیانمین

اس باب مین پانچ فصل مین پہلا فصل حضرت کی صورت کے بیانمین اللہ سبحانہ تعالیٰ ذات شریف کو ایسا خوب اور
پاکیزہ بنایا تھا کہ ویسا کوئی نہ ہوا اور نہ ہوگا اور حسن جمال ایسا عطا فرمایا تھا جو دیکھے تو یقین کرے کہ لاریب یہہ
رسول اللہ ہین بشر کو کیا طاقت کہ اس سروبستان رسالت کی تمام اوصاف بیان کرے لیکن ہر شخص اپنے فہم کے رو سے کسی
چیز کے ساتھہ تشبیہ دیا اور اپنی دانست موافق کچھہ بیان کیا ہم اُنکا تھوڑا سا بیان یہان کر دیتے ہین چہرۂ شریف
کا بیان براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام لوگون کے چہرے سے بہتر اور خوب

تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کو خوش رو نہ دیکھا گویا آفتاب چہرہ پر پھر رہا تھا اور براء سے بھی روایت ہے کہ چہرہ حضرت کا چاند کے سا تھا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چہرہ حضرت کا آفتاب اور مہتاب کے مثل تھا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نہ تھے گال حضرت کے بھو گرے نیچے اور نہ چہرہ بہت گول یا دراز تھا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہے جب حضرت خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہے اگر تو حضرت کو دیکھتا تو کہتا آفتاب نکلا ہے اور ہند بن ابی ہالہ کہے منہہ چودھویں رات کے چاند سا چمکتا تھا

انکھونکا بیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ فرمائے آنکھیں حضرت کے بڑے تھے اور آنکھوں میں سرخی تھی اور حدقہ بہت سیاہ تھا اور ابن ابی ہالہ کہے جب حضرت دیکھتے تو پورا دیکھتے اور آنکھیں نیچے کرتے اور زمین طرف دیکھنا بہت تھا آسمان طرف دیکھنے سے اور اکثر گوشہ چشم سے ملاحظہ فرماتے ابن عباس کہے روشنائی میں جیسا دیکھتے ہیں ویسا ہی حضرت اندھیرے میں دیکھتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمایا کرتے تمہارا رکوع سجود کرنا مجھ پر پوشیدہ نہیں رہتا ہے میں تمکو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں یہہ کس طور سے دیکھتا تھا سو اس میں علما چند وجہ بیان کئے ہیں اکثر کہتے ہیں کہ یہہ معجزہ اللہ تعالی حضرت کو مرحمت کیا تھا آنکھہ میں جیسے دیکھنے کی قوت پیدا کیا قادر ہے کہ وہ قوت دوسرے عضو میں پیدا کرے اور شفا کی کتاب میں ہے کہ حضرت ثریا میں گیارہ ستارے گنتے اور سہیلی لکھا ہے بارہ ستارہ علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کو روانہ کئے ایک روز میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوا یہود کے علما میں سے ایک شخص ہاتھہ میں کتاب لیکے کھڑا تھا مجھے بولا ابو القاسم کی وصف بیان کرو میں حضرت کے چند اوصاف بیان کیا وہ عالم بولا اور کیا ہے سو بیان کرو میں کہا اب مجھے یاد نہیں آتا عالم کہا آنکی آنکھوں میں سرخی ہے اور داڑھی خوبصورت ہے تو میں بولا واللہ ویسی ہی ہے وہ عالم کہا یہہ صفات ہماری کتابوں میں ہیں میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے رسول ہیں تمامی خلق طرف

کانونکا بیان احادیث میں کانوں کا بیان تفصیل مذکور نہیں مگر علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے اتنا آیا ہے کہ حضرت کے کان پورے تھے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمائے میں دیکھتا ہوں وہ جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں وہ جو تم نہیں سنتے آسمان کڑکڑاتا ہے اور کڑکڑانا اسکا بجا ہے اسلئے کہ چار انگل کا جگہہ اس پر نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنا سر سجدہ میں وہاں رکھا ہے اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمائے میں سنتا ہوں سو وہ تم سنتے ہو صحابہ عرض کئے نہیں حضرت فرمائے آسمان کڑکڑاتا سو آواز

سنا ہوں اسکے گر گرانے کا عجب نہین بالش کا جگہہ اس پر نہین جو فرشتہ سجدہ نہیں کیا ہی یا کھڑے ہوا ہی **پیشانی**

اور بھوونکا بیان علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ تھی اور بھون دونون ملے ہوے اور ہند بن

ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بھون کماندار تھے اور اسکے موئے پورے تھے اور دونون ابرو پیوستہ تھی دونوں کے درمیان ایک رگ

تھی غصے کے وقت خون سے بھر جا کے موٹی ہوتی ان دونون روایت مین اختلاف ہی صحیح بات یہی ہی کہ بھون ملے ہوئے تھے

لیکن کچھ موے باریک تھے سو اس سبب کر کوئی روایت کرتا ہی کہ بھون ملے ہوئے تھے اور کوئی کہتا ہی جدا تھے **ناک کا بیان**

علی مرتضےٰ اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بینی مبارک ہموار باریک اور بیچا بیچ بلند تھی ہند بن ابی ہالہ کی روایت مین

آیا ہی کہ بینی مبارک پر ایک نور تھا خوب تامل سے نہین دیکھا سو شخص سمجھتا تھا کہ نوک بلند ہی **دہن شریف**

کا بیان اور دانتان اور مونہہ کا چہرہ بہت ہی خوش ڈول اور لطیف تھا گویا یاقوت کی ڈبیہ مین جواہر ہین جابر رضی اللہ

عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف

وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم کنج دہن سے کرتے اور دندان مبارک نہایت سفید روشن براق آبداری اور رونق کے

ساتھ تھے اور ریزہ دانتان بر نے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا دستا کہ دانتون

کے درمیان سے نور نکلتا ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دانتون کی چوک نہایت خوب تھی

اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انھون اور انکی والدہ اور خالہ آکے اسلام لاتے جب اپنے مکان کو آئے انکی خالہ اور والدہ

انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سا خوبصورت پاکی و نظافت کے ساتھ اور باتون مین ملایمت ہم کسی کو

نہین دیکھے اور باتان کرے تو ہمکو ایسا دستا تھا کہ مونہہ سے نور نکلتا ہی **لعاب کا بیان** لعاب شریف دوا تھی بیمارون

کی اور شفا خستگون کی خیبر کے جنگ مین علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کی آنکھون کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگاتے ہی

آنکھ درست ہوئے اور روایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کنے پانی ڈول مین حضرت پاس لایا حضرت اسکو پیئے

اور کنوے مین کلی کئے سو اس کنوے مین مشک کی بو آنے لگی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لائے اور گھر مین کنوا تھا اس مین تھوکے تو اسکا پانی اس قدر شیرین ہوا کہ کسی کنوے کا پانی

اسکے مقابل نرہا اور رزینہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے روز اپنے اور بی بی فاطمہ زہرا

رضی اللہ عنہا کے دودھ پیتے سو بچون کو بلوا کر منہہ مین اپنا لعاب شریف لگاتے اور انکے ماؤن کو تاکید کرتے انکو شام تک دودھ مت پلاؤ

سو وہ لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اخون اور انکے چار بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے واسطے آئے حضرت کباب کھاتے تھے سو ایک ٹکڑا چاب کے انکو دئیے سو وہ پانچوں ذرہ ذرہ ٹکڑا اسکا کھائین سو مرتے تک انکے مُنہ مین کبھی بدبو نہ ہوئی اور عتبہ بن فرقد کے بدن پر پھیر زدہ ہوا تھا سو حضرت اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پھیرا سو بیماری دفع ہوئی اور انکے بدن مین ایسی خوشبوئی تھی کہ کسیکے پاس نہ تھی اور انکے چار عورتان تھین اقسام کی خوشبوئیان بدن کو لگایا کرتے پر وہ خوشبو کسی پاس نہ تھی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار سفر مین حسن اور حسین تشنگی سے رونے لگے اور پانی نہ ملا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسائے انکی تشنگی زائل ہوئی

آواز کا بیان

آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت خوش اور شیرین تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالی کسی پیغمبر کو نہ بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تمہارے پیغمبر کو بھی خوبصورت خوش آواز کیا اور حضرت کا آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وعظ کہتے وقت اتنی دور جاتا تھا کہ کسی کا آواز اتنے دور نہ جاتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایکبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ فرمانے واسطے کھڑے ہوکے لوگون کو فرمائے بیٹھو سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گھرون مین تھے سو آواز سنکے وہین بیٹھے اور اکثر بی بیان اپنے گھرون مین حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتے تھین اور حج کے ایام مین حضرت منیٰ مین خطبہ پڑھے سو جتنے لوگ تھے دور و نزدیک سب ایکسان آواز سنے

ہنسنے کا بیان

اکثر احوال مین حضرت تبسم کیا کرتے اور بعضے اوقات مین بہت ہنسے تو کوچلیان نمود ہوتے اور کبھی قہقہ کرکے نہین ہنسے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مین کبھی نہ دیکھی حضرت کے ہنسنے مین مسوڑے دیسے ہوا اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین اکثر ہنسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تبسم تھا اور رونا بھی ہنسی کی طور پر تھا آنکھ سے اشک جاری ہوتے بلند آواز سے نہ روتے اور اکثر قرآن پڑھتے وقت روتے اور سینہ مبارک سے دیگ کے جوش کا آواز آتا اور حضرت جماہی کبھی نہ دئیے

زبان کی فصاحت کا بیان

بات بہت آہستگی سے بیان کرتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے فرماتے اگر گننے والا چاہے تو الفاظ کا شمار کرلین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر بات کو تین بار کرکر فرماتے تا لوگ اسکو خوب سمجھین یاد کرین اور سخن حضرت کا نہایت فصیح اور شیرین تھا اس قدر دلونمین تاثیر کرتا کہ گویا روح کو کھینچتا اور عرب کے ہر قبیلے کی بات مین تفاوت تھا اور لغت ہر یک مختلف اور ایک کی لغت سے دوسرے کو اطلاع نہ تھی جب حضرت پاس آتے تو حضرت انکی لغت کے موافق آپ بھی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایکبار عمر رضی اللہ عنہ پوچھے یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان سے جاکے کہین

رہے نہین پہر کیا واسطے ہمسے اُنکی فصاحت بڑکر ہی حضرت فرمائے اسمٰعیل علیہ السلام کی لغت مندرس ہوگئی تھی سو مجھے جبرئیل یاد دلائے اور ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مین عرب کے اکثر فصیحون سے ملاقات کیا ہون پر آپ سے کسیکو زیادہ فصیح نہ پایا حضرت فرمائے میرے تئین میرا پروردگار ادب سکہایا اور مین بنی سعد بن بکر مین پرورش پایا اور اللہ تعالی حضرت کو جوامع الکلم دیا تھا یعنے الفاظ تھوڑے رہتا اور معانی اسکے بہت بہت سے حدیثون کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی اور اسکے لکھنے کا یہہ محل نہین **سر کا اور بالونکا بیان** سر مبارک بڑا تھا اور بال نہ بہت سیدھے نہ گھونگروالے مگر کچھ پیچیدگی تھی اور سر کے بال آدھے کان تک تھے اور بعضے روایتون مین آیا ہی لو لگی تک اور بعضے روایت مین مابین کان اور کاندھے کے اور بعضے روایتون مین کاندھے تک سو یہہ اختلاف اوقات کے نظر کرتے تھا تیل ڈالکے جب کنگھی کرتے تو دراز دستے تیل نہ ڈالتین ہو تو کوتاہ دستے یا کترے سو وقت کوتاہ ہوتے ہین تو دراز ہوتے ابن عباس سے روایت ہی کہ عرب کے کفار مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب عبدا اکبر کے پیشانی پر بالونکو چھوڑ دیتے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی بالونکو چھوڑا کرتے تھے اور عادت شریف یہی تھی کہ جس چیز مین خدا تعالی کی یہان سے کچھ حکم نہ ہوتا تو اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے جب اسلام پھیلا تو انکی مخالفت حضرت پاس مستحب ہوئی سو مانگ نکالنا اختیار کئے اور ابن ابی ہالہ کی روایت مین آیا ہی اگر بال بہت کے جدا ہوے تو اسکو چھپا رہنے دیتے نہین تو آپ ہوکے جدا نکرتے شاید یہہ بھی اول تھا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس کی روایت سے معلوم ہوتا ہی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار مکے کو تشریف لائے تھے سر بالونکو گوندھکے چار چوٹیان چھوڑے تھے **ریش شریف کا بیان** داڑی انبوہ اور دراز تھی سینہ داڑھی سے پوشیدہ ہوگیا تھا اور لبون کے بالون کو کترایا کرتے تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگھی کرتے اور تمام سر اور داڑھی کے بالون مین بیس بال سفید نہین نکلے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت سر کے بالونکو تیل ڈالتے تو سفید بال نظر نہ آتے جب تیل نہ لگاتے تو نظر آتے ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہوے حضرت فرمائے سورہ ہود اور سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت مجھکو بوڑھا کئے یعنے اُن سورون مین قیامت کا ہول اور بہشتی دوزخی کا احوال مذکور ہی سو اس ہیبت سے بال سفید ہوئے **گردن کا بیان** ابن ابی ہالہ کی روایت مین آیا ہی گردن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی روپے کی صفائی مین **سینہ شکم پشت وغیرہ کا بیان** سینہ و شکم برابر تھا اور سینۂ مبارک سے ناف تک بالون کا باریک ایک خط تھا اور سینہ و شکم پر اس خط کے سوا

ہوئے تھے اور پونچھون پر اور بازوؤن پر اور کھندون پر اور سینے کے اوپر اور پنڈریون پر تو تھے اور بغلان کا رنگ سفید تھا
اور بغلون سے مشک کی بو آیا کرتی تھی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شکم مبارک گویا کاغذون کے مانند تھا ایک پر ایک
جمائے ہوئے اور علی مرتضی وغیرہ سے روایت ہے کہ دونون شانون کے درمیان کشادہ اور محرش کعبی سے روایت ہے کہ پشت مبارک
کو مین دیکھا ہون گویا پارے سے ڈھالے ہین **مہر نبوت کا بیان** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر شانون
کے درمیان مسے کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ ابھرا ہوا تھا اُسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبوۃ یعنی نبوت کا
مہر کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی سابق کے پیغمبرون کی کتابون مین ایک نبی کا آنا لازم ہے اور اس پر ایمان لانے واسطے
تاکید فرمایا تھا سو اُسکی یہہ نشان ہے کہ گویا کر دیا تھا تا نبوت پر دلیل ہووے اور اُس پر طعن کو جانے نہ رہے اور کوئی جھوٹا مدعی
اپنے تئین نبی آخر الزمان ہے کرکے نہ ٹھہراوے اکثر اہل کتاب حضرت پاس آئے ہین تو اسکو دیکھکے نبوت کا اقرار کئے ہین کسی
نبی کی پیٹھ پر یہہ نشان نہ تھا سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت
کئے ہین کہ جتنے انبیا ہوئے آئے انکے سیدھے ہاتھ پر نبوت کی نشان ہوتی تھی مگر ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان تھا اور
اسکے بیان مین صحابا اپنی دانست کے موافق تشبیہ دئے ہین لیکن سب کا حاصل ایک ہی ہے چنانچہ سایب بن یزید کہتے ہین کہ مانند زر
حجلہ کے تھی سو بعضے تو نے لفظ زر کو مقدم کرکے اسکا معنی مسہری کی گھنڈی کہے ہین اور بعضے رے کو مقدم کرکے رز حجلہ کہتے ہین
اسکا معنی چکور کے انڈے سے کرتے ہین اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سرخ مسا تھا کبوتر کے انڈے برابر
اور عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چنگی بھر گوشت تھا اُسکے گرد خال تھے ایسا لگتا تھا جیسا مسا اور
ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسے کے مثال تھا سیب کے برابر اور عمر بن اخطب سے جو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایکبار انکو فرمائے پیٹھ کی مالش کرو پھر وہ مالش کئے انکی انگلی مہر نبوت پر پڑی سو چند بال تھے اکٹھا کئے جمع سو انہون
آنکھ سے دیکھے نہین مگر ہاتھ لگانے سے جو معلوم ہوا تھا سو کہے اور ابی زید بن اخطب کی روایت مین ہے کہ وہ چپنے بار
سو جگہ جیسا اُٹھکے آتا ہے ویسا اُٹھا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کوڑی کے اتنا تھا اُس مین
گوشت سے لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور سلمان سے روایت ہے کہ وہ کبوتر کے انڈے اتنا تھا اسکے
اندر لکھا ہوا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ اور اسکے اوپر لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک
المنصور یعنے جا جس طرف چاہتا ہے سو تو منصور ہے یہہ آخر کے دونون روایت ضعیف ہین کر کر حافظ ابن حجر

عسقلانی فتح الباری میں لکھے ہیں دست مبارک کا بیان پنجہ مبارک سطبر اور بھاری تھا اور ہتیلی کشادہ تھی اور پنجہ نہایت نرم و ملایم اور پرگوشت تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑے تو ریشم سے زیادہ نرم تھا اور حضرت کے انگلیان دراز تھے اور بند دست دراز تھا اور پونچا بھاری تھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے رخسارے پر اپنا دست مبارک پھرائے سو نہایت خنک تھا اور خوشبو اس قدر تھا گویا عطار کے تھیلی سے نکالے ہین اور وایل بن حجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑے بعد اپنا ہاتھ سونگتے تو انکا ہاتھ مشک سے زیادہ خوشبو رہتا اور ابی زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر حضرت ہاتھ پھیراکے فرمائے یا اللہ اسکو جمال دے سو انکی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن انکے بال سفید نہوئے اور چہرہ منقبض نہوا اور حنظلہ بن خزیمہ کے سر پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پھیر کر دعا دئے کہ اللہ تجھکو برکت دیوے سو انکے پاس جسکو آماس دل رسعلی وغیرہ ہوتے تو لے آتے اور اُنھون اُسپر اپنا ہاتھ پھیرتے اور یہہ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَثَرِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر وہ عارضہ جاتا رہتا قدمون کا بیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پنڈریان باریک تھے اور ہاتھ زبردست تھے ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ دونون تلوون کے بیچ گرے تھے اور دونون قدم اسطرح برابر تھے کہ اگر پانی پڑے تو بہہ جاتا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم کا پورا پنجہ اُٹھتا تلوون مین بلندی نتھی یہہ دونون حدیث مین ظاہرًا اختلاف ہی لیکن اُسکے بیان مین شارحان کہے ہین کہ تلوؤن مین بہت زیادہ گرے ہنا سو نہین تھے مگر کچھ ایک بلندی تھی لیکن قسم دھرنے تو پنجے کا پورا نقش اُٹھتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی کہ قدمان حضرت کے نہایت خوش وضع تھے اور پاشنے حضرت کے کم گوشت تھے اور پاؤن کے انگلیون مین انگھوٹے کے بازو کی انگلی دراز تھی حضرتکی قد کا بیان قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ نہ بہت دراز بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب حضرت تنہا رہتے تو میانہ قد مین گرگرلیے جاتا لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے ہمراہ ہوتا تو حضرت اُس سے بلند دستے اور جب دو شخص بلند قامت بازؤن پر تھے تو حضرت اُنسے بلند دستے اور یہہ بھی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت لوگون مین بیٹھین تو حضرت کا کھندا سب سے بلند دستا اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ حضرت کا بدن گتیلا بانتا ہوا تھا اور ذکوان سے روایت ہی کہ حضرت دھوپ یا چاندنی مین چلیے تو سایہ زمین پر پڑتا نہین تھا رنگ شریف کا بیان حضرت کا رنگ سرخ و سفید تھا علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ

رنگ گورا تھا سرخی مائل اور ابن ابی ہالہ کہتے ہیں کہ رنگ بہت روشن تھا اور ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ گورے تھے گویا
روپے سے ڈھالے ہیں اور ابو الطفیل کہتے ہیں کہ گورے تھے ملاحت کے ساتھ اور انس سے روایت ہی کہ رنگ بہت اُجلا تھا
او نہ گندم گون اور ابن ابی ہالہ کی روایت میں ہی کہ بدن شریف پر لباس جس جگہہ نہیں رہتا وہ بھی روشن تھا چال
کا بیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت چلتے تو قدم اُٹھا کے چلتے اور جھکتے گویا بلندی سے پستی میں
اترتے ہیں اور ابی ہریرہ کہتے ہیں جب چلتے تو قدم پورا دھرتے اور چال میں حضرت سے جلد میں کسی کو نہ دیکھا گویا زمین
پاؤن کے نیچے لپیٹی جاتی ہی اور ہم ساتھ رہنے واسطے سعی کرتے اور حضرت بی تکلف چلے جاتے اور یزید بن مرثد کہتے ہیں کہ حضرت
جلد چلا کرتے یہاں تک ساتھ والون کو دوڑنیکی نوبت پہنچتی اور جب لوگوں کے ساتھ چلتے تو اصحاب کو آگے چلاتے
اور آپ سب کے پیچھے چلتے اور فرماتے میرا پیچھا فرشتوں کے واسطے چھوڑ دیو عرق وغیرہ فضلات کا بیان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اس قدر خوشبو تھا کہ کوئی خوشبوئی اس سے نہ لگتی تھی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن میں اس قسم خوشبوئی تھی کہ راہ سے گذر چکے بعد معلوم ہوتا تھا کہ ادھر سے تشریف
فرمائے ہیں اور ایک شخص اپنی لڑکی کے جہیز واسطے کچھ مانگا تو اس وقت حضرت پاس کچھ نہ تھا سو ایک شیشہ منگوا کے اس
میں اپنا عرق ڈالکے دیئے اور فرمائے تیری لڑکی کو کہہ کہ در عوض عطر کے اس کو لگایا کرے پھر وہ خوشبوئی جب لگاتی تو تمام
مدینے میں اسکا مہکار ہوتا اور ام سلیم کے گھر میں تشریف لیجا کے حضرت آرام کیئے اور بدن سے عرق جاری ہوا تو ام سلیم وہ عرق
پونچھکے اپنے عطردان میں جمع کرنے لگے حضرت ہوشیار ہو کے پوچھے یہہ کیا ہی تو عرض کیئے آپکا عرق ہمارے لئے عطر ہوتا ہی اُسکو
جمع کرتی ہوں اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب چہرہ مبارک پر خوئی آتی تو ایسا دستا کہ موتی کے دانے
چہرے پر جڑے ہیں اور شدت سرما کے ایام میں حضرت پر وحی اُترتی تو بدن سے عرق جاری ہوتا اور جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم
قضاء حاجت کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہوکے فضلہ غائب ہوجاتا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اُنھوں عرض کیئے
یا رسول اللہ آپ جائے ضرور کو جاکے آئے بعد ہم دیکھے تو کچھ اثر نہیں رہتا ہی حضرت فرمائے ای عائشہ کیا تمکو معلوم نہیں وہ
جو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم کیا ہی کہ فضلہ جو پیغمبر ان سے نکلتا ہی اسکو نگل جاؤ اور عادت شریف یہہ تھی کہ شب کو
پلنگ کے پاس ایک قدح رکھا کرتے اور اسمین پیشاب کرتے سو ایکبار صبح کو تشریف لا کے دیکھے تو اس قدح میں پیشاب
نہیں پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دائی برکہ سے پوچھے کہ اس میں پیشاب تھا سو کیا ہوا وہ عرض کئی کہ میں اُسکو

پی گئی حضرت فرمایے اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی بیمار نہ ہوئی مگر مرض الموت ہی اور ام ایمن ایکبار شب کو تشنہ
ہوئے دیکھے تو قدح مین پانی ہی اسکو پیگئے صبح کو حضرت فرمائے ای ام ایمن اس قدح مین پیشاب ہی اسکو ڈال دیو ام
ایمن عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکو پیگئی حضرت نہایت تبسم کئے بعد فرمایے تجھے کبھی درد نہوگا فصل دوسرا حضرت
کی اخلاق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تھے کہ کبھی بشر مین نہین اسلیئے
اللہ تعالے قرآن شریف مین حضرت کے وصف مین فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم یعنے بیشک تو بڑے اخلاق پر ہی بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ اخلاق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن تھا یعنے قرآن مین جو اوصاف بہتر ہین وہ تمام
اس ذات مقدس مین موجود تھے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ اپنی کتاب عوارف المعارف مین لکھے ہین کہ
بی بی کے قول مین ایک رمز پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہی کہ آنحضرت متصف تھے باخلاق ربانی سو بی بی عایشہ جناب الٰہی
کی حشمت پر نظر کرتے کہنہ سکے کہ حضرت مین اللہ تعالی کے اخلاق تھے لیکن لطافت کے ساتھ اسطرف اشارہ کرکے
فرمائے کہ خلق انکا قرآن تھا وہب بن منبہ کہے کہ سابق کے انبیاء پر نازل ہوئے سو اکہتر کتاب کو مین دیکھا انہین لکھا
ابتداء دنیا سے انتہا تک تمام لوگون کی عقل نظر کرتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مثال ایک کنکر ہی دنیا کے تمام کنکر دیا
کے نظر کرتے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے عقلون پر بڑھکر اور بہتر ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ اللہ تعالے عقل کے
سو حصے کرکر ایک حصہ تمام مومنون مین اور نناوے حصے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی تامل کرکے دیکھے کہ عربون کی
مزاج وحشی جانورون کے مثال تھی اور ہر قبیلہ نخوت و غرور مین ایک جدی چال رکھتا تھا اور تیز عقلون مین ایک دوسرے سے بڑھکر
حال رکھتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی عالم و فاضل کی صحبت مین رہکر تربیت پائے اور کسی حکیم پاس جاکے کچھ نہ سیکھے اور
آداب و اخلاق کے رسالے نہ پڑھے اور سیر و تاریخ کی کتابون کا مطالعہ نہ فرمائے با این انکی جفا کے متحمل ہوکر اور انکی ایذا پر صبر فرماکر
ایسا انکے ساتھ چلے کہ وہ سب اپنے آبا و اجداد کا طریقہ چھوڑکر اور خویش و قرابت سے مخالفت کرکر اور مال و متاع ترک کرکر اور
دنیا سے ہاتھ دھوکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کئے تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت بہتر و پسندیدہ
تھے اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت کی دانش و عقل نہایت کمال کو پہنچی تھی یہہ محض فضل الٰہی تھا جو اس سرور کے اوپر مبذول ہوا

حلم و عفو کا بیان لوگون کے ظلم و جفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت کے معاف کرنا انبیا کے بہتر اوصاف مین ہی جسمین
یہہ صفت نہو تو وہ نبوت کا بار نہ اٹھا وے اسی لیے اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکر فرماتا ہی فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ تو صبر کر جیسے صبر کیے ہمت والے رسول اور بھی فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ تو معاف کر اور درگذر اُنسے اللہ دوست رکھتا ہی نیکی والون کو اور فرماتا ہی خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۞ خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام اور کنارہ کر جاہلون سے تفاسیر مین مذکور ہی کہ جب
یہہ آیت اُتری نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے کیسا معاف کرنا جبرئیل علیہ السلام کہے رب العزت جل جلالہ سے پوچھ کر کہونگا
پھر جبرئیل آکے کہے ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسنے تمھاری دوستی قطع کرتا ہی تم اُسکی دوستی جوڑنا اور جسنے تمکو محروم
کیا تم اسکو بخشش کرنا اور جسنے تم پر ظلم کیا تو تم اسکو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بموجب امر الٰہی کے ظلم
وجفا پر صبر فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے اور کتنا ہی کوی بدی سے پیش آوے تو حضرت حلم کرجاتے حضرت مین یہہ صفت
کامل تھی سے اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کی کتابون مین حضرت کی علامتون سے یہہ بھی علامت رکھا چنانچہ بخاری روایت
کئے ہین عطا ابن یسار سے کہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت
توریت مین کیا ہی کہے کہ قران مین حضرت کے جو اوصاف ہین اس مین کے چند اوصاف مذکور ہین ای نبی ہمنے بھیجا تجھکو
گواہ اور خوش خبری سنانے والا اور ڈراوا اور پناہ نادانون کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکھا مین تیرا متوکل کر نہین ہی
بدخلق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون مین بدلا نہین لیتا بدی کا لیکن معاف کرتا اور درگذر کرتا اور اللہ اسکو قبض نکریگا
جب تک تیری ملت کو سیدھا نکرے یہہ کہکے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کھولیگا اسکے سبب اندھی آنکھان اور بہرے کان اور
غلاف والے دل روایت ہی زید بن سعنہ سے کہ اُننے یہود کے بڑے عالمون مین تھا سو کہا نبوت کے جتنے نشانیان تہین سو سب مین
نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھکے معلوم کیا مگر دو علامت ایک تو اُنکا علم اُنکے جہل پر غالب ہوگا دوسری اُنکی ساتھ کتنا ہی
جہالت کرین پر اُنکا حلم بڑہتا جایگا سو مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختلاط شروع کیا اور خرما ادھار دیا اور وعدہ
تمام ہونیکے قبل دو تین روز آکر حضرت کی چادر کھینچا اور تیور چڑھاکے بہت ہی بدطور لیسے اُنکو دیکھنے لگا اور بولا
میرا حق ڈال دے واللہ عبد المطلب کی اولاد تم بڑے ٹالنے والے ہو عمر رضی اللہ عنہ یہہ دیکھکے غصے سے اُسکو کہے ای عدو اللہ تو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کرون حضرت کا حکم نہین ورنہ تلوار سے تیری گردن مارتا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
آہستگی سے عمر طرف دیکھکر تبسم کیے اور فرمائے ای عمر اسکو اور مجھے دوسری بات بولنا لایق تھا مجھے کہنا کہ اسکا حق اچھی طور سے
ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچھی طور سے مانگ اب اسکو اپنے ساتھ لیجاکے اسکا حق ادا کر دیو اور اسکو جو ڈرایا ہی اسکے عوض در

بیس صاع خرما افزود دیئے پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکا حق دئیے زید کہا ای عمر مین نبوت کے نشانیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
چہرے سے پایا مگر دو نشانیان کا امتحان کرنا ضرور تھا انکا حلم جہل پر غالب ہے اور جہالت زیادہ کرنے سے انکا حلم زیادہ ہوتا ہے
سو وہ دونون علامتان آج مین امتحان کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین اور مین سلام
لایا اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلا نہ لیئے مگر جبکہ اللہ
تعالے کے حرمتون کو کسی نے توڑتا تو اللہ کے واسطے اس سے بدلا لیتے اور بھی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم فحاش اور متفحش نہ تھے اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتے لیکن معاف کرتے اور درگذر کرتے اور انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ انھون ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت کے بدن شریف پر نجرانی چادر موٹے کنارون کی
تھی سو ایک جنگلی آدمی آکے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اسکا نشان پڑا اور اسنے بولا ای محمد
اللہ کا مال تمھارے پاس جو ہے مجھے دو حضرت پھر کر اسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھ دینیکا حکم کئے اور منافقان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اقسام کی ایذا دیتے تو حضرت انکو معاف کرتے اور کبھی باندی غلام نوکر چاکر کو کبھی نہ مارے اور غصہ کئے ترمذی نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ انھون دس برس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کئے حضرت انکو اف کر نہ بولے اور کسی کام کو کاہے
کو کیا یا یہہ کیون نہین کیا کرکر نہ فرمائے اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ مین کسیکو اپنے لوگون پر زیادہ
رحم کرنے والا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا ازجملہ حلم سے ہے کہ لبید بن اعصم یہودی حضرت پر سحر کیا لیکن حضرت
اُس سے بدلا نہ لئے قصہ اسکا یہہ ہے کہ اس نے سحر کئے بعد حضرت کو کامون مین فراموشی ہوئی اور بات کہہ کر فراموش ہوجاتے تھے
پھر اللہ پاس دعا مانگے سو دو فرشتے آکر ایک حضرت کے سر پاس بیٹھا دوسرا پانون پاس اور ایک نے دوسرے سے پوچھا اس
شخص کو کیا ہوا ہے دوسرا بولا اس کو سحر ہوا ہے پوچھا کس نے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق مین یہودی ہے پوچھا
کاہے پہ کیا ہے بولا کنگھی اور سر کے بالون پر خرمے کے نر جھاڑ کے پھولون کے غلاف کے اندر پوچھا وہ کہان ہے بولا ذی اروان
کنوئین کے پتھر کے نیچے پھر حضرت وہان تشریف لیجا کر اسکو نکال کر گڈوا دیئے اور اس یہودی سے بازپرس کچھ نہ کئے حضرت

تواضع اور فروتنی کا بیان طبرانی روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھ صفا پہاڑ پر
تھے سو فرمائے ای جبرئیل محمد کے لوگ کھانیکو ایک سیر آٹا پاس تو ہو سو نہین ہنوز کلام تمام نہ ہوا تھا کہ آواز ہوا اسکے
ساتھ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد اللہ تعالے آپکا سخن سنکر مجھے زمین کے خزانون کے کنجیان دیکر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ

تہامے کے پہاڑون کو زمرد اور یاقوت اور سونے روپے کے کردون اور وہ آپ کے ساتھ پھرا کرین اگر مرضی ہو تو نبی اور بادشاہ ہو نہین تو نبی
اور بندہ پھر حضرت جبرئیل طرف بطور مشورت کے دیکھے جبرئیل کہے اللہ تعالی سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے نبی اور بندہ رہتا ہون
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف مین حد سے مت بڑھو جیسا نصاری عیسی مریم کے بیٹے کے حق مین بڑھگئے
اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا رسول اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی
کے پینے واسطے باسن جھکاتے اور بلی پیے بعد وہی جھوٹے پانی سے وضو کرتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے
پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم محل سرا مین تشریف لاوے تو کیسا رہتے تھے فرماے بہت نرمی سے اور مسکراتے رہتے اور لوگون
مین پانون لنبے کر کر کبھی نہین بیٹھے اور کوئی پکارے تو لبیک کر کر جواب دیتے اور عادت شریف یہہ تھی کہ کسی قوم کے
بزرگ لوگ آوین تو انکی اکرام کرتے اور کوئی ہمنشین نہ آوے تو اسکا حال دریافت فرماتے اور اپنے ہمنشین پر کمال التفات
رکھتے یہان تک کہ وہ سمجھتا اپنے سے دوسرا کوئی حضرت پاس افضل نہین اور کوئی شخص آکر حضرت پاس بیٹھے تو حضرت
آپ ہو کے نہ اٹھتے جب تک کہ وہ نہ اٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سخن کے آڑے نہ آتے مگر کچھ بات بے شرع کہے تو اسکو
منع کرتے اور بیمار غریبان مسکینان کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہین مجلس آخر ہوتی وہین تشریف رکھتے صدر پر جا کے نہین
بیٹھتے اور ایکبار گدہے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کے قبا کو تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سو انکو
فرمائے ای ابوہریرہ مین تمکو بھی بٹھاؤن تو عرض کیے آپکی مرضی پھر حضرت فرمائے سوار ہو سو ابوہریرہ اچھلکے سوار ہونا چاہے
سوار نہ ہو سکے اور حضرت کو پکڑ لیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انھون دونون ملکے زمین پر گر گئے بعد حضرت آپ
سوار ہو کے ابوہریرہ کو فرمائے مین تمکو بھی بٹھاؤن تو ابوہریرہ عرض کیے آپکی مرضی حضرت فرمائے سوار ہو سو اچھلے پھر
حضرت کو لیکے گر گئے بعد حضرت سوار ہو کے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بھی سوار کرون تو ابوہریرہ عرض کیے یا رسول اللہ مین
آپکو تیسری بار واللہ نہ گراونگا اور ایکبار حضرت مسافرت مین تھے صحابہ کو فرمائے اس بکری کو کاٹ کر پکاؤ سو ایک نے عرض
کیا یا رسول اللہ اسکو ذبح کرنا میرا کام ہی دوسرا کہا مین اسکو چھیل دیتا ہون ایک کہا مین پکاتا ہون حضرت فرمائے مین
لکڑیان جمع کر کر لاتا ہون صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ وہ بھی ہمین دیکھ لیتے ہین حضرت فرمائے مجھے معلوم ہی کہ تم اسکو
بھی کرینگے مگر مجھے خوب نہین دستا کہ تم سب کام کرین اور مین جدا ہو کے رہون اور اللہ تعالی اپنے بندے سے مکروہ رکھتا
ہی کہ اپنے ساتھ والون مین آپ جدا رہے اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب نجاشی کے یہان سے

لوگ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اٹھکے انکی خدمت کرنے لگے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کیا واسطے تصدیع اُٹھاتے ہین
ہم انکی خدمت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ لوگ ہمارے لوگون کی خدمت کرتے تھے سو مین اُسکا بدلا کرتا
ہون اور ایک عورت اُسکی عقل مین کچھ قصور بھی تھا سو حضرت سے کہی مین آپ سے کچھ عرض کرنا ہی حضرت راستے مین
تھے سو فرمائے تو جہان بیٹھی ہی بیٹھ مین بھی بیٹھتا ہون غرض بیٹھکر اُسکا احوال سنے اور اُسکی حاجت روا کئے اور ابن
ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ چلنے سے کچھ ننگ نہین کرتے اگر باندی
بھی آکے بلاتی تو اُنکے ساتھ چلے جاتے اور گھر مین آپ کام کرتے یانی سیندھتے بکری کا دودھ نچوڑتے اور ابن ابی الحسما سے
روایت ہی کہ انھون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت آنیکے قبل حضرت پاس کچھ بیچے اور کچھ جنس باقی رہگیا سو اُسکو وعدہ
کئے کہ آپ اسی جگہہ رہنا مین وہ جو باقی رہا ہی لا دیتا ہون غرض اُسنے جا کے بھول گیا بعد تیسرے روز یاد کر آیا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اسی جگہہ ہین اور اُسکو فرمائے تو مجھے نہایت تصدیع دیا مین تین روز سے یہان ہون اور ابی مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ فتح مکے کے روز ایک شخص حضرت کی حضور مین آکے سخن کیا حضرت کی ہیبت سے اُسکے بدن
پر لرزہ پڑا حضرت اسکو فرمائے گھبراہٹ مین بھی تو قریش مین ایک عورت کا فرزند ہون جو سوکا کباب کھاتی
تھی اور حضرت صبح کی نماز پڑھے بعد مدینے کے لوگ حضرت پاس پانی کے باسن لیکے آتے حضرت اس مین اپنا دست مبارک
ڈبا کے دیتے اور بعضے اوقات مین سرما نہایت رہتا تو بھی دست مبارک ڈباتے از جملہ تواضع سے حضرت کے کھانا کبھی
چیز کا عیب نکرتے اگر خوب رہا تو کھاتے نہین تو چھوڑ دیتے کبھی ایسا کہتے بدمزہ کچا گلگیا ہی کرکر نہ فرماتے اور تمام
لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہین آپ تواضع سے مذمت نکرتے اور فرماتے دنیا کو بدمت کہو کیونکہ وہ مومن کی بہتر
سواری ہی اُسی سے خوبی کو پہنچتا ہی اور اُسی سے نجات پاتا ہی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیان کی ساتھ جو حسن معاشرت کرتے تھے سو بیان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بیبیان کو بہت خوش
رکھتے اور انکے ساتھ ایک ہی بچھونے پر سوتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر رہنے کے سبب سے انصار کے لڑکیون کو بلوا کے
اُنکے ساتھ کھیلنے چھوڑتے اور بی بی عائشہ کٹورے پر جہان منہہ لگا کر پانی پیتے آپ بھی اُسی جگہہ منہہ لگا کے
پیتے اور گوشت منہہ لگا کر جہان کہین سے توڑے ہین آپ بھی اپنا منہہ اسی جگہہ رکھکے توڑتے اور انکی ران پر سر مبارک
رکھکے آرام فرماتے اور انکو بوسے دیا کرتے اور ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ دوڑے سو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت سے تر گئے دوسرے دفعہ ایکبار بھی دوڑے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تر گئے اور فرمانے لگے دفعہ کا بدلا ہوا انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی عایشہ کے گھر مین تھے سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان سے
روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اُسکو کھانے لگے اِس عرصے مین بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا کھانا جو تیار کرتے تھے جلدی سے پکا کر حضرت کے روبرو لاکے رکھے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان کا باسن
اُٹھا کر پھوڑ دئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے تمھاری ما غیرت سے پھوڑ دئی ہی سو اُس کھانیکے عوض اسکو کھاؤ
بعد کھانا کھانیکے پھوٹا باسن عایشہ کے یہان اور اُنکا گھٹ باسن ام سلمہ کے یہان بھیجدئیے اور ایکبار بی بی صفیہ
رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین باسن مین کھانا رکھکے بھیجے اور اُنھون کھانا بہت درست پکاتے تھے سو بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا اُسکو چاک کر اس باسن کو اُٹھاکے پھوڑ دئیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کھانیکو اٹھانے
لگے اور فرمائے تمھاری ماکو غیرت آئی پھر بعد بی بی عایشہ کا گھٹ باسن اُٹھاکے صفیہ کو بھیجوا دئیے اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون ایکبار آٹے مین گوشت ڈالکے خزیرہ پکائے اور حضرت کے روبرو رکھے حضرت بی بی سودہ
اور عایشہ کے بیچ مین تشریف رکھے تھے سو سودہ کو کہے کھاؤ اُنھون نہین کھائے عایشہ کہے دیکھو تم اگر نہ کھائینگے تو مین
تمھارے منھہ کو لگرونگی اِس پر بھی اُنھون نے نہ کھائے پھر بی بی عایشہ وہ خزیرہ لیکر بی بی سودہ کے منھہ کو لگرے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تبسم کر کر اپنی ہاندی سلائے اور سودہ کو کہے تم بھی انکے منھہ کو لگرو سو سودہ نے عایشہ کو خزیرہ لیکر لگرے حضرت کے

خوشطبعی کا بیان خوش طبعی اتنی جو اللہ تعالی کے ذکر سے باز رکھے اور دین کے مہمات مین فکر کرنے سے مانع ہووے
تو درست نہین اگر اِس طور سے نہین ہی تو جایز ہی اگر اُسکے ساتھہ کچھہ مصلحت دینی بھی ہووے جیسا مسلمانونکو اُس سے
خوشی حاصل ہوتی ہی تو وہ مستحب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تھے اسی قبیل کی تھی ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین تو حضرت فرمائے مین خوش طبعی مین کہتا
نہین ہون مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فائدہ حاصل ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی وہی جایز ہی جو خوش طبعی
کہ اس مین جھوٹھہ بات رہین تو وہ جایز نہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت
خوش اخلاق تھے اور ہمارے ساتھہ بہت ملنسار ہی رہتے یہان تک میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اور وہ لال پالتا تھا
سو مرگیا تو حضرت اسکو دیکھے تو فرمایا کرتے یَا اَبَا عُمَیْرُ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنے یا ابا عمیر لال کیا کیا اور بھی انس رضی اللہ

عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو یَاذَا الْاُذُنَیْنِ کر کر کہتے یعنے ای دو کان والے اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ ایک شخص تھا اسکی مزاج مین بھولاپن بہت تھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمائے تجھے اونٹنی
کا بچہ سواری کو دونگا اُننے کہا یا رسول اللہ اونٹنی کا بچا لیکر مین کیا کرون حضرت فرمائے اونٹ کو کون جنتے ہین اونٹنی
ہی تو جنتی ہی اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا اُسکا نام زاہر تھا بہت بدشکل
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسکو دوست رکھتے اور وہ جنگل کے چیزان حضرت کو ہدیہ لاکے گذرانتا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
بھی اُسکو جاتے وقت ہدیہ اور اُسکے خرچ کو کچھ پیسا دیا کرتے اور فرماتے زاہر ہمارے لئے جنگل ہی اور ہم اُسکے شہر مین غرض
ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار طرف تشریف لیجاتے تھے زاہر بازار مین کھڑا ہوا تھا سو حضرت آہستہ جاکر اُسکو
پیچھے سے پکڑ لئے بولا کون ہی مجھے چھوڑ پھر کر دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین سو اپنی پشت حضرت کے سینۂ مبارک
سے لگانے لگا حضرت فرمائے اِس غلام کو کون خرید کرتا ہی زاہر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچے تو مین ارزان بکونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لیکن تو اللہ کے یہان گران قیمت ہی اور ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پھپھی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڈھے تھے آکر عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو تا مین بہشت مین جاؤن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت مین بوڈھیان نہ جاینگے وہ بی بی روتے ہوے پھِرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اُنکو کہو بوڈھے نکے جاینگے
نا بہشت مین جاتے وقت جوان ہو جاینگے اور محمود بن الربیع لڑکا تھا پانچ برس کا ہنسی کو اُسکے مُنہہ پر حضرت پانی لیکر
کلی کئے اور ام سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تھی حضرت ہنسی کو اُسکے مُنہہ پر پانی مارے اُسکی برکت سے اُنھون بوڈھے
ہوے پر اُنکے مُنہہ سے جوانی کا رونق نہ گیا غرض نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ملاپ کرتے اور اُنکو اُنست ہونا کر کر
خوش طبعی کی باتان کیا کرتے اور اُنکے بچون سے ہنسی کرتے **حیا و شرم کا بیان** شرع مین حیا اُسکو کہتے ہین کہ انسان
کی مزاج مین ایک صفت ہی کہ اُسکے سبب سے اپنے تئین بدکامون سے بچار کھتا ہی اور حقدار کا حق ادا کرنے مین کچھ قصور
نہین کرتا پھر جس کا دل جتنا زندہ رہتا ہی اُسکو حیا بھی اس مقدار پر زاید ہوتی ہی اور جس کسی کا دل جتنا مردہ رہتا ہی
اُسکو حیا بھی اتنا کم ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل شریف کس قدر زندہ تھا سو حضرت کی حیا بھی تتنی
ہی زاید تھی قاضی عیاض روایت کئے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کمال حیا سے کسی کے مُنہہ پر آنکھ گڑھا کے نہین دیکھتے
اور کوئی بیجا کام کیا تو اُسکا نام لیکر نہین فرماتے کہ فلانے ایسا کیا ایسا کیا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ

لوگ ایسا کیں واسطے کرتے ہین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جبا کنواری عورت جو پردے
مین رہتی ہی بڑھ کر تھی اور کسی چیز کو پسند نکرتے تو ہم اسکو چہرۂ مبارک کیتین دیکھ کر سمجھ جاتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ مین کبھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہین دیکھی اور میری شرمگاہ کو بھی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کبھی نہین دیکھے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسیکے روبرو کچھ
بات جو اسمین اسکی دل شکنی ہو سو نہین فرماتے ایکبار ایک شخص آیا اور اسکی بدن پر کچھ زرد رنگ لگا تھا سو اوسنے
حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگون کو فرماتے تم اسکو کہہ دو کہ یہہ زردی ترک کرے تو بہتر یہہ جو کہے سو مکروہ چیز و نکا

حکم ہی اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو اسی وقت اس فعل سے منع کرنا حضرت پر فرض تھا حضرت خدا یتعالے
سے خوف رکھتے تھے سو بیان بادشاہ سے جس کسیکو مصاحبت زیادہ رہتی ہی تو اسکو خوف بھی زیادہ رہتا ہی
مبادا ایسی حرکت اپنے سے صادر ہو جاتی ہی کہ سبب ناخوشی کا بن جاوے اس بادشاہ علی الاطلاق سے جو مالک زمین و آسمان
کا اور حاکم ملک ملکوت کا ہی جس کسیکو قربت زیادہ ہی اسکو خوف بھی زیادہ ہی اور تمام مخلوقات کے بہ نسبت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو قرب زیادہ تھا اس لیئے حضرت کو خوف الٰہی بھی زیادہ تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تم سبھون سے زیادہ پرہیزگار ہون اور خدا یتعالی سے زیادہ ڈرتا ہون اور بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کو مین تم سے زیادہ دانا ہون اور تم
سے زیادہ اسکو ڈرتا ہون اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ محمد کا جیو اسکے
دست قدرت مین ہی اگر مین دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ ہنستے تھوڑا اور روتے بہت صحابہ عرض کیئے یا رسول اللہ آپ کیا دیکھے تو فرمائے
بہشت اور دوزخ کو دیکھا حضرتکی شجاعت و قوتکا بیان یہہ صفت بھی حضرت کی ذات شریف مین درجۂ کمال کو پہنچی
تھی جس مقام مین بڑے جوانمردان اور پہلوانان ٹھہر نہین سکتے تھے حضرت کمال ثبات سے قایم رہتے تھے جنکان جو سابق مذکور
ہو سو اُنکے دیکھنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا احوال معلوم ہوگا چنانچہ حنین کے جنگ مین اکثر لوگ
بھاگ گئے پر حضرت خچر پر سوار تھے سو اُسکو دشمن کے روبرو ہی بڑاتے تھے اور فرماتے تھے أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنے مین نبی ہون جھوٹا نہین مین فرزند ہون عبد المطلب کا یہہ بڑی شجاعت پر دلالت کرتا ہی
کیونکہ ایسے وقت مین جو اپنے ہمراہ چند متعدد اشخاص کے سوا کوئی نتھا خچر سا سُست جانور پر جو دوڑانے کدھانے کا

لایق نہین سوار ہوکر ہزارون کے دنگل مین دشمن کے سامنا کرنا اور واقعہ نہین لوگون مین فلانا آپ ہی ہون کر کرنا
کمال شجاعت کی دلیل ہی بڑے بڑے رستمون کے پانون ایسے وقت اکھڑ جاتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم بہت خوبصورت اور بہت سخی اور بڑے شجیع تھے اور ایکبار شب کو مدینے مین کچھ گڑبڑی اور لوگ جس جانب
مین آواز ہوا تھا اُسی طرف گئے دیکھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اول ابی طلحہ کے گھوڑے ننگی پیٹھ پر
سوار ہوکر جا کے تشریف لاتے ہین سو لوگون کو کہے کچھ نہین تم گھبراؤمت اور فرمائے ہم اس گھوڑے کو دریا کی سا
دوڑنے والا پائے اور وہ گھوڑا نہایت سست تھا سو اس قدر چالاک ہوا کہ کوئی گھوڑا اسکی برابری نہین کر سکتا
تھا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ کہے کہ مین کسیکو شجیع اور سخی زیادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا اور
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ جب جنگ گرم ہوتا اور دشمن کمھ بہتر ہوتا تو ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ
لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت کے سوا دوسرا کوئی نہین تکتا اور جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہتا تو ہم اسکو سمجھتے
کہ بہتر جوانمرد یہی ہی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ جب مخالف کا لشکر بہت رہتا تو ہم سبھون کے اول رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رہتے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت اس قدر تھی کہ زور آوران حضرت کے روبرو کم زور دیکھتے اور کشتی والے
حضرت سے عاجز آتے مکے مین ایک جنگی تھا کُشتی کے ہنر مین یکتا اور قوت و زورمندی مین یکتا اسکا نام رکانہ ایک روز بہار دن
پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا حضرت اُسکو فرمائے رکانہ تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اور میرے پر ایمان نہین لاتا رکانہ
بولا آپ کچھ معجزہ مجھے بتاؤگے تو مین ایمان لاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو تو کُشتی کے فن مین استاد ہی اگر مین
تجھے پٹکون تو تو ایمان لاتا ہی رکانہ بولا بہتر اور حضرت سے کُشتی کرنے لگا حضرت اسکو پٹکے رکانہ بولا یہ منظور نہین دوسرے
بار کشتی کرنا بھی کشتی کئے سو حضرت اسکو پٹکے بھی تیسرے بار کئے سو اُس دفعہ بھی حضرت اسکو پٹکے رکانہ کو نہایت تعجب ہوا بولا
تمہارا حال نادر ہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ وہ اسلام لایا اور ایک شخص تھا اُسکا نام ابو الاسد جُمحی بڑی قوت والا
گائے کے چمڑے پر کھڑے ہوکے زور آور دس آدمی کو کہتا کہ اسکو اپنے پانون کے نیچے سے کھینچ لیو پھر جب کھینچین تو چمڑا پھٹ جاتا
پر اُسکے پانون نہ سرکتے غرض ایکروز نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراؤگے تو مین ایمان لاؤنگا پھر حضرت اُسکو
گرائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہت ہی قلیل تناول فرماتے تھے اور اکثر روزہ رکھکے وصال فرماتے اور فاقے بہت کھینچا کرتے با این
ہمہ اللہ تعالی آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تھا کہ وہ قوت بشری سے خارج تھی چنانچہ طبرانی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام لوگوں سے مین چار چیز مین بڑھکے ہوں سخاوت اور شجاعت و جماع کرنا بکثرت او بکر
مین شدت اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی ساعت مین اپنی عورتوں سے صحبت کرتے اور وہ گیارہ
عورت تھین پھر انس سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو اتنی قوت تھی تو کہے ہم سنتے تھے کہ انحضرت کو تیس مرد کی قوت دئے گئی تھی
طاؤس اور مجاہد سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو جماع مین چالیس مرد کی قوت بخشش ہوئی تھی اور صفوان بن سلیم سے روایت
ہی کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جبرئیل علیہ السلام دیگ مین کچھ پکا کر لائے سو مین کھایا پھر اس ن سے مجھے جماع میں
چالیس مرد کی قوت عطا ہوئی اور بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ وہ چالیس مرد بہشت کے ہین کہ وہان کے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد
کی قوت دئے جاوگی حضرت کی سخاوت و بخشش کا بیان انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھے
اور بھی انس سے روایت ہی کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگین تو دے ڈالتے تھے ایکبار ایک شخص آیا تو
اسکو حضرت بکریان کا سندہ جو دو پہاڑ کے درمیان بھر کے تھا دئیے اوس نے اپنی قوم مین جا کر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد
ایسا دیا کرتے ہین کہ جسکو اندیشہ فقیری کا نہین اور صفوان بن امیہ سے روایت ہی کہے کہ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت
عداوت رکھتا تھا سو بہتیرے اونٹان اور بکریان ایک جنگل بھر کر دئیے سو پھیر مین ایمان لایا اور صفوان کہے اتنا دینے واسطے
سوا نبی کے کسی کا دل خوش نہ ہوگا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بڑا سخی تھا اور جابر رضی اللہ
عنہ کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی کچھ مانگے تو نہین کر کر کبھی نہ فرمائے بعضے روایتوں مین آیا ہی اگر حضرت پاس کچھ رہتا تو مانگنے والے
کو دیتے نہین تو خاموش رہتے اور ترمذی روایت کئے ہین کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس نوے ہزار درم آئے سو اسکو چٹائی پر
بیچ ڈالا اور جو آکر مانگا سو اسکو دئیے یہانتک کچھ باقی نہ رہا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ ایک شخص حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر کچھ مانگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے پاس اسوقت کچھ نہین لیکن تجھے کیا لینا ہی
سو خرید کر مین اسکو ادا کر دونگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپکو جو دینے کی مقدور نہ ہووے تو اسکو دینا
کر کر اللہ تعالی تکلیف دیا نہین سو قرضا بینے تیے پر لینا کیا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس بات سے متغیر ہوا
وہان ایک انصاری حاضر تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ آپ خرچ کیا کرو اور اللہ تعالی جو مالک عرش کا ہی آپکو کچھ نہ دیگا
کر کر اندیشہ مت فرماؤ یہہ سنتے ہی چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور تبسم کر فرمائے مجھے ایسا ہی حکم ہی اور حضرت کو مسلمانوں
کو انعامات حنین کی جنگ مین دئے سو آٹھوین سال کے اخبار مین گذرا بعضے روایات مین آیا ہی کہ اس عوض نبی صلے اللہ علیہ وسلم

انعام دئے ہوا اسکا حساب کیئے تو پانچ کروڑ درم ہوئے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب بحرین کا جزیہ حضرت
پاس آیا تو فرمائے اسکو بیچ مسجد کے کونے مین ڈالو اور اتنا مال نقد حضرت پاس کبھی نہ آیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نماز واسطے نکلے تو اس مال طرف آنکھ اٹھا کر نظر نہ کئے بعد نماز سے فراغت پانے کے تشریف رکھے اور جو آیا سو اسکو دینے
لگے عباس رضی اللہ عنہ آکر کہے یا رسول اللہ مین اوپر اپنے بھتیجا عقیل کو چھڑانیکے لئے جو فدیہ دیا تھا سو فقیر ہو گیا ہون میرے
تئین بہت عنایت ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آپ جس قدر اٹھا سکے ہو اتنا لیجا عباس چادر بچھو کر بہت سا آکر
مین باندھکر اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے اور فرمائے اسکو اٹھانے واسطے کسی کو حکم فرماؤ حضرت فرمائے نہ پھر کچھ
نکال پھر اپنے کاندھے پر اٹھا لیگئے پھر آکر ویسا ہی کہکر اور لیگئے بعد تیسرے مرتبہ بھی آکے ویسا ہی لیگئے غرض نبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہان سے اٹھے تو اس مال مین ایک درم باقی نہ رہی بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ مال سب لاکھ درم تھے اور ایکبار
جابر رضی اللہ عنہ پاس سے اونٹ مول لئے پھر قیمت دیا اور اونٹ دونون انھون کو دئے الحاصل سخاوت و بخشش سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ابر نیسان شرمندہ تھا اور دریا کرم ہاتون مین موج مستی تھی اسکے لکھنے کے میدان مین قلم کا گھوڑا عاجز

ہی حضرت کی شفقت وغیرہ چند اوصاف کا بیان شفقت و رحمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقات پر
نہایت تھی اللہ تعالی فرماتا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے ہمنے تجکو نہیں بھیجا مگر مہربان کرکر جہان کے
لوگون لیپر بھی فرماتا ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بال
مؤمنین رءوف رحیم یعنی آیا ہی تم پاس رسول تم ہی مین کا بھاری آتی ہی اس پر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی تمہاری بھلائی پر ایمان
والون پر شفقت رکھتا ہی مہربان بموجب اس آیہ کریمہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون پر نہایت رحم فرماتے اور امت پر احکام
مین تخفیف اور آسانی دوست رکھتے اور عبادت شاقہ جسکا نبھاؤ آیندہ دشوار ہو منع فرماتے اور اللہ کی جناب کبریائی مین دعا کرتے
کہ اگر مین بشریت کے تقاضے سے کسی مسلمان پر لعنت کرون تو وہ اس کے حق مین رحمت کر اور اسکے گناہون کا کفارہ اور اگر نماز جماعت
مین رہتے اور پیچھے کے روتے لڑکا آواز سنتے تو اس کی ماں جو نماز مین ہی اسکو تشویش ہوا کر نماز مین تخفیف کرتے اور فرماتے تم کوئی اگر
میرے پاس کسی کی کچھ ناپسند بات جو کہا ہی ظاہر نہ کرو کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ جب تمہارے پاس آؤن بغیر اسکے تم سے صاف
رہے اور جب قریش ایمان نہ لاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بہت دیئے اور اللہ تعالی پہاڑ کے فرشتون کو حضرت پاس بھیجا فرشتہ
آکر کہا ای محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ آپ جو کہین سو بجا لاون اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونون پہاڑ جنکا

نام اخشبین بھی ٹکرا دیون تا سب لوگ ہلاک ہو جاوین حضرت فرمائے وہ ہلاک ہونا مین نہین چاہتا شاید اللہ تعالی انکی اولاد مین
مسلمان پیدا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرابت والون کے ساتھ صلۂ رحم کرتے اور امامہ کو جو حضرت کی نواسی
تھی نماز مین اٹھا لیتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو گود مین بٹھاتے اور پیار کرتے اور بعضی وقت یہ دونون
صاحبزادے آکر حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور حضرت نماز مین رہتے تو شفقت سے انکو نہ اتار کے سجدہ مین ہی
رہتے اور حنین مین شیما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوازن کی بندیوانون مین آئے تو حضرت انکو بھی اپنی
چادر انکے واسطے بچھاتے اور ابو الطفیل سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانی مین گوشت کی تقسیم کرتے تھے سو بی بی
حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کی چادر بچھا کر انکو بیٹھائے اور ثویبہ ابولہب
کی باندی حضرت کو دودھ پلائی تھی سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھانا کپڑا بھیجا کرتے تھے جب اسکا انتقال ہوا
تو پوچھے اسکا کوئی قرابت دار ہی یا نہین تا اسکو دیا کرے لوگ عرض کئے اسکا کوئی نہین الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلۂ رحم کی بہت رعایت کرتے لیکن اپنے سے قرابت ہی کر کر انکو بڑے بڑے صحابہ و یاران پر مقدم نہین رکھتے اور انکو
انھون پر ترجیح نہ دیتے چنانچہ بخاری عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فلانے کی اولاد
میرے رفیق نہین میرا رفیق اللہ تعالی ہی اور نیک مومنان مگر انکو قرابت ہی کہ اسکی تری سے انکو تر رکھتا ہون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم علم و حلم کی عفت اور راستی دوست دشمن تمام پر ثابت تھی چنانچہ پیش از نبوت لوگ حضرت کو محمد
الامین کہا کرتے تھے اور جاہلیت مین کعبے کی تیاری ہوئی بعد حجر الاسود کو کون رکھنا کر کر قریش آپس مین نزاع کئے آخر
یہہ ٹھہرائے کہ اول جو شخص آتا ہی اسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب کہنے لگے واللہ محمد امین
آتا ہی وہ جو حکم کرے تو ہم سب کو قبول ہی پھر آپ فرمائے حجر الاسود چادر مین رکھکر ہر قبیلے کا بڑا ایک شخص اسکو پکڑ کر لیجا یا سب راضی ہو کر
خوشی سے لیا ہو لیگئے اور حضرت وہان سے اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصب کئے روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ ابو جہل نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ہم تمکو جھٹلاتے نہین اور ہم نہین سمجھتے کہ تم جھوٹھے ہو لیکن یہ دین جو لائے ہو ہم اسکی تکذیب کرتے ہین
دیکھئے اس شقی کا کیا اندھا پن تھا کہ باوجود حضرت کی سچائی اس پر ثابت رہنے پر بھی جھٹلاتا تھا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی
فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ یعنی وے لوگ تجکو نہین جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے
حکمون سے منکر ہو جاتے ہین اور بیہقی روایت کئے ہین کہ اخنس بن شریق بدر کی جنگ کے روز ابوجہل سے کہا اے ابا الحکم یہان میرے اور تیرے

سوا کوئی نہیں اور تو میرے سے سچ کہہ کہ محمد سچے ہیں یا جھوٹے وہ شقی نے کہا واللہ مقرر محمد سچے ہیں اور جھوٹ بات ہرگز نہیں
کہے ہیں اسی پر اخنس نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الگ گیا اور جنگ میں شریک نہ ہوا اور ابو سفیان ہنوز ایمان سے مشرف ہو
نہیں تھے اور انکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوی کرنیکے قبل جھوٹ بات کبھی کرتے تھے تو جواب میں کہے
کہ محمد جھوٹ بات ہرگز کبھی نہ کہے اس پر بادشاہ نے بولا لوگوں پر جھوٹ بات نہ بولنے والا اللہ تعالی پر جھوٹ کاہی کو
بولیگا اور نضر بن الحارث بہت سخت کافر تھا قریش کو کہا کہ محمد نوجوان کم عمر تھا تو تم اسکے کاموں کو پسند کرتے تھے اور
تمام سے اسکو سچا تیں بڑھکر جانتے تھے اور سبسے اسکو زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے بال گوش میں بوڑھے بال
نکلے تو اسکو جھوٹا اور ساحر کہتے ہیں واللہ وہ جھوٹا اور ساحر نہیں اور حارث بن عامر باوجود مشرک رہتے اور لوگوں میں
حضرت کی تکذیب کیتے جب اپنے گھر میں جاتا تو بولتا واللہ محمد جھوٹا نہیں اور ایکبار ابو جہل اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مصافحہ کیا جب کفار اس سے اس کا تعرض کیے تو کہا واللہ میں یقین جانتا ہوں محمد پیغمبر ہیں لیکن ہم سابق میں عبد المطلب کی
اولاد کی تابعداری کب کرتے تھے سو اب کریں اور عفت و پارسائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرتبے کو پہنچی
تھی اور سبکا اتفاق ہی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بد کاموں سے معصوم تھے احادیثوں میں آیا ہی کہ حضرت اپنی عورت
اور لونڈی کے سوائے کسی بیگانی عورت کو نہ چھوئے اور بخاری میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت عورتوں
سے بیعت لئے تو زبانی ان سے اقرار لیتا اور مردوں کو جیسا ہاتھ پکڑ کر بیعت لیا کرتے ویسا ان سے نہیں لیتے واللہ حضرت
کا دست مبارک کسی بیگانی عورت کے ہاتھ سے نہ لگا اور ابو سفیان سے ہرقل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود
کافر رہتے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض تمام اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ اس عنصر لطیف و جوہر شریف میں
درجہ کمال کو پہنچے تھے سوا زبان کو طاقت نہیں کہ احوال میں اس تعال کے بیان کی باگ موڑے اور ہمت قلم کو قدرت نہیں
کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے میں اوراق کے میدان میں دوڑے

فصل تیسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے بیان میں

اللہ تعالی انسان کے تئیں اپنی عبادت و بندگی کرنے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضرور ہی کہ اپنی اوقات عبادت الہی میں
صرف کرے اور علم و عمل کی برکت سے قرب ذات حق کو پاوے لیکن عبادت کرنا قوت و تندرستی پر موقوف ہی بدن درست نہو تو عبادت
ہو نہیں سکتی تو لا بد تندرستی کھانے پینے پر موقوف ہی تو دین کا مدار کھانا پینا ہوا اب ہر شخص کو ضرور ہی اپنا کھانا پینا درست
کرے اور جانوروں کی مثال جو ملا سو کھاوے اور شرع کی لگام منہہ میں ڈالکر شارع جو حکم کیا ہی اسی پر قناعت کرے اور

صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھانے مین اپنے تئین بہت کستے تھے اور کوئی پیٹ
بھر کے کھاتا نہین تھا اُنکے بعد جو لوگ آئے پیٹ بھر کر کھانا شروع کئے رفتہ رفتہ اقسام کی نعمتان اور طرح طرح کے
کھانے سالنے اختراع کر کر عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا مزے دار کھانون کی خاطر سے دولت کھو دئے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ آدم کی اولاد اپنے پیٹ سے زیادہ
بد کوئی ظرف ہو سو بھرتا نہین آدمی کو چھوٹے چھوٹے چند لقمے کھانا جو اسکی پیٹ کو مضبوط کرین بس ہی پھر اگر کسی کا نفس
غالب ہووے تو پیٹ کے تین حصے کر کر ایک حصہ کھانے واسطے اور ایک حصہ پانی واسطے اور ایک حصہ دم واسطے رکھے
غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر قوت ہونا کر کچھ لقمے کھایا کرتے اور اکثر بھوکے رہتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیٹ بھر کے تناول نہ فرمائے اور اپنے گھر مین رہتے تو کھانا نہین مانگتے اور خواہش نہین کرتے اگر دیوین
تو کھاتے اور جو لا کر رکھین تو وہ کھاتے اور جو پلائین سو پیتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
کے لوگ حضرت کا وفات ہوتے تک پے در پے تین روز پیٹ بھر کر نہین کھائے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت کے گھر کے لوگ پی در پی راتان بھوکے رہتے کھانیکو کچھہ نہ پاتے اور جو کی روٹی کھایا کرتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اٹھے تک ایک روز مین دو طرح کی غذا فراغت سے تناول نہ فرمائے
اگر خرما کھائے تو جو نہین جو کھائے تو خرما نہین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ دل چاہتا سو تم کھاتے
اور پیتے ہو مین دیکھا ہون تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہ ردی خرما پیٹ بھر کر کھانیکو نہین پاتے تھے اور بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین مہینہ مہینہ چولا نہین سلگتا تھا خرمے کچھہ آتے کھا کر پانی پیتے
تھے اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہی کہے کہ مین ساتھوان آدمی ہون جو ایمان لایا اور ہمکو سوا پیڑ کے پتون کے کھانیکو کچھہ نہین
ملتا تھا اسکو کھاتے کھاتے ہمکو منہ مین زخمان ہوئے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے
تو حضرت کا بکتر ایک یہودی کے یہان تیس صاع اناج پر گرو تھا الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقے کی حالت مین
رہنا اختیار کئے تھے اور کچھہ مال آوے تو لوگون پر تقسیم کر دیتے تھے وگرنہ جو چاہیے سو انکو اللہ تعالی عطا کرتا چنانچہ
ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے رواۃت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی مجھے کہا کہ مکے کے پتھر تیرے لئے سونا کر
دیتا ہون مین عرض کیا نہیں لیکن ایک روز کھاونگا اور ایک روز بھوکا رہونگا جب بھوکا ہونگا تو تیرا یاد کر دونگا اور

تیرے پاس عاجزی کرونگا اور جب کھایا تو تیرا احمد و شکر کرونگا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چیز کھاتے

سو بیان عادت شریفہ ایک ہی چیز کھانیکی نہتھی اپنے شہر کے طور پر روٹی گوشت سالن میوہ وغیرہ کھایا کرتے تھے بخاری روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو دوست رکھتے بعضے روایتوں لیں اس حلوے کا بیان آیا ہی کہ وہ خرما تھا اس میں دودھ ڈالکر پکاتے اور حضرت خبیص تناول کئے ہیں خبیص حلوا ہی کہ آٹا اور گھی اور شہد ملاکر پکاتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اکثر کھایا کرتے لیکن آٹا نہ چھانتے اور بھوسا نہ نکالتے جو کو پیس کر پھوکتے اس میں جو بھوسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہ نہایت روٹی پکاتے اور حضرت کے واسطے روٹیوں کے قرص چھوٹے بناتے تھے یا بڑے سو احادیث میں مذکور نہیں اور بعضوں نے جو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم روٹیاں چھوٹی چھوٹی بناو بہت برکت ہوگی سو یہ حدیث جھوٹ ہی چنانچہ ابن جوزی وغیرہ اس حدیث کو موضوعات میں داخل کئے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکرے کا گوشت کھایا کرتے اور اسکے دست کا گوشت بہت پیار سے تناول فرماتے اور بکرے کی گردن کا گوشت بھی پیار سے کھاتے اور ہاڑوں پر کے گوشت کو دانتوں سے توڑکر کھاتے اور بعضے وقت چاکو سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرماتے اور گوشت کے کباب پکاکر بھونکے کھاتے اور مرغ کا گوشت کھاتے اور گورخر کا گوشت کھاتے اور اونٹ کا گوشت اکثر کھاتے اور خرگوش کا گوشت کھاتے اور حبارا یعنی چکلی اور چکوا کا گوشت کھاتے اور مچھلی کا گوشت کھاتے اور ثرید یعنی روٹی شوربے میں بھگا سو کھاتے اور روٹی کو گھی لگاکے کھاتے اور روٹی زیتون کے تیل میں ڈبوکر کھاتے اور روٹی سرکے میں ڈبوکر کھاتے اور فرماتے تھے کہ بہتر سالن ہی اور کدو کو پیار سے تناول فرماتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیا اور روٹی او کدو کا شوربا حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے اطراف سے کدو کے ٹکرے لینے لگے انس کہتے ہیں میں اس روز سے کدو کو بہت پیار سے کھانے لگا اور جو میں چقندر ڈالکے پکائے سو بھی حضرت تناول فرماتے ہیں روایت ہی سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے کہ ایکبار حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر آئے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی کہے بیٹا اب وہ کھانا تم نہ کھاوگے کہے خوامخواہ پکانا پھر تھوڑے جو لیکر پیسے اور اسکو دیگ میں ڈالکر جوش دیئے اور کچھ زیتون کا تیل اس میں ڈالے اور کالی مرچ اور گرم مصالح کو تھیکر اس میں ملائے اور اسکو لاکر کہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے کھاتے تھے اور خزیرہ بھی تناول فرمائے ہیں وہ گوشت کو کاٹ کر ڈلیاں پانی میں جوش دیتے ہیں خوب گلنے بعد اسمیں آٹا ڈالتے ہیں

اسکو خزیرہ کہتے ہین اور اقط بھی کھائے ہین دودھ سے مسکہ نکال لیکر اسکو پنیر کی طرح جما لیتے ہین سو اسکو اقط کہتے
ہین اور تبوک کو تشریف جب لیگئے تو وہان پنیر آئی سو اسکو بسم اللہ بولکر چاکو سے کاٹتے اور تناول کئے اور خرمے کے درخت
کا گابہ پیار سے تناول فرمائے اور رطب یعنی خرما تر و تازہ اور تمر یعنی خشک خرما اور بسر یعنی ادگدرا تناول فرماتے ہین سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مدینے کا خرما جسکا نام عجوہ ہے سات دانے اسکے صبح کو جو
کھاوے تو اسکو سحر اور زہر تاثیر نہین کرتا اور انگور کھاتے ہین اور پیلو کے پکے سو پسند و بھی تناول کئے ایکبار صحابہ پیلو کے بندو
توڑنے لگے تو حضرت فرمائے جو کالے ہین اسکو کھاؤ صحابہ عرض کئے کیا آپ بکریان چراتے تھے سو آپکو جنگل کے پھلون کا احوال
معلوم ہے حضرت فرمائے ہان چرایا ہون اور جو نبی ہوا سو وہ بکریان چرایا ہے اور خربزے کو خرمے کے ساتھ تناول فرماتے
اور کہتے اسکی سردی کو اسکی گرمی توڑتی ہے اور ککڑیون کو خرمے کے ساتھ تناول کئے اور خرمے کو مسکہ لگاکے پیار سے تناول
کئے اور خرما دودھ کے ساتھ کھائے اور روٹی کبھی گوشت کے ساتھ اور کبھی خربزے کے ساتھ اور کبھی خرمے کے ساتھ
اور کبھی سرکے کے ساتھ کھاتے ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ اپنے شہر کا میوہ جب موسم مین نکلتا تو اسکو کھایا کرتے اور پیاز
لہسن وغیرہ بدبو چیز نہین کھاتے اور عادت شریف یہ تھی کہ تین انگلیان یعنی انگوٹھا اور اسکے بازو کی انگلی اور بیچ کی انگلی
سے کھاتے اور کھانا تناول فرمائے بعد انگلیونکو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے بازو کی انگلی بعد انگوٹھا اور تناول کے وقت
اکڑو بیٹھتے اور تکیہ لگاکر یا ہاتھ ٹیک کر یا پالکھٹ بیٹھ کر نہین کھاتے اور فرماتے مین اللہ کا بندہ و غلام ہون غلامان
جیسا کھاتے ہین ویسا کھاتا ہون اور سیدھے ہاتھ سے تناول فرماتے اور بائین ہاتھ سے اگر کوئی کھاوے تو اسکو زجر
کرتے اور جب کھانے مین ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور کھانا تناول فرمائے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کھانا کھانیکے قبل و
کھانا کھائے بعد ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے اور گرم گرم کھانا نہین کھاتے اور حضرت کو لکڑے کا قدح تھا اسمین
پانی اور نبیذ اور شہد اور دودھ وغیرہ پیا کرتے اور کھانا بلند چیز پر رکھکر کبھی نہین کھاتے اور سوجی کی روٹی کبھی نہ
کھاتے اور کھانا کھائے سو مگا پانی نہین پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی بیوت سقیا سے جو مدینے سے دو
روز کے فاصلے پر چشمہ تھا منگواتے اور شہد مین ٹھنڈا پانی ملاکے پیتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
کہ میٹھا پانی جو سرد ہو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اور پانی مین خرما یا کشمش ڈالکے شب کو رکھتے اور صبح ہی
اسکو پیتے اور کبھی نخیل دودھ پیتے اور کبھی اس مین پانی ملاکر اور پانی بیٹھ کے پیتے کھڑے رہکر پانی پینے سے منع فرماتے

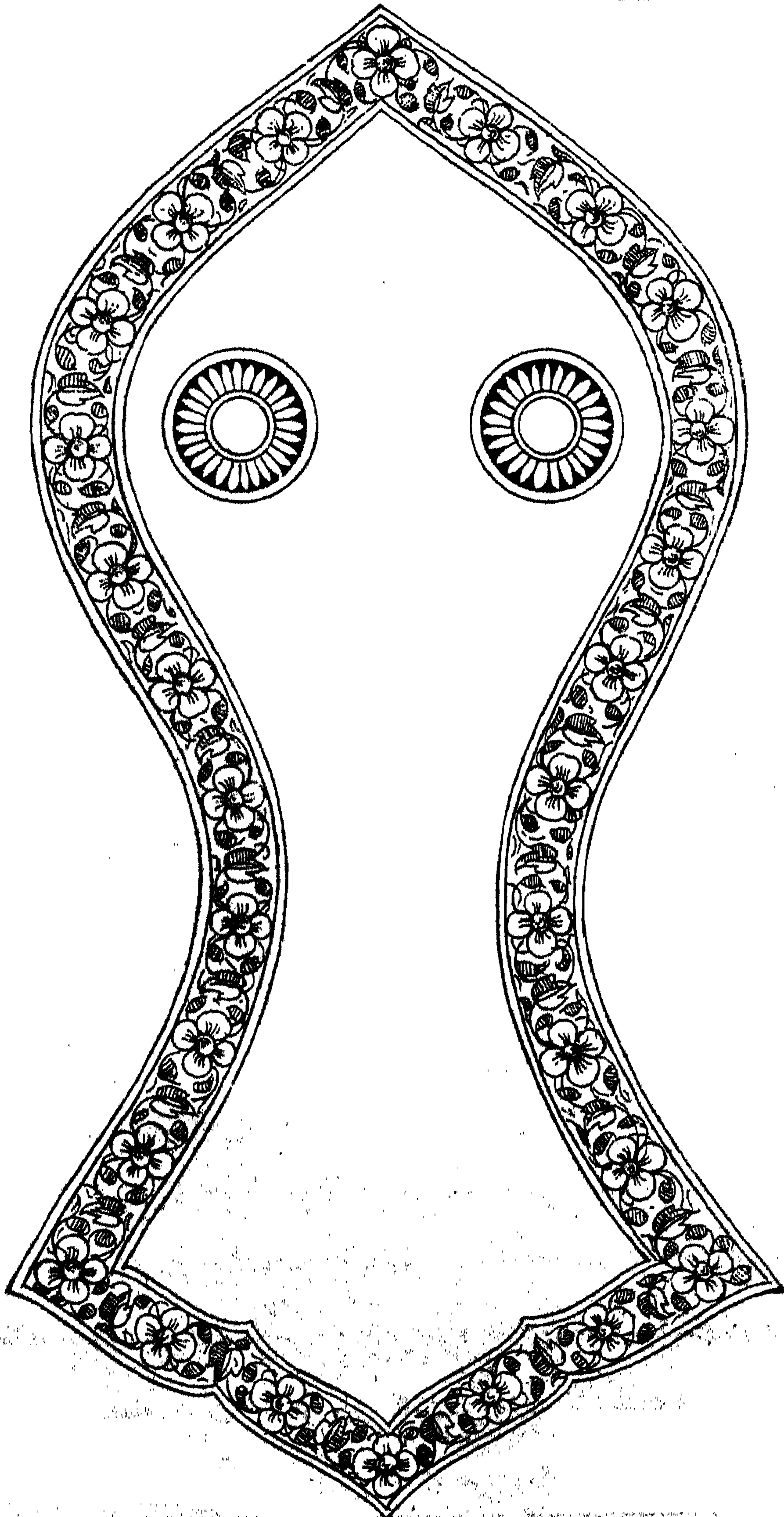
اور بعضی اوقات مین کھڑے ہو کر پانی پینا جایز ہی سو معلوم ہونے واسطے کھڑے ہو کر پانی پیے مین اور پانی پیے تو کتورے
مین دم نہین چھوڑتے بلکہ باسن سے منہہ جدا کر کر باہر دم چھوڑتے اور پانی پیتے وقت تین بار طرف کے باہر دم چھوڑتے
اور کتورہ منہہ کو لگائیے تو بسم اللہ بولیتے اور منہہ سے چھوڑتے بعد الحمد للہ کہتے اور لوگون کے ساتھ کھاوے تو سب کے
آخر آپ اٹھتے اور کسی کے یہان دعوت کو گئے تو اسکو دعا دیتے اور ایکبار عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ
پلائے سو حضرت انکو یہہ دعا دیئے کہ یا اللہ توُ اسکو جوانی کے ساتھہ برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی تو بھی جوان
ہی رستے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا

فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان مین

عادت شریف یہہ تھی کہ جو لباس میسر ہو سو پہنتے نفیس کپڑا یا رخیص پہننا لازم نہین کرتے اور اکثر چادر اور لنگ ہوتی
پہنتے اور چادر پھٹی تو اسکو تھگلے جوڑتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندہ لباس جو پہنتا ہی ویسا ہی لباس پہنتا ہون
اور کبھی عجم کے بادشاہون کے یہان سے نفیس لباس آتا تو انکے خاطر سے اسکو پہنکر جلد نکال کر لوگون کو دے دیتے اور
لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک رہنا دوست رکھتا ہی اور حضرت سر پر پگڑی باندھتے پگڑی بہت
بڑی بھی نہین باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضی روایتون مین آیا ہی دستار شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ
ہاتھہ سے زیادہ بڑی نہین رہتی تھی اور کبھی سات ہاتھ کی باندھتے تھے اور بائین طرف سے تھڈی کے نیچے سے اسکا پھیر لیکر
سیدھے طرف اٹکاتے ایسا باندھنے کو عربی مین تحنیک کہتے ہین اور دو شانون کے بیچ کبھی شملہ چھوڑتے اور کبھی نہین چھوڑتے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پگڑی گول باندھتے اور پیچون کو سر پر پھر آور پلو کو پیچھے سے اٹکاتے فتح مکے کے روز سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی اور عمرو بن
حریث سے روایت ہی کہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگڑی سیاہ رنگ تھی اور حضرت کو ایک پگڑی تھی اسکا
نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگڑی کے نیچے توپی پہنتے توپی دبی ہوئی رہتی اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی توپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قمیص کو دوست رکھتے اور اسکی آستین منکت سے زیادہ دراز نہین
رکھتے اور قمیص کا طول آدھی پنڈری تک ہتا اور لنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی لرتا کپڑا پہننے سے منع فرماتے اور
آستین بہت کشادہ نہین رکھتے اور قمیص مین گریبان کی چاک سینے پر رکھتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے
کہ حضرت کی قمیص روئی کے کپڑے کی تھی اور اسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور اسکو گندیان تھین اور قرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت پاس حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص کے گندیان کھلے ہوئے تھے

سو ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالکر مہر نبوت پر پھیرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت میں رومی
جبہ پہنے تھے اسکے آستین نہایت تنگ تھے یہان تک کہ وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکال کر وضو کیے اور
عبداللہ سے مولی اسما کے روایت ہی کہے کہ بی بی اسما بیٹی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جبہ طیالسی کسروانی انکو
دکھلا کر کہے یہہ جبہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھا سو انکے وفات کے بعد مین
اسکو لئی اور اسکی گریبان اور فرجان پاس حریر لگا تھا اور کوئی بیمار ہو تو اسکو دھو کر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا
حاصل ہوتا اور ایکبار حضرت حریر کا قبا پہن کر پھر کراہت سے اسکو نکال دئیے شاید کہ وہ حریر کا تھا اس لئے نکالے یا عجم
کا لباس تھا کہ اسکو پہننا دوست نہ جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اوڑھا کرتے چادر کا طول چار ہاتھ کا
اور عرض اڑھائی ہاتھ کا تھا اور لنگ جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف دستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور
ابو بردہ بن ابی موسی سے روایت ہی کہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ موٹی پیوندان
پڑی ہوئی لے آئے اور کہے یہہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین روح شریف حضرت کا انھی کپڑون مین قبض ہوا بہت
احادیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین حلہ تھا سو اس سے مراد دو کپڑے ہین مثلا چادر اور لنگ یا
قمیص اور لنگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائجامہ خرید فرمائے اور کہے یہہ بہت ستر ہی لیکن انکو پہنے یا نہین سو ثابت نہین
اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ پہننے سو کپڑون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حبرہ دوست تھا
حبرہ ایک کپڑا یمن مین بنا ہی چادر کی طرح بنتے اور اس مین خطوط سرخ اور نیل بوتے رہتے مین اور ابی رمثہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو برد سبز پہنے تھے برد ایک کپڑا ہوتا ہی یمن مین
کہ اس مین خطوط رہتے ہین اور ابی یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز برد
کی حمایل ڈالکے کعبے کا طواف کرتے تھے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
روز صبح کو سیاہ کملا اوڑھ کے نکلے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا
پہنے تھے اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سرخ برد پہنتے تھے برد صرف سرخ نہ تھا اس مین سرخ اور سیاہ خطوط تھے سو

اختلاف ہی اور جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہ مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو شملہ یعنے
دوپٹہ اوڑھے تھے اور اسکے پلووں کے کرے حضرت کے پانوں پر پڑتے تھے اور حضرت پاس جب فود آوین تو انکے
ملاقات کے وقت سبز چادر اوڑھتے محمد بن ہلال کہتا ہی کہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برد حبرہ اوڑھا
تھا تو اسکو دو حاشئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کندھون پر سے اوڑھتے اور بعضی اوقات مین سر پر سے
اوڑھکر اسکے پلو کاندھون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین کو نامے بھیجنا چاہے تو بعضے لوگ جاننے والے
عرض کئے کہ وہ خط بے مہر نہ ہووے تو اسکو قبول نہین کرتے پھر حضرت مہر کندہ کرنیکا حکم فرمائے نگین اسکا عقیق
کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول اللہ تھا محمد ایک سطر رسول ایک سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے
ہاتھ کی کرانگلی مین پہنتے تھے بعضے اوقات بائین ہاتھ مین بھی پہنے مین آ اور حضرت مہر پہنے تو نگین ہتیلی طرف رکھتے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی
اللہ عنہ پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو انکے ہاتھ سے اریس کے کنوین مین گر پڑی بہت تلاش کئے
اور پانی کھینچوائے پر نہ ملی ابن عساکر روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو امر کئے
کہ مہر مین محمد بن عبد اللہ کندہ کرواؤ علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہر کندکیتین تاکید کئے اس نے مہر کا نقش جب کھودا
تو اسکا ہاتھ پھر کے محمد رسول اللہ کا نقش ہوا علی مرتضی رضی اللہ عنہ دیکھکر اس سے تعرض کئے تو کہا مین نقش
کھودتے وقت غافل نتھا لیکن ہاتھ پھر جاکے یہ نقش ہوگیا پھر حضرت سے عرض کئے تو حضرت تبسم کرکر فرمائے
مین رسول اللہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانون مین نعل یعنی چپل پہنتے اور بعضی اوقات ننگے پانون چلتے
اور کبھی موزے پہنتے حضرت کے نعلین مین دو ناتھی رہتے تھے بزرگان سے منقول ہی کہ حضرت کے نعال شریف کی مثال بنا کر
رکھنے مین بہت برکات ہین ہر جگہہ اسکو رکھین تو درجا نار رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن اور چور سے پناہ ہوتی ہی
اور درد زہ کے وقت اسکو عورت سیدھے ہاتھ مین پکڑے تو تولد جلد آسانی کے ساتھ ہوتا ہی اور اسکا رکھنا نظر اور
سحر سے امان ہی اور لشکر مین رہے تو اس لشکر کو ہزیمت نہین ہوتی اور جہاز مین رہے تو غرق سے امن رہتا
ہی غرض اس کے رکھنے مین بہت سے فواید اور برکات ہین کہ تا ظاہر ہونے اعتقاد ضرور ہی اس کے اشکال
مختلف ہین اور اکثر نامور علما یہہ شکل بااعتماد کرکر انکو لکھے ہین سو یہہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہان کھینچا



فصل پانچوان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے بیانمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث
شب کے بعد آرام فرماتے اور آدھی رات کو اٹھکر مسواک کرتے اور وضو سے فراغت پاکر نماز پڑھتے اور نماز مین قرات
دراز پڑھتے اور رکوع سجود مین بہت دیر تک رہتے بعد پھر کچھ آرام فرماکر صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے غرض شب کو
آرام بہت کم فرماتے اور اکثر اوقات شب کے عبادت الہی مین کاٹتے اور باوضو آرام کرتے اور سیدھی کروٹ لیتے اور
ہتیلی کو رخسارے کے نیچے رکھتے اور منہہ قبلے طرف کرتے اور پچھلی شب آرام کرے تو کونی تکیہ کرکے ہاتھ اٹھاتے اور سر مبارک
اسپر رکھکر آرام کرتے اور حضرت سونے کے وقت معدے کو امتلا سے خالی رکھتے حضرت سوتے تو فقط آنکھہ سوتے تھے
اور دل ہوشیار رہتا پھر اگر کوئی کچھہ بات کرے تو حضرت سنتے تھے حضرت کے سونے کا بچھونا بی بی عائشہ کے یہان
چمڑے کا تھا اسمین خرمے کے درخت کا نار بھرے تھے اور بی بی حفصہ کے یہان کمل تھی اسکو دہری کرکر بچھاتے تھے اور
کبھی زمین پر اور کبھی حصیر پر آرام فرماتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
پلنگ تھا اسکو بردے کے پتون سے بُنے تھے الغرض عیش تنگی سے کرنا اختیار فرمائے تھے اور کچھہ ہوے تو اسی وقت اسکو
محتاجون پر تقسیم کیا کرتے باب تیسرا حضرت کی نبوت کی دلایل کے اور معجزات کے بیانمین اس باب مین دو فصل ہین

فصل پہلا نبوت کے دلایل جو اہل کتاب وغیرہ خبر دئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کے دلایل آفتاب سے زیادہ روشن ہتا یان اور مشہور ہیں ظاہر و عیان ہی اور اگلے پیغمبرون کی کتابون مین مسطور اور علما
پاس مشہور ہی خاصی کچھہ ایک یہان بطور نمونے کے گذارش کرتا ہی اگلے انبیا کی کتابون مین جو بشارتان مذکور
ہین سو بیان بخاری عطا بن یسار سے روایت کئے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکر
پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف توریت مین کیا لکھا ہی انھون نے توریت پڑھے تھے سو کہے قرآن مین جو اوصاف
مذکور ہین انہی اوصاف سے بعضی توریت مین بھی ہین ای نبی ہمنے تجکو بھیجا گواہ بناکر خوشی کے باتین سناوین اور ڈراوین
اور محافظ تا دانونکا تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا مین نے متوکل نہین بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا
بازارون مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا بلکہ معاف کرتا اور درگذر کرتا اور اللہ تعالی اسکو موت نہ دیگا جب تک کہ لنگڑی
ملت سیدھی نکرے یہان تک کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اُس کے سبب اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف
مین سکے دل اور ابن عساکر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہودیون کے بڑے عالم اسلام سے مشرف ہوے تھے سو روایت کئے

ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے روانہ ہوے کر انھون سنے تو حضرت کی ملاقات واسطے گئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم انکو دیکھکر فرمائے ابن سلام یثرب کا عالم تو ہی ہے کہے ہو حضرت فرمائے مین تجھے قسم دیتا ہون اسکی جو موسی پر
توریت نازل کیا میری صفت کتاب الہی مین کیا ہی ابن سلام کہے یا محمد تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مضطرب ہو گئے کہ اس مین جبرئیل آکے کہے کہ ای محمد وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے
جوڑ کا کوئی یہہ سنکر عبد اللہ بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی تمکو اور تمھارے دینکو
سب پر غالب کریگا اور مین تمھاری صفت اللہ کی کتاب مین ایسا پاتا ہون ای نبی ہمنے بھیجے تمکو گواہ بناکر اور خوشی کے باتین
سنانے اور ڈرانے اور تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام مین نے متوکل رکھا نہین ہی بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے
والا بازارون مین اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذر کرتا ہی اسکو اللہ تعالی وفات نہ دیگا جبتک تیری
ملت کو راست نہ کرے یہانتک کہ بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اسے اندھی آنکھ اور بہرے کان اور غلاف مین کے
دل اور دارمی اور ابن سعد اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کئے ہین کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین یون لکھا
ہی کہ محمد فرزند عبد اللہ کے پیدا ہونگے مکے مین اور ہجرت کرینگے طیبہ طرف اور ہوگی انکی مملکت شام مین نہین ہی فحش گو اور نہ پکارنے
والا بازارون مین اور بدلا نہین لیگا بدی کا بدی لیکن معاف کریگا اسکی امت ثنا خوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کریگی ہر حضرت
مین اور اللہ کی تکبیر بولینگے ہر بلندی پر اور وضو کرینگے اپنے ہاتھ پانون اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر صفوف کھڑے ہونگے
اپنی نماز مین جیسا صف کھڑے ہوتے ہین جنگ مین آواز انھون کے گونجے کے مساجد مین جیسا شہد کی مکھی گونجتی
ہی اور انکی ندا سنے جائیگی آسمان کے درمیان اور روایت کئے ہین ابو نعیم وغیرہ کہ کعب الاحبار سے پوچھے تم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے مین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایمان نہ لاکر اب عمر کے وقت ایمان لائے سو کیا سبب ہے کہے میرا
باپ بڑا عالم تھا اور جو کچھ موسی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس سے خوب واقف تھا اور مجھے بھی تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی
موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا مین جو کچھ جانتا تھا سو تجکو سکھایا مگر دو ورق اسمین ایک نبی کا احوال مذکور ہی اور
اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہی اور مین انکو مہر کر فلانے مقام مین رکھا ہون اور اسکا منہ مٹی لگاکر بند کیا ہون تو اسکو کھولکر
ہرگز نہ دیکھ شاید کوئی جھوٹا نکلے اور نبوت کا دعوی کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہو جاوے غرض اسکے مرے بعد مجھے اسکو
کھولے بغیر چین نہ ہوئی دیکھا اسمین لکھا ہی محمد رسول اللہ ہی اور خاتم النبیین انکے بعد کوئی نبی نہین پیدایش اسکی

مکے میں اور ہجرتگاہ اسکا طیبہ بد خلاق نہیں اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازاروں میں بدی کا بدلا بدی نہیں کرتا لیکن
عفو کرتا اور در گذر کرتا اسکی امت اللہ کی ثنا خوان ہیں ثنا کرینگی اللہ کی ہر حال میں اور انکی زبان بھر کرینگی اللہ کی تکبیر میں
اور اپنے نبی کی مدد کرینگے اسکے دشمنوں پر دھاوا کرینگے اپنی شرمگاہ اور لنگ باندھینگے اپنی کمروں پر انکی انجیل ہوگی انکے
سینوں میں اور ایک دوسرے سے سگے بھائی سا دوستی رکھینگے اور وہی لوگ بہشت میں اول جاینگے القصہ چند روز نہیں
گذرے کہ سماعت میں پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں دعوی نبوت کا کرتے ہیں پھر میں احوال کے دریافت میں تھا
یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے اور انکی راستبازی اور وعدہ وفائی میرے پاس خوب ظاہر ہوئی اور انکے دشمنوں
پر جو فتوح ہوئی سو بغور ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی یہی ہیں غرض ایک روز میں بالاخانے پر تھا کوئی مسلمان آیت
پڑھا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا
فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْ نَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ای کتاب والو
ایمان لاؤ اسپر جو ہمنے اتارا کہ سچ بتاتا تمہارے پاس والی کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں کتنے منہ پھر الٹ دیں انکو پیٹھ کے
طرف یا انکو لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتے والوں کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہ آیت سنتے ہی مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا منہ
پیٹھ طرف کہاں پھر جاتا ہے اور یہی انتظار لگی کہ صبح کب ہوگا پھر صبح ہوتی ہی میں مسلمانوں پاس جاکر اسلام سے مشرف ہوا
روایت کئے ہیں بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جارود بن المعلی آکے اسلام لایا اور کہا قسم ہے اسکی جو تمکو
رسول برحق کیا میں نے انجیل میں تمہاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنی عیسی علیہ السلام تمہارے آنیکی خوشخبری دیا اور
بیہقی روایت کئے ہیں وہب بن منبہ سے اور انھوں اگلے انبیا کے کتابوں سے خوب واقف تھے کہے کہ اللہ تعالی داؤد علیہ
السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد ایک نبی آویگا اسکا نام احمد اور محمد ہے روایت کئے ہیں طبرانی و بیہقی اور ابو نعیم اور ابن
عساکر نے فلتان بن عاصم سے کہے کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
پوچھے توریت پڑھا ہے تو بولا پڑھا ہوں پوچھے انجیل پڑھا ہے تو بولا ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر
پوچھے میری صفت توریت اور انجیل میں ہے یا نہیں تو بولا ایک نبی آنیوالا ہے سو اسکی نعت تمہاری نعت سا ہے
اور ہیئت تمہاری ہیئت سا اور نکلنا تمہی نکلنے سا اور ہمکو آرزو تھی کہ وہ ہمارے میں ہوگا پھر تم نکلنے سے
ہم اندیشمند ہوکے دیکھے تو تم وہ ہیں کیونکہ انکے ساتھ ستر ہزار آدمی انکی امت سے ہونگے کہ بے حساب

اور عذاب نہین اور تمھارے تو جھنڈا دی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ میرا جی اسکے حکم مین ہی
مین وہی ہون اور وہ میری ہی امت ہی اور وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑھکر ہین روایت کئے ہین ابن سعد اور
ابن عساکر نے سہل سے مولی عثیمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت مین نصرانی مذہب اختیار کئے تھے سو مین ایک روز انجیل لیکر
پڑھتا تھا دیکھا کہ ایک ورق کو سرش لگا کر جوڑا ہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا اسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف
یون لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گورا رنگ اسکے دونو شانون بیچ مہر نبوت ہی اکثر گوتھہ باندھکے بیٹھا
کریگا اور صدقہ نہ لیگا اور دراز گوش اور اونٹ پر بیٹھا کریگا اپنی بکری کا دودھ آپ ہی نچوڑ لیگا اور پیوند بڑی قمیص
پہنیگا ایسا جو کریگا تو تکبر سے بری ہی اس نے یہہ کریگا اور وہ اسمعیل کی اولاد مین ہوگا اسکا نام احمد اتنا دیکھا کہ اسر
عرصے مین چچا آکر مجھے مارا اور بولا اسکو کیا دیکھتا ہی مین بولا اسمین احمد کا وصف لکھا ہی تو وہ بولا احمد ابھی آئے
نہین روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس
یعنی یہودیون کے مدرسے کو تشریف لیگئے اور فرمائے تمھارے مین کا جو بڑا عالم ہی سو آوے تو مین اس سے کچھ پوچھونگا پھر
سب عبد اللہ بن صوریا طرف اشارہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر کہے تجھے تیرے دین کے اور اللہ تعالی جو نعمتان
تم پر بخشش کیا اور من وسلوی کھلایا اور ابر سایہ کیا سو اسکی قسم مین اللہ کا رسول ہون سو تو جانتا ہی بولا درست
اور مین جیسا جانتا ہون ویسا ہی ہمارے سب لوگ جانتے ہین اور تمھارے اوصاف توریت مین مذکور ہین لیکن یہود حسد
سے ایمان نہین لاتے حضرت فرمائے پھر تو کیا واسطے اسلام نہین لاتا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہین سمجھتا ہون
شاید وہ ایمان لاوینگے اسوقت مین بھی ایمان لاونگا روایت کئے ہین امام احمد اور ابن سعد کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لیجاتے تھے راہ مین یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اسکا باپ توریت نکال کر پڑھتا تھا نبی صلی علیہ وسلم اسکو کہے ای
یہودی تجھے قسم ہی اسکی جو توریت موسی پر نازل کیا توریت مین میری صفت اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہین پھر وہ سر سے اشارہ
کیا نہین اور وہ لڑکا جو بیمار تھا سو کہا موسی پر توریت جو نازل کیا مین اسکی قسم کر کر کہتا ہون تمھاری صفت اور نکلنے
کی جگہہ اور وقت توریت مین وہ پاتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوای اللہ کے اور تم اللہ کے
رسول ہین پھر حضرت فرمائے اب یہودی کو یہان سے سرکاؤ اور روح اسکا قبض ہوے بعد سپر
حضرت جنازے کی نماز ادا کئے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ

سرور کونین کے اوصاف کا بیان

قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہ چند اشخاص کو مدینے کے یہود پاس روانہ کئے تا ان سے
احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دریافت کرین پھر وہ لوگ مدینے کو جا کر یہود سے کہے ہماری قوم مین ایک لڑکا یتیم
بہت ہی حقیر تھا سو وہ ایک بڑی بات کرتا ہی کہتا ہی آپ رسول ہون رحمن کا یہود کہے اسکے اوصاف بیان کئے پوچھے
اسکے تابعدار کون ہوے کہے چند سفلے ہوئے ہین یہہ سنکر انکا بڑا عالم تھا سو ہنسکر کہا یہہ وہ نبی ہی جسکی نعت ہم کتابون
مین دیکھتے تھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ یہود بعد انکو کہے اسکو پوچھو ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف سے
اگر نبی ہو تو دو بات کی خبر دیگا اور ایک بات کی خبر نہ دیگا پھر حضرت سے پوچھے تو سورۂ کہف نازل ہوا ذوالقرنین
اور اصحاب کہف کا احوال بیان کئے اور روح کو امر رب ہی کر کر فرمائے روایت کئے ہین ابن ابی حاتم اور ابو نعیم
نے وہب بن منبہ سے نقل کرتا ہی اشعیا علیہ السلام کی کتاب سے کہ اللہ تعالی اشعیا کو وحی کیا کہ مین ایک نبی امی کو بھیجنے والا
ہون کھولونگا اسکے سبب سے بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور اندھی انکھہ اسکی پیدایش مکے مین اور ہجرت گاہ طیبہ اور
مملکت شام مین وہ میرا بندہ ہی متوکل مصطفی مرفوع حبیب مجیب مختار بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن معاف کرتا اور
درگذر کرتا اور بخشش دیتا مہربان مومنون پر جانور پر سنگینی دیکھہ کے روئیگا اور بیوہ کے گود مین یتیم کو دیکھہ کر روئیگا
وہ نہین ہی بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور نہ آراستہ فحش سے اور نہ بکنے والا بیہودہ ایسا
چین سے چلیگا اگر چراغ کے بازو سے چلے تو نہ بجھے اور اگر خشک چھڑی پر چلے تو اسکے پانون کے نیچے آواز نہ اوے اسکو
مین بھیجونگا خوش خبری دینے اور ڈرسانے اور اسکو درست کرونگا ہر خوبی کے لئے اور دیونگا اسکو پاکیزہ اخلاق
کرونگا آہستگی اسکا لباس اور نیکی اسکا شعار اور تقوی اسکا باطن اور حکمت اسکی عقل اور راستی اور وفاداری اسکی
طبیعت اور معاف کرنا اور بخشنا اور بھلی بات کرنا اسکی اخلاق اور عدل کرنا اسکی سیرت اور حق اسکی شریعت اور ہدایت
اسکی پیشوا اور ملت اسکی اسلام اور احمد اسکا نام راہ بتاونگا اسکے سبب گمراہی کے بعد اور سکہاونگا نادانی کے بعد اور
نام آور کرونگا گمنامی کے بعد اور نامدار کرونگا بے نامی کے بعد اور بہت کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے
بعد اور اکٹھے کرونگا جدائی کے بعد اور الفت دیونگا اسکے سبب سے دلون مین جو پراگندہ تھے اور ملتون مین جو مختلف
تھے روایت کئے ہین ابو نعیم نے کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے کہے کہ دانیال کی کتاب مین ہی کہ بخت نصر بادشاہ
ایک خواب دیکھا دہشتناک ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد نہ رہا پھر کاہنان اور ساحران کو

بلوا کے خواب مین اپنے پر جو دہشت ہوی سو بیان کر کر اسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اسکی تعبیر کہینگے
بولا خواب مجکو یاد نہین غرض آخر دانیال کو بلوا کے اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب مین دیکھا ایک
بت بہت بڑا اسکے پانون زمین مین اور سر آسمان پر اور پر تو سونیکا اور بیچ مین روپیے کا اور نیچے تانبا اور رانیان لوہیکے اور
پانون مٹی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اسمین ایک پتھر آسمان سے اسکے بیچ مین پڑکر اسکو ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا یہان تک اسکا سونا روپا تانبا لوہا مٹی سب مخلوط ہوگئی اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہوکر اسکو جدا
کرنا چاہین تو ان سے وہ نہو سکیگا اور اگر ہوا چلے تو اسکو اڑا دیگا بعد تو دیکھا وہ پتھر بڑھنے لگا اس قدر بالیدہ ہوا
کہ تمام روے زمین اس سے بھر گیا سواے آسمان کے اور اس پتھر کے کچھ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سچ ہے مین یہی خواب
دیکھا اب کہو اسکی تعبیر کیا ہی دانیال کہے بت جو ہی مختلف ادیان ہین اول اور اوسط اور آخر زمانے مین اور پتھر جو گرا سو
وہ ایک دین ہی کہ ان ادیان پر گریگا اور سب پر غالب آئیگا اسطرح سے کہ اللہ تعالی ایک نبی امی کو عرب سے بھیجیگا اسنے
تمام ادیان اور دینون کو توڑیگا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام دینان اور ادیان پر غالب آئیگا جیسا پتھر سب پر غالب
ہوکے تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیا کی کتب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صراحۃً مذکور تھا اور حضرت کے
اوصاف اور نشانیان مذکور تھے بعد حضرت ظاہر ہونیکے یہود و نصاری کے علما عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکال دئے
اور بہت جگہہ تغیر و تبدل کئے چنانچہ آج تک بھی وہ لوگ اپنی کتابون مین تغیر و تبدل کر دیتے ہین اور دو چار ہزار کتاب
نئی چھاپتے ہین اور اسکو مشہور کر کر پرانی کتابون سے نجاست پونچھ کر پھینک دیتے ہین باوجود اتنی شرارت کے
ہنوز انکی کتابون مین بہت سی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی یہان تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہون
توریت کے سفر الاستثنا اٹھارہوین باب کی اٹھارہوین سطر لکھا ہی کہ مین انکی یعنی بنی اسرائیل کے لئے انکے بھائیون
مین تجھہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین انسے فرماونگا انسے کہیگا اور ایسا ہوگا
جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نسنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاوے انتہی دیکھیے اس نص مین کہا کہ انکے
بھائیون سے تو معلوم ہوا وہ نبی اسرائیل سے نہین بلکہ ان کے بھائیون سے ہی بنی اسرائیل کے بھائی نہین مگر
بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل سے نبوت کا دعوی کوئی نکیا سواے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اپنے
دعوے کو معجزے سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین بلکہ توریت جو یہود

گے پاس ہی اسکے کئی نسخون مین ہی کہ ای موسی مین بنی اسمعیل کے لئے ایک نبی میرے گھر سے قایم کرونگا اور میری بات
اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ کہ مین اسکو فرماونگا سو انکو کہیگا چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اس عبارت
کو اپنی کتاب رد روافض مین لکھے مین اور نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر ایک قرینہ او بھی ہی کیونکہ
اسمین لکھا ہی کہ اسکے منہہ مین اپنا کلام ڈالونگا سو توریت انجیل زبور وغیرہ اللہ تعالی کا کلام انبیا کے منہہ مین نہ تھا
تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکے لئے کچھہ بڑھکر ہونا ویسا کلام کوئی نہین سوا قرآن شریف کے کہ جس کو حضرت کا معجزہ کیا اور
وہ کلام کو تمام امتیان پڑھتے ہین اور اسکے حافظ ہین اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہین اور وہ جو کہا کہ جو
کوئی نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاوے دلالت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین اور جو حضرت کی بات نہ مانے
تو اسکو قتل کرنا ہی اور نصاری اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق مین جو لیتے ہین سو بات نہین سکتی کیونکہ خدا تعالے
کا کلام انکے منہہ مین جس طور پر کہ ہم کہتے نہ تھا اور عیسی علیہ السلام کی دعوت جو قبول نہ کرے تو اسکو ہلاک کرنا آیا نہین اور
اس نص سے معلوم ہوتا ہی کہ اس نبی کی دعوت علی العموم رہیگی اور مسیح علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو
تھی توریت کی سفر التکوین کے انچاسوین باب کے دسوین سطر مین لکھا ہی یہوذا سے ریاست کی چھڑی نہ جائیگی اور نہ
ناموس وضع کرنے والے اسکے نسل سے جائینگے جب تک شیلو نہ آوے اور قومین اسکے پاس جمع ہونگے اس نے اپنا گدھا
تاک سے اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دھوے اسکی آنکھین
شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھہ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جس کا لقب اسرائیل تھا اپنے فرزند
یہوذا کو یہہ بشارت دئی اور شیلو سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت کے آنے سے بنی اسرائیل کی عزت
اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاری جو کہتے ہین شیلو سے مراد مسیح علیہ السلام
ہی سو یہہ بات بن نہین سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے نہین گئی اس لئے کہ مسیح علیہ السلام بنی
اسرائیل سے تھے اور مسیح پاس قومین جمع نہ ہوئے اور مسیح کے آنکھہ سرخ نہ تھے بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت
پاس قومین جمع ہوئے اور آنکھین سرخ اور دانت نہایت سفید تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھنا
اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی سلطنت لنبائی مین تنگ ہونا اور شراب مین کپڑے دھونا شاید مراد جہاد کرنا اور
خون مین کپڑے رنگین ہونا ہی توریت مین سفر الاستثنا کے تینتیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی موسی نے کہا کہ

یہوواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے اپنی چمک کے ہزارون مقدس کے ساتھ
آیا اور اسکے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہی اسکے سارے
مقدس تیرے ہاتھ مین ہین اور وہ تیرے قدمون کے نزدیک ہین اور تیری تعلیمون کو قبول کرینگے انتہی سینا نام پہاڑ کا
ہی کہ جسپر موسی علیہ السلام کو تجلی ہوئی وہان سے آنا مراد توریت کو نازل کرنا ہی اور دین کی تعلیم شروع ہونا ہی موسی علیہ
السلام کے قبل بہت سے انبیا نے پر دین کی تعلیم اس مذہب کی نتھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہی کہ جسپر عیسی علیہ السلام
بیٹھا کرتے تھے وہان سے طلوع کرنا عیسی نے توریت و انجیل کے احکام کی تعلیم کرنا ہی کہ انکی شریعت یونان و روم مین
رواج پائی اور فاران نام مکہ معظمہ کا ہی کہ جسکے پہاڑ حرا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا مین وحی نازل ہوئی اور ہزارون
مقدس سے مراد صحابہ ہین رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالی کے تعلیمون کو قبول کئے اور آتشی شریعت حضرت ہی کی ہی کہ شمشیر
کے زور سے لشکر سے ملتون کو راست کیا زبور کے بہترین باب مین لکھا ہی کہ ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور
بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین راستبازی سے
پہاڑ تیری قوم کے لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راستبازی وہ راستبازی سے خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجون
کے فرزندون کو بچا دیگا اور ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک سورج اور چاند باقی رہینگے سارے پشتون کے لوگ تجھ
سے ڈرا کرینگے وہ باران کے مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور جھڑی کے مینہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہی اسکے
عصر مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھیلینگے اور سلامتی کامل ہوگی سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک
اسکا حکم ہوگا وہ جو بیابان کے باشندے ہین اسکے سامھنے جھکینگے اور اسکے دشمن ماٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیرون
کے سلاطین تحفے لادینگے عرب اور سبا کے بادشاہ ہدیے گذرانینگے ہان سارے بادشاہ اسکے حضور سرنگون ہونگے
ساری گروہین اسکے خدمت مین گذاری کرینگے کیونکہ وہ نالہ کرنیوالے محتاج کو اور مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہے
بچا دیگا وہ دلشکستہ اور محتاج سے نرمی کریگا اور محتاجون کی جان بچالیگا وہ انکی جانین جور و جفا سے بچالیگا انکا
نام انکے پاس کریم ہوگا اور عرب کا سونا اسے دیا جائیگا سدا اسپر صلوۃ کہا کرینگے ہر روز اسکی مبارکباد کہے جائیگی
اسوقت مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کی چوٹیون پر کرینگے تو ان کے پھل لبنان کے درخت کی طرح
جھر جھراوینگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھیلینگے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جبتک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج

ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہوکے ساری قوم اسے مبارک کہینگے انتہی یہہ نص سلیمان علیہ السلام کے حق مین ہو نہین سکتا
کیونکہ یہہ اوصاف تمام انمین پایا نہین جاتے چنانچہ یہود و نصاری کے پادریون کا بھی اسبات پر اتفاق ہی اور نصاری
جو دعوی کرتے ہین کہ یہہ نص مسیح علیہ السلام کے حق مین ہی سو بے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انمین نہتی
مگر یہہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین اور پادشاہ کا بیٹا کر کر جو ابتدا مین آیا ہی سو بعید نہین کہ پادریون
نے کچھہ تغیر دیکے وہ لفظ لکھے ہین بر تقدیر ثبوت کے اسکی تاویل یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کے
بنی الاعمام مین تھے تو بھائی کے فرزند کو اپنا بیٹا بولنا عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کرتے پادشاہ کا فرزند کہا اشعیا
کی نبوت کے ایکیسوین باب کی پہلی سطر مین لکھا ہی کہ نبوت بیابان کے لوگون مین ہی جو قریب سمندر ہے اور ساتوین سطر مین
لکھا ہی کہ مین نے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا پھر نوین سطر مین لکھا ہی کہ ان دو سوارون
مین سے ایک نے آگے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام بتان جو ہاتھون سے بنائے ہوئے تھے سب گر پڑے ای بزرگان
سنیو وہ جو مین نے لشکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہون سو تمکو خبر دیتا ہون کہ نبوت ادوم اور ساعیر کے لوگون
مین ہی جو اولاد ہین عیسو کے پکارو مجھے ساعیر سے نگاہ رکھو بزرگون کو پاسبانی کرو دن رات اگر تو ڈھونڈتا ہی تو
ڈھونڈ عرب مین اور بنی قیدار مین نبوت چلی جاتی دیکھو قیدار نام ہی اسمعیل کے فرزند کا جسکی اولاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہین اور بنی قیدار مین نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ عبارت قدیم ترجمون مین ہی حال
کے نسخے جو انگریزی الکا ترجمہ کئے ہین اس سے اس فقرے کو نکال دئے ہین یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی سولھوین
سطر مین لکھا ہی کہ مسیح کہا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا فارقلیط دیگا جو ابد تک تمھارے
ساتھ رہے یعنی روح صدق جسے دنیا قبول نہین کر سکتی کیونکہ اسے دیکھتے نہین اور نہ اسے جانتی ہی لیکن تم اسے جانتے ہو
کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا اور پچیسوین سطر مین لکھا ہی کہ مسیح فرمایا کہ مین نے یہہ باتین
تمھارے ساتھ ہوتے ہوے تم سے کہین لیکن وہ فارقلیط روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ
تمھین سب چیزین سکھلاویگا اور سب چیزین جو کچھہ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلاویگا اور پندرھوین باب کی چھبیسوین
سطر مین لکھا ہی پر جب کہ وہ فارقلیط جسے مین تمھارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے
نکلتا ہی آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اور سولھوین

باب کی ساتوین سطر مین لکھا ہی تمھارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن بارقلیطا تم پاس
نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن مین اسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم
سے ملزم کریگا گناہ سے اسلیئے کہ وے مجھہ پر ایمان نہ لائے راستی سے اسلیئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم
مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی سو بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون
پر اب تم انکی برداشت کر نہین سکتے لیکن جب وہ یعنی روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتادیگا اس
لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھین آیندہ کی خبرین دیگا اور وہ میرے ستایش کریگا
اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے پائیگا اور تمھین دکھائیگا سب چیزون جو باپ کی ہین میری ہین اسلیئے مین نے کہا کہ وہ
میری چیزون سے لیگا اور تم کو دکھائیگا انتہی دیکھیئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت دیئے
اور بارقلیطا یونانی لفظ ہی اسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دہندہ اور معزی اور مجدا اور خلاصی دہندہ
اور پیغامبر کر آیا ہی آور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوتی اور انکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے سے جہان
پر آشکار ہوا اور مسیح علیہ السلام جو اوصاف کہے سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تھے تو معلوم ہوا
کہ بارقلیطا وہی تھے اور اس نص مین جابجا مسیح نے خدا تعالی کو باپ باپ کر کر جو تعبیر کئے ہین سو اسمین
کچھہ تغیر و تبدل کرنا پادریون سے بعید نہین احتمال ہی کہ شاید اصلی زبان مین کوئی لفظ مشترک تھا اسکو باپ کر کر
معنی کئے ہین چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خالق اور استاد کو باپ سے تعبیر کرتے ہین
یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی تیسوین سطر مین لکھا ہی کہ بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیئے
کہ اس جہان کا ارکون آتا ہی اور اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین انتہی ارکون یونانی لفظ ہی اسکا معنی سردار سو
عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار نہ آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس نص مین
مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے افضل ہی مشاہدات کے دوسرے باب کی چھبیسوین
سطر مین یوحنا لکھتا ہی کہ مین دونگا اوسے کہ جو یاد رکھتا ہی میرے کامون کو سلطنت تمام امتون پر اور
وہ آہنی عصا لئے ہوئے ان پر حکم رانی کریگا اور سفالی ہانڈی کے برتنون کے مانند انھون کو پھیرے گا انتہی آوزنکر
یونانی نجا کا ہی اسکا معنی مظفر اور جنگی اور غالب سو مسیح علیہ السلام کے بعد تمام امتون کو آہنی عصا سے یعنی تلوار

کے بن سے حکم رانی کوئی نہ کیا سواے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض باوجود تغیر و تبدل کے ہنوز اگلے کتابون مین استدلال
کے مقامات باقی ہین اور انکے سوا اور بھی نصوص ہین طوالت کے اندیشے سے ہم اسپر اکتفا کیے یہود و نصاری
کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار کیے سو بیان روایت کیے ہین ابن سعد او بیہقی اور ابو نعیم
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ہمکو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دئے او کہے مین رامہرمز کا رہنے والا اور میرا
باپ وہان کا پٹیل تھا او اسکا میرے پر پیار بہت تھا یہان تک کہ گھر کے باہر جانے دیتا نہین تھا اور مجوسی مذہب
کے طریقے پر مجھہ کو خوب ماہر کیا غرض ایکروز مجھے کسی جگہہ کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ مین ایک گرجہ تھا نصاری
اسمین عبادت کرتے تھے انکے دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھین کو دیکھتا ہوا رہا مغرب کو باپ مجھے ڈھونڈھنے
لوگون کو روانہ کیا اور مین شام ہونے سے اپنے گھر کو آیا پوچھا اتنا وقت کیا کرتا تھا مین کہا چند لوگ عبادت کرتے
تھے سو انکی عبادت مجھے خوش تھی اور ان قوم کو نصاری کہتے ہین مین انکے پاس تھا باپ میرا بولا تیرا دین اور تیرے آبا کا
دین انکے دین سے بہتر ہی مین بولا وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین اور ہم اپنے ہاتھہ سے سلگائے سو آتش کی
پرستش کرتے ہین اگر چھوڑ دین تو بجھہ جا باپ غصہ ہو کر میرے پانون مین بیڑیان والا اور مین کسی کو ان نصرانیون پاس
بھیجکر دریافت کیا کہ تمھارے دین کا اصل کہان ہی بولے شام مین پھر مین انکو جتا دیا کہ تمھارے کوئی لوگ شام
طرف جاوین تو مجھے اطلاع کرو غرض شام سے تجار آکر جاتے وقت مجھے اطلاع کیے مین بھاگ انکے ہمراہ شام کو گیا
اور پوچھا تمھارے دین والون مین بہتر شخص کون ہی کہے فلانا اسقف بہتر ہی مین اسکی خدمت مین رہنے لگا وہ
بد آدمی تھا لوگون کو صدقہ دینے ترغیب کرتا صدقہ لا کر اسکے پاس دئے تو آپ ہی داب لیتا او فقرا کو کچھہ نہ دیتا اسکی
یہہ حالت دیکھکر مین اسپر بہت خفا رہتا غرض وہ مر گیا لوگ اسکو دفن کرنے آئے مین کہا یہہ برا خراب آدمی تھا صدقہ
لوگون پاس سے لیکر سب آپ ہی جمع کرتا تھا غربا کو کچھہ نہین دیتا تھا بولے اس کی کیا دلیل پھر مین تمام
مال جو گاڑ کے رکھا تھا دکھا دیا لوگ اسکو دفن نہ کر کر سولی پر لٹکائے اور اسکو سنگسار کیے بعد دوسرے
کو اسکا قایم مقام کیے وہ بہت خوب شخص تھا شب و روز عبادت الہی مین مشغول رہتا مین اسکے ساتھہ محبت بہت
رکھنے لگا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو مین اس سے پوچھا کہ اب مین کسکی خدمت مین رہون بولا موصل مین
فلانا شخص رہتا ہی اسکے پاس جا پھر مین اسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو پوچھا اب مین کس کے

پاس رہوں بولا نصیبین مین فلانا ہی اسکے پاس جا پھر وہان جاکر اسکے پاس رہا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا تو
پوچھا مین کسکے پاس رہوں بولا میری دانست مین اب کوئی ایسا نرہا جو اسکے پاس تجھے رہو کر کہون لیکن اب ایک
پیغمبر نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہی حرم مین نکلیگا اور اسکا ہجرتگاہ خرمابندی جو ترکی زمین مین دو حرون کے بیچ اُس مین
نبوت کی علامت موجود رہینگی دیکھنے والے پر مخفی نہین اسکے دونو شانو مین مہر نبوت رہیگا ہدیہ کھاویگا اور صدقہ
نہ کھاویگا تیرے سے ہوسکے تو اپنے تئین کسی حال سے وہان پہنچا غرض اسکا انتقال ہوا بعد چند روز کے چند لوگ بنی کلب کے
قبیلے والے تجارت کو آئے سو انکے ساتھ مین عرب طرف روانہ ہوا پھر وے مجھے اپنے ہمراہ لاکر وادی القری مین ظلم سے ایک
یہودی پاس بیچا وہان خرمے کے درختون کو دیکھکر مجھے گمان ہوا کہ شاید ہجرت گاہ یہی ہی بعد ایک یہودی بنی قریظہ
کا وہان آیا سو مجھے خرید کر مدینے کو لایا واللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین
ہوا کہ وہ شہر یہی ہی غرض مین اسکے پاس تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے
بند مین رہنیکے سبب معلوم نہوا جب مدینے کو تشریف لاکر قبا مین اترے اوس یہودیکا چچیرا بھائی آکر کہا ایک شخص مکے
سے آیا ہی اور نبوت کا دعوی کرتا ہی اور قبا مین اترا ہی اسکے پاس بنی قیلہ تمام جمع ہین واللہ یہہ سنتے ہی میرے بدن
مین لرزہ ہوا اور بیقراری سے اگر پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی وہ یہودی غصے سے مجھے طمانچہ مار کر کہا تو اپنا کام کر ان باتون سے
تجھے کیا کام پھر مین شب کو خرما کچھ لیکر حضرت پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہی آپکے واسطے لایا ہون حضرت
فرمائے لیجا مین اسکو نہین کھاتا مین دل مین کہا یہہ پہلی علامت ہی بعد حضرت قبا سے نکل کر مدینے مین گئے پھر
مین خرما کچھ جمع کر کر حضرت پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہین کھاتے اسلئے آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون حضرت
اسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے مین دل مین بولا کہ یہہ دوسری علامت ہی پھر مین ایک روز حضرت
پاس آیا تو آپ کسی جنازے کے ساتھ تشریف لیجاتے تھے مین مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت
میرے ارادے سے واقف ہوکر چادر پشت پر سے نکالے مین مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راہب کے کہے موافق پایا مین آپکے
گلے کو لگکر رونے لگا حضرت فرمائے سلمان آؤ مین حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا احوال گذرا سو بیان کیا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے تم یہودی کو پیسے کچھ دینا قبول کر کر آزاد ہو سو مین تین سو درخت خرمے کے اور چالیس اوقیے
پر کتابت کیا پھر صحابہ میری اعانت واسطے کوئی خرمے کے درخت تیس تیس اور کوئی بیس بیس کوئی دس دس اور کوئی کم وزیادہ اپنے

مقدور موافق مجھے دینا قبول کئے حضرت فرمائے ان روپیون کو بونے واسطے آلے بناکر مجھے اطلاع کرو پھر مین سب آلے
کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے تمام روپیون کو گاڑے واللہ تمام درخت
لگے اور کوئی روپ ضایع نہوا اور حضرت پاس کہین سے سونے کا ایک ٹکرا آیا کبوتر کے انڈے کے مقدار حضرت مجھے
فرمائے اسکو لیکر یہود کا حق ادا کر مین عرض کیا یا رسول اللہ میرا دین اسمین ادا ہونا ممکن نہین حضرت فرمائے اسکو لے
اللہ تعالی ادا کر دیگا پھر مین اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تبھی اتنا ہی سونا میرے پاس باقی رہا ہی روایت
کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بوڈھے لوگون سے ہین سنا ہون کہتے تھے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کا احوال ہمارے سے زیادہ کسی عربون کو معلوم نتھا سبب اسکا یہہ تھا کہ ہمارے شہر مین یہود رہتے تھے اور وہ اہل
کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم انسے کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے ایک نبی آنے والا ہی اور اسکا وقت قریب پہنچا ہم اسکے تابع
ہوکر تمکو قتل کرینگے جب اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہم حضرت کے تابع ہوا اور یہود کافر ہوے اس پر آیت نازل ہوئی
وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
الْكَافِرِينَ اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافرون پر پھر جب پہنچا انکو جو پہچان رکھا تھا اس سے منکر ہوے سو لعنت ہی
اللہ کی منکرون پر روایت کئے ہین ابن اسحاق اور احمد وغیرہ سلمۃ بن سلامہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ
کا احوال بیان کرتا ہم اسکو سچ نہ جانکر پوچھتے اسکی علامت کیا ہی تو اسنے مکے اور یمن طرف اشارہ کرکر بولتا کہ اس طرف سے
ایک نبی ظاہر ہوگا اور میرے طرف دیکھاکر کہتا کہ یہہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پایگا دن ٹالتا تلے نہین کہ اسمین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی حسد اور عداوت کی راہ سے کافر ہوا روایت
کئے ہین بیہقی اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے کہے کہ مین اپنے والد سے پوچھا کہ جاہلیت کے ایام مین میرا
نام محمد کر کیسا رکھے تو کہے ہم چند لوگ بنی تمیم کے شام کے ملک کو گئے اور ایک دیر پاس جاکر اترے وہان کا راہب آکر
پوچھا تم کون ہین ہم کہے مضر کے قبیلے والے ہین بولا عنقریب تمہاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیا
ہی تم اسکی اطاعت کرے تو فلاح پاوگے ہم پوچھے اسکا نام کیا ہوگا بولا محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہہ سنکر بچے
جو پیدا ہوئے سو نبوت کی طمع سے انکا نام محمد رکھے روایت کئے ہین ابو الشیخ اپنی تفسیر مین سعید بن جبیر
سے کہے کہ نجاشی کے لوگ ایمان لائے سو نجاشی کو ایسا کہے کہ ہمکو اذن دیو تو ہم جاوین اس نبی پاس کہ جس کا

احوال ہم کتابون مین پاتے تھے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہ زید بن عمرو بن نفیل
جاہلیت مین بت پرستی اور قریش کا طریقہ چھوڑ دئے تھے کر انہین اور لوگون مین منافقہ تھا سو مکے سے نکل کر حرا
پہاڑ طرف جاتے تھے راہ مین انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہے ای عامر مین اپنی قوم کی مخالفت کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار
کیا مجھے اب انتظار ہی ایک نبی اسمعیل کی اولاد مین اور وہ عبد المطلب کی نسل مین ہوگا نام اسکا احمد شاید مین اسکے زمانے
کو نہ پاؤنگا لیکن مین اسپر ایمان لایا ہون اور اسکی تصدیق کیا ہون اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی تو میرا
سلام انکو پہنچا ای عامر مین تجھے انکی نعت بیان کرتا ہون تا تجھ پر پوشیدہ نرہے وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی نہ بہت دراز انکے
سر کے بال نہ بہت ہین نہ تھوڑے اور انکے آنکھون سے سرخی جدا نہین ہوتی انکے دونون شانون مین مہر نبوت ہی انکا نام
احمد پیدایش انکی اسی مکے مین ہی بعد قوم انسے عداوت کریگی تو یثرب کو ہجرت کرینگے اور وہان سے انکو ترقی ہوگی ای
عامر خبردار تو لوگون کے باتان سنکر دغا مت کھا اور انکو مت چھوڑ اور ابراہیم کے دین کی تلاش مین بہت سے
ملکان پھرا اور یہود اور نصاری اور مجوس کے علما سے ملاقات کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش مین
نکلا ہی سو وہ تیرے پیچھے ہی اور مین جو اوصاف تمسے کہا سو بیان کئے اور خبر دئے کہ اسکے سوا اب کوئی نبی آنا باقی
نہین عامر کہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت زید
پر ترحم کئے اور فرماتے کہ مین اسکو دیکھا بہشت مین اپنا دامن لڑاتا ہوا پھرتا ہی روایت کئے ہین ابو نعیم نے عمرو
بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت مین ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی مین انسے بیزار ہوا اور سمجھا کہ پتھر کی پرستش کرنا باطل ہی
پھر ایک شخص تھا اہل کتاب کا اس سے ملکر پوچھا دین بہتر کسکا ہی وہ بولا ایک مرد مکے مین نکلیگا اور بتون کی پرستش سے
منع کریگا اور اللہ تعالی کی عبادت کا حکم کریگا سو اسکا دین بہتر ہی وہ نبی نکلا کر تو سنیگا تو اسکا تابع ہو پھر مجھے
یہی خیال تھا کہ مکے کو جاکر احوال دریافت کرنا غرض اکثر مین اپنے ملک مین تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سو
دیکھکر پوچھا کہان سے آتا ہی بولے مکے سے پوچھا نئی کیا خبر ہی کہے ایک شخص نکلا ہی بتون کی پرستش سے
منع کرتا ہی اور خدا تعالی کی طرف بلاتا ہی مین یہہ سنکر سمجھا کہ یہہ وہی ہی جو مین اسکی تلاش مین تھا پھر مین مکے
کو آیا حضرت پوشیدہ رہتے تھے مین حضرت سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہین فرمائے مین نبی ہون پوچھا
نبی کیسے تو کیا فرمائے رسول یعنی ایلچی مین پوچھا آپ کسکے رسول ہین فرمائے اللہ تعالی کا مین پوچھا اللہ تعالی نے

آنکو کیا حکم دیکر بھیجا ہی فرمائے قرابتون مین ملاپ کرنا اور خون کرنے سے منع کرنا اور راہون مین امان رہنا اور بتون کو توڑنا اور اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرانا مین کہا بہت خوب چیزون واسطے تمکو بھیجا ہی اور مین آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کیا اگر آپکا حکم ہو تو آپ پاس رہتا ہون حضرت فرمائے لوگ تمام ہمارے دربے ہین تم جاکر اپنی قوم مین رہو مین نکلا سو جب سنیگے تو آو پھر وہان سے روانہ ہوا جب سنا حضرت مدینے کو تشریف لائے تو مین حاضر ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میری عمر ساتھ برس کی تھی یکھا سو سکو سمجھا اور سنا سو اسکو یاد رکھا غرض ایکروز میرے باپ پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے بنی قریظہ کے ایک یہودی سے قصہ ہوا وہ بولا اب ایک نبی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہی ہمکو جیسی کتاب ہی ویسی ہی کتاب وہ بھی لایگا اور ہمکو عاد کی قوم سا قتل کریگا بعد مین سحر کے وقت ایک گڑہی پر سوار ہوا تو دیکھا ایک یہودی ہاتھ مین مشعل لیکر بے اختیار پکارتا ہی لوگ اسکے پاس جمع ہوکر پوچھے کیا واسطے پکارتا ہی تو بولا دیکھو محمد کی پیدایش کا یہہ ستارہ نمودار ہوا ہی اور یہہ ستارہ نمود نہین ہوتا سوائے نبی کی پیدایش کے اور اب انبیا مین سوائے احمد کے کوئی باقی نہین یہہ سنکر لوگ اسکی ہنسی کرے روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے خوایصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مدینے مین یہود رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ مکے مین ایک نبی پیدا ہوگا اسکا نام احمد اب اسکے سوائے کوئی نبی باقی نہین اور اسکا احوال و اسکی صفت و نعت تمام ہماری کتابو نمین مذکور ہی مین اس ایام مین لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایکروز بنی عبد الاشہل کے گھرون طرف سے ایک آواز بہت ہی بڑا آیا کہ اسسے لوگون کو گھبراہٹ ہوئی بعد ایک آواز آیا کہ ای یثرب والو دیکھو یہہ ستارہ احمد کی پیدایش کا نمود ہوا یہہ سنکر ہمکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت گذر ہی اور لوگ وہ بات بھول گئے اور اکثر لوگ اسوقت کے مرگئے اور نئے لوگ پیدا ہوے اور مین بڑا ہوا سو ایکروز بھی ویسا ہی آواز آیا کہتا ہی ای یثرب والو محمد مکے مین نکل کر نبوت کا دعوی کئے اور اللہ تعالی کے یہان سے ان پر ناموس اکبر جو موسی علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہین ہوے کہ اسمین خبر آئی کہ ایک شخص مکے مین نبوت کا دعوی کرتا ہی بعضی لوگ اسپر ایمان لائے اور بعضی نہ لائے اور ہماری قوم مین جوان لوگ جو تھے سو ایمان لائے مگر مقدر مین نہ تھا سو مین اسوقت ایمان نہ لایا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے مین ایمان لایا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدایش کے قبل قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر کے

یہود حضرت کی اوصاف بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرتگاہ انکا مدینہ ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو شب کو
کہے کہ آج احمد پیدا ہوے اور انکی پیدائش کی علامت کا یہہ ستارہ طلوع کیا ہی اور جس ایام مین حضرت نبوت کا دعوی
کئے تو وہ خبر دئے کہ اب احمد نبی ہوے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو نملہ رضی اللہ عنہ
سے کہ بنی قریظہ کے یہود اپنی کتابون سے اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے اور حضرت کا ہجرتگاہ مدینہ
کر کر کہتے اور اپنے بچون کو حضرت کی صفات اور نام کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوے تو حسد سے انکار کرنے لگے روایت
کئے ہین ابو نعیم نے مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز عبد الاشہل کی مجلس مین حاضر ہوا وہان
یوشع یہودی تھا سو کہتا تھا کہ ایک نبی آنا قریب ہی انکا نام احمد حرم مین نکلینگے ہم پوچھے انکی کیا شکل ہی تو بولا نہ
بہت کوتاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھیگے چادر اوڑھیگے دراز گوش پر سوار ہوینگے تلوار انکی انکے کاندھے پر رہیگی
اور انکا ہجرتگاہ یہی شہر ہوگا یہہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگون کو آکر بولا کہ یوشع یہودی آج ایسا
کہتا تھا وہ لوگ بولے یہہ ایک یوشع کیا کہتا تیرے جتنے یہود ہین سب ایسا ہی کہتے ہین پھر مین بنی قریظہ پاس
گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو ہمین زبیر بن باطا بڑا عالم تھا بولا ایک ستارہ سرخ طلوع
کیا ہی وہ ستارہ بجز نبی کی پیدائش اور ظہور کے طلوع نہین کرتا اور اب بجز احمد کے کوئی نبی نکلنا باقی نہین اور انکا
ہجرتگاہ یہی شہر ہی روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہ کہے کہ یمن کا حاکم تبع نے جب یثرب
مین اترا سو وہان کے لوگون کو قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون یہودی جو اسوقت کا بڑا عالم تھا کہا ایسا
ارادہ مت کر کیونکہ یہہ شہر ہجرتگاہ ہی ایک نبی کا اسمعیل کے اولاد مین انکی پیدائش مکے مین ہوگی نام انکا احمد ہی
اور یہہ انکی ہجرتگاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اترے ہو بڑا جنگ ہوگا انکے اور انکے دشمنون کے تبع پوچھا ایسے کون جنگ کو
آئیگا یہودی بولا انکی قوم اگر جنگ کریگی تبع پوچھا انکی قبر کہان ہوگی بولا اسی شہر مین پوچھا جنگ مین فتح کسکو ہوگا بولا ایکبار فتح انکو ہوگا
اور ایکبار انکی قوم کو اور یہہ مقام جو تو اترا ہی وہان انکے بہت سے اصحاب مارے جاینگے جو کسی مقام مین اتنے نہ گرینگے اور آخر غلبہ
انہی کو ہوگا آخر ایسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ رہیگا پوچھا انکی شکل کیسی ہی تو بولا نہ دراز قد نہ کوتاہ اور انکی آنکھون مین سرخی ہوگی
اور اونٹ پر سوار ہوینگے لنگ باندھیگے چادر اوڑھیگے تلوار انکے کاندھے سے جدا نہوگی کہ کسی سے مقابلہ کرنے مین اندیشہ
نکرینگے یہان تک انکا ظہور ہوگا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ مدینے مین ایک یہودی تھا بڑا عالم اسکا نام

زبیر بیتا باطاسکا کہتا تھا کہ میرے باپ کے یہان ایک کتاب تھی اسکو مجھے نہ بتاکر چھپ کر چھوڑا تھا اسکے بعد مین اس کتاب کو کھول
دیکھا تو اسمین احمد کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ فلانے مقام سے نکلیگے اور انکی صفت ایسی اور شمایل یہہ غرض جب تک نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے نتھے وہ حضرت کے اوصاف بیان کرتا تھا جب سنا کہ حضرت مکے مین ظاہر ہوے اسکا انکار
کرنے لگے اور کتاب کو مٹا دیا۔ روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ اوس اور
خزرج کے قبیلے والو نمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا نتھا اس نے یہود یون
کے پاس جایا کرتا اور دینی باتان انسے دریافت کرتا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان کرتا اور کہتا یہہ شہر
انکا ہجرت گاہ ہی پھر تیما کو جاکر وہان کے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویسا ہی کہے پھر شام کو جاکر نصاری سے
دریافت کیا وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے اور کہے کہ ہجرتگاہ انکا یثرب ہی بعد ابو عامر اگر راہب بنا اور
سیاہ کمل پہننے لگا اور کہا کرتا کہ مین حنیفی ہون یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اور نبی نکلنے کا منتظر ہون جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے حضرت پاس نگیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے
عداوت شروع کیا اور منافقون سے سازش رکھا ایکروز وہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس آیا حضرت کہے مین حنیفی دین لایا ہون وہ
شقی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھ اور کچھ مخلوط کرتے ہین حضرت فرمائے نہ بلکہ حنیفی دین پاک اور روشن لایا ہون
اور یہود و نصاری کے علما تجھے میرے اوصاف بیان کیا کرتے تھے سو کہان ہی بولا تم وہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہی بولا مین جھوٹ نہین کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالی طرید وحید مارے بولا آمین
بعد پھر وہ مکے کو قریش پاس گیا اور سابق کا طور چھوڑکر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا بعد مکہ فتح ہونے کے
طایف کو گیا طایف کے لوگ اسلام لائے بعد شام طرف گیا اور وہان حضرت کے فرمانے موافق طرید وحید موا روا
کئے ہین ابو نعیم نے کہ کعب بن لوی سے جو اجداد مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جمعہ کے روز اپنی قوم کو جمع کرتا اور
انکو وعظ و نصیحت کرتے اور کہتے محمد نبی ہونگے کعب بن لوی کی موت مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش مین پانسو سات
برس کا تفاوت تھا اور بھی روایت کئے ہین کہ قس بن ساعدہ عکاظ کے بازار مین خطبہ پڑھتے اور مکے طرف اشارہ کرکر
کہتے کہ اس طرف سے حق تمکو آئیگا لوگ کہے وہ حق کیا ہی تو کہے ایک شخص گورے رنگ کا آنکھہ بڑی بڑی لوی بن غالب کے اولاد مین تمکو
بلائیگا کلمہ اخلاص طرف اور ہمیشہ کے عیش اور نعمتان جو سرتے نہین پھر وہ تمکو دعوت کریگے تو تم قبول کرو اور انکی دعوت کے وقت مین

رہتا تو سب کے اول مین دو تمنا روایت کئے مین خرایطی نے کہ اوس بن حارث جو اوسیان کا جد ہے وقت وفات کے
پہنچا تو اپنے فرزند مالک کو وصیت کیا کہ مکے مین ایک نبی ہوگے اولاد مین لوی بن غالب کے تم انکی متابعت کرو اور
انکی نصرت مین قاصر نہو کیونکہ تمھاری سعادت اسی مین ہے روایت ہے ابن عساکر نے ابن بکر صدیق رضی
عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے قبل مین یمن طرف گیا تھا وہان ازد کے قبیلے مین ایک بڑا عالم رہتا تھا
اسکے یہان اترا اسکی عمر تین سو اسی برس کی تھی اور تمام کتب الٰہی پڑھا تھا غرض مجھے دیکھکر پوچھا شاید تو حرم کے
لوگون سے ہے مین بولا ہان اس نے کہا شاید تو قریش مین ہے مین بولا ہان کہا شاید تو بنی تیم مین ہے مین بولا ہان
کہا اب ایک بات باقی ہے تیرا پیٹ مجھے دکھلا مین پوچھا کیا واسطے تو کہا ہم سچے علم مین پاتے ہین کہ ایک نبی حرم مین
مبعوث ہوگا اسکے معین دو شخص ہوگے ایک جوان دوسرا ادھیڑ جوان دھسنے والا سختیون کا اور دفع کرنے والا
مشکلونکا اور ادھیڑ گورا رنگ ہے لاغر بدن اسکے شکم پر خال ہے اور بائین ران پر نشانی ہے سو مین تیرے مین وہ علامتان
پایا مگر شکم پر کی نشانی دیکھنا ہے پھر پیٹ دکھلا ہی خال سیاہ ہے پھر قسم کھا کر بولا وہ ادھیڑ تو ہی ہے روایت
کئے مین دینوری اور ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ مین جاہلیت مین چند لوگون کے ساتھ شام طرف تجارت
کو گیا جب فراغت پاکر ہم وہان سے مکے کو روانہ ہوئے تو مرے تئین کچھ ضرورت درپیش ہوئی سو پھر اسی شہر کو
گیا مین بازار پھرتے ہوا تھا کہ ایک بطریق آکر میری گردن پکڑ کر کھینچا مین چھڑانے لگا وہ نچھوڑا غرض مجھے گرجے
مین لیجاکر بٹھا دیا اور تھوڑی مٹی کر بولا یہ مٹی اٹھا او آپ چلے گیا اور مین تجویز مین تھا کہ کیا کرون جب دوپہر ہوئی
تو بطریق آکر دیکھا کہ مین کچھ نہ کیا ہون غصے سے میرے سر پر مارا مین بھی پھاوڑا اٹھا کر سر پر لیا اسکے بیہوش کر مر گیا اور
مین وہان سے بھاگا مجھے راہ معلوم نتھی سو تمام دن رات چلا دوسرے روز صبح کو ایک دیر پاس آکر اسکے سامنے
مین بیٹھا اس مین کا راہب آکر مجھے پوچھا تو کیا واسطے یہان بیٹھا ہے مین بولا مسافر ہون راہ بھول کر قافلے سے
جدا پڑا ہون پھر وہ کھانا پانی لاکر مجھے دیا اور مجھے [illegible] دیکھنے لگا بعد بولا [illegible] سے زیادہ واقف
کتب الٰہی پر کوئی نہین چنانچہ تمام اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہے مین تجھے دیکھتا ہون تیری شکل اس شخص کی ہے جو [illegible]
پر غالب ہوکر ہمکو اس دیر سے نکالیگا مین بولا تو بے سمجھ کی بات کہتا ہے [illegible] ہے مین بولا عمر
کہا واللہ تو وہی ہے [illegible] مین کچھ شک نہین [illegible] ہمارا مقصد [illegible]

ہوا نہین تو اس لکھے سے ہمکو کچھ نقصان نہین پھر مین خط لکھ دیا اور اسپر اپنا مہر کیا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت
مین شام طرف گئے تو دیر القدس کا بڑا راہب وہی شخص تھا وہ خط لا کر دیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کر بہت تعجب کیئے وہ
کہا تم جو شرط کیئے سو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور اسکے فرزند کو اسمین دخل نہین روایت کیئے ہین
عبد اللہ ابن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایکبار عمر رضی اللہ عنہ
گھوڑا دوڑائے سو انکی ران دسی نجران کے نصاری سے ایک شخص وہان تھا سو عمر کے ران پر ایک خال دیکھ کر کہا ہماری
کتابون مین ہی کہ یہہ شخص ہمکو ہمارے شہرون سے اخراج کریگا روایت کیئے ہین ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ
ایک اسقف سے پوچھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کعب الاحبار سے پوچھے تمھاری کتابو نمین ہمارا احوال بھی کچھ
مذکور ہی تو وہ کہا ہان ہی پوچھے میری صفت کیا مذکور ہی کہا تم قلعہ مین لوہے کے یعنی کامون مین نہایت بند و
بست عمر تکبیر کہے بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہی کہا نیک آدمی ہی اپنی قرابت والون کو ترجیح دیگا عمر
فرمائے عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لوہے مین زنگ سو اعمر کہے واذفراہ اسنے یا امیر المومنین
جلدی نکرو وہ بھی نیک مرد ہی لیکن اسکی خلافت ہوگی خون ان بہتے اور تلوار چلنے کے وقت روایت کیئے ہین
ابو نعیم و ابن عساکر نے کہ مر الظہران مین ایک راہب رہا کرتا تھا شام کے لوگون مین کا اسکا نام عیص بڑا عالم تھا
اپنے گرجے مین رہتا اور مکے کو آتے جاتے لوگون کو کہتا عنقریب تمھارے مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ عرب کے تمام لوگ اسکا
دین قبول کرینگے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدایش کا وقت قریب پہنچا ہی جو کوئی اسکا تابع ہوا تو اپنی مراد کو پہنچا اور
جو تابع نہوا تو ہلاک ہوا اور مین یہان ملک امن کا اور کھانے پینے کا چھوڑ کر یہان کی سختی اور بھوک اور اندیشہ
اختیار نہین کیا مگر اسکی خواہش مین یہہ کیفیت سنکر مکے مین کسی کے یہان بچا پیدا ہو تو اس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا
ہنوز پیدا نہین ہوا جس شب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اسکے علی الصباح عبد المطلب نے صومعہ پاس اسکے
گئے پوچھا کون ہی کہے عبد المطلب ہین بولا انکے دادا ہی ہو تو بعد اسکے وہ لڑکا آجکی شب پیدا ہوا اور انکی پیدایش کی علامت
کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہہ ہی کہ وہ لڑکا اب بیمار ہی تین روز کے بعد درست ہوگا پھر بولا یہہ کیفیت تم
لوگون سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہین سو کسی کے نہین اور انکی عجائبات یا نکست
بلا ترست بہ عرب کی ہوگی روایت کئے ہین ابن سعد و ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یمن طرف روانہ کئے تھے سو ایکروز مین خطبہ پڑھتا تھا یہودی ایک کتاب ہاتھہ مین لیکر آیا اور بولا ابو القاسم کی شکل بیان کرو
مین کہا نہ بہت دراز قد ہین نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگر والے ہین اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفیدی
سرہاے استخوان بڑے سیبرے دست و پا کے نیچے سینہ پر ایک خط موے کا باریک سینے سے ناف تک بال پلکون کے
دراز کمان ابرو ملے ہوئے انکی پیشانی چوڑی تحتی چلے تو جھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اترتا ہی کسی کو مین ایسا نہین دیکھا
اتنا کہہ کے مین خاموش ہوا وہ یہودی کہا ہی کچھہ کہو مین بولا اب مجھے اتنا ہی یاد ہی یہودی کہا آنکھونمین سرخی ریش منہہ
نہایت خوش طرح اور کان پورے دیکھین تو پورا پھر کر دیکھین مین کہا درست بعد یہودی بولا مین انکی یہہ شکل اپنے آبا و اجداد
کی کتاب مین پاتا ہون اور اس کتاب مین مذکور ہی کہ بیت اللہ کے حرم مین مبعوث ہو گے اور ایک حرم طرف جو اسکو انھون نے
حرم کر لیگے اور انکے انصار ایک قوم ہو گی اولاد مین عمرو بن عامر کے خرمے کے باغان والے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے درست
ایسا ہی ہی یہودی کہا مین گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہین مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ طفلی
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی والدہ کے ہمراہ مدینے کو تشریف لیگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھہ کر پوچھا اس کا نام کیا ہی
کہے احمد بعد پشت مبارک کو دیکھکر بولا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہین ام ایمن رضی اللہ عنہا سے
کہے کہ ایکبار مدینے مین دو یہودی دوپہر کے وقت آکر کہے احمد کو لے آو مین حضرت کو لائی تو پھرا پھرا کر دیکھے بعد ایک دوسرے
سے کہا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہہ شہر اس کا ہجرتگاہ ہی اور اس شہر مین قتل و قیدی بہت ہو گی روایت
کئے ہین ابو نعیم نے کہ ایک روز عبد المطلب حجر مین بیٹھے تھے وہان نجران کا ایک اسقف بیٹھا تھا عبد المطلب سے
بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان مین کہا اسمعیل کی اولاد مین ایک نبی ہونا باقی ہی اسکی پیدایش اسی شہر مین ہو گی
اسکا چہرہ ایسا تھوڑے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو وہ اسقف حضرت کی آنکھون کو اور پشت
کو اور پانون کو دیکھکر کہا مین تم سے جو بولا تھا سو نبی یہی لڑکا ہی اور عبد المطلب سے پوچھا یہہ لڑکا تمکو کیا ہوتا عبد
المطلب کہے میرا لڑکا ہی اسقف بولا ایسا نہین ہم پاتے ہین کہ اس کا باپ زندہ نہ ہوگا تب عبد المطلب کہے یہہ میرا پوتا
ہی اور یہہ شکم مین تھا کہ اسکے باپ کا انتقال ہوا اسقف بولا تم سچ کہے پھر عبد المطلب اپنے فرزندون کو
تاکید کئے کہ تمھارے بھتیجے کی احتیاط کرو دیکھو لوگ اسکو کیا کہتے ہین روایت کئے ہین بیہقی اور
ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ جب سیف بن ذی یزن حبشیون پر غالب آکر انکو یمن سے نکالا عرب کے قبیلے اس کے

تہنیت واسطے جانے لگے سو عبد المطلب بھی اسکی تہنیت واسطے گئے اس وقت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال تھی سیف
نے عبد المطلب سے ملاقات کر کر کہا مین تم سے بھید کے چند بات کہتا ہون تم اسکو کسی سے ظاہر نکرو تم اس بھید کے معدن
ہین اسلیئے تمکو کہتا ہون دوسرا کوئی ہوتا تو نہ کہتا مخفی کیا تو نہین اور ہم چھپا رکھے ہین سو علم مین ایک بڑی خبر ہی کہ آبرو
سے زندگی مین شرف اور میرے پر فضیلت ہی تمام لوگون کو اور تمھارے قبیلے والون کو علی الخصوص تمکو عبد المطلب نے
کہے وہ کیا تو بولا ملک تھامہ مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دو شانو نمین علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور تمکو زعامت
قیامت تک رہیگی یہہ وقت اسکے پیدایش کا ہی پیدا ہوا ہی یا ہوگا اسکا نام محمد ماں باپ اسکے مرجاینگے دادا اور چچا اسکے
اسکو پرورش کرینگے اور اللہ تعالی اسکو مشہور کریگا اسکے انصار ہمارے لوگ ہو کے اسکے باعث اللہ تعالی اسکے دوستون
کو عزت دیگا اور دشمنون کو ذلیل و خوار کریگا اور وہ لوگون کی آبرو رکھیگا اور زمین کے خوبیون کو فتح کریگا اللہ تعالی
کی عبادت کروایگا شیطان کو بھگایگا آتشکدے بجھایگا بتان توڑیگا اسکی بات ہوگی فیصلہ اور اسکا حکم عدل نیکیون کا
حکم کریگا اور آپ بھی انکو کریگا اور بدی سے منع کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبد المطلب تم اسکے دادا ہین
اسمین کچھ شک نہین ہی یہہ جو نشانیان بولا ہون اس سے کچھ ظاہر ہوا ہی یا نہین عبد المطلب کہے ہان میرا ایک لڑکا تھا
بہت پیارا آمنہ وہب کی بیٹی سے بیاہ کر دیا تھا اسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ماں باپ کا انتقال ہوا مین اور میرا دوسرا
فرزند اسکی پرورش کرتے ہین سیف کہا مین جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود اس لڑکے کے بڑے دشمن ہین
انسے اسکو بچاؤ اور اللہ تعالی انکو اس پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور مین اسکے بعثت تک زندہ نہ رہونگا سو مجھے معلوم ہی نہین
تو مین اپنی فوج سوار اور پیدل کے ساتھ جاکر یثرب کو اپنا دار السلطنت کرتا کیونکہ کتاب مین پاتا ہون کہ یثرب مین اسکا کام مستحکم
ہوگا اور وہان کے لوگ اسکے انصار ہوگے اور اسکی قبر بھی وہین ہوگی روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے کہ چند شخص
مدینے کے رہنے والے مکے کو عمرہ کرنے آئے تھے انکے ہمراہ ایک یہودی تھا کا تجارت واسطے آیا تھا سو عبد المطلب کو دیکھ
کر بولا ہم کتاب مین جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہین کہ اسکی اولاد مین ایک نبی ہوگا یہود کو اور اپنی قوم کو قتل کریگا عاد کی
قوم سا روایت کئے ہین ابن سعد و بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے کہے کہ مین تجارت واسطے گیا سو بصری کے بازار مین
تھا وہانکا ایک راہب صومعے سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم کا اس موسم مین آیا ہی طلحہ کہے مین آیا ہون
پوچھا کیا احمد ظاہر ہوا ہی مین بولا احمد کون ہی بولا عبد اللہ بن عبد المطلب کا فرزند اور وہ اسی مہینے مین ظاہر ہونے

اور وہ خاتم الانبیا ہین حرم مین نکلینگے اور انکا ہجرتگاہ خرما بندی ہی جو رحہ کی زمین مین دو حرون کے بیچ تم انکی متابعت کرنے
مین جلدی کرو طلحہ کہتے ہین اس راہب کی بات میرے دل مین تاثیر کرے ہین جلد مکے کو آیا اور یہان کا احوال دریافت کیا لوگ کہے
محمد بن عبد اللہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ابو بکر بن ابی قحافہ انکا تابع ہوا ہی مین ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس جاکر راہب کی بات
کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوکے اسلام لایا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ
مین ایکبار قافلے کے ساتھ یمن کو تجارت واسطے گیا ہمارے ساتھ ابو سفیان بھی تھا اسکو اسکے بیٹے حنظلہ کا خط آیا کہ
مکے مین محمد نبوت کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین تمکو مین اللہ طرف بلاتا ہون پھر یہ بات کا چرچا یمن مین ہوا ایک دن مین
وہان بیٹھا ہون کیہ یہودیونکا ایک عالم آکر پوچھا کہ مین سنا ہون کہ نبوت کا جو دعوی کرتا ہی انکا چچا اس قافلے مین ہی مین بولا
ہان مین ہون اس نے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشون کی اور کھیل کی کچھ رغبت ہی مین بولا نہین اور کبھی جھوٹ بات
نہ کہا اور کسی معاملے مین خیانت نکیا اسکی امانت کے نظر کرتے قریش اسکو امین کہتے ہین پوچھا اسکو نوشت و خواند سے کچھ اطلاع
ہی مین سمجھا کہ وہ بہتر چیز ہی اور چاہا کہ کہون آتا ہی لیکن ابو سفیان جھٹلانے کا اندیشہ تھا سو بولا نہین جانتا وہ یہودی اچھل
پڑا اور بولا اب یہود ذبح ہوے غرض وہ گئے بعد ابو سفیان نے عباس سے کہا ای ابو الفضل تمھارے بھتیجے سے یہود اندیشناک ہین
مین بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہ ہی کہ تم ان پر ایمان لانا اگر حق ہو تو تم اسطرف سبقت کئے اگر باطل ہو تو تمھارے ساتھ
شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہین ابو سفیان کہا مین ایمان نہ لاؤنگا جب تک کہ کدا مین گھوڑے نہ دیکھون مین بولا یہ کیا بات
تم کہتے ہین ابو سفیان بولا میرے دل مین یہی بات آئی اور مجھے یقین ہی کہ اللہ تعالی کدا پر گھوڑونکو آنے نہ دیگا عباس کہتے ہین جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کرنے آئے اور گھوڑونکو دیکھا کدا طرف آتے ہین مین ابو سفیان کو کہا وہ بات جو کہے تھے سو یاد ہی
بولا یاد ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین اور امیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت
واسطے شام کے ملک کو گئے ایک جگہہ ہم پہنچے تو وہان نصاری رہتے تھے امیہ ابن ابی الصلت کی بہت تعظیم و توقیر کئے بعد امیہ
کہا یہان ایک عالم نصاری کا رہتا ہی جو اسکا مثل نہین ہین اسکی ملاقات واسطے جاتا ہون تم بھی چلو مین بولا مجھے اس سے کچھ کام نہین
پھر امیہ تنہا ہی جاکر اسکی ملاقات کیا اور آکر بولا مین اس عالم سے ملاقات کیا وہ بولا عربستان کے لوگون مین ایک نبی ہونہار
ہی مین پوچھا کس شہر کے لوگون مین تو بولا تم جس گھر کا حج کرتے ہین وہان کے لوگون مین قریش کے قبیلے سے مین بولا اسکا وصف
بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی ادھیڑ ہوگی وہ ظاہر ہوگا فتنون سے باز رہیگا اور حرام سے دور دوستی جوڑیگا اور دوستی جوڑنے

حکم کریگا اپنے ماں باپ دونوں کی طرف سے اشراف ہیگا قوم کے تمام لوگوں میں اعلا نسبت ہوگا اور اسکی فوج اکثر ملائکہ کی ہوگی میں اس نصرانی سے پوچھا اس پر کیا دلیل ہے تو وہ بولا عیسی علیہ السلام کے بعد شام کے ملک میں تیس بار زلزلہ ہوا لوگوں پر اسمیں بڑی مصیبتاں گذرے اب ایک بڑا زلزلہ باقی ہے اسمیں بہت بڑی مصیبت لوگوں پر ہے ابو سفیان کہے ہیں سنکر میں بولا یہہ سب جھوٹ باتاں ہیں امیہ بولا میں قسم کرونگا یہہ جو بولا سو سچ بولا ہم شام سے نکلے بعد جدائی کہ وہاں ایک زلزلہ عظیم ہوا لوگ بہت مرے اور بڑی مصیبتوں میں گرفتار آئے امیہ بولا نصرانی کا قول راست ہو سو دیکھے میں بولا واللہ وہ سچ بولا غرض ہم مکے کو آئے اور میں اپنے کاموں سے فراغت پاکر تجارت واسطے یمن کو روانہ ہوا وہاں پانچ مہینے رہکر مکے کو آیا لوگ ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا دریافت کرتے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فقط میری خیریت پوچھکر گئے اپنی تجارت کے اسباب کا مذکور نکئے مجھے اسکا نہایت تعجب ہوا میں اپنی عورت ہند سے تذکرہ کیا کہ جو لوگ میرے پاس تجارت کا اسباب دئے تھے آکر اپنے اسباب کا احوال پوچھے مگر محمد مطلق اپنے مال کا ذکر نکئے ہند بولی وہ دعوی کرتے ہیں کہ آپ اللہ کا رسول ہوں میں یہہ سنتے ہی ملول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہند کو بولا محمد اتنے عقلمند ہوتے ہوئے ایسا نہ بولے گے کبھی واللہ یہہ کہتے ہیں روایت کئے ہیں طبرانی نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار میں غزہ میں تھا ایلیا میں میرے ساتھ امیہ بن ابی الصلت بھی تھا سو پوچھا ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہے میں بولا اسکا حال تم سے مخفی نہیں صاحب ہی فرما کیسا ہے بولا کریم الطرفین ہے اور محارم و مظالم سے اپنے تئیں بچا رکھتا ہے میں بولا درست اور قوم میں شریف ہے اور مسن امیہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا میں بولا یہہ کیا بات ہے مسن ہونے سے اسکو بزرگی زیادہ ہوی امیہ بولا جلدی مت کر کتب الہی میں مذکور ہے کہ ایک نبی عربستان میں ہوگا میں گمان رکھتا تھا کہ میں وہ نبی رہوں لیکن اہل کتاب سے دریافت کیا تو بولے وہ عبد مناف کے اولاد میں ہوگا میں عبد مناف کی اولاد میں دیکھا تو سوا ے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی لائق نظر نہ آیا تم کہے وہ مسن ہے تو میرے تئیں یقین ہوا کہ وہ نہیں کیونکہ میں سنا ہوں اس نبی کی عمر چالیس برس کی ہوگی اسوقت اسپر وحی اتریگی عتبہ کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اسکی طرف وحی نہ ہوئی بعد میں مکے آیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے پھر میں جب تجارت واسطے نکلا تو مرا گذر امیہ پرسے ہوا اسکو ملنے کے راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے تھے سو نکلا امیہ بولا وہ بیشک نبی ہیں تم انکی متابعت کرو ای ابو سفیان میں ایسا سمجھتا ہوں کہ تم انکی مخالفت کرینگے اور تمہارے تئیں چھیلے کو لائے جاپا بندھکر لاینگے اور وہ جو چاہے سو تمکو

کریگے روایت کئے ہین ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ مین یمن کو گیا تو عسکلان بن عواکن
حمیری کے یہان اترتا وہ بہت ضعیف تھا اور میرے سے مکے کا احوال دریافت کرتا اور پوچھا کرتا کوئی شخص تمہارے طریقے کے خلاف
کر کر دین کے باتین نئے کچھ بولتا ہی مین کہتا نہاین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے بعد مین گیا وہ بہت ہی ضعیف
بن گیا تھا اسکے بیچ پوتے مین آیا سو اطلاع کئے اور اسکے آنکھونکو پٹی باندھکر اٹھائے اور تکیا لگاکر بیٹھا نے
مجھے پوچھا ای قریش کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر مین بولا عبدالرحمن عوف کا بیٹا عبدالحارث کا بیٹا زہرہ کا بیٹا
وہ بولا اتنا نسب بس ہے اب مین تمکو خوشخبری دیتا ہون تمھارے حق مین وہ تجارت سے بہتر ہی مین بولا وہ کیا بولا گئے
مہینے مین تیری قوم والون سے ایک نبی کو اللہ تعالی بھیجا اور انکو اپنی محبت مین پسند کیا اور ان پر کتاب نازل کیا اور
انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتون کی پرستش سے منع کرتے ہین اور اسلام کی دعوت کرتے ہین خوب کام آپ کیا کرتے ہین
اور اسکو کرنے حکم فرماتے ہین اور بد کام سے منع کرتے ہین اور اسکو توڑتے ہین مین پوچھا وہ کس قوم سے ہین کہا نہ
ازد ہین نہ ثمالہ مین اور نہ سرو مین اور نہ بتالہ مین مگر ہی بنی ہاشم مین اور تم انکے ماں کے قوم سے ہوای عبدالرحمن
تم یہان سے جلد روانہ ہو اور انکی تصدیق کرو اور انکی تائید مین رہو اور میرے یہہ بیتان لیجا کر گذرانو اَشْهَدُ بِاللهِ ذِی
الْمَعَالِی وَفَالِقُ اللَّیْلِ وَالصَّبَاحِ مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی صاحب بزرگیون کا اور پھوٹ نکالنے والا رات
دن کا اِنَّكَ فِی الشَّرَفِ مِنْ قُرَیْشٍ یَا ابْنَ الْمُفَدّٰی مِنْ ذِبَاحٍ بیشک تو شرف مین ہی قریش سے ای ذبح
سے بدلا دئے گئے کے فرزند اُرْسِلْتَ تَدْعُوا اِلَی یَقِیْنٍ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ تم بھیجا گئے بلوانی یقین طرف
راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی کی اَشْهَدُ بِاللهِ رَبِّ مُوْسٰی اِنَّكَ اُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ مین گواہی دیتا ہون
اللہ کے نام کی رب موسی کا بیشک تو رسول ہوا ہی بطاح یعنی مکے مین فَکُنْ شَفِیْعِی اِلٰی مَلِیْكٍ یَدْعُو الْبَرَایَا
اِلَی الصَّلَاحِ تو ہو میرا سفارشی بادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری طرف عبدالرحمن کہتے ہین مین ان ابیات کو یاد کیا
اور اپنے کامون سے جلد فراغت پاکر مکے کو آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیا انھون مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھے تھے میرے تئین دیکھ
کر تبسم کئے اور فرمائے اسکے چہرے پر نیکی کے نشانیان دیکھتا ہون اور فرمائے جو تو امانت لایا ہی اور تیری زبانی
پیغام بھیجا ہی سو ادا کر مین وہ ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے حمیری وہ خواص مومنون مین ہی مروایت

کیے ہیں ابن شاہین نے صحار بن عباس وغیرہ سے کہ دارین میں ایک راہب رہتا تھا اشج عبد القیس کو اس سے نہایت
دوستی تھی ایکروز وہ راہب ملنے کہا کہ میں نبی پیدا ہوگا ہدیہ کھائیگا اور صدقہ نہ کھائیگا اسکے دو شانوں میں مہر نبوت ہوگی
تمام دینوں پر وہ غالب آئیگا غرض راہب موا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شہرہ ہوا اشج نے اپنے بھیجے کو جو اسکا داماد بھی
تھا روانہ کیا اسکا نام عمرو بن عبد القیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیے اسی سال وہ آیا اور راہب بولا تھا
سو نشانیاں دیکھکر اسلام لایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اور اقرا کا سورہ یاد دلائے اور کہے تو جاکر اپنے ماموں کو اسلام
کی دعوت کر پھر وہ جاکر دعوت کیا اور اشج ایمان لایا۔ روایت کیے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم وغیرہ نے
جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہے میں بصری کو گیا اس ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے سو وہاں کے
نصاری کے چند شخص میرے پاس آکر پوچھے تو کہاں سے آتا ہے بولا حرم سے پوچھے تمہارے یہاں ایک نبی نکلا ہے سو اسکو
تو جانتا ہے میں بولا البتہ پھر مجھے ایک دیر میں لیگئے وہاں کے تصویراں مجھے بتاکر کہے وہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہے اسکی
تصویراں تصویروں میں ہے ہیں بولا نہیں پھر مجھے دوسرے دیر میں لیگئے وہاں بہت تصویراں تھے اسمیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی تصویر بھی ہے بعینہ حضرت کی شکل سے ہے اور وہاں ابو بکر کی بھی تصویر ہے حضرت کی ایڑی پکڑے ہوئے ہیں
میں ان لوگوں کو بتایا دیکھو یہی تصویراں انکی ہے وہ کہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ تحقیق نبی ہیں اور یہہ شخص انکے بعد خلیفہ
ہوگا۔ روایت کیے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن وابصہ عبسی کے دادا سے کہے ہم منی میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم آکر ہمکو دعوت کیے ہم قبول نکیے ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق عبسی تھا بولا اگر انکی تصدیق کریں اور ہمارے
ملک کو لیجاویں تو بہت مناسب ہے واللہ انکا امر ظہور ہوگا وہاں سے پھرے تو ہمکو میسرہ نے انکا احوال دریافت
کرنے فدک کیتیں لیگیا ہم وہاں کے یہودیوں سے ملکر احوال دریافت کیے ایک یہودی کتاب کھولکر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی امی عربی ہے سوار ہوگا دراز گوش پر دلدہی کریگا شکستہ دل والوں کو نہ دراز قد ہے
نہ کوتاہ قد بال اسکے نہ بہت پیچیدہ نہ سیدھے آنکھوں میں اسکے سرخی ہے اور رنگ سرخ وسفید ہے بولکر یہودی کہا وہ
شخص جو تمکو دعوت کرتا ہے اس صفت کا ہے تو تم اسکی دعوت قبول کرو اور اسکے دین میں داخل ہو اور ہم یہودیوں کو
اس سے حسد ہے اسلئے اسکے تابع نہو گے اور ہمکو اس سے چند مقام میں بلاء عظیم پہنچیگی اور کوئی باقی نرہیگا مگر اسکا
تابع ہوگا یا مار جائیگا پھر اسکے پاس سے نکلے بعد میسرہ بولا ابھی تو لوگو سمجھے ہو بہتر ہے کہ اسلام لانا غرض میسرہ حجۃ الوداع تک

اکر اسلام لائے روایت کئے ہین واقدی کہ جب بنی نضیر مدینے سے اخراج پائے عمرو بن سعدی یہودی انکے گھرون طرف
انکلا دیکھا کہ تمام ویران ہین بنی قریظہ پاس گیا اور انکو کہا لوگون کا حال دیکھکر مجھے عبرت ہوئی بنی نضیر باوجود عزت اور
قوت اور شرف اور عقل کے اپنے اموال چھوڑکر ذلت سے اخراج پائے توریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہو انکا احوال
ہرگز ایسا نہوگا اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو واللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچے نبی ہین اور ابن الہیبان اور ابن حواش جو
یہود کے بڑے عالمون سے تھے اور شام کا ملک چھوڑکر محض اس نبی کے واسطے یہان آکر اقامت کئے تھے سو ہمکو اس نبی کی
متابعت کرنا کر کر تاکید کئے تھے اور اپنا سلام انکو پہنچا دو کر کر حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہین دفن کئے ہین سو دیکھو یہہ
سنکر زبیر بن باطا بولا اس نبی کی صفت میرے باپ باطا کی کتاب مین دیکھا ہون وہ کتاب وہی توریت ہی جو موسی پر اتری
اور مثانی جو ہم نئے بنائے ہین اسمین نہین کعب بن اسد بولا ایسا ہی تو تو اسکا تابع کیون نہین ہوتا زبیر بولا تیرے سبب
کر مین تابع نہوا کعب بولا مین تیرے بیچ آڑ نہین زبیر بولا تو ہمارا سردار ہی تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہوگے اور تو تابع نہووے
تو ہم بھی نہوگے پھر عمرو بن سعدی مین اور کعب مین بہت سی باتان ہوے آخر کعب بولا محمد کے تابع ہونے میرا جی قبول نہین کرتا
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والون سے نقل کرتا تھا کہ ابن الہیبان یہودی
شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ مین رہنا اختیار کیا اسکے مثل نیک آدمی ہم نہین دیکھے اگر مینہہ نہ برسے تو اسکو لیجاتے
وہ دعا کیا تو مینہہ برستا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیون کو جمع کرکر بولا مین کھانے پینے کا ملک
چھوڑکر اس سختی اور بھوک کے ملک مین رہنا اختیار نہین کیا مگر ایک نبی کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہہ شہر اسکا
ہجرتگاہ ہی وہ مبعوث ہوگا خون بہانے اور بندی پکڑنے تم اسکی متابعت سے نہ نکلو غرض وہ مرگیا اسکی بات پر ثعلبہ
بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید بنی قریظہ کے فتح کی شب حاضر ہوکر ایمان لائے ابن سعد کی روایت مین ایا ہی
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ اور اسد اور اسید نے اپنی قوم والون کو کہے کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین
اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہین اور بنی قریظہ اور بنی النضیر کے علما انکی صفات جو کہتے تھے ہم پاس موجود ہی اور حیی بن
اخطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا اور ابن الہیبان جو برا راست گو تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات
سے ہم کو جتا دیا تھا تمہارے حق مین بہتر ہی کہ اس نبی کی متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دئے کہ ہم
توریت کو نہ چھوڑینگے انکا اقرار دیکھ کر یہہ تینون شخص انکی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ہین

ابن سعد کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعے پاس اترکے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد نے بنی قریظہ کو بولا تم اس شخص کی متابعت
اختیار کرو واللہ وہ بیشک نبی ہی اور وہ نبی مرسل ہی سو تمکو ظاہر ہی اور کتب مین ایک نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ
یہی نبی ہی اور وہ تمام صفات جو اسمین ہین سو تمکو خوب معلوم ہی یہود کے درست یہہ وہی نبی ہی لیکن ہم توریت کے احکام
ہرگز نہ چھوڑینگے روایت کئے ہین بیہقی نے حارث بن عوف سے کہے کہ ہمکو یہود بولا کرتے تھے کہ محمد مقرر اللہ کے رسول
ہین اور ابو رافع سلام بن ابی حقیق کہتا تھا محمد بیشک اللہ کے رسول ہین لیکن نبوت ہارون علیہ السلام کی اولاد میز
سے گئی کر کر ہمکو محمد سے حسد ہی اور مین محمد کے تابع ہو کر کر کہتا ہون میری بات یہود ملنتے نہین اور محمد کے ہاتھ سے
ہمارا ذبح دوبار ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین مین سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہوگے تو بولا توریت
کی قسم مالک ہوگے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جن ایام مین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوی تھی شام کو تجارت واسطے گیا تھا اور میرے ساتھ قریش کی ایک
جماعت تھی وہان روم کا بادشاہ ہرقل ہمکو طلب کیا ہم اسکی ملاقات واسطے ایلیا کو گئے ہمکو دربار عام مین بلایا اور
اسکے گرد روم کے سرداران تھے مترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا ہی ہون کر کر جو دعوی کرتا ہی اسکے نزدیک کا
قرابتی اس قافلے مین کون ہی مین بولا مین ہون بولا اسکو میرے نزدیک لاؤ اور اسکے ساتھ والون کو پیچھے رکھو اور
مترجم کی زبانی میرے ساتھ والون کو کہا مین چند بات اس سے سوال کرتا ہون اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب
کرو ابو سفیان کہتے ہین مین جھوٹ بات کیا کر کر لوگونمین چرچا ہونے کی شرم نہ ہوتی تو مین اس وقت جھوٹ بات
بولتا غرض پہلے یہہ پوچھا تمھارے مین نبی ہون کر کر جو شخص دعوا کرتا ہی اسکی ذات تمھارے مین کیسی ہی
مین بولا وہ ہمارے مین بہتری ذات والا ہی پوچھا وہ باتان جو کرتا ہی سو اول بھی کوئی تم سے اس قسم
کے باتان کرتا تھا مین بولا نہین پوچھا اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ بھی ہوا ہی مین بولا نہین پوچھا عمدہ لوگ
اسکے تابع ہوتے ہین یا ضعیفان مین بولا ضعیفان پوچھا اسکے تابعدار روز بروز زاید ہوتے ہین یا کم مین
بولا زاید ہوتے ہین پوچھا اس دین مین داخل ہوکے دین کو خراب سمجھ کر کوئی پھر جاتا ہی مین بولا نہین پوچھا اسنے
یہہ دعوی کرنے کے قبل جھوٹ بات کی کبھی تمکو اس پر تہمت تھی مین بولا نہین پوچھا کچھ دغابازی کرتا ہی مین بولا نہین اور اب
ہمارے اور اسکے بیچ صلح ہی دیکھا چاہئے کہ کیا کرتا ہی پوچھا تمھارے اور اسکے جنگ بھی ہوا ہی مین بولا سو ہوا ہی پوچھا

جنگ کیسا ہوتا ہی مین بولا جنگ برابر ہی کدھی ہم پر غالب آتے ہین اور کبھی ہم انپر غالب ہوتے ہین پوچھا کیا بات کا
حکم کرتا ہی مین بولا کہتا ہی اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک مت ٹھہراؤ اور تمھارے بڑے جو کہتے تھے اسکو ترک کرو
نماز پڑھو زکوۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلۂ رحم کرو یہہ سنکر ہرقل اپنے مترجم کو بولا اسکو بول مین تیرے سے
اسکی ذات پوچھا تو بولا وہ بڑی ذات والا ہی سو انبیا اپنی قوم مین بڑی ذات کے ہوتے ہین اور مین پوچھا یہہ بات
کوئی اول بھی کہا ہی تو بولا نہین سو اس قسم کے بات کوئی اول کہا ہوتا تو مین کہتا اسکا دیکھا دیکھی کہتا ہی اور مین پوچھا
اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہین سو اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا اپنے باپ کی
سلطنت طلب کرتا ہی اور مین پوچھا اس پر سابق اس دعوی کرنے کے جھوٹ بات کہنے کا گمان کرتے تھے تو بولا نہین سو
مین کہتا ہون لوگون پر جو شخص جھوٹ بات نہ کہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹ بولیگا اور مین پوچھا عمدہ لوگ اسکے تابع ہوتے
ہین یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبرون کے تابع ہوتے ہین اور مین پوچھا لوگ روز بروز زاید تابع ہوتے
ہین یا کم تو بولا زاید سو ایمان کا کام ایسا ہی ہی یہان تک کہ پورا ہووے اور مین پوچھا اسکے دین داخل ہوکر بعد دین
کو ناپسند ٹھہرا کر کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہین سو ایمان ایسا ہی ہی جب اسکی بشاشت دلونمین ملتی ہی تو اسکو ترک نہین
کرتے اور مین پوچھا دغابازی کچھہ کرتا ہی تو بولا نہین سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہین دغا نہین کرتے اور مین پوچھا وہ کیا
حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اسکا شریک نہ ٹھہرانا اور منع کرتا ہی بتونکی پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور راستی
اور عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سچ ہو تو اس جگہہ کا جو میرے قدم ہین وہ مالک ہوگا اور مجکو معلوم تھا کہ ایک نبی
ہونے والا ہی لیکن یہہ معلوم نتھا کہ وہ تمھارے مین ہی اگر مجھے یقین ہو کہ مین اس تک پہنچ سکون تو اسکے ملاقات واسطے
مین رنج اٹھاتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو اسکے پیر دھویا کرتا بعد خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دحیہ کے ہاتھہ سے بھیجے تھے
اور بصری کے حاکم کی معرفت سے آیا تھا اسکو منگوایا اور اسکو پڑھنے کا حکم کیا اس خط مین یہہ مرقوم تھا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اِلٰی هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ محمد رسول اللہ کے طرف سے ہرقل کو روم کا بڑا سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی سلام
اسپر جو قبول کیا ہدایت کو اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اسکے بعد پس مین تجھے کرتا ہون اسلام کی
دعوت اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام لا بچیگا اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ اسلام لا دیگا تجکو اللہ تعالی دونا ثواب

فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ پھر اگر تو منہ موڑیگا تو ہوگا تجھ پر گناہ تمام رعایا کا وَيَا اَهْلَ
الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اور اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی
بات پر ہمارے تمھارے درمیان کی کہ بندگی نکریں ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور شریک نہ ٹھہراوین
اسکا کسی چیز کو وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین آپس مین ایک ایک کو رب سوا
اللہ کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پھر اگر وے قبول نرکھین تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے
تابع ہین ابو سفیان کہتے ہین خط پڑھکے فراغت پانے بعد اسکے پاس کے لوگون کا بہت سا شور و پکار ہوا اور ہمکو چلا دیا ہم
وہان سے نکلے مین اپنے ساتھ والون کو بولا اب تو ابی کبشہ کے فرزند کا کام بہت نمود مین آیا بنی الاصفر کا بادشاہ
اس سے ڈرتا ہی اور تب سے مجھے یقین ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے بھی مسلمان کیا
اور ایلیا کا ناظم ابن الناطور جو ہرقل کا بہت دوست اور شام کے نصاری کا اسقف تھا کہتا تھا کہ ہرقل ایلیا کو آیا سو ایک
روز نہایت دلگیر ہوا بطریقون نے اس سے پوچھے کیا ہی جو آج بہت دلگیر ہی ہرقل کو نجوم مین خوب راہ تھی سو بولا مین
شب کو ستارے دیکھا تو ظاہر ہوا کہ ختنہ کرنے والون کا بادشاہ نکلتا ہی بطریقون نے کہے ختنہ نہین کرتے ہین
مگر یہود اور انسے کچھ اندیشہ نہین اپنے قلمرو مین حکم کر دینا جو یہودی ہی اسکو قتل کرین اسی اندیشے مین تھے کہ غسان کا
حاکم ایک شخص کو بھیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیا ہرقل بولا اسکو دیکھو ختنہ ہوئی ہی یا نہین لوگ دیکھکر بولے
ختنہ کیا ہی پوچھا عرب کا کیا دستور ہی تو بولا وہ ختنہ کرتے ہین ہرقل بولا اس امت کا بادشاہ یہی ہی جو ظاہر ہوا اور
ہرقل کا ایک دوست رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین ہرقل کا نظیر تھا سو اسکو ہرقل خط لکھکر بھیجا اور آپ حمص کو روانہ
ہوا اسکی تجویز بھی ہرقل کے مطابق ہوئی سو ہنوز ہرقل حمص کو نہین پہنچا تھا کہ اس نے خط کا جواب
لکھا کہ محمد تحقیق اللہ کے رسول ہین ہرقل اس خط کے مضمون پر مطلع ہو کر روم کے عمدہ لوگون کو حمص کے
دسکرے مین جمع کیا اور دسکرے کے دروازے بند کیا اور دریچے مین سے دیکھکر کہا تمکو بہتری اور اپنا ملک
باقی رہنا منظور ہو تو اس نبی کی متابعت کرو وہ لوگ جنگلی گدھون کے مانند دروازے پر حملہ کئے دروازے بند
تھے پھر ہرقل انکی یہ نفرت دیکھکر ایمان لانے سے ناامید ہوا اور انکو بولا مین تمھاری مضبوطی دین پر کیسی ہی سو
آزماتے تھے ابولا اب دیکھا کہ تم بہت مستقل ہو پھر سب راضی ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین ابو نعیم نے

محمد بن کعب قرظی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ساتھ خط دیکر روم کا بادشاہ قیصر کو بھیجے اسنے حمص
مین تھا دو بھتی کو بلوا کر خط پڑوایا اسمین تھا محمد رسول اللہ کے طرف سے قیصر روم کا بڑا یہہ سنکر قیصر کا بھائی غصہ ہوا اور
بولا اسنے اپنا نام پہلے لکھا ہی اور تجھے بادشاہ کر کر نہ لکھا اسکے خط کو مت دیکھہ پھاڑ دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ
ہی اس خط کا مضمون نہ دیکھہ کر اسکو تو پھاڑ و کہتا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع مین لکھنا سزاوار
ہی اور مجھے روم کا بڑا کر کر جو لکھا ہی مین ویسا ہی ہون مین انکا مالک نہین ہون مگر اللہ تعالی انکو میرا مسخر کیا ہی اگر چاہے
تو میرے پر انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگون کو بولا عیسی جس نبی کی بشارت دئے ہین سو شاید یہہ وہی ہی
سو مجھے معلوم ہو تو مین جا کر اسکی خدمت کرونگا اور اسکی وضو کا پانی کرتا سو اپنے ہاتھو مین لیا کرونگا لوگ بولے ہم اہل
کتاب ہیتے پر ہمکو چھوڑ کر بادان اعراب مین اللہ تعالی نبی کریگا قیصر بولا ہمکو جس کتاب سے ہدایت ہوئی اسکا اصل نسخہ
میرے پاس موجود ہی اسکو دیکھنا اگر یہہ وہی نبی ہی کر کر نکلے تو اسکے تابع ہونا اگر وہ نہو تو پھر اسپر مہر کر دینگے
کہتے ہین کہ انجیل کا اصل نسخہ روم کے بادشاہون کے پاس تھا اسکو صندوق مین مقفل کر کر مہر کر دئے تھے اور جو بادشاہ
نیا تخت پر بیٹھتا تو اسپر ایک مہر کرتا اور ہرقل کی مہر سے اسپر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے تھے کہ اپنے مذہب مین اس
انجیل کو کھولنا جایز نہین اور جس روز اسکو کھولینگے تو تمھارا دین بدل جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہوگا غرض قیصر وہ انجیل
منگوا کر اسپر کے گیارہ مہر توڑا ایک مہر باقی تھی کہ شماسان اور اسقفان اور بطریقون نے دیکھتے ہو کر اپنے کپڑے
پھاڑ لئے اور بال اکھاڑ لئے اور سرون پر مار لئے پوچھا کیا واسطے یہہ کئے تو بولے آج تیرے گھر سے دولت جاتی
ہی اور لوگونکا دین بدل جاتا ہی بولا ہدایت کا اصل میرے پاس ہی دین کاہی کو بدل جاتا بولے اس امر مین جلدی
نکرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور اسکے کام تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کرنا تو بولے شام مین
عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہین انسے دریافت کرنا غرض شام مین ابوسفیان اور اسکے ساتھ والون کو جمع کر کر قیصر پاس
لے گئے قیصر نے پوچھا یہہ شخص جو تمھارے مین مبعوث ہوا ہی سو کیسا ہی ابوسفیان نے حضرت
کی تحقیر کرنے مین کچھ قصور نکیا اور بولا اسکا یہہ شان نہین جو بادشاہ پاس اسکو وصف
ہووے اور ہمارے لوگ اسکو ساحر بولا کرتے ہین اور شاعر اور کاہن قیصر بولا سابق کے انبیا
کے حق مین بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن ہم بولو کہ اسکی ذات کیسی ہی ابوسفیان بولا وہ بڑی ذات والا ہی قیصر کہا

انبیا کی ذات انکی قوم مین ایسی ہی ہوتی ہے اور اسکے تابع کون ہوتے ہین بولا ہمارے یہان کے غلام اور چھوکرے تابع
ہوتے ہین عمدہ لوگ تابع کبھی نہین ہوئے قیصر کہا انبیا کے پیرو یہی لوگ ہوا کرتے ہین اور عمدگان حمیت سے تابع نہین
ہوتے پوچھا لوگ اسکے تابع ہوئے بعد کوئی پھر جاتا ہے کہ بولا نہین قیصر بولا تیرے کہے سے میرا یقین اور بڑا اللہ کی قسم عنقریب
میرے تختگاہ پر بھی غالب ہوگا ای ومیان اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر ہم اس سے شام کا ملک مانگ لیگے کہ کبھی
کوئی اس ملک پر نہ آوے اور نبی جب کسی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کر کر کچھ مانگے تو وہ دیتا ہے
میری اطاعت تم کرو لوگ کہے اس امر مین ہم تیری اطاعت کبھی نکرینگے ابوسفیان کہتے ہین مین چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین کچھ جھوٹ ایسی بنا کر کہدیون کہ بادشاہ کے نظرون سے گر جاوے لیکن میرا جھوٹ اسکو معلوم
ہووے تو میرے سے مواخذہ کریگا اور لوگون مین رسوائی کا اندیشہ تھا اسلئے کچھ جھوٹ بات نکیا پھر بعد
مجھے معراج کا قصہ یاد آیا سو قیصر کو بولا اسنے ایک قصہ بیان کرتا ہے اگر وہ بیان کرون تو بادشاہ کو اسکا جھوٹ
معلوم ہوگا پوچھا وہ کیا مین بولا وہ کہتا ہے کہ ایک شب کو ہمارے حرم سے نکلکر یہان ایلیا کی مسجد مین آیا اور
پیش از صبح ہونے کے الٹ کر آیا قیصر پاس ایک بطریق کھڑا تھا بولا وہ شب کا ماجرا مجھے معلوم ہے قیصر پوچھا وہ
کیا بولا میری عادت تھی شب کو مسجد کے تمام دروازے بند کرنا سو اس شب کو تمام دروازے بند کیا مگر ایک دروازہ میرے
سے بند نہو سکا پھر مین لوگون کو جمع کر کر اسکو بند کرنا چاہا گویا ایک پہاڑ سا جنبش نکیا مین بڑھائیون کو بلوایا دیکھکر
کہے اس دروازے پر براق یا کوئی بڑا بھاری گرا دستا ہے صبح ہوئی تک ہم اسکو ہلا نہین سکتے مین شب کو وہین کھولا چھوڑ
دیا صبح کو آکر دیکھا تو دروازے کے کونے طرف کے پتھر مین سوراخ ہوئی ہے اور جانور کو باندھنے کی نشان معلوم ہوتی
ہے مین لوگون کو اسوقت بولا شب کو کسی نبی کے لئے ہمارا دروازہ بند نہوا اور ہمارے مسجد مین نبی نماز پڑھا ہے بعد ہرقل
لوگون کو بولا تمکو معلوم ہے عیسی کے بعد قیامت ہونیکے قبل ایک نبی آتا ہے اور اسکی بشارت عیسی دئے ہین سو یہی نبی ہے
اسکی دعوت قبول کرو وہ لوگ بلوا کئے قیصر انکی نفرت دیکھکر بولا مین تمہاری مضبوطی دین مین دیکھنے آزمایش کیا تو تم اسکے
حضور مین سخت کہے پھر لوگ خوش ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہ مجھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر پاس روانہ کئے مین وہان پہنچا قیصر کو اطلاع کئے کہ ایک شخص آیا ہے اور کہتا ہے مین
رسول اللہ کا ایلچی ہون یہہ سنکر گھبرایا اور کہا بلاؤ مین گیا اوسکے پاس بطریقان حاضر تھے مین وہرو جاکر نامہ حضرت کا دیا خط

پڑھنے کا حکم کیا ہرقل کا بھائی لال رنگ گال والے دیدے اور سیدھے بال اس پاس بیٹھا تھا خط کے ابتدا میں لکھے تھے محمد
رسول اللہ کے طرف سے قیصر روم کا پڑا سو سنکر غصے سے ہرقل کو بولا انسے اپنا نام ابتدا مین لکھا ہی اور روم کا پادشاہ
نہی کر کر نہ لکھا اسکا نامہ مت پڑھ ہرقل اسکی بات نہ مانکے خط پڑھا بعد لوگون کو برخاست کیا اور مجھے اپنے پاس بلوا کر
احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا بعد ایک بڑے اسقف کو جس کا کہا سب مانتے تھے بلا کر وہ خط سنایا اسقف بولا
واللہ یہہ وہی رسول ہی جس کی بشارت موسی اور عیسی دیتے تھے اور ہم انکی انتظار کرتے تھے ہرقل بولا تو مجھے کیا حکم کرتا ہی
اسقف بولا مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکا تابع ہوتا ہون قیصر بولا مین بھی جانتا ہون کہ وہ وہی ہی لیکن مین ایمان
لاؤن تو میرا ملک جاتا رہیگا اور رومیان مجھے قتل کر دیگے بعد ابوسفیان کو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اس سے دریافت کیا
اور مجھے رخصت کرنیکے وقت بلا کر بولا تو جا کے کہہ مین جانتا ہون کہ تم تحقیق نبی ہین لیکن مین اپنی سلطنت کو چھوڑ
نہین سکتا ہون اور حضرت کا نامہ منگوا کر بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا اور حریر مین لپیٹ کر صندوق مین رکھا اور
وہ اسقف مجھے ہر روز بلا کر دین و آئین کی بات دریافت کرتا تھا اور اسکی عادت تھی ہر ایک شنبے کو نکل کر لوگون
کو وعظ بولا کرتا سو نکلنا ترک کیا اور بہانہ بیماری کا لیا نصاری خفا ہو کر انتظار کیے نکلتا نہین اسکو کہلا بھیجے ہوت کا
ایلچی جس روز سے آیا اس روز سے تیرا دل بدل گیا تو سچ بیمار ہی یا نہین ہم اگر دیکھینگے پھر وہ اسقف مجھے کہلا بھیجا تم جا کر
تمھارے صاحب کو میرا اسلام کہو اور عرض کرو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوا اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے
رسول ہین القصہ نصاری اس اسقف کو قتل کیے ابن عساکر کی روایت مین آیا ہی اسکو مارے بعد دوسرے روز دحیہ کو ہرقل
نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تھی نہایت بڑی اسمین لیگیا اسمین تصویران تھے پیغمبرون کے دکھا کر بولا اسمین تمھارے
پیغمبر کی تصویر کونسی ہی بتاؤ مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا اب بات کرتے اور حضرت کے دو
طرف دو تصویر تھے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہہ تصویران کس کے ہین مین بولا سیدھے طرف تصویر
ایک شخص کی ہی انکی قوم سے اسکو ابوبکر کہتے ہین اور بائین طرف تصویر ایک شخص کی ہی اسکا نام عمر اس سنے
بولا ہماری کتابون مین آیا ہی کہ ان دونون سے اس نبی کا دین پورا ہوگا روایت کیے ہین بیہقی اور ابونعیم
ہشام بن العاص سے کہے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین مجھے اور ایک شخص کو قریش سے روم کا
پادشاہ ہرقل پاس روانہ کیے کہ اسکو اسلام کی دعوت کرین ہم نکل کر غوطہ یعنی دمشق کو پہنچے جبلہ بن الایہم

غسانی وہانکا ناظم تھا اسکے یہان گئے ان اپنے تخت پر تھا سو ہمارے پاس اپنے آدمی کو بات کرنے واسطے روانہ کیا ہم تو
واللہ ہم آدمی سے بات نہ کرینگے ہمکو بادشاہ پاس بھیجے ہین بادشاہ ہمکو روبرو بلاوین تو ہم بات کرینگے یہہ جا کر اسنے حاکم
کو اطلاع کیا اسنے بلانے کا حکم کیا مین روبرو ہوکر اسکو اسلام کی دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹھا تھا مین پوچھا سیاہ
کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم کھایا ہون تمکو شام کے ملک سے نکالے بن یہہ لباس نہ اتارون مین بولا ہمکو ہمارے پیغمبر
ایسی خبر دئے ہین کہ تیری سلطنت کی یہہ جگہہ بھی ہم لینگے اور تمھارا بڑا ملک جو ہی اسکو بھی انشاء اللہ لینگے وہ بولا اسکو
لینے والے لوگ تم نہین وہ غیر لوگ ہین دن کو روزہ رکھینگے اور شب کو افطار کرینگے بعد ہمارے روزے کا احوال دریافت
کیا ہم بولے وہ سنکر منہہ اسکا سیاہ بن گیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کر بادشاہ پاس بھیجا ہم ہمارے اونٹون پر بیٹھکر
تلوارون کی حمایل ڈالکر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جا کر اونٹون پر سے اترے بادشاہ اوپر سے ہمکو دیکھتا تھا ہم
وہان کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہہ کہتے ہی اسکی حویلی ڈالی کے سا ہلنے لگی ہم روبرو گئے ہمکو بولا تم لوگ آپسمین ملے
تو جیسا سلام کرتے ہین ویسا ہی ہمسے کرو پھر ہم بولے السلام علیک پوچھا تمھارے خلیفے کو کیسا سلام کرتے ہین
ہم بولے یہی سلام کرتے ہین پوچھا وہ کیا کہتا ہے ہم بولے ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچھا تمھارا بڑا سخن کیا ہی بولے
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہم یہہ کہتے ہی اسکی حویلی کبھی لرزہ ہوا یہان تک کہ اسنے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا
تمھارے گھرون مین بھی یہہ کہنے سے ایسی حرکت ہوتی ہی کہے ہم ایسا کبھی نہین دیکھے مگر یہین ہوا بولا کاش یہہ ہمیشہ
ہوتا تو مین اپنی آدھی سلطنت سے نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت نہ ہونیکی بھی
پھر جاہی نماز روزے کا احوال پوچھا بعد ہمکو ایک مکان مین اتارا اور ضیافت بھیجی پھر شب کو ہمارے تئین
طلب کیا اور اول باتان پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا اسپر تمام کام طلا کا تھا اور
اسکے خانون پر قفل پڑے تھے ان مین سے ایک خانہ کھولکر حریر کا کپڑا سیاہ رنگ نکالا اسپر ایک تصویر تھی
خوش قد و لال سرخ رنگ آنکھ کان بڑے بیچ گردن نہایت دراز بغیر ریش سر مین بال بہت دو طرف چوٹیان چھٹے ہوے
پوچھا یہہ کسکی تصویر ہی ہم کہے معلوم نہین بولا آدم علیہ السلام کی تصویر ہی بعد دوسرا خانہ کھولکر ایک سیاہ
کپڑا نکالا اسپر ایک تصویر تھی گورا [illegible] بال [illegible] خوش قد و [illegible] پوچھا [illegible] ہم کہے معلوم
نہین بولا یہہ نوح [illegible] ہی بعد ایک خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اسپر ایک تصویر تھی [illegible] رنگ بہت گورا [illegible]

آنکھ بہت خوشرو دل لنبے کالے داڑھی سفید گویا ہنستی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا ابراہیم ہی بعد ایک خانہ
کھولکر سیاہ کپڑا نکالا اس مین تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم کہے یہہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہی بادشاہ تعظیم واسطے
کھڑے ہوکر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہی تھوڑا وقت خاموش رہ کر بولا یہہ خانہ
سب کے بعد تھا لیکن مین تم سے آزمایش کرنے اسکو اول کھولا بعد ایک خانہ کھولا اس مین سیاہ حریر کا کپڑا تھا اسپر
تصویر تھی گندم رنگ گھنگرو والے بال آنکھان دو نگان مین تیز نگاہ غصیلا منہہ دانت ایک پر ایک اوٹھان چڑھے ہوے
گویا غصے مین ہین پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ موسی ہی انکی بازو سے اور ایک تصویر ہی انہین سے
شبیہ مگر انکے سر کو تیل لگا ہوا ہی اور انکی پیشانی چوڑی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ ہارون ہی بعد
ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر ہی گندم رنگ سیدھے بال میانہ قد غصے مین بھرا ہوا پوچھا یہہ کون
ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ لوط ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی رنگ سرخ و سفید بالکہ
اونچی رخسارے سبک خوش صورت پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ اسحق ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید
کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی اسحق سے شبیہ مگر ہونٹ پر خال تھی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ یعقوب ہی
بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سیاہ کپڑا نکالا اس پر تصویر تھی گورا رنگ سیدھے بال خوش چہرہ اونچی ناک سیدھا قد چہرے
پر نور چمکتا ہی اور منہہ پر آثار خشوع کے نمایان ہین پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ اسمعیل ہی تمہارے
پیغمبر کے جد بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر تھی رنگ گورا چہرہ آفتاب کے مانند
چمکتا ہی آدم کی تصویر سے بہت شبیہ پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ یوسف ہی بعد دوسرا خانہ کھولا
اور حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر تھی سرخ رنگ پنڈلیان پتلی آنکھ چھوٹی پیٹ بڑا قد میانہ تلوار بندھا تھا
پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ داود ہی بعد دوسرا خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر
تصویر تھی بھاری [illegible] پاؤن لنبے [illegible] پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہہ سلیمان ہی
بعد دوسرا خانہ کھولکر حریر کا سیاہ کپڑا [illegible]
[illegible] تصویر [illegible]
[illegible] آدم علیہ

السلام نے اللہ تعالی سے چاہا ہے کہ اپنی اولاد مین انبیا جو ہو گے سو انکو اپنے تئین بتا تا پھر اللہ تعالی یہہ تصویرین
بھیجا اور یہہ تصویرین آفتاب کی غروب کی جگہہ آدم کے خزانے مین تھے ذو القرنین اسکو نکالکر دانیال کے حوالے کئیے سو
یہہ وہی تصویرین ہین بعد ہمکو بولا مجھے یہہ خوب دستا ہی کہ میری یہہ سلطنت ترک کرون اور تمھارے پادشاہ کا غلام
بنکے مرتے تک رہون پھر ہمکو رخصت کرتے وقت انعامات دیکر روانہ کیا ہم آکر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا احوال
بیان کئیے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور فرمائے غریب کو اللہ چاہا ہے تو ہدایت دیتا ہے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ہین کہ یہود اور نصاری اپنی کتابون مین میری صفت پاتے ہین روایت کئیے ہین واقدی اور ابو نعیم نے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین بنی مالک کے ساتھ مقوقس مصر کے حاکم پاس گیا پوچھا یہان تک کیسا چکر آئے حالانکہ
ہمارے اور تمھارے طایف کے درمیان محمد کے لوگ حایل ہین بولے ہمکو اسکا اندیشہ تھا ہم دریا کے ساحل پر
سے ہوتے آئے پوچھا محمد کی دعوت کو تم کیا کیے بولے ہمارے لوگ سے کوئی انکا تابع نہ ہوا پوچھا کیا سبب بولے اس نے ایک
تازہ دین لایا ہی نہ وہ ہمارے آبا کا دین ہی اور نہ پادشاہ کا اور ہم ہمارے آبا کے دین پر ہین پوچھا انکی قوم کیا کئی
بولے چھوکرے کم عمر لوگ انکے تابع ہوئے اور بڑے لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے والے انسے جنگ کئے پوچھا غلبہ کسے ہوا
بولے کبھی اسکو اور کبھی انھون کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہی بولے کہتا ہی خدا کو ایک ہی سمجھ کر اسکی عبادت کرو اور اس خدا
کا شریک کسی کو نہ ٹھہراو اور آبا تمھارے بتون کی جو پرستش کرتے تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دیو پوچھا
نماز اور زکوۃ کو کچھہ وقت اور مقدار معین ہی بولے رات دن مین پانچ نماز پڑھتے ہین اور انکے اوقات اور عدد معین ہی
اور بیس مثقال مال ہوا اور اونٹ پانچ رہین تو زکوۃ دیا کرتے ہین پوچھا اس زکوۃ کو لیکر کیا کرتا ہی بولے فقرا کو تقسیم کر دیتا ہی
اور صلہ رحم کا اور وعدہ وفا کرنیکا حکم کرتا ہی اور زنا اور شراب اور سود سے منع کرتا ہی اور جس جانور کو اللہ کے نام سے ذبح نکرین تو اسکو
کھاتا نہین مقوقس یہہ سنکر بولا محمد بتحقیق خدا کے نبی ہین تمام جہان کے لوگون طرف مبعوث اگر قبط مین یا روم مین مبعوث ہوتے تو وہ
تمام انکے تابع ہوتے اور عیسی بن مریم انکو ایسا ہی حکم کر چکے ہین اور انبیا کے بھی اوصاف ہوتے ہین جو تم انکے بیان کئے اور انھین کو آیندہ
غلبہ ہوگا اور انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ رہیگا گھوڑے اونٹ جہان تک پہنچ کرتے ہین وہان تک انکا دین ظاہر ہوگا ہم
بولے یکبار گی تمام لوگ انکے تابع ہوون لیکن ہم انکے تابع نہ ہوئے مقوقس سر جھٹک کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے ہین بعد پوچھا
انکا نسب انکی قوم مین کیسا ہی بولے عالی نسب ہی کہا انبیا ایسا ہی عالی نسب ہوتے آئے ہین پوچھا وہ بات مین کیسے ہین بولے

نہایت راست گو ہین یہان تک قوم انکو امین کہتے ہین کہا تم انصاف کیجو جسنے آپس مین جھوٹ بات نہ بولتا ہو اللہ پر
کیا واسطے جھوٹ بولیگا پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہین بولے نوخیز لوگ کہا سابق کے انبیا کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے
تھے پوچھا یثرب کے یہود کے پاس تو توریت ہے وہ کیا کئے بولے مخالفت کئے سو انکو قتل کیا اور عورت بچونکو انکے پکڑ لیا کہا
ہم جیسا جانتے ہین ویسا ہی یہود بھی وہ نبی ہین سو جانتے ہین لیکن وہ قوم بڑے حاسد ہوا کرتے ہین حسد سے تابع نہین
ہوئے مغیرہ کہتے ہین یہہ گفت وگو کرکر ہم وہان سے نکلے اور اسکا سخن سنکر محمد کے سرنگون ہوئے اور لوگ عجم کے سلاطین
باوجود قرابت نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہین اور انسے ڈرتے ہین اور ہمکو انکے ساتھ قرابت اور ہمسایہ رہتے اور
ہمارے پاس گھرون کو آکر دعوت کرتے پر انکے دین مین داخل نہ ہونا عقل کا کام نہین پھر مین اسکندریہ مین رہا اور وہانکے کوئی
گرجے مین جانا نہ چھوڑا اور قبط و روم کے اسقفان جتنے تھے سب سے محمد کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک اسقف تھا
بڑا دانا بہت عبادت گزار اس سے پوچھا کیا ابھی کوئی نبی آنا باقی ہے تو بولا ہے اور وہ خاتم الانبیا ہے عیسی کے اور انکے درمیان
دوسرا نبی نہین اور انکی متابعت کرنا کر عیسی حکم دئے ہین وہ نبی ہے امی عربی احمد اسکا نام قد نہ دراز ہے نہ کوتاہ آنکھون
مین سرخی ہے رنگت اجلا ہے نہ ساولا سر مین بال چھوڑتا ہے موٹے کپڑے پہنتا ہے کھانا جو ملے اسپر قناعت کرتا ہے
تلوار اسکی اسکے کاندھے پر رہا کرتی ہے کسی سے مقابلہ کرنے پروا نہین رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ مین شریک رہتا ہے
اسکے ساتھ اصحاب ہین اپنی جان کے تئین اسپر سے فدا کرتے ہین اور اپنے باپ فرزند سے اسکی محبت زیادہ رکھتے ہین
ایک حرم مین نکلیگا دوسرے حرم کو ہجرت کریگا وہانکی زمین چوٹی کی ہے اور خرماستان اور دین ابراہیم پر ہوگا مغیرہ کہتے ہین مین
اسکو بولا اور کچھ اوصاف بیان کرو کہا لنگ باندھتا ہے اور ہاتھ پانون دھویا کرتا ہے اور اسکے چند خصوصیت ہین کہ وہ کسی نبی
کو نتھے انبیا اپنی ہی قوم طرف مبعوث ہوتے تھے اور وہ تمام لوگون طرف مبعوث ہوگا تمام زمین اسکے لئے مسجد ہے اور پاک مٹی سے تیمم
کرتا ہے اور نماز کا وقت ہووے تو جہان رہے نماز پڑھتا ہے اگلے لوگ پر بجز کنیسے نماز پڑھنا روا نتھا مغیرہ کہتے ہین اسقفان کے زبانی
احوال یہہ سنکر مین مدینے کو آیا اور اسلام لایا اور روایت کئے ہین ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی سے کہ فروہ بن عمرو جذامی روم کے
بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقے مین عمان کا حاکم تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضرت کو لکھ بھیجا یہہ کیفیت بادشاہ
روم کو معلوم ہوئی اسنے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو یہہ دین ترک کر اور اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسی
جو بشارت دئے ہین سو تجھے بھی معلوم ہے لیکن تو اپنی سلطنت زایل ہوگی کرکر بخل کرتا ہے اور مین محمد کا دین

ہرگز نہ چھوڑیگا بادشاہ روم اسکو قید کیا اور اسکا نہ پھرنا دیکھ کر آخر اسکو قتل کیا روایت کئے ہین مسلم نے فاطمہ بنت قیس
سے کہی کہ تمیم داری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اسلام لائے اور خبر دئے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ مین طوفان کھاکر جہاز
ایک جزیرے پر جا کے لگا لوگ پانی کے واسطے اترے اور اطراف مین ڈھونڈھنے لگے وہان ایک عورت نظر پڑی اسکے سر کے
بال اس قدر دراز ہین کہ زمین تک پہنچے ہین ہم اسکو پوچھے تو کون ہے بولی مین جساسہ ہون ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہو
مین نہ بولونگی لیکن تم فلانے مقام پر جاؤ معلوم ہوگا ہم اس جگہہ گئے وہان ایک شخص مقید تھا ہمکو پوچھا تم کون ہین
بولے ہم عرب ہین پوچھا تمھارے مین نبی نکلا سو کیا ہوا بولے بہت لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہوئے مین کہا انکے حق
مین یہی بہتر ہے بعد پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے پانی ہے یا نہین بولے پانی ہے پوچھا بیسان کا خرما پھل دیتا ہے
یا نہین ہم کہے دیتا ہے بولا چند روز کے بعد نہ دیگا بعد بولا مین مسیح ہون میرے تئین نکلنے کا حکم ہوگا سو سوائے مکے اور طیبہ
کے تمام بستیون مین پھرونگا غرض تمیم نے مدینے کو آکر اسلام لائے اور یہہ کیفیت بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
وہ شخص دجال ہے اور طیبہ یہی ہے ان روایات سے ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب نبی تحقیق مین سو جانتے
تھے اور حسد سے ایمان نہ لائے

کاھنان خبر دئے سو بیان روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ ربیعہ
بن نصر لخمی یمن کا بادشاہ خواب ڈراونا دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن و عراف و ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا کہ
خواب دیکھا ہون اسکی تعبیر کہو وہ لوگ عرض کئے اگر خواب بیان ہو تو ہم تعبیر کہینگے بولا مین خواب کہہ دیون تو تمھاری
تعبیر کا مجھے اعتماد نہین جسنے میرا خواب بولے تو تعبیر بھی وہی کہے ایک شخص بولا ایسا جاننا منظور ہو تو دو کاہن ہین انکا
نام سطیح اور شق انسے دریافت کرین تو البتہ وہ جواب دیگے بادشاہ دونون کو طلب کیا انمین اول سطیح آیا بادشاہ اس سے کہا مین
ایک خواب دیکھا ہون وہ کیا ہے سطیح بولا رَأَيْتَ حُمَمَةً خَرَجَتْ مِنْ ظُلْمَةٍ فَوَقَعَتْ فِي أَرْضٍ تُهَمَةٍ فَأَكَلَتْ
مِنْهَا كُلَّ ذَاتِ جُمْجُمَةٍ یعنی تو دیکھا ایک کوئلا نکلا تاریکی سے اور پڑا تہامہ کی زمین پر اور کھا گیا تمام سر والون کو ربیعہ بولا
تو سچ کہا مین یہی خواب دیکھا اب تو اسکی تعبیر بول کہا أَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ حَنَشٍ لَيَنْزِلَنَّ أَرْضَكُمُ الْحَبَشُ
فَلَيَمْلِكُنَّ مَا بَيْنَ أَبْيَنَ إِلَى جُرَشَ یعنی دونون حروں کے درمیان کے کیڑون کی قسم تمھاری زمین پر حبشیان اتریگے اور ابین
سے جرش تک مالک ہوگے ربیعہ پوچھا کیا وہ میرے وقت مین ہوگا یا بعد بولا بل بعدہ بحین اکثر من ستین او
سبعین یمضین من السنین یعنی تیرے بعد ایک زمانے کے ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گذرے پیچھے پوچھا کیا

انکو یہہ دایم رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لَا بَلْ یَنْقَطِعُ لِبِضْعٍ وَسَبْعِیْنَ مِنَ السِّنِیْنَ ثُمَّ یُقْتَلُوْنَ وَیُخْرَجُوْنَ
مِنْهَا هَارِبِیْنَ یعنی نہیں بلکہ منقطع ہوگا ستر چند سال کے پیچھے پھر وہ مارے جاینگے اور بھاگ نکلینگے پوچھا انکو
کون نکالیگا بولا یَلِیْهِ اِرَمُ ذِیْ یَزَنَ یَخْرُجُ عَلَیْهِمْ مِنْ عَدَنٍ فَلَا یَتْرُكُ مِنْهُمْ اَحَدًا بِالْیَمَنِ
یعنی اسکو کریگا ارم ذی یزن نکلیگا ان پر عدن سے اور انمیں سے نہ چھوڑیگا کسی کو یمن میں پوچھا اسکی سلطنت رہیگی
یا منقطع ہوگی بولا منقطع ہوگی پوچھا کون اسکو منقطع کریگا بولا یَنْقَطِعُهُ نَبِیٌّ زَكِیٌّ یَاْتِیْهِ الْوَحْیُ مِنَ
الْمَلِكِ الْعَلِیِّ یعنی منقطع کریگا اسکو نبی پاک آتی ہے اسکو وحی بڑے بادشاہ کی پوچھا وہ نبی کسکی اولاد میں ہوگا
بولا رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ یَكُوْنُ الْمُلْكُ فِیْ قَوْمِهِ اِلٰی اٰخِرِ الدَّهْرِ
یعنی وہ ایک مرد ہے اولاد میں غالب کے بیٹا فہر کا بیٹا مالک کا بیٹا نضر کا رہیگا ملک اسکی قوم میں زمانہ آخر ہونے تک پوچھا کیا
زمانے کی انتہا بھی ہے بولا نَعَمْ یَوْمٌ یُجْمَعُ فِیْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ یَسْعَدُ فِیْهِ الْمُحْسِنُوْنَ وَیَشْقٰی
فِیْهِ الْمُسِیْئُوْنَ یعنی ہوا ایک دن ہے کہ لوگ اول و آخر کے تمام اس دن جمع ہونگے اس میں نیکی کرنے والے نیکبخت
ہونگے اور بدی کرنے والے بدبخت ہونگے پوچھا کیا تو سچ کہتا ہے بولا نَعَمْ وَالشَّفَقِ وَالْغَسَقِ وَالْفَلَقِ اِذَا اتَّسَقَ
اِنَّ مَا اَنْبَاْتُكَ بِهِ لَحَقٌّ یعنی درست ہے قسم ہے شام کی سرخی کی اور اندھیرے کی اور صبح کی جب پورا ہوا میں جو
بولا ہوں بیشک حق ہے بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطیح سے جیسا نہ بولا تھا ویسا ہی اس سے بھی خواب
نہ بولکے پوچھا دیکھیں دونوں برابر کہتے ہیں یا کچھ اختلاف کرتے ہیں پھر شق بولا رَاَیْتَ حُمَمَةً خَرَجَتْ
مِنْ ظُلْمَةٍ فَوَقَعَتْ بَیْنَ رَوْضَةٍ وَاَكَمَةٍ فَاَكَلَتْ مِنْهَا كُلُّ ذَاتِ نَسَمَةٍ یعنی تو دیکھا ایک کویلا نکلا
تاریکی سے اور پڑا باغ کے اور ٹیلے کے بیچ اور کھایا اس سے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سچ بولا اب اسکی تعبیر کیا ہے بولا
اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ اِنْسَانٍ لَیَنْزِلَنَّ اَرْضَكُمُ السُّوْدَانُ فَلَیَغْلِبُنَّ عَلٰی كُلِّ طَفْلَةِ
الْبَنَانِ وَلَیَمْلِكُنَّ مَا بَیْنَ اَبْیَنَ اِلٰی نَجْرَانَ یعنی قسم کھاتا ہوں لوگوں کی جو ہیں دونوں حرون کے بیچ البتہ اتریگے
تمھاری زمین پر حبشیان پھر غالب آئیگے ہر نازک انگلی والوں پر اور ابین سے نجران تک مالک ہو گے بادشاہ بولا یہہ کب ہوگا
میرے وقت یا میرے بعد بولا لَا بَلْ بَعْدَهُ بِزَمَانٍ ثُمَّ یَسْتَنْقِذُكُمْ مِنْهُمْ عَظِیْمٌ ذُوْ شَانٍ وَیُذِیْقُهُمْ اَشَدَّ
الْهَوَانِ یعنی تیرے وقت نہیں بلکہ تیرے بعد ایک زمانہ گذر گے پھر تمکو انکے ہاتھ سے چھڑائیگا ایک بڑی شان والا

جیسکا نگا انکو تیری خواری پوچھا وہ کون شخص ہی بولا غلام لیس بدنی ولا مدن یخرج من بیت
ذی یزن یعنی وہ لڑکا ہی نہین ہی کم ذات اور نہ شہری نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا کیا اسکی سلطنت
رہیگی یا منقطع ہوگی بولا بل ینقطع برسول مرسل یاتی بالحق والعدل بین اھل الدین والفضل یکون
الملک فی قومہ الی یوم الفصل یعنی بلکہ منقطع ہوگا ایک پیغمبر سے بھیجے کیا خدا کی طرف سے ایگا حق اور انصاف کے
واسطے اہل دین وفضل کے لئے ہوگا ملک اسکی قوم مین فیصلے کے روز تک پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا یوم
تجزی فیہ الولات ویدعی فیہ من السماء بدعوات یسمع منھا الاحیاء والاموات ویجمع
فیہ بین الناس لیوم المیقات یکون فیہ لمن اتقی الفوز والخیرات یعنی وہ ایک دن ہی جزا
دئے جاینگے اسمین والیان اور پکارے جایگا اس مین آسمان سے پکار سنینگے اسکو زندے اور مردے اور جمع کئے جاینگے
اُس مقرری دن مین لوگ ہوگا اس مین اسکو جو ڈرا ہی چھٹکارا اور خوبیان پوچھا کیا تو کہتا سو سچ بولا ای ورب
السماء والارض وما بینھما من رفع وخفض انما انباتک بہ الحق ما فیہ امض یعنی درست ہی
قسم ہی رب آسمان وزمین کی اور جو اسکے بیچ ہی بلندی اور پستی مین جو خبر دیا ہون سو بیشک حق ہی اس مین شک
نہین روایت کئے مین بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار عمر رضی اللہ عنہ سواد بن قارب سے پوچھے تمہارے
اسلام لانیکا ابتدا کیا ہوا سواد بولے میرا ایک رئی تھا یعنی اخباری جن شب کو مین سوتا تھا سو آکر ہوشیار کیا اور
بولا اٹھ اور مین کہتا ہون سو اسکو سمجھ اللہ کا رسول لوی بن غالب کی اولاد مین مبعوث ہوا بعد چند بیت بولا
انکا خلاصہ یہہ ہی کہ جن اونٹون پر کجاوے باندھکر ہدایت واسطے مکے کو جاتے مین تو بھی چل اس کے پاس
جو خلاصہ ہی ہاشم کی اولاد کا اس مین مین سو رہا بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کر کر بولا اللہ تعالی ایک نبی
مبعوث کیا ای سواد بن قارب تو اسکے پاس جا ہدایت پایگا پھر دوسری شب کو آکر ویسا ہی ہوشیار کیا اور وہی بات
کچھ عبارت تغیر کے ساتھہ بولا بعد تیسری شب بھی آکر اسی مضمون کے ابیات بولا جب مین یہہ اس سے مکرر سنا میرے
دل مین اسلام لانیکا جب پیدا ہوا سو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا مجھے دیکھتے ہی فرمائے مرحبا ای
سواد بن قارب تو کیا واسطے آیا سو ہم معلوم کرے بعد مین عرض کیا یا رسول اللہ مین چند بیت بولا ہون آپ اُن کو
سماعت فرمانا اور یہہ ابیات پڑھا اتانی رئی بعد لیل وھجعۃ ولم یک فیما بلوت بکاذب

میرا اخباری جن شب کو سونے بعد آیا اور میری آزمایش سے وہ کاذب نہین ثَلٰثَ لَیَالٍ قَوْلُہٗ کُلَّ لَیْلَۃٍ ۔ اَتَاکَ
رَسُوْلٌ مِّنْ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ ۔ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کہ آیا ہی رسول لوی بن غالب کی ولاد میں
فَشَمَّرْتُ عَنْ سَاقِیَ الْاِزَارَ وَوَسَّطَتْ ۔ بِیَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ عِنْدَ السَّبَاسِبِ ۔ پھر مین سمیٹا
اپنی تہبندری پر سے لنگ اور واسطے تو میرے لئے سانڈنی بیابان پاس فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَا شَیْءَ غَیْرُہٗ ۔ وَ
اِنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ ۔ سو مین گواہی دیتا ہون بے شک اللہ کوئی نہین اسکے سوا اور مقرر تو مامون
ہی ہر پوشیدہ پر وَاِنَّکَ اَدْنَی الْمُرْسَلِیْنَ شَفَاعَۃً ۔ اِلَی اللّٰہِ یَا ابْنَ الْاَکْرَمِیْنَ الْاَطَایِبِ ۔ اور بے شک
تم پیغمبرون سے سفارش مین قریب ہین اللہ پاس ای فرزند بزرگ پاکون کے فَمُرْنَا بِمَا یَاْتِیْکَ یَا خَیْرَ مَنْ مَشٰی
وَاِنْ کَانَ فِیْمَا جَاءَ شَیْبُ الذَّوَائِبِ ۔ سو فرماؤ ہمکو جو تمکو آتا ہی ای بہتر چلنے والون کے اگرچہ ہو اس مین جو آما
ہی سفید ہو جانا سر کے بال وَکُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَۃٍ ۔ سِوَاکَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ
اور ہو میرے سفارشی اس روز جو نہین ہی صاحب شفاعت تمہارے سوا آنے پر واسواد بن قارب سے روایت کئے مین ابن
سعد اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کی یہی سو ایک
عورت تھی اسکو جن رکھتا تھا ایک دن پرندے کی شکل مین آکر دیوار پر بیٹھا وہ عورت اسکو بلائی تو بولا کے مین نبی
مبعوث ہوا اور ہم پر زنا حرام کیا اور ہمکو رہنے سے منع کیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ پیشتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کے ہم شام طرف تجارت کو گئے وہان ایک عورت تھی کاہنہ ہم اسکے یہان گئے وہ
بولی میرا جن آکر دروازے پر کھڑتے ہوا مین اسکو بلائی بولا ہمکو اب تمہارے سے کچھ کام نہین احمد نکلے اور ایک امر آیا کہ اسکو
طاقت نہین جب ہم مکے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے ہین روایت کئے ہین ابن شاہین اور ابن
مندہ نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہ ابن وقشہ کے پاس ایک اخباری جن تھا اکثر ہونہار چیزون کی خبر دیتا ایک
روز مین بیٹھا تھا جن آکر اس سے کچھ بولا پھر اس نے میری طرف دیکھ کر بولا ای ذباب ایک نادر بات سن پوچھا وہ کیا بولا
محمد مکے مین مبعوث ہوئے اور کتاب طرف لوگون کو دعوت کرتے ہین اور لوگ قبول نہین کرتے مین پوچھا یہ کیا بات ہی بولا
مجھے بھی معلوم نہین مگر جن یہی بولا چند روز گذرے نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو خبر آئی پھر مین اسلام
لایا روایت کئے ہین ابو سعد نے شرف المصطفٰی کتاب مین جبل بن نضلہ سے کہ میرا اخباری جن ایک روز

مین سوتا تھا سو اگرا تھا یا اور بولا ھب فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّینِ بیدار ہو روشن ہوا ہی دین کا چراغ بِصَادِقٍ مُهَذَّبٍ امین راست گو پاک ذات امانت دار سے فَارْحَلْ عَلٰی نَاجِیَةٍ اَمُوْنٍ تو جا جلد رو سانڈنی پر تَمْشِیْ عَلَی الصَّحْصَحِ وَالْحَزُوْنِ چلتی ہی ہموار زمین اور دشوار زمین گھبراہٹ سے اٹھکر پوچھ کیا ہی تو بولا وَسَاطِحِ الْاَرْضِ قسم ہی مین بہن کرنے والے کی وَفَارِضِ الْفَرْضِ اور فرض مقرر کرنے والے کی لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ تحقیق محمد مبعوث ہوئے زمین کے طول اور عرض مین نَشَأَ فِی الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ وَهَاجَرَ اِلٰی طَیْبَۃَ الْاَمِیْنَۃِ پیدا ہوئے بڑے حرم مین اور ہجرت کئے طیبہ امینہ طرف یہ سنکر حضرت یاسر آئے کہا اہ مین سنا ہاتف سے آواز آیا یَا اَیُّهَا الرَّاکِبُ الْمُزْجِیْ مَطِیَّتَہٗ نَحْوَ الرَّسُوْلِ فَقَدْ وُفِّقْتَ لِلرَّشَدِ اے سوار وہ جو ہانکتا ہی اپنی سواری رسول کی طرف تحقیق تو توفیق پایا راہ راست کی پھر مین دیکھا کہ یہ کون کہتا ہی تو وہی مرا جن ہی غرض مین مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کئے ہین ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے کہے کہ ایک شخص تھا میرے جانور چراتا اسکا نام حابس بن دغنہ ایک دن میرے پاس بہت گھبرا سے آیا اور بولا تمھارے اونٹ لیو مین جاتا ہوں مین اسکا سبب پوچھا وہ بولا مین بیابان مین تھا ایک بوڑھا سر اسکا نہایت سفید پہاڑ پر اترتا ہوا زمین پر اترا اور بولا یَا حَابِسُ بْنَ دَغْنَۃَ یَا حَابِسُ لَا یَعْرِضَنَّ اِلَیْکَ الْوَسَاوِسُ اے حابس بیٹا دغنہ کا اے حابس تجھے عارض نہ ہو وسوسہ هٰذَا سَنَا النُّوْرِ بِکَفِّ الْقَابِسِ فَانْجَحْ اِلَی الْحَقِّ وَلَا تُوَالِسْ یہہ روشنی نور کی ہی تھمین فایدہ دینے والے کے تو پھر تو جھک حق کی طرف اور مت فریب کھا یہہ کہکر غایب ہوا مین اونٹوں کو لیکر دوسری طرف گیا اور وہان سو گیا ایک سوار آکر مجھے ہوشیار کیا دیکھا تو وہی بوڑھا ہی کہتا ہی یَا حَابِسُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ تُرْشَدِ لَیْسَ ضَلُوْلٌ حَائِرٌ کَمُهْتَدِیْ لَا تَتْرُکَنَّ نَهْجَ الطَّرِیْقِ الْاَقْصَدِ قَدْ نُسِخَ الدِّیْنُ بِدِیْنِ اَحْمَدَ اے حابس مین کہتا ہون سو سن ہدایت پایگا نہین ہی گمراہ حیران ہدایت پائے ہو شخص کے سا تو مت چھوڑ دستی سو راہ کو جو قریب ہی تحقیق دین منسوخ ہوا احمد کے دین سے یہہ سنکر مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے دل مین اللہ تعالی اسلام کی محبت دالا غرض وہ شخص حضرت پاس آکر اسلام لایا روایت کئے ہین ابن عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز قریش کے ساتھ کعبے پاس بیٹھا تھا کسی نے آکر بولا محمد اپنی بیٹی رقیہ کو ابی لہب کا بیٹا عتبہ کو بیاہ کر دئے بی بی رقیہ نہایت

حسین تھی اس لئے مجھے بہت حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول ہی پیام نہ کیا بعد میں گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی تھی مجھے
دیکھ کر بولی أَبْشِرْ وَحُيِّيتَ ثَلٰثًا تَتْرًا ثُمَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثًا أُخْرٰى ثُمَّ بِأُخْرٰى كَيْ تَتِمَّ عَشْرًا خوشی سنو
اور تجھے دعا دیتی ہوں تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے پھر ایک تا دس پورے ہوں أَتَاكَ خَيْرٌ وَوُقِيتَ
شَرًّا تجھے آئی خوبی اور تو بچا بدی سے أَنْكَحْتَ وَاللّٰهِ حَصَانًا زَهْرًا تو بیاہ کیا خدا کی قسم عفیفہ اور خوب عورت
کو وَأَنْتَ بِكْرٌ وَلَقِيتَ بِكْرًا اور تو کنوارہ ہے اور ملی تجھکو کنواری وَافَيْتَهَا بِنْتَ عَظِيمٍ قَدْرًا تو نے حاصل
کیا لڑکی بڑے مرتبے والے کی عثمان کہتے ہیں اس بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا خالہ تم کیا فرماتے ہو تو بولی عُثْمَانُ لَكَ
الْجَمَالُ وَلَكَ اللِّسَانُ اے عثمان تجھے جمال ہے اور زبان هٰذَا نَبِيٌّ مَعَهُ الْبُرْهَانُ یہ نبی ہے اسکے ساتھ دلیل
أَرْسَلَهُ بِحَقِّهِ الدَّيَّانُ بھیجا اسکو اپنی راستی سے دیان وَجَاءَهُ التَّنْزِيلُ وَالْفُرْقَانُ اور آیا اسکو قرآن اور چکوتی
فَاتَّبِعْهُ لَا تَغْتَالُكَ الْأَوْثَانُ سو تو اسکو تابع ہو ہلاک نکریں تجھکو بتان میں بولا خالہ تم جو کہتے ہیں اسکا چرچا
ہماری بستی میں نہیں وہ کیا بات ہے صاف بیان کرو بولی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جَاءَ
بِتَنْزِيلِ اللّٰهِ يَدْعُو بِهِ إِلَى اللّٰهِ محمد بن عبد اللہ رسول ہیں اللہ کے یہاں سے لایا اتارا ہوا اللہ کا بلاتا ہے ساتھ اسکے
اللہ کی طرف بعد بولی مِصْبَاحُهُ مِصْبَاحٌ وَدِينُهُ فَلَاحٌ وَأَمْرُهُ نَجَاحٌ وَقَرْنُهُ نِطَاحٌ ذَلَّتْ لَهُ
الْبِطَاحُ مَا يَنْفَعُ الصِّيَاحُ لَوْ وَقَعَ الذِّبَاحُ وَسُلَّتِ الصِّفَاحُ وَمُدَّتِ الرِّمَاحُ چراغ اسکا روشن
ہے اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا بہتر اور سینگ انکی دھسنی مکہ انکے اختیار میں کیا نفع نہیں میں تیا پکار نا ذبح آن پڑے بعد
اور تلواران کھینچے گئے اور نیزے راست ہو چکے عثمان کہے اسکی یہ بات میرے جی کو لگی اور میں اسی فکر میں لگا میری عادت
تھی ابی بکر صدیق کے یہاں جانا پھر میں جا کر یہ انسے بولا ابو بکر کہے اے عثمان تجھ سا دانا شخص حق بات کو نہ سمجھنا بہت
عجب ہے اور ہماری قوم یہ جو بتوں کی پرستش کر رہے ہیں کچھ بھی ہے وہ تو پتھر ہیں نہ سنتیں نہ دیکھتیں اور نہ نفع
دیتیں عثمان کہے واللہ وہ ایسے ہی ہیں ابو بکر کہے تمہاری خالہ سچ کہی محمد بن عبد اللہ کو اللہ تعالی اپنی رسالت دیکے
بھیجا خلق طرف تمہاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو پھر میں حضرت پاس آیا مجھے دیکھ کر فرمائے اے عثمان
اللہ تعالی بہشت طرف بلاتا ہے سو تو قبول کر اور میں اللہ کا رسول ہوں خلق طرف عثمان کہے یہ سنکر واللہ میں بے اختیار ہو
اور اسلام لایا پھر تھوڑے روز نہیں گذرے کہ عتبہ رقیہ کو طلاق دیا اور میں انکو نکاح کیا ھاتف سے آواز ان آئے

سو بیان روایت کئے ہیں خرایطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہے کہ قریش کی جماعت ایک بت پاس آیا کرتی تھی انمیں
ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل او عبید اللہ بن جحش او عثمان بن الحویرث بھی تھے ایک روز آکر دیکھے تو بت
اوندھا پڑا ہی سب ملکر اسکو اسکے مقام پر بھی رکھے تھوڑا وقت نہیں گذرا کہ بہت بدطوری کے ساتھ بھی وہ گر پڑا
پھر کھڑے کرے تیسرے بار بھی اوندھا گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوئی نیا حادثہ ہوا ہے اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوے تھے سو دیو کے اندر سے آواز آیا تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ اَنَارَتْ بِنُوْرِهٖ جَمِيْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِا
الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ یہ بت گرے واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوئے اسکے نور سے زمین کے تمام راستے مشرق اور
مغرب میں وَخَرَّتْ لَهُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاَرْعَدَتْ قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ اور
اوندھے گرے اسکے واسطے بت تمام اور کانپ گئے دل زمین کے بادشاہوں کے رعب سے وَنَارُ جَمِيْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ
وَاَظْلَمَتْ وَقَدْ بَاتَ شَاهُ الْفُرْسِ فِيْ اَعْظَمِ الْكُرَبِ اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی اور تاریک ہوئی
اور رہا شاہ فارس کا بڑی سختی میں وَصُدَّتْ عَنِ الْكُهَّانِ بِالْغَيْبِ جِنُّهَا فَلَا مُخْبِرٌ مِنْهُمْ بِحَقٍّ وَلَا
كِذْبٍ اور باز رہے کاہنوں کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نہ رہا نہ سچ نہ جھوٹ فَيَالَ
قُصَيٍّ اِرْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِكُمْ وَهُبُّوْا اِلَى الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ سو اے آل قصی کی تم پھر جاؤ اپنی
گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی ضیافتوں کے روایت کئے ہیں خرایطی نے اسما بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ابرہہ مکے سے بھاگا بعد حبش کو نجاشی بادشاہ کے یہاں زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ
بن نوفل ملکر گئے اسکی ملازمت حاصل ہوئی بعد کہا ای قریشیان میں ایک بات پوچھتا ہوں تم راست کہو کہے بہت
بہتر بولا تمھارے یہاں کوئی لڑکا تھا کہ اسکو اسکا باپ ذبح کرنا چاہتا تھا پھر قرعہ ڈالکر اسکے درعوض بہت سی اونٹ
ذبح کئے کہے درست ہی پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی تھی اسکا نام آمنہ اسکو اُس سے نکاح کر دئے اس کو حمل ٹھہرا
اس میں اُسکا شوہر سفر کیا سو مر گیا پوچھا وہ حاملہ تھی سو جنی کیا نہیں کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اس کی پیدایش کی شب
کچھ عجایب بھی موجود ہوئے ورقہ کہے میں اُس شب کو بت پاس تھا اسکے شکم سے آواز آیا ولد النبی فذلت الاملاک
ونأى الضلال وادبر الاشراک پیدا ہوا نبی اور لغزش پائے بادشاہاں اور دور ہوئی گمراہی اور بھاگا شرک
پھر وہ بت اوندھا گر پڑا زید کہے میں بھی اسی شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف گیا دیکھا ایک شخص اسکو سبز دو کھونٹے

مین آسمان پر سے اترا اور قبیس پر کھڑے ہوا بعد کے طرف دیکھ کر کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوئے اور مین پیدا
بعد ایک کپڑا اسکے ساتھ تھا سو کھولا اور مشرق و مغرب طرف جھکا اور وہ کپڑا آسمان کے نیچے ڈھانپ لیا اور ایک نور چمکا
کہ اس سے آنکھ خیرہ ہوئے اور مجھے گھبراہٹ ہوئی بعد ہاتف اپنے بکو تھے ہلا کر اڑا اور کعبے پر گرا وہان سے ایک نور روشن
ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوئی اور کعبے پاس کے بتون طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی
بولا مین آتش شب کو خلوتخانے مین تھا زمین سے ایک ندی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندے انکو کنکروں سے
مارے اثرم جو حرم پر تعدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا تو نیک بخت ہوا اور جو
کوئی اسکو نہ مانا تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھ کر مین پکارنا چاہا زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد کیا طاقت نہ ہوئی بعد جب
وہ غیب ہوا مین اپنی حالت پر آیا روایت کئے مین بخاری نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز بتون پاس سوتا تھا
ایک شخص گاے لاکر ذبح کیا اس مین سے ایک بڑی آواز آئی اتنا تیز آواز مین کبھی نہ سنا تھا یا جلیح امر نجیح رجل
نصیح یقول لا الٰہ الا اللہ ای جلیح بہتر کام ہی جو نصیحت کرنے والا کہتا کہ لا الہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بھاگے
مین آپس مین کہا مین یہان سے نہ جاؤنگا جب تک کہ نہ جانون کہ اس کے بعد کیا ہی پھر دوسری بار ویسا ہی آواز آیا بعد تیسرے
دفعہ بھی وہی آواز آیا پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ محمد کہنے لگے مین نبی ہون روایت کئے بیہقی نے کہ مازن طائی عمان میں
بتون کا پوجاری تھا ایک روز بت پاس جانور کاٹا بت مین سے آواز آیا کہ ای مازن تو ادھر آ سن نبی مبعوث ہوا
اور حق بات لایا تو ایمان لا بڑی آتش سے جس کی ایندھن پتھر ہی بچیگا مازن بولا یہہ عجب بات ہی بعد چند روز
کے بھی جانور کاٹا اس مین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آیا کہ ای مازن تو سنکر خوش ہو نیکی ظاہر ہوئی
بدی پوشیدہ ہوئی مضر مین ایک نبی مبعوث ہوا اللہ کے یہان سے بڑا دین لایا ہا تون سے تراشے ہوئے بت کو چھوڑ
اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب میری خوبی کا وقت آیا ہی اور اسی کی دریافت مین تھا کہ ایک
شخص حجاز سے آیا مین اس سے وہان کی کیفیت دریافت کیا وہ بولا ایک شخص نکلا ہی اسکا نام احمد لوگون کو کہتا ہی کہ
اللہ کی طرف تمکو دعوت کرتا ہون مین بولا واللہ مجھے جو بشارت ہوئی اسکا منشا یہی ہی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور اسلام لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے میں اور شراب اور رنڈیون مین گرفتار ہون میرا تمام مال انھون مین
خرچ ہوا اور مجھے اولاد نہین آپ دعا کرو تا اللہ تعالیٰ یہہ بدیان میرے سے دفع کرے اور مجھے شرم و حیا دیوے اور

اولاد ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ اسکو درعوض راگ کے قرآن کی تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور
اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا ہے میرے تمام بدخصلتان دفع ہووے چار عورتون کو نکاح کیا اور نہایت شرم
مجھے حاصل ہوئی اور حیّان لڑکا پیدا ہوا روایت کئے ہین ابونعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے کہ خثعم کے قبیلے والا ایک
شخص بولا ہم بتون کی پرستش کرتے اور قضیے کے فیصلے واسطے اُن پاس جاتے ایک روز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے واسطے
گئے تو ہاتف سے آواز آیا کہ تمھاری عقل کیا مار گئی ہے جو بتون سے فیصلے مانگتے ہین دیکھو تمام کا سردار ہے عدل و انصاف
کا نبی بلد حرام مین نور اسلام کا لایا ہے لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہے یہہ سنکر لوگ گھبراہٹ سے بھاگے بعد چند روز
کے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے اور مدینے کو ہجرت کئے پھر مین آکر اسلام لایا روایت کئے ہین ابن
سعد اور بزار اور ابونعیم نے جبیر بن مطعم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے ایک مہینے کے آگے ہم ایک بت نحر
کئے وہ بت کے پیٹ سے آواز آیا تم نادر بات سنو مکے مین نبی احمد نام مبعوث ہوا اب یثرب کو ہجرت کریگا اسکے باعث جن
آسمان پر جانے سے منع ہوئے اگر گئین تو انپر انگارے پڑتے ہین ہم کو اس سے تعجب ہوا پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے
روایت کئے ہین ابونعیم نے تمیم داری سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن ایام مین مبعوث ہوے مین شام کے ملک مین تھا
ایک کچھ کام واسطے کسی قریے کو گیا شب ہونے سے ایک بیابان مین اترا اور جاہلیت کے دستور کے موافق بولا کہ اس بیابان
کے بڑے جن کی پناہ مین ہون بعد مین لیٹا تو ہاتف سے آواز آیا کہ اب اللہ کی پناہ مانگنا جن کسی کو اپنی پناہ مین لے نہین سکتے
مین بولا تو کیا بات کہتا ہے وہ بولا رسول امین نکلے اور انکے پیچھے ہم حجون مین نماز پڑھے اور اسلام لائے اور تابع ہوئے جنون کا
فریب بنیا جاتا رہا انپر انگارون کا مارا پڑتا ہے تو محمد پاس جا وہ رب العالمین کے رسول ہین اور انپر اسلام لا صبح کو مین ایک راہب
سے یہہ قصہ بولا وہ کہا سچ ہے کہ ایک نبی حرم مین نکلنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرنا ہے اور وہ سب انبیا سے افضل ہے
تو اس پاس جانے سستی مت کر روایت کئے ہین ابونعیم نے خویلد نصری سے کہے کہ ہم ایک بت پاس تھے اُسکے اندر سے
آواز آیا جن کا سننا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انپر انگارے پڑتے ہین سبب اسکا وحی آنے سے ہے ایک
نبی پر جو مکے مین مبعوث ہوا نام انکا احمد اور ہجرت گاہ یثرب حکم کرتے ہین نماز روزے اور نیکی و صلۂ رحم کی ہم وہان سے
نکل کر دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ مکے مین ایک نبی مبعوث ہوئے انکا نام احمد روایت کئے ہین ابونعیم اور ابن جریر
وغیرہ عباس بن مرداس سے کہے مین ایک بت کی پرستش کرتا تھا اسکا نام ضمار ایک روز اس کے پیٹ مین سے آواز آیا

قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا ؛ هَلَكَ الْأَنِيسُ وَعَاشَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ؛ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے والون کو
کہ انیس ہلاک ہوا اور جیئے مسجد والے ؛ أَوْدَى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ؛ قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
وصیت کیا ضمار اور تھا عبادت کئے جاتا تھا ایک مدت پیشتر کتاب اترنے کے نبی محمد پر ؛ إِنَّ الَّذِي وَرِثَ
النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى ؛ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي ؛ بیشک جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم
کے فرزند کے پیچھے قریش سے راہ نما ہی عباس کہا یہہ بات مین کسی سے ظاہر نکیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب
سے پھرے مین ذات عرق مین عقیق پاس اپنے اونٹ چراتا تھا ایک بڑا آواز سنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص
شتر مرغ کے پنکھون پر کھڑا ہی اور کہتا ہی دوشنبے کے روز سہ شنبے کی شب کو نور جو پیدا ہوا تھا عضبا اونٹنی کے صاحب
کے ساتھ ہی دوسری طرف سے ہاتف اسکو جواب دیا جن کو تحیر ہوا سو دیکھا اونٹنی اپنے اوپر کی جھول کھی ہی اور آسمان پر جو
کیبان بیٹھے ہین مین گھبراہٹ سے اٹھا او جانا کہ محمد سچے رسول ہین روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عمرو بن
سعید ہذلی سے کہے کہ مین سواع بت پاس ذبح کیا اسکے اندر سے آواز آیا کہ عجب ہی بنی عبد المطلب مین نبی مبعوث ہوا احمد
نام زنا اور بت پر ذبح حرام کیا آسمان پر نگہبان بیٹھے اور ہم پر انگارے پڑکر ہمکو متفرق کئے مین وہان سے نکل کر مکے کو آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال کچھ معلوم نہ ہوا پھر مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کر پوچھا کوئی شخص
اسکا نام احمد یہان کیا نکلا ہی اور لوگون کو اللہ کی طرف دعوت کرتا ہی ابو بکر کہے تم کیا واسطے دریافت کرتے ہین میں
یہہ قصہ بیان کیا ابو بکر کہے درست محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کی طرف دعوت کرتے ہین اور وہ مقرر اللہ کے رسول ہین
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر
ایمان لایا اور عرض کیا مین اپنا اونٹ بھاگا سو ڈھونڈنے نکلا صبح کے وقت ایک آواز ہاتف سے آیا کہ اللہ تعالی
حرم مین ایک نبی مبعوث کیا ہاشم کی اولاد مین تاریکی دفع کرنے مین اطراف پھر کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا مین بولا ای ہاتف وہ
کیا ہی سو بیان کر پھر آواز آیا کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالی محمد کو خوشخبری دینے واسطے بھیجا اللہ کا شکر
کہ خلق کو عبث نہ پیدا کیا اور بہتر نبی احمد کو بھیجا جبتک کہ سوار حج کیا کریگا اسپر درود بھیجو جب وہ زر روشن ہوا میرا اونٹ ملا
روایت کئے ہین ابو سعید نے شرف المصطفے کتاب مین جبد بن قیس مرادی سے کہے کہ جاہلیت مین ہم اور دس شخص حج واسطے نکلے ہم کے
ایک بیابان مین اترے اور جانورون کو باندھے اور اسپیاکے تیرے جن کی پناہ ملے شب ہوئی تمام لوگ سو گئے مین

جاگتا تھا ہاتف سے آواز آیا الا ایہا الرکب المعرس بلعواء اذا ما وقعتم بالحطیم وزمزما ای سوار

جو شب باشی کرتے ہین پہنچا و جب تم اترینگے حطیم اور زمزم پاس محمدًا المبعوث منا تحیۃ تشیعہ من حیث

سار و یمما محمد کو جو مبعوث ہوے ہماری طرف سے تحیت جو ساتھ رہے انکے جہان جاوے اور قصد کرے وقولوا لہ انا لدینہ

شیعۃ بذلک اوصانا المسیح ابن مریما اور کہو انکو کہ ہم تمھارے دین کے تابع ہین ہمکو یہی وصیت کئے ہین مسیح بیٹے

مریم کے روایت کئے ہین ابن عساکر نے زمل بن عمرو عذری سے کہے کہ بنی عذرہ مین ایک بت تھا اسکا نام حمام نبی صلی

اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے تو اوسمین سے آواز آیا ای بنی ہند بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام دور ہوا شرک کے تئین

اسلام ہم یہہ سنکر گھبرائے بعد چند روز کے بھی آواز آیا ای طارق ای طارق مبعوث ہوا نبی صادق وحی کا ناطق

تہامے مین پکارنے والا پکارا کہ اسکی تائید کرنے والون کو ہی سلامت اور اسکے مخالفون کو ہی ندامت اب تیرے

اور میرے جدائی ہی تا بقیامت اور بت اوندھا گرا زمل کہے ہین پھر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت پاس

آکر اسلام لائے اور یہہ آواز سنے سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ بات جن بولا روایت کئے ہین

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خریم بن فاتک کہتے تھے کہ اپنے اسلام کا سبب یہہ تھا

کہ مین اپنے اونٹون کو ڈھونڈنے نکلا اور شب ہوئی سو مین پکار کر بڑے آواز سے بولا اس بیابان کے عزیز شخص کے

مین پناہ مین ہون ہاتف سے آواز آیا اس مضمون سے کہ تو خدائے ذوالجلال کی پناہ مین آ اور سورۂ انفال کی آیتان پڑھ

اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت ڈر یہہ سنکر مجھے نہایت خوف ہوا اور پیچھے حواس بجا ہوا جب اپنے تئین حواس آئی بولا

تو مجھے کیسی بات ارشاد کرتا ہی یا گمراہی بتاتا ہی پھر آواز دیا یثرب مین اللہ کا رسول نجات کی دعوت کرتا ہی اور یٰسٓ اور

حٰمٓ وغیرہ سورتان لایا ہی اس حلال حرام کی تفصیل ہی اور نماز روزے کا حکم کرتا ہی اور بدچیزون سے منع کرتا ہی

ایک روایت مین آیا ہی پھر مین اسکو کہا تو کون شخص ہی سو بولا کہ مین عمرو بن اثال ہون نجد کے جنون کا جمعدار

مسلمان ہوا ہون اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آئے تک تیرے اونٹون کی نگاہبانی کرتا ہون

خریم کہتے ہین یہہ سنکر مین مدینے کو آیا اور مسجد طرف چلا راہ مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کرکر

کہے تمھارے اسلام کی خبر ہمکو معلوم ہوئی چلو میرے ساتھ پھر مسجد مین لیگئے حضرت خطبہ پڑھتے تھے مین جاکر

اسلام لایا حضرت فرمائے تیرے اونٹون کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافظت سے انکو تیرے لوگون پاس پہنچا دیا اسکے سوا

اور بھی بہت روایتان اس مضمون کی ہین لیکن سخن بہت دراز ہونیکے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا فصل دوسرا معجزون
کے بیان مین معجزے کا معنی لغت مین عاجز کر دینے والا اور یہان مراد وہ ہی کہ جس نے آپکے تئین رسول اللہ قرار
دیتا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جولاتا ہی اسکا نام معجزہ ہی اور معجزے کے چند شروط ہین پہلی شرط یہہ کہ وہ معجزہ
عادت کے برخلاف ہونا اگر عادت کے مخالف نہ ہووے مثلاً آفتاب ہر روز نکلنا اور ٹھنڈ کالے مین ٹھنڈ زیادہ
ہونا اسکو معجزہ نہ کہینگے دوسری شرط یہہ کہ لوگ اسکا مقابلہ کرنے سے عاجز ہونا ہین تو وہ معجزہ نہین تیسری شرط
نبوت کا دعوی کرنے والا اسکو ظاہر مین لاتا یہہ کرنا چوتھی شرط دعوے کے موافق ہونا اگر بولا مین مردے کو زندہ کرتا
ہون پھر وہ نہ کرکر پہاڑ کو گویا کروایا تو اسکو معجزہ نہ کہینگے پانچوین شرط اس نے جو ظاہر کیا اسکو جھٹلانے والی نہ ہونا
مثلاً بولا مین اس سنگ کی زبان سے سخن کرواتا ہون پھر سنگ بولا کہ یہہ شخص جھوٹا ہی تو وہ معجزہ نہین چھٹوین شرط وہ
معجزہ دعوی پہ مقدم نہ ہونا اگر مقدم ہو تو اسکو معجزہ نہ بولینگے بلکہ وہ از قبیل کرامات ہی اسکو ارہاص کہتے ہین اب سنئے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کئے اور معجزہ انکے ہاتون پر ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی ہین حضرت کے معجزے
دو طور کے تھے حسی اور عقلی حسی معجزے تین قسم ہین ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شق ہونا او
جانور اطاعت کرنا اور اسکے مانند دوسرا قسم وہ جو حضرت کی ذات مقدس مین احوال موجود تھے مثلاً نور جو حضرت
کے آبا کی پیشانی پر چلے آتا تھا اور وہ نشانون مین مہر نبوت تھی اور صورت مقدس ایسی جو فراست سے نبوت پر دلالت
کرتی تھی تیسرا قسم حضرت مین چند صفات تھے اسکو جاننے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی مین یا کوئی
حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بدکام پر کبھی اقدام نہ کئے نہ پیشتر از نبوت نہ بعد از نبوت اور اعدا کے
مقابلے سے کبھی منہہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبے مین اور دنیا کی محبت
انکے دل مین بالکل نہی تھی یہان تک قریش بولے تمکو جو چاہیے سو مہیا کر دیتے ہین تم اپنے دعوے سے باز آؤ تو انھونکی بات
طرف التفات نکئے اور سخن حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلون مین تھا اور دنیا دارون کے ساتھ نہایت بے پروا
تھے اور فقرا مساکین کے ساتھ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریقے پہ تھے
یہہ اوصاف تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین مجتمع رہنا نبوت پر بڑا معجزہ ہی اما عقلی معجزے ایک تو یہہ ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادانون مین بڑے ہوے اور کبھی عالم یا علیم پاس نہین بیٹھے اور نبوت کا دعوی کر اللہ تعالی کی ذات وصفات

اور اسکے افعال اور احکام کو ایسے دلایل سے ثابت کئے کہ اعداکتئیں مجال دم مارنیکا نہ رہا اب جسکو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہے
وہ سمجھتا ہے کہ یہہ احوال میسر نہ ہوگے جب تک تعلیم ربانی اور ہدایت الہی نہ ہو دوسرا یہہ ہے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
پیشتر از اظہار کرنے نبوت کے دعوی کے مسائل الہیہ کا ذکر کبھی زبان پر نہ لائے اور دعوی نبوت کا بالکل زبان شریف پر جاری
نہوا جسکی عمر چالیس برس کی گذر چکی اور اس قسم کے مسایل زبان پر جاری نہ ہوئے ہوں دفعتاً ایکبار اسکی تعلیم دینا شروع کئے اور
ایک کلام لائے کہ اسکے معارضے سے تمام جہان کے لوگ عاجز آئے اور اب بارہ سو پچاس پر پانچ برس گذر گئے کسی کو معارضے
کی طاقت نہین تو ہدایت عقل گواہی دیتی ہے کہ یہہ اللہ کے یہان کی وحی ہے تیسرا وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے
پہنچانے مین اقسام کی مشقتان اور تعب کھینچے اور خویش وبیگانے بلکہ تمام جہان کو اپنا دشمن کر دیا لیکن حضرت کے عزم مین
کچھہ قصور نہ آیا جب تمام دشمنون پر غالب آئے اور لشکر براجمع ہوا اور کمال قوت وقدرت حاصل آئی اور بنی الاصفر کا بادشاہ ڈرنے
لگا لیکن وہ حضرت اپنا زہد وتقوی نہ چھوڑے اور بچھونے کی ایک تاہ کو دوتاہ کرنا سوتے وقت گوارا نہ کئے جو کوئی ذرا انصاف
کر دیکھا تو معلوم ہوتا ہے کہ دغابازے سے یہہ بناؤ نہیں ہو سکتا اور اسکی بناوٹ جمتی نہیں دغاباز اپنی دغا اور جھوٹ کو رواج نہیں دیتا مگر
دنیا حاصل کرنے دنیا ملے اور اس سے کچھہ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین ودنیا دونون ضایع کیا عقلمند ایسا
نہ کریگا معلوم ہوا کہ یہہ تمام مشقتان اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کے دعایان مقبول ہوتے تھے اگر جھوٹا ہوتا تو
دعا مقبول نہ ہوتی پانچوان غیب کی بہت چیزون کی خبر دئے بموجب حضرت کے مقولے کے وجود مین آیا ان دلایل سے
یقین معلوم ہوا کہ وہ حق رسول تھے اللہ تعالی کی طرف سے اور ان تمام معجزون سے بہت چیزون کا بیان سابق مذکور ہوا اب
جو معجزے سابق مین ذکر نہ پائے ہم یہان لکھتے ہین **قران شریف کا معجزہ** یہہ بڑا معجزہ ہے جو ابتک باقی ہے
اور یہہ معجزہ عیسی علیہ السلام کے معجزے سے بڑھہ کر ہے کیونکہ عیسی علیہ السلام مردون کو زندہ کرتے تھے اور مابیت کے
اندھے بورے تکے کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہہ کام کرنیکی طاقت نتھی اور یہہ درست کرنیکا علم انکو حاصل
نتھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہین بخلاف اس معجزے کے قریش سخن گوئی کا لاف مارتے تھے اور فصاحت وبلاغت
کا ڈنکا بجاتے تھے فی الواقع اس فن مین انکو کمال قدرت تھی باین عاجز ہونا بڑی دلیل ہے کہ وہ مقرر اللہ کا کلام ہے
اور سب موافق ومخالف کا اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عقلمند تھے باین عقل علانیہ کہے کہ اس
کلام کے مثل کوئی ہرگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین نہ ہوتا کہ یہہ اللہ تعالی کا کلام ہے تو پیشتر از انکے عاجزی ظاہر ہونیکے

ایسا نہ کہتے یہاں تک فرمائے قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا کہہ اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اس پر کہ لاویں ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا قرآن اگرچہ ہوویں ایک کی ایک مددگار بعد اس کے دس سورون کے مقدار لکھوکر فرمائے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کیا کہتے ہین باندھ لایا ہی اسکو محمد تو کہہ تم لاو ایک دس سورتین ایسی باندھکر اور پکار جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے بعد فرمائے ایک چھوٹے سورے کے مثل کہو وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور اگر تم شک مین ہو اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت اس قسم کی اور بلاو جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوائے اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعوی کرنے کوئی شخص جواب مین نہ آیا اگر انکو طاقت ہوتی تو البتہ کہتے اور اس وقت کے بہت کاہنون کو شیطان تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ ان سے اعانت چاہتے جب کوئی معارضہ نہ کرسکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہی دیکھے بارا سو چھپن سال ہجرت سے گذرے لاکھون علما فصحا منشی شاعر ہوا اور ہر ایک سخن کو تازے طور کی رونق دئیے پر قرآن کے مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہی اور قریش کے دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو کلام الٰہی سمجھتے تھے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ولید بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت پڑھکے سنائے اسکو بہت رقت آئی بعد یہ کیفیت ابو جہل کو معلوم ہوئی سو ولید پاس گیا اور بولا ای چچا ہماری قوم ارادہ کئے ہین کہ تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا پوچھا کس لئے بولا ہم سنتے ہین کہ تم محمد کی طرف مائل ہوئے سو شاید تم کو کچھ مال ضرور ہی جو محمد سے طمع رکھتے ہین ولید بولا قریش سب جانتے ہین کہ مین سب سے زیادہ مالدار ہون مجھے کیا حاجت ہی کہ محمد پاس اس طمع سے جاؤن ابو جہل بولا اس صورت مین کچھ بات محمد کے حق مین کہہ دیو تا لوگون کو معلوم ہووے کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی باتان ہمکو پسند نہ آتے ولید بولا مین کیا کہون واللہ تمھارے مین مجھ سے کوئی زیادہ بہتر جانتا نہین جاننا رجز اور قصیدہ اور جن کے اشعار اور کاہنون کی انشا سب جانتا ہون لیکن محمد جو کہتے ہین کسی کے ساتھ مشابہت نہین رکھتا اور محمد کے کلام مین ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہی کہ کسی کے کلام مین نہین اس کلام کا اعلا پھلدار ہی اور اسفل

خوش داراور وہ بلند ہوتا پر گرتا نہیں اور وہ توڑتا ہی اپنے ما تحت کو ابو جہل بولا ان باتوں سے قوم راضی نہ ہوگے
انکے لئے کچھ بات بناوٹ کی کرنا پھر تجویز کر کر بولا اس کو سحر کہنا جو اسقدر تاثیر رکھتا ہی روایت کئے مین بیہقی اور
ابو نعیم عبداللہ بن عباس سے کہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بولا ای قریش تم پر
ایسا وقت کدھی نہ آیا تھا محمد کم عمر تھا تو سب سے زیادہ راست گو اور بڑا امانت دار اب اسکے بناگوش مین بال سفید
نکلے اور لایا وہ جو لایا تم کہتے ہو مین ساحر ہی واللہ وہ ساحر نہیں ہم ساحر و نکا منتر اور انکے گنڈے دیکھے ہین کہتے ہین
وہ کاہن ہی واللہ وہ کاہن نہیں ہم کاہنون کو دیکھے اور انکے عبارتان سنے کہتے ہین وہ شاعر ہی واللہ وہ شاعر نہیں
ہم شعر بولتے ہین اور بہت شاعرون کا سخن سنے ہین اور شعر کا ہزج اور رجز جانتے ہین کہتے ہین اس پر شیطان ہی واللہ
اس پر شیطان نہیں شیطان لگا سو اسکو دیکھے ہین اس کا گلا دابنا اور وسوسہ و پریشانی اس مین نہیں واللہ بہت
بڑا امر آیا ہی تم اسکو تامل کرو اور خوب دریافت کرو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور بیہقی جابر بن عبداللہ سے کہے ایک
روز ابو جہل قریش کی مجلس مین بیٹھکر بولا محمد کا چرچا ہوتا چلا کسی کو جو سحر اور کہانت اور شعر سے خوب واقف ہو محمد
پاس بھیجکر اسکا حال دریافت کرنا عتبہ بن ربیعہ کہا مین شاعران اور کاہنان اور ساحران کا سخن سنا ہون اور اس فنون مین مجھے خوب
مہارت ہی اگر محمد کا کلام اسی قبیل کا ہی تو مجھ پر مخفی نہ رہیگا پھر وہان سے نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
بولا ای محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبداللہ حضرت اسکا جواب کچھ نہ فرمائے بعد بولا
ہمارے خدایان کو تم بد کیا واسطے بولتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہی کی نسبت کیا سبب کرتے ہین اگر تمکو ریاست
منظور ہو تو سب ملکر اپنا رئیس کرتے ہین اور سب تمھاری متابعت کرتے ہین اگر تمکو عورتان منظور ہو تو دس عورت خوبصورت
تمکو نکاح کر دیتے ہین اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو اتنا مال جمع کر دیتے ہین کہ تمھاری اولاد تک بھی کفایت کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے جب ان اپنے باتون سے فراغت پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کئے بسم اللہ
الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت ایاتہ قرانا عربیا لقوم
یعلمون یہان تک اس آیت کو پہنچے فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود یعنی پھر تو کہہ
مین نے خبر سنا دی تمکو ایک کڑاکے کی جیسا کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر عتبہ یہ سنتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہہ
پکڑکر رحم کے قسمان دیا اور بولا اب بس کرو اور وہان سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قریش بہت دیر تک اس کی

انتظاری کھینچے پر نہ آیا ابوجہل بولا مین سمجھتا ہون کہ عتبہ صابی ہوا اور محمد کا کھانا اُسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت
کچھہ درپیش تھی سو یہ چند کیا اور ابوجہل اپنے ساتھہ چند لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اُسکو بولا ہم سمجھے ہین کہ تو محمد
کا تابع ہوا اگر تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ ہم پیسے دیگے تا تجھے محمد کے کھانیکی احتیاج نہ ہو عتبہ غصہ سے قسم کھایا
کہ محمد سے کبھی بات نہ کرونگا بعد بولا مین ترا مالدار ہون سو تمکو معلوم ہی لیکن مین محمد سے ایسا کہا تو وہ اسکا جواب
دیا سو واللہ نہ سحر ہی نہ شعر نہ کہانت جب اُس نے بولا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُوْدَ مین
اسکا منہہ پکڑکر رحم کی قسم دیا تا وہ اُسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوتی نہین کہتا مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید عذاب اتر جاوے
روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے زہری سے کہ ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سو سننے واسطے ابوجہل اور
ابوسفیان اور اخنس بن شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہین تھی اور یہہ ہر ایک علاحدہ علاحدہ جگہہ پر بیٹھے
صبح کو تینون وہان سے پھرے راہ مین تینون کی ملاقات ہوئی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ اگر عوام الناس ہمکو
دیکھین تو ہم سے بدگمان ہوجاینگے پھر سب ملکر عہد کئے کہ دوسرے بار ہم نہ جاینگے دوسری شب ویسا ہی تینون مخفی
آکر سنے اور صبح کو پھرے سو بھی ملاقات ہوئی ایک کو ایک ملامت کیا تیسری شب بھی ویسا ہی اتفاق ہوا اسو پر
روز قسم کھائے کہ بار دیگر ہم نہ آینگے غرض گھرون کو گئے بعد صبح ہوئی تو اخنس نے ہاتھہ مین عصا لیکر ابوسفیان کے
یہان گیا اور اُس سے پوچھا ای ابوحنظلہ محمد کا کلام تو جو سنا سو کیا کہتا ہی ابوسفیان بولا مین بات جانتا سو بھی سنا
اور اُس سے غرض کیا ہی سو بھی معلوم ہی اخنس بولا مین بھی یہہ کہتا ہون اور اخنس وہان سے نکل ابوجہل کے گھر گیا اور
اسکو بولا ای ابوالحکم محمد کا سخن جو تو سنا سو کیا کہتا ہی ابوجہل بولا مین کیا کہون ہم اور عبد مناف کی اولاد شرافت اور
بزرگی کا جھگڑا کئے انھون نے لوگون کو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلانے اور سواریان دینے لگے تو ہم بھی دینا کئے اور انعامات دینا
شروع کئے ہم بھی دئیے یہان تک کہ ہم اگلے گرگون سے گر گئے لگاکر بیٹھے اور شرط کے دو گھوڑون کے سی برابر ہوئے تو کہنے
لگے ہمارے مین نبی ہی آسمان پر سے اسکو وحی آتی ہی یہہ بزرگی ہمکو ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اُس پر ایمان کبھی نہ لاینگے
روایت کئے ہین بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین اور ابوجہل ملکر جاتے تھے راہ مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات ہوئی حضرت ابوجہل کو فرمائے ای ابوالحکم مین تجھے دعوت کرتا ہون تو خدا کی اور اسکے رسول کی طرف
ابوجہل بولا ای محمد تو کیا ہمارے خداؤن کو بد بولنے سے باز نہین آتا واللہ تو کہتا سو اسکو مین حق جانون تو ایمان لاؤن

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور ابوجہل میری طرف متوجہ ہوکر بولا واللہ مین جانتا ہون محمد کہتے سو حق ہی لیکن قصی
کی اولاد بولے کعبے کی دربانی ہمکو ہی تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو مجلس مین برتری ہے ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ
نشان اٹھاتا ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کعبے کا آبدارخانہ رکھنا ہی ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی
کھلائے یہانتک کہ ہم انکی برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی واللہ ہم اسکو قبول نہین کرتے روایت کئے مین مسلم
نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی انیس مکے سے آکر بولا مین وہان ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہی اللہ تعالی نے تئین رسالت
دیکر بھیجا ہی مین اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اسکو کیا کہتے ہین بولا کہتے ہین شاعر ہی ساحر ہی کاہن ہی انیس بھی شاعر تھا
کہا مین کاہنون کا سخن سنا ہون لیکن وہ انکا قول نہین اور اسکو شعر کے وزنون پر تولکے دیکھا تو برابر نہین پہونچتا
واللہ وہ سچا ہی اور یہہ لوگ جھوٹے ہین ابوذر کہتے ہین مین مکے کو جاکر تیس روز وہان زمزم کے پانی کے سوائے مجھے
کھانیکو کچھہ نہ ملا مگر مین اسکے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پر جھلدیان پڑے اور بھوک کی کچھہ مجھے تاثیر نہ ہوئی اور
اسلام لایا روایت کئے ہین ابونعیم نے زہری سے کہ عقبے کی بیعت کے روز اسعد بن زرارہ نے عباس سے کہے کہ ہم اپنے
قرابتون اور دوستون سے مخالفت کئے اور ہم گواہی دیتے ہین کہ محمد اللہ کے رسول ہین مقرر اللہ تعالی انکو رسالت
دیکے بھیجا ہی اور انھون جھوٹے نہین اور کلام جو لائے ہین بشر کے کلام سے متشابہت نہین الغرض جسکو عربی زبان
کا کچھہ شعور ہو تو اسکو یقین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن بشر کا کلام نہین اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہین اور قرآن
معجزہ ہونیکا وجہ اسکی حسن تالیف ہی اور ایک عبارت دوسری عبارت کے ساتھہ ملی رہنا فصاحت کے ساتھہ
اور اقسام کی ایجاز و بلاغت کے رعایت کے ساتھہ اور اسکا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہی عرب کے اسلوب کے اور اسکی
آیتون کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے باہر کہ کوئی فصیح و بلیغ اسکے مثل نہ بولا اور غیب کے باتان
اور آیندہ ہونہار چیزون کی خبر دینا اور اسکے مطابق نمود مین آنا جیسا اس آیت مین قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَۃُ عِنْدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ وَلَنْ
یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظَّالِمِیْنَ تو کہہ یہودیون کو اگر تمکو ملنا ہی گھر آخرت کا
اللہ کے یہان الگ سوا اور لوگون کے تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی وہ یہود نہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے
ہین ہاتھہ انکے اور اللہ خوب جانتا ہی گنہگارون کو سو موت کی آرزو انکے اختیار مین ہی پر وہ ایسی نہ کرینگے گر کہنا اوج تک کوئی

یہودی وہ آرزو نہ کرنا اور لوگون کے دلون مین جو باتان تھین انسے آگہی دینا اور اگلے لوگونکا احوال اور گذری شرعون
کی اخبار جو یہود و نصاریٰ کے بڑے عالمون کے سوا دوسرون کو اطلاع تھی اور وہ ایک مدت محنت و مشقت کر کر جو
حاصل کئے تھے اُسکو راست بیان فرمانا حالانکہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے لکھنے پڑھنے نہین جانتے تھے
اور کسی عالمون کی صحبت مین رہکر تربیت نہین پائے تھے سو یہہ وجہان دلالت کرتے مین قرآن معجزہ ہونے پر شق
القمر کا معجزہ یہہ بڑا معجزہ ہی جس کی تاثیر افلاک پر ظاہر ہوئی اور اُس معجزے کو انس بن مسعود اور عبداللہ بن عمر
اور عبداللہ بن عباس اور علی مرتضیٰ اور حذیفہ و جبیر بن مطعم اور انکے سوا بہت سے صحابہ روایت کئے ہین اور انسے
بھی بہت سے تابعین نقل کئے ہین اور انسے ایک جماعت کثیر روایت کی یہان تک یہہ کو متواتر معلوم ہوا اور قرآن مین
بھی اس کی طرف اشارہ ہی اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی نزدیک آپہنچی گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور
بعضے جو کہتے ہین کہ اس آیت مین شق القمر مذکور ہوا سو اشارہ آیندہ قیامت مین ہونیکا ہی سو غلط ہی اور اسکے بعد
کی آیت اس قول کو رد کرتی ہی وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر اور اگر دیکھین تو کوئی نشانی ٹال
دین اور کہین یہہ جادو ہی چلا آتا کیونکہ قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہینگے اس معجزے کا حاصل قصہ یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیش از ہجرت حج کے ایام مین منی مین تشریف رکھے تھے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن
المطلب اور نضر بن الحارث اور انکے سوا بہت سی کافران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعوے مین صادق ہو تو چاند
کو دو ٹکڑے کرو وہ شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک سے چاند کو اشارہ کئے چاند دو ٹکڑے ہو کے ایک
ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ طرف اور ایک ٹکڑا قعیقعان پہاڑ طرف گرا حضرت فرمائے اسکو خوب دیکھو بعد ایک ساعت کے وہ ٹکڑے پھر ملگئے
کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہ تمکو سحر کیا اُنہین کے دانا لوگ کہے مسافر آئینگے تو انسے یہہ دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھین ہونگے تو محمد سچے
کیا قافلے آئے بعد دریافت کئے جو قافلہ آیا سو خبر دیا کہ ہم دیکھے چاند دو ٹکڑے ہوا صحیح حدیثون مین یہہ قصہ ایسا ہی مذکور ہی
عوام مین جو مشہور ہی کہ چاند گریبان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جا کر آستین سے نکلا بے اصل اور غلط ہی مخالفان معجزے
کے انکار مین بحث کرتے ہین کہ فلکیات کا خرق و التیام ممکن نہین اور اس پر عقلی دلایل جو قایم کرتے ہین سو یہہ سب ہی دلیل تو وہ
دلایل ثابت نہین متکلمان اُن دلایل کو باطل کئے ہین اور چاند خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا ہی وہ جو چاہے سو کرے نبی کے معجزے
واسطے اسکو شق کرنا عقل پاس محال نہین اور جو کہتے ہین اگر چاند شق ہوتا تو تمام عالم پر عیان ہوتا تمام ملکون کے

لوگ اسکو دیکھتے اور ایسے نادر حال کو منجمان اور مورخان لکھتے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ معجزہ شب کے وقت ہوا وہ وقت
اکثر لوگون کے سونیکا ہی اور جو ہوشیار رہتے ہین وہ بھی گھرون مین رہتے ہین چاند کو تکتا ہو کوئی نہین سمجھا
اور اسکا شق اور التیام ایک لحظے مین ہوا اس لئے کوئی اسکو نہ دیکھا چاند گران اور سورج گران ہونیکی خبر منجم اپنے
حساب دیکھکر دیا کرتے ہین اس لئے لوگون کو معلوم ہوتا ہی نہین تو کسی کو اسکی خبر نہ ہوا اور بعضی اوقات شہاب
نہایت روشن مہتاب سا گرتا ہی اسکو نادر کوئی شخص دیکھتا ہی تمام لوگ نہین دیکھتے انکے نہ دیکھنے سے اور نہ لکھنے
سے واقع مین نہ ہونا لازم نہین آتا اسکے سوائے آفتاب غروب ہو کر کسی شہر مین شب ہوتی ہی اور کسی شہر مین غروب
نہین ہوتا کسی ملک کی شب بارہ گھنٹھون کی ہوتی ہی کہین چار گھنٹے کہین سولہ گھنٹے کہین اس سے زیادہ یا کم ہوتے ہین
جب چندر سورج کے طلوع غروب مین اتنا تفاوت ہو تو کہے ہین شق القمر ہوا سو روم والون کو مثلاً دستا جو ہنوز روز تہا
شب نہین ہوئی ہی کیا امکان چاند سمجھ کو حیدراباد دہلی مین گھن لگتا سو دستا ہی لیکن مدراس مین دن یا رات باقی
نہ رہنے کے سبب نہین دستا اور شق القمر ہوا اسوقت روزمین پر تمام کفار تھے اللہ تعالی کا نور بجاتا اور محمد کی نبوت
کا ظہور نہ ہونا اور انکے معجزے چرچا نہ پانا تمام کو منظور تھا اگر دیکھین یا لکھین ہون تو بھی یقین ہی کہ اسکو نکال دیے
اور ملیبار کے راجہ کے یہان مسلمان آئے اور اس سے شق القمر کا معجزہ بیان کئے اس نے اپنے قدیم پوتیان کو منگوا کر
دیکھا اسمین لکھا تھا کہ فلانے وقت فلانی تاریخ مین چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھکر اسلام لایا سو ملیبار کے
تاریخون مین لکھا ہوا ہی آفتاب غروب ہوئے بعد نکلا سو معجزہ روایت کئے ہین ابن مندہ اور ابن
شاہین اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک زانوے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پر وحی اترتی تھی اس مین آفتاب غروب ہوا اور علی مرتضی عصر کی نماز نہین
پڑھے تھے جب حضرت کو افاقہ ہوا فرمایا یا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا تو اسکے لئے آفتاب کو پھیر سورج غروب ہو گیا تھا
سو پھر نکلا علی مرتضی وضو کر کر نماز پڑھے بعد غروب ہوا اور یہہ قصہ صہبا مین واقع ہوا ہی مستہد بن سا سو معجزہ روایت کئے ہین حاکم
اور بیہقی اور ابو نعیم عمر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم تبوک کو گئے سو موسم نہایت تابستان کا تھا ایک منزل مین پانی نہتھا لوگ تشنگی سے بے
تاب ہوئے نوبت یہہ ہوئی کہ اب سب مر جاینگے بعضی لوگ تاب نہ لا کر اپنے اونٹون کو نحر کر کر انکے پوٹھون کو نچوڑ کر پیئے اور باقی رہا تو
اسکا پانی اپنے جگر پر ڈالے یہہ حال دیکھکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرنا اللہ تعالے آپکی دعا

خوبیان رکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھان اٹھا کے دعا مانگے ہنوز ہاتھ نہین چھوڑے تھے کہ ابر ہو دو کر برسنے لگے
لوگ سیراب ہوے اور اپنے ساتھ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو مینہہ لشکر مین برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا
تھا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجزہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے بعد سنہ
نون ہجری مین بنی فزارہ کی وفد دس تیرہ شخص آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے ملک مین مینہہ برسا نہین سو جانور
ضایع ہوے او باغان خشک ہوئے اور اہل و عیال تباہ گئے خدا تعالی سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سوار ہو کر
فرمائے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا سُقْیَا رَحْمَۃٍ لَا سُقْیَا عَذَابٍ وَلَا ھَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَ
انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَآءِ حضرت یہہ دعا مانگے بعد ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ اٹھکر عرض کئے یا رسول اللہ خرما
مربدون مین ہی مینہہ برسے تو ضایع ہوگا حضرت فرمائے یا اللہ مینہہ برسا یہان تک کہ ابو لبابہ برہنا ہو کر اپنی لنگ
سے مربد کی موری بند کرے پھر مینہہ شروع ہوا چھے روز تک آسمان نظر نہ آیا اور ابو لبابہ اپنے مربد کی موری لنگ سے
بند کئے لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مال ضایع ہوا اور راہ چلنا اٹک گیا دعا کرو مینہہ موقوف ہووے حضرت دعا کئے یا اَللّٰھُمَّ
حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ پھر دیہہ دعا
مانگتے ہی مدینے پر سے ابر سرک گیا اور اطراف مین برسنے لگا روایت کئے ہین ابو نعیم نے کعب بن مرۃ سے کہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم پر مینہہ نہ برسنا کر دعا کئے سو قحط ہوا پھر مین حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالی
نصرت دیا اور بخشش کیا آپکی دعا مستجاب کیا آپکی قوم ہلاک ہوتی ہی انکے لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہہ برسا
روایت کئے ہین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ لوگ ایمان نہ لاتے سو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ ان پر سات سال لا ایسے جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے سو ایسا قحط آیا تمام اناج سڑ گیا یہان تک
لوگ چمڑے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھیں تو بھوک سے دھوان دستا ابو سفیان آکر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو سنت
کی طاعت و صلہ رحم کا اور تمھاری قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اور برسات
ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد و ابو نعیم نے کہ بنی مرہ کا وفد آکے سو بارش نہین کر شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد
وہ لوگ اپنے ملک کو گئے دریافت کئے تو معلوم ہوا جس روز حضرت دعا کئے اسی روز ان پر برسات ہوئی روایت کئے ہین واقدی نے کہ سلامہ کی

وفدائی سوسینہ کی شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک کو گئے بعد معلوم ہوا کہ جس وقت حضرت
دعا کئے وہی وقت وہان برسات ہوئی تھوڑا کھانا بہت لوگون کو کفایت کیا سو معجزہ روایت کئے
مین ابن اسحق نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے جب یہہ آیت نازل ہوئی وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے امر فرمائے بکری کا ایک دست اور کھانا ایک صاع کا تیار کرو اور دودھ ایک بادیہ لے آ و بموجب
حکم کے مین تیار کیا بعد عبد المطلب کی اولاد کو دعوت کئے چالیس آدمی تھے یا ایک کم یا زیادہ ہو گا انمین حضرت کے چچا یان
ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی تھے مین وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمین کا ایک ٹکڑا لیکر
اپنے وندان مبارک سے توڑ کر بھی اس مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاو تمام لوگ پیٹان بھر کر فراغت سے کھائے
بعد دودھ لاکر پلائے سب پیکر سیر ہوئے انمین کا ایک ایک شخص ایسا خوراکی تھا کہ وہ تمام کھانا کھا جاوے اور وہ
دودھ تمام پیجاوے غرض کھانے سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھہ فرمانا چاہے اسمین ابو لہب جلدی کر کر بولا
دیکھو محمد کیا سحر کر دیا لوگ متفرق ہو گئے حضرت کو کچھہ فرمانیکا اتفاق نہ ہوا دوسرے روز بھی تاکید کئے کہ کل کے موافق
آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کر کر لوگون کو دعوت کئے سب جمع ہو کر فراغت سے کھائے بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ای اولاد عبد المطلب کی مین ایسی بہتر چیز لایا ہون کہ واللہ عرب کا کوئی شخص وہ نہ لایا مین دنیا و آخرت
کی خوبیان لایا ہون روایت کئے مین واقدی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ذات الرقاع کے
غزوے مین ایک روز علبہ بن زید حارثی تین انڈے لاکر عرض کیا یا رسول اللہ یہہ انڈے شترمرغ کے گھونسلے مین ملے
سو لایا ہون حضرت فرمائے ای جابر اسکو بریان کر کر لاؤ مین اسکو تیار کیا اور روٹی ڈھونڈھا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ
کے ساتھہ ملکر اس انڈون کو کھاکے سیر ہوئے بعد کھائیکے مین دیکھا تو انڈے جس قدر تھے سو اتنے ہی موجود مین بعد جتنے لوگ
ہمراہ تھے سبھون کو وہ کھلایا روایت کئے ہین بخاری و مسلم جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خندق کے جنگ مین جب خندق کھودا کرتے تھے مین ایک روز نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسنہ ہین مین گھر کو جاکر اپنی عورت سے دریافت کیا ایک صاع جو تھے اسکو پیسوایا اور ایک بکری بھی خوب فربہ اسکو ذبح کیا
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہو کر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہون آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت تمام لشکر والون کو پکار کر فرمائے
جابر ضیافت کی مجلس جاتا ہی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے تاکید کر و مین آئے تک چولہے پر سے دیگ نہ اتارے اور آٹے کی روٹیان نہ بناوے پھر حضرت تشریف لاکر
آٹے پر اور دیگ مین دعا پڑھکر پھونکے بعد کھانا تیار ہوا حضرت دس دس شخص کو بلاکر کھلانے لگے غرض آدمی آکر اسکو کھائے اور

دیگ مین گوشت ویسا ہی جوش کھا رہا تھا اور آٹے سے روٹیان بن رہے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی پھر وہ کھانا بعد
جو باقی رہا سو لوگون کے گھرون کو بانٹتے اور تمام روز کھلاتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھارے وہ کھانا
ہو گیا روایت کئے ہین واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بردہ انصاری سے کہے کہ جنگ خندق مین ام عامر
اشہلیہ عورت تھی ایک قعب مین حیس ڈالکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیرے مین ام
المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف رکھے تھے پھر ام سلمہ اُس سے اپنے جی لگے اتنا کھائے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لیکر باہر
تشریف لائے اور لوگون کو دعوت کئے کہ شب کا کھانا کھانے یہان آؤ تمام لشکر کے لوگ حاضر ہوکر کھائے او سب سیر ہوئے اور حیس
قعب مین جس قدر تھا سو تھا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلو مین تھوڑا خرما ڈالکر
اپنے مرد کے اور بھائی کے واسطے بھیجی و لوگ خندق کے کھودنے مین مشغول تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس لڑکے کو دیکھکر بلائے اور اپنا
کپڑا بچھا کر اور اسکے پاس کا خرما لیکر کپڑے مین ڈالے تو وہ دانے کپڑے کے ایک کونے مین لگے بعد لشکر کے تمام لوگون کو بلا کر کھلائے سب کھا کر
تھک گئے اور خرما کپڑے مین نسما کر باہر گرتا تھا روایت کئے ہین مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ہم ایکبار نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلے کھانا سر گیا لوگون کو نہایت تصدیع ہوئی ارادہ کئے اونٹان ذبح کر کر کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع ہوئی سو فرمائے لوگون پاس جس قدر توشہ باقی ہی اسکو حاضر کرو اور ایک کسنی بچھا کر جو لایا سو اُس پر ڈالنے لگے
سب جمع ہوا بعد مین اُسکا اندازہ کیا تو بکری بیٹھی اُتنی ڈھیگ ہوئی لوگون کو کھانیکا حکم کئے چودہ سو آدمی سب کھا کر جھک
گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے بیہقی وغیرہ کی روایت مین ہی کہ یہہ قصہ حدیبیہ کے غزوے مین ہوا روایت کئے ہین ابن
سعد و حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عمرۃ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ مین
تھے لوگون پر فاقہ کشی کی نوبت پہنچی بعضی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے اونٹون کو ہم ذبح
کرتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ سبحان دشمن سے مقابلہ ہوا اور ہم بھوکے اور پیادہ رہین تو کیسا ہوگا
اگر مرضی شریف ہووے تو لوگون کو حکم فرمانا کہ جس کے پاس کچھ توشہ ہو اسکو حاضر کرین اور آپ دعا کرنا آپکی دعا کی برکت سے
ہم اپنے مقصد کو پہنچین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خوب پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک لپ لایا کوئی دو لپ بعضے
بہت کسی نے لایا سو ایک صاع یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو دعا کئے اور لشکر کے لوگون کو حکم کئے اپنے باسن بھر لین
لوگ جس قدر ظروف تھے بھر لئے پھر وہان جو جمع تھا سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کہے تبوک کے جنگ مین لوگون پر کھانیکی تصدیع ہوئی صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اونٹون کو نحر کرکر گوشت کھاتے مین اور چربی
بدن کو لگاتے مین عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اونٹون کو نحر کئے تو سواری کو اونٹ نرہینگے لیکن توشے منگواکر
آپ دعا کرے تو یقین ہے کہ اللہ تعالی اسمین برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو چمڑا بچھا کر توشے کچھ باقی تھے لائے کوئی
ایک مٹھی جوار ہی لایا کوئی مٹھی خرما لایا کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا غرض چمڑے پر کچھ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا
کرکر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیو لشکر مین جس قدر ظروف تھے اُس مین وہ توشہ بھر لئے بعد باقی رہا سو اُسکو تمام کھاتے
کھاتے جھک گئے اس پر بھی وہ توشہ کچھ اُبر گیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہے تبوک کے جنگ گھی کا
بدلا میرے ہی اختیار مین تھا سو گھی سر گیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کھانا پکایا اور بدلے کو دھوپ مین رکھا بدلا گرم
ہوکر کچھ اُس سے نکلا اور مین سو گیا ہوشیار ہوکر دیکھا تو بدلا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہی مین دوڑکر اُسکا منھ ہاتھ
سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر فرمائے اگر تم اُسکا منھ نہ بند کرتے تو گھی بہتی ندی ہوتی روایت کئے مین واقدی اور ابو نعیم
اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ مین مین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک
شب حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھ ہو تو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہو گئے ان مین کچھ نہین حضرت فرمائے
پھر دیکھو کچھ ملیگا بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر جھٹکنے لگے کس مین سے ایک دانہ کس مین سے دو دانے خرمے کے ملے غرض سات دانے
جمع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دانون کو ایک بادیہ مین ڈالکر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ
ہم تین شخص کھانے لگے مین کھاکر اُسکے تخم بائین ہاتھ مین جمع کرتا تھا تا شمار کرون مین کتنا کھاتا ہون سو بعد کھائے
کے شمار کیا تو چوپن دانے ہوے اور میرے سوا دو شخص تھے سو ویسا ہی شمار کئے غرض ہم تینون شخص پیٹ بھر کر کھائے بعد مین
دیکھا تو دانے وو ہین باقی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو فرمائے اسکو اٹھا لیو اُس کو جو کھائیگا سو سیر ہوگا
بعد دوسرے روز بھی بلال کو فرمائے ان دانون کو حاضر کرو پھر اپنا دست مبارک اُس پر رکھکر فرمائے کھاؤ ہم دس شخص تھے
پیٹ بھر کر کھائے وہ دانے جتنے تھے سو اتنے ہی تھے حضرت فرمائے اگر خدا سے شرم نہ آتی تو ان دانون کو ہم سب مدینے کے
تئین گئے تک کھاتے بعد ایک لڑکے کو بلوا کر وہ دانے دئے وہ کھاتا چلے گیا روایت کئے ہین امام احمد اور طبرانی اور بیہقی
نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مزینہ اور جہینہ کے لیکر حاضر ہو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم انکو جو جو حکم کرنا تھا فرماکر رخصت کئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمائے ان لوگون کو توشہ کردیو عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے

یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہین مگر تھوڑا خرما ہی حضرت فرمائے اس ہی مین دیو عمر جاکر خرما دیکھے تھوڑا تھا سو اونٹ بیٹھے
اتنی ڈھیک ہو گئی اس مین سے چار سو سوار کو توشہ باندھکر دئے بعد اس خرمے کو دیکھے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہی
اس ڈھیک مین کا ایک دانہ بھی کم نہوا روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابو طلحہ نے
ام سلیم کو کہے آج مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے چہرے پر نہایت ضعف معلوم ہوتا ہی تمہارے پاس کچھ
ہو تو دیو وہ بی بی جو کی روٹی کے ٹکرے چند اپنے پاس تھے سو انس کے حوالے کر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے
اُنھون نے جاکر آہستہ حضرت سے عرض کئے حضرت اپنے ساتھ والون کو فرمائے اٹھو چلو انس کہتے ہین مین جلد آکر ابو
طلحہ سے بولا ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لاتے ہین ہمارے پاس اُن تمام کو کھلانے
اتنا نہین ام سلیم بولے اللہ اور اسکا رسول دانا ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فرمائے ام سلیم تمہارے پاس
کیا ہی سو لاؤ پھر وہ ٹکرے حاضر کئے فرمائے اسکو توڑکر چورے کرو ام سلیم انکو چور کر سالن کے واسطے اس پر گھی ڈالے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم دعا پڑھکر فرمائے دس دس آدمی کو بلواکر کھلاؤ بموجب حکم کے بلواکر کھلانے شروع کئے ستر یا اسی شخص کھاکر تمام
چھک گئے روایت کئے ہین ابو نعیم و ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح
کئے سو روز میری والدہ ام سلیم کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج نوشہ ہین ناشتے کو کچھ نہوگا بیٹا تو جاکر ایک مد خرما لے آ
مین خرما لایا اسکا حلوا بناکر پتھر کے کونڈے مین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجے حضرت مجھے فرمائے
اِس کو یہان رکھکر تم جاؤ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان و علی اور فلانے فلانے کو بلواؤ انکے سوا مسجد مین لوگ جو رہتے ہین اور راہ
مین ہمکو دستے مین تمام کو بلاؤ مجھے اچنبا لگا کھانا تھوڑا لوگ اتنے آوین تو کفایت کاہی کو کریگا غرض مین جاکر دعوت کیا
لوگ گھر بھر کر جمع ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا اس برتن یہان لاؤ اور اس مین اپنے تین انگلیان ڈالے وہ کھانا بڑھنے لگا پھر تمام لوگ پیٹان بھر کے
کھائے اور پاس مین حلوا جتنا تھا سو اتنا ہی تھا بعد فرمائے اسکو زینب کے روبرو رکھو انس سے پوچھے یہ کھائے سو لوگ کتنے تھے
بولے بہتّر آدمی تھے روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی
مین ایک صفہ تھا اس مین محتاج لوگ رہا کرتے ایکبار وہان کے بیس شخص بھوک سے بیتاب ہو کر مجھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجے حضرت انکا احوال سنکر محل سرا مین جاکر دیکھے تو روٹی کے کچھ ٹکرے اور تھوڑا دودھ ہی سو انس ٹکرون کو
چورکر دودھ مین ڈالے اور مجھے فرمائے تمین سے دس شخص کو یہان بلوا پھر انکو فرمائے اللہ کا نام لیکر کھائیو اور پاس کے

اطراف سے لیجیو بیچ مین ہاتھ نہ ڈالو برکت بیچ مین سے آیگی وہ لوگ بفراغت کھا کر گئے بعد باقی کے دس شخص کو بلا کر ویسا ہی
کھلائے وہ بھی کھا کر گئے اور باسن مین کھانا وہین باقی تھا اور مین تعجب کر رہا تھا روایت کئے ہین دارمی اور
ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک کٹورا کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت آتی روایت کئے
ہین بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو کفایت کرے اتنا کھانا پکا کر لایا مجھے فرمائے تم جا کر انصار کے فلانے فلانے کو بلواؤ اور انصار کے عمدہ تیس شخص کا نام لئے
کھانا کم رہنے سے مین تغافل کیا پھر تاکید سے فرمائے کہ انکو بلواؤ مین لاچار انکو بلایا وہ آکر فراغت سے کھائے اور گواہی دئے
کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہین بعد فرمائے پھر ساٹھ شخص کو بلواؤ غرض ایک سو اسی مرد انصار کے وہ کھانا کھائے روایت
کئے ہین بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار ہم ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
حضرت پوچھے کھانیکو کسی کے پاس کچھ ہے تو ایک شخص ایک صاع کے شمار مین آٹا حاضر کیا حضرت اسکو گوندنیکا حکم فرمائے
اتنے مین کسی نے بکریان ہنکالتا لایا اسکے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے اور تیار کرنے حکم کئے اور کہے اس کی کلیجی بھون لاو
اللہ کی قسم اسکو بھوننے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکرا اس کلیجی کا دئیے جس نے حاضر تھا اسکو دئیے اور جو کوئی حاضر
نتھا اُس کا حصہ رکھہ چھوڑے بعد اس کھانے کو پکا کر دو کوندون مین بھر کر حضور مین حضرت کے لائے پھر تمام لوگ اسکو پیٹان بھر کے
کھائے اس پر بھی وہ کوندون مین کھانا بچ رہا اسکو اونٹ پر رکھہ کر لیچلے روایت کئے ہین ابن سعد نے علی مرتضی رضی
اللہ عنہ سے کہ ایکبار ہم شب کو بھوکے رہگئے صبح کو مین تلاش کرنے سے ایک درہم ملا اس کا کھانا گوشت خرید کر بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا پاس لا دیا بی بی اسکے روٹیان تیار کئے اور گوشت دیگچے مین ڈالکر چولے پر چڑائے اور کہے میرے باپ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جاؤن تو بہتر ہے وہ نہین اٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آئے اور سنے کہ حضرت یہہ فرماتے
ہین اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے کہ وہ بد رفیق ہے حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ
ہمارے یہان کھانا تیار ہے آپ تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر دیکھے دیگچہ چولے پر جوش کھاتا
ہے حضرت فرمائے اس مین سے عائشہ کے یہان ایک حصہ بھیجو بموجب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے
حفصہ کو بھیجو بعد دوسرے بی بیون کو بھیجو غرض نوؤن محل مین حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکال کر دو بعد فرمائے

تم اپنے واسطے لیو اور تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جون تھا سو وہ نہین تھا اسکو رکھکر جب تک اللہ تعالی چاہتا تھا
کھائے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن ابی شیبہ و طبرانی اور ابونعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکلکر فرمائے ابو ہریرہ صفے والون کو بلاو مین جاکر انکو بلوالایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتورہ لائے اُس مین جو بکے
تھے ایک مد کے تھا حضرت اُس پر اپنا دست مبارک رکھکر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاو ہم اسی آدمی کے قریب تھے بفراغت
کھائے اور جیسا قدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط انگلیون کے نشان دستے تھے روایت کئے ہین طبرانی نے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے کہے میری والدہ کھانا پکا کے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا دمین آکر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگون کو
فرمائے چلیو پچاس آدمی حضرت کے ہمراہ ہوئے پھر حضرت دس دس شخص کو کھلاکر روانہ کئے تمام لوگ فراغت سے کھاکر گئے اور
بھی باسن مین جیسا تھا سو ویسا ہی تھا روایت کئے ہین ابونعیم نے صُہَیب رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کرواکر حضرت پاس آیا حضرت ایک مجمع مین تشریف رکھے ہین مین شرماکر کھڑے رہا حضرت
میری طرف نگاہ کئے مین اشارے سے بلایا فرمائے کیا یہہ تمام لوگون کو لاؤن مین بولا نہ حضرت خاموش رہے اور مین بھی
جگہہ کھڑے رہا میری طرف دیکھے پھر اشارہ کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤن مین عرض کیا مین تھوڑا کھانا آپ کھانے اتنا
تیار کیا ہون آپ بندہ اپکی مرضی حضرت اُس دنکل کو ساتھہ لیکر تشریف لائے اور تمام لوگ فراغت سے کھاکر [illegible] روایت
کئے ہین احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے طہفہ غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مہمان جمع ہوئے
تو اپنے لوگون کو فرماتے ہر ایک آدمی ایک ایک مہمان کو اپنے یہان لیجائے غرض ایکبار شب کو مسجد مین مہمان بہت جمع آئے
حضرت فرمائے ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاوے اور حضرت چند مہمان کو اپنے یہان لیگئے مین بھی انھین مین تھا حضرت
نے بی بی عائشہ کے گھر جاکر پوچھے کھانا ہے بی بی کہے تھوڑا حَیس ہے آپکے افطار واسطے رکھی ہون وہ چھوٹی رکابی مین
ڈالکر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھہ اسمین سے تناول کرکر باقی ہمارے روبرو رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاو ہم
اسکو اتنا کھائے کہ پھر اسکی طرف نہ دیکھین بعد پوچھے پینے کچھہ ہے بی بی تھوڑا دودھ کتورے مین لائے حضرت اُسمین
سے آپ کچھہ پیکر باقی ہمکو دئے ہم بفراغت پیکر اُس کی طرف نہ دیکھے روایت کئے ہین ابو یعلی نے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہما سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین چند روز کھانے کو کچھہ نہ ملا بہت بھوکے ہوکر بی بی فاطمہ رضی اللہ
عنہا کے یہان گئے اور پوچھے کھانے کو کچھہ ہے حضرت بی بی عرض کئے کچھہ نہین حضرت پھر گئے بعد کسی پڑوسی کے یہان سے

دو روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا آیا بی بی اسکو ڈھانپ رکھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گئے اور عرض کئے آپ تشریف لیگئے بعد کسی نے کچھ کھانا ہمکو بھیجا سو آپکے لئے رکھی ہوں حضرت فرمائے اسکو یہاں لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت پاس لاکر کھولے تو باسن بھر کر روٹیاں گوشت ہی بی بی اسکو دیکھکر متعجب ہوئے اور معلوم کرے کہ اللہ تعالی کی طرف کی برکت ہی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکر پوچھے کہ اتنا کھانا کہاں سے آیا ہی بی بی کہے اللہ کے یہاں سے ہی اللہ جسکو چاہے اسکو بیشمار دیتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوائے پھر اسکو آپ اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ پیٹیاں بھر کے کھائے بعد باسن میں جس قدر تھا سو ویسا ہی تھا پھر تمام ہمسائے کے لوگوں کو بھیجے روایت کئے ہیں ابن سعد نے اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھے میں اپنے گھر میں جاکر بکری کے ران کا ایک ٹکڑا اور چند روٹیاں حاضر کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اللہ تعالی کا نام لیکر کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے ساتھ والے اور گھر میں رہنے والے تمام ملکر چالیس آدمی اسکو کھائے اور روٹیاں اور گوشت ہنوز ویسا ہی باقی تھا روایت کئے ہیں طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ عنہ سے کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری بھیجا پھر میں کچھ کام کے واسطے گیا حضرت آدھی بکری آپ لیکر باقی ہمکو ہی بھیج دئے میں آکر گوشت گھر میں دیکھا اور میری عورت ام خناس سے پوچھا یہ گوشت کہاں کا ہی بولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اسمیں سے حضرت نے آدھی آپ لیکر باقی ہمکو بھیج دئے میں بولا بچوں کو کیا واسطے کھانے نہیں دئے بولی سب بچے کھا کر یہہ باقی رکھا سو ہی اور ہمیشہ ایسا تھا کہ اگر دو تین بکریاں کاٹتیں تو کفایت نہیں کرتے تھیں روایت کئے ہیں طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مجھے فرمائے ہمارے گھر کو جاکر جو کھانا سو لے آؤ میں جاکر عصیدہ جس میں خرما پڑا ہوا تھا ایک پیالے میں لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسجد والوں کو بلاؤ میں دل میں بولا میری خرابی کی کھانا تھوڑا اتنے لوگ آویں تو مجھے ملنے کی کیا صورت غرض بلانے سے گزیر نتھا سب کو بلایا لوگ حاضر ہوئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیاں سکے اطراف میں ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام فراغت سے کھائے اور میں بھی پیٹ بھر کر کھایا جب اس باسن کو اٹھایا تو اسمیں جس قدر رکھا تھا اتنا ہی تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں کا نشان تھا روایت کئے ہیں بخاری او مسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں جہاں جمع ہوئے سو اسمیں کے تین شخص کو

میرے والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ ضیافت کرنے لائے اور اُنکو کھانا کھلانے ہمکو تاکید کر کر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سدھارے ہم کھانا تیار کر کے اُن صاحبون کو کہے وہ بولے گھر کا صاحب آئے تک ہم نکھائنگین ہم اُنکی فہمایش بہت کئے پر نہ مانین بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آکر پوچھے مہمانان کو کھانا کھلائے تو بولے نہ کھا کے آپکی انتظار مین ہین ابوبکر غصے مین آکر فرمائے قسم ہی اللہ کی مین کھانا نہ کھاونگا مہمان بولے ہمکو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاوے تو ہم بھی نہ کھائنگین ابوبکر لاچار ہو کر کھانیکو بیٹھے نوالا اٹھائے بعد اُس سے زیادہ پاس مین موجود ہوتا تھا سب بفراغت کھائے بعد دیکھے اول سے زیادہ باقی ہی پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت بھی اس مین سے تناول کئے اور جنگ کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اُس مین سے توشہ دئے وہ بارہ جمعدار تھے ہر ہر کے ساتھ کتنی جمعیت تھی اللہ ہی جانے غرض وہ کھانا اُن تمام کو کفایت کیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین اسلام لائے بعد میرے پر تین مصیبت ہوئے جو ویسی مصیبت کبھی نہ ہوئی ایک وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قتل عثمان کا تیسرا توشہ دان گم ہوا لوگ پوچھے توشہ دان کیسا کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھا حضرت فرمائے ای ابوہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہی مین عرض کیا یا رسول اللہ خرمے کے چند دانے ہین فرمائے لے آ مین اسکو حاضر کیا اکیس دانے تھے اُس پر دعا پڑھ کر فرمائے دس شخص کو بلوا مین دس شخص کو دعوت کیا وہ اگر بفراغت کھائے بعد فرمائے بھی دس شخص کو دعوت کر غرض ایسطرح لشکر کے تمام لوگ کو بلا کر کھلائے اور خرما جتنا تھا سو اتنا ہی تھا اسکو توشہ دان مین ڈالکر فرمائے ای ابوہریرہ تجھے جب احتیاج ہو تو اس مین ہاتھ ڈالکر لیا کر لیکن اسکو اوندھا کر نہ جھٹک پھر وہ توشہ دان مین رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اس مین سے نکال لیتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک میرے پاس تھا دو سو وسق کے شمار مین اُس مین سے لیا عثمان کا قتل جب ہوا اور لوگ میرا گھر لوٹے تو توشہ دان بھی لوٹ مین گیا روایت کئے ہین بخاری نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تب میرے پاس گھڑے مین تھوڑے جو تھے اُس مین سے مین جو نکال کر کھایا کرتی تھی بہت روز ہوئے بعد اُسکو نکالکر پیمایش کئی سو جلد سر گئے روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے میرے والد احد کے جنگ مین شہید ہوئے اُن پر قرض تھا قرضخواہ اُنکو دلیے میرے باغ کا خرما جتنا قرض تھا اُسکو لیکر باقی قرض معاف کر دیویں وہ نہ مانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لا کر خرمے کی ڈھیگو مین پھرا اور ایک ڈھیگ پر آپ تشریف رکھکر فرمائے تیرے باپ کے قرضخواہونکا قرض ادا کر مین جیسا ملاپ کے دینا شروع کیا تمام قرض ادا ہوا بعد دیکھا تو خرما جتنا قدر تھا اُتنا ہی باقی ہے روایت کئے ہین طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی رجا سے

ہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغ مین تشریف لیگئے اُس نے درختون کو پانی باندھتا تھا حضرت
فرمائے تیرے باغ کے سب درختون کو مین پانی پہنچایا تو مجھے کیا دیگا بولا مین تمام روز مشقت کرتا ہون پر تمام درختون
کو پانی پہنچا نہین سکتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے خرمے کے سو دانے دے مین تمام درختون کو پانی بنتا ہون پھر
اسنے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈول لیکر چند ڈول ڈالے کہ اُسمین تمام درختون مین پانی ہی ہوگیا اور باغ والا کہنے
لگا کہ اب ہاتھ رکھو نہین تو میرا باغ ڈوب جائیگا اور وہ سو دانے لا کر حاضر کیا حضرت انکو تناول کئے اور ہمراہ جو لوگ تھے انکو
بھی کھلائے سب فراغت پائے بعد اُسکے سو دانے تو ویسے ہی رہ گئے روایت کئے ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے اُم مالک ایک عورت
تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بدلی مین گھی بھیجا کرتی اُسکے بچے سالن مانگین تو بدلی مین دیکھتی اُس مین گھی موجود ہوتا
بہت روز تک ویسا ہی نکلتا تھا ایکبار اُس مین کا تمام گھی نتھار لئی سو وہ سڑ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی فرمائے اگر
اسکو نہ نتھارتی تو کبھی وہ نہ سڑتا روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی نے ام اوس بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہی مین ایکبار بدلی مین
گھی ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی حضرت سب گھی لیکر تھوڑا اُسکے لئے چھوڑ دئیے اور اُس پر دعا پڑھکر پھونکے اور میرے یہان
بھیج دئیے دیکھی اُسمین گھی بھرا ہی سمجھی شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول نہ فرماکے پھیر دئیے مین روتی حضرت پاس گئی حضرت
فرمائے مین تو اُس مین کا گھی لے چکا پر اللہ تعالی برکت دیا ہی تو اسکو اب کھایا کر پھر مین اُسی گھی کو کھایا کرتی تھی عثمان
رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اُسی کو خرچ کرتی تھی احتیاج اور گھی لینے کی نہ ہوئی بعد علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے جنگون مین
وہ بدلی جاتی رہی روایت کئے ہین ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ
اپنی بکری کا مسکہ جمع کر کر اُسکو پگلائی اور بدلی مین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی حضرت گھی خالی کر لیکر
بدلی دے دئے مین اُسکو لاکر میخ سے لگایا بعد ام سلیم بدلی دیکھے تو بھر کر گھی ٹپک رہا ہی حضور مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حاضر ہوکر تعجب سے عرض کئے حضرت فرمائے تعجب کیا کرتے ہو تم خدا تعالی کے پیغمبر کو جیسا گھی بھیجے ویسا ہی
تمکو اللہ تعالی برکت بھیجا تم اسکو کھایا کرو اور لوگون کو بھی کھلاؤ ام سلیم اکر گھر مین اُس مین سے نکال نکال کر تمام اپنے دوستون
کو تقسیم کیا و باقی رہا اسکو دو مہینے تک کھاتے تھے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے
انصار کا کوئی شخص ایکبار اپنے گھر مین آیا دیکھا کہ انکی نہایت تنگی ہی جنگل مین جاکر دعا کیا یا اللہ ہمکو روٹی دے
پھر گھر مین آکر دیکھا طبق مین روٹیان بھر کے ہین اور چکی سے آٹا گر رہا ہی عورت سے پوچھا بولی اللہ تعالے

ہملو یہہ زرق بخت سے بھیجا جکی جھٹک کر آٹا چھار لئے بعد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر یہہ کیفیت عرض
کیا حضرت فرمائے اگر اسکو تم نہ چھارتے تو قیامت تک اُس مین سے آٹا نکلتا رہتا تھوڑا پانی بہت ہوا

اور پانی زمین سے نکلا سو معجزہ روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ
عنہما سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیع بیابان مین اُترے اور قضائے حاجت کر
کر وضو کے واسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نتھا جابر کو فرمائے فلانا انصاری میرے خاطر پانی رکھا کرتا ہی اس کے
پاس جاکر دیکھو مشک مین کچھہ ذرہ پانی بھی ہو تو لے آو مین جاکر دیکھا اسکی مشک مین پانی کا ایک قطرہ اتنا ہی اگر
اُنڈیلے تو مشک کی خشکی اسکو جذب کر لیگی مین حاضر ہوکر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس مشک کو منگواکر
اپنے دست مبارک مین پکڑے اور کچھہ آہستہ پڑھکر اسکو نچوڑنے لگے اور فرمائے کسی پاس بڑا کونڈا ہو تو لے آو لوگ کونڈا
حاضر کئے حضرت اپنا دست مبارک اُس مین رکھے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بولکر پانی میرے ہاتھہ پر ڈالو پھر پانی کا
فوارہ حضرت کی انگلیوں سے اُرنے لگا اور کونڈا بھر گیا فرمائے ای جابر لوگون کو کہہ دیو اگر پانی کی احتیاج ہو تو لیویں لوگ
پانی لینے اور مشکان بھرنے لگے پھر سب فراغت پائے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کونڈا وہین لبریز بھرا رہا اور روایت
کئے مین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حدیبیہ مین لوگون کو تشنگی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہوے حضرت کے روبرو ایک ڈولچہ
تھی اُس سے وضو کر کر پوچھے لوگ کیا واسطے جمع مین عرض کئے پینے اور وضو کرنے پانی نہین مگر یہی ڈولچی جو حضور مین ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اُس مین رکھے پانی جوش کھاکر چشمے کے مانند نکلنے لگا لوگ اُسکو پئے اور وضو بنائے جابر سے
پوچھے تم لوگ کتنے تھے کہے پندرہ سو آدمی تھے اگر ہم لاکھہ آدمی ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم نے
ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم لشکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت ہوئی سو یہہ نوبت ہوئی
آدمی اور گھوڑے اور اونٹ تشنگی سے مرجائیں یہہ حال دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھاگل منگوائے اُس مین پانی
کچھہ تھوڑا سا باقی تھا اور اپنے انگلیان اُس مین ڈالے انگلیون مین سے پانی کا چشمہ نکلنے لگا لوگ آپ پئے اور تمام جانورن
کو بھی پلائے آدمی تیس ہزار تھے اور اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی نتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسید بن حضیر کو پانی کے لئے روانہ کئے وہ صاحب جاکر ایک عورت کو حاضر کئے جس کے پاس پانی کی ایک چھاگل تھی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم دعا مانگ کر لوگون کو فرمائے اُس مین سے پانی لیو لوگ تمام پئے اور اپنے گھوڑے اونٹون کو پلائے اور

مشکان بھر لئے اور اس جنگل مین اتنے پر بھی پانی جوش سے ایک رہا تھا روایت کئے مین بخاری اور مسلم نے انس رضی
اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہان پانی نتھا بدقت کسی نے کٹورے مین تھوڑا پانی لایا پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اُس باسن مین رکھے انگلیون سے پانی اُبلنے لگا اور جو لوگ حاضر تھے تمام اُس
سے وضو کئے اور مین شمار کیا تو اسی شخص تھے جو اُس سے وضو کئے بیہقی کی روایت مین آیا ہے کہ یہہ معجزہ قبا مین
واقع ہوا روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے لوگ پانی نہین کر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک
شخص کو دیکر فرمائے کہ تم دونون پانی کہان ہے سو تلاش کر کر لاو یہہ صاحبان چلے جاتے راہ مین دیکھے ایک عورت اونٹ پر دو پکھال
ڈالکر پانی بھر لیجاتی ہے اسکو پوچھے پانی کہان ہے بولی مین کل کے روز اسوقت پانی بھر کر نکلی ہون اسکو لیکے تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس چل پوچھی کیا وہ جسکو لوگ صابی کہا کرتے ہین کہے ہو غرض اسکو حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی
کو کسی ظرف مین ڈلوا کر آپ اسمین کلی کئے اور فرمائے اس پانی کو بھی پکھال مین بھر دیو اور لوگون مین منادی کرو پانی کی
کی احتیاج جسکو ہو آکر لین لوگ آئے اور کوئی آپ پیا اور کوئی جانور کو پلایا بعد تمام اپنے ساتھ کے مشکان بھر لئے اور
وہ عورت کھڑے ہو کر دیکھہ رہی تھی کہ اپنے پانی کو کیا کرتے ہین غرض لوگ تمام فراغت پائے بعد دیکھی کہ اول سے اب زیادہ
پانی ہے بہت متعجب ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کو کچھہ توشہ دیو پھر خرما اور آٹا اور ستو بہت سا جمع کر کر اسکو دئیے
اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھہ تیرا پانی جس قدر تھا سو اتنا ہی ہے ہم لینے سے کچھہ تیرا نقصان نہوا لیکن اللہ
تعالی ہمکو پلایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو گئی اسکے لوگ پوچھے کیا تجھے آج دیر لگی بولی آج مین ایک عجب تماشا دیکھی دو شخص
آکر مجھے اُس فلانے پاس لیگئے مین گئی بعد پانی کا یہہ قصہ ہوا اور تمام گذرا سو بیان کئی اور بولی یا وہ آسمان و زمین کے درمیان کا بڑا ساحر
ہے یا مقرر اللہ کا رسول ہے القصہ صحابہ اسکی اطراف کے قبیلے والون کو غارت کرتے اور اسکے قبیلے کا قصد نہین کرتے وہ
عورت اپنے لوگون کو ایک روز بولی دیکھو وہ لوگ اس پانی لینے کا خاطر کر کر ہمارا تاخت و تاراج نہین کرتے مین ہم انکا
دین قبول کرنا بہتر ہے اسکی رہنمائی سے وہ تمام قبیلہ ایمان لایا روایت کئے ہین مسلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کئے سو ایکبار شب کو چلکر آخر شب اترے اور آرام کئے لوگ
بھی تمام سو گئے ہوشیار نہین ہوے مگر جب آفتاب کی گرمی بدن پر لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم متنبہ ہوے

پاس سے لیکر وضو کئے اور فرمائے اس مین کا پانی حفظ رکھو اسکا ایک شان ہوگا غرض وہان سے کوچ کئے اور دن چڑہا پانی
میسر نہ آیا لوگ کہنے لگے ہم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کاہی کو ہلاک ہوتے پانی پینے کا تورا
لاؤ اور میرے پاس سے میضاة لیکر پانی کٹورے مین ڈالے اور ابو قتادہ کو کہے تمام کو پلاؤ پھر تمام لوگ فراغت سے پئے اور
کوئی تشنہ نہ رہا روایت کئے ہین احمد و بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے
ایک روز صبح کو لشکر مین پانی نتھا سو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے کچھ تھوڑا پانی بھی ہو
تو لاؤ غرض کسی نے تھوڑا پانی ایک ظرف مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیان اس مین ڈالے پھر آپکے انگلیون بیچ
سے پانی کا جھرا نکلتا تھا بلال کو فرمائے لوگون مین منادی کر دیو اگر وضو کرین روایت کئے ہین ابو نعیم نے علی سلمی رضی
اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایکبار اگر قاحہ مین جسکو سقیا کہتے ہین اُترے وہان پانی نتھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگون کو بیابان کے اوپر اتے روانہ کئے اس عرصے مین ایک صاحب وہان لیتے تھے سو کنکرون کو اپنا انگلی سے
کھکوتے تھے دیکھے تو مٹی مین کچھ تراوت نمود ہوئی بھی تھوڑی مٹی سرکائے یکایک پانی کا جھرا نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع کئے حضرت تشریف لائے آپ بھی پئے اور تمام لوگون کو جو ساتھ تھے پلائے اور فرمائے سُقْیًا سَقَاکُمُوْھَا
اللہ تعالیٰ یعنی یہ پانی کا حصہ ہی جو تمکو اللہ تعالیٰ پلایا اور وہ چشمہ ہمیشہ جاری ہوا اور اس کا نام سقیا کر مشہور ہوا
روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم نے ابی لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر
مین تھے لوگ تشنگی کی شکایت حضرت پاس لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک گڑا کھودو اور اس گڑے پر ایک
کسنی بچھا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے کسی پاس پانی کچھ ہو تو بسم اللہ بول کر میرے ہاتھ پر ڈالے ایک
صاحب ڈولچی مین پانی تھوڑا تھا سو لاکر ڈالا مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کے درمیان سے پانی کے جھرے
نکلنے لگے اور لوگان اور جانوران تمام پانی پیکر سیراب ہوئے روایت کئے ہین ابن السکن نے ثمام بن نجیہ سعدی
سے کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک کنوان کھودے لیکن اسکا پانی نہایت
شور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھاگل مین پانی ڈالکر میرے حوالے کیا اور فرمائے اس پانی کو لیجا کر اس کنوے مین ڈال پھر
مین وہ پانی لیجا کر کنوین مین ڈالا پھر کنوین کا پانی نہایت شیرین ہوا اور وہ کنوا یمن مین ہی روایت کئے
ہین حارث بن ابی اسامہ اور بیہقی و ابو نعیم نے زیاد بن حارث صدائی سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

تھا سفر مین ایک روز صبح صادق طلوع ہونیکے وقت سواری پر سے اُتر کر قضاے حاجت سے فراغت پائے اور مجھسے پوچھے

وضو کو پانی ہے مین بولا تھوڑا پانی ہے وضو کو بس ہوگا حضرت فرمائے اسکو باسن مین ڈالکر لے آ مین اسکو باسن

مین ڈالکر حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس مین رکھے حضرت کے انگلو نمین سے پانی کا فوارہ

نکلنے لگا حضرت فرمائے لوگون مین منادی کر پانی ضرور ہو تو آکر لین تمام لوگ آکر اپنے مشکو نمین پانی بھر لئے بعد

مین عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جگہہ مین ایک کنوا ہے اسکا پانی برسات مین بہت ہوتا اور تابستان مین خشک

ہوجاتا ہماری قوم پانی رہنے کے وقت جمع ہوتے ہین جب خشک ہوتا ہے تو سب متفرق ہوکر جہان کہین پانی ہے جاتے

ہین اب ہم اسلام لائے اطراف کے لوگ ہمارے دشمن ہوئے آپ دعا کیجئے تا اسمین ہمیشہ پانی رہے اور ہمارا قبیلہ متفرق نہووے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کنکر منگواکر اپنے دست شریف مین لئے اور دعا پڑھکر پھونک دئے اور فرمائے انکو لیجاکر کنوے مین

بسم اللہ بولکر ایک ایک کنکر ڈال پھر ہم ویسا ہی ڈالے کنوا اس قدر گہرا ہوا کہ انتہا اسکا نہین لگتا تھا اور کبھی اسکا پانی

خشک نہوا روایت کئے ہین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے قبا مین ایک کنوا تھا ایک پکھال پانی اس سے سینچتے

تو پانی اسمین نہین رہتا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی ایک ڈولچی منگواکر وضو کئے یا اپنا لعاب شریف اس مین

ڈالے اور فرمائے اس پانی کو کنوین مین ڈالو پھر کبھی وہ کنوا خشک نہوا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایک روز ابو طالب چچا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذو المجاز مین تشنگی سے بیتاب ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انکے ہمراہ تھے التجا کئے حضرت اپنی ایڑی زمین

پر مارے زمین سے پانی جاری ہوا اور انھون نے پئے ان حدیثون کے سوا اور کئی بار پانی نکلا ہے چنانچہ سیاق غزوات کے بیان مین مذکور

ہوا دودھ بہت ہوا سو اور بیان بکری دودھ دینی سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہے اسکی جو اسکے سوا کوئی اللہ نہین مین بھوک سے اپنے جگر کو زمین سے لگاتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایکبار بہت بھوکا

تھا راستے پر جا بیٹھا ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے انسے قرآن کی آیت پوچھا شاید مجھے اپنے ساتھ لیجاکر کھانا کھلاوین لیکن آیت پڑھکر چلے گئے بعد عمر رضی

اللہ عنہ گذرے انسے بھی پوچھا وہ بھی آیت پڑھکر گئے بعد ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھکر تبسم کئے اور میرے دل کا مطلب

سمجھکر فرمائے میرے ساتھ آ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے مین تشریف لیگئے مین بھی جاکر اذن چاہا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح مین

دودھ ہے پوچھے یہہ کہان سے آیا گھر کے لوگ کہے فلانہ شخص ہدیہ بھیجا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای ابو ہریرہ اہل صفہ

کو بلاؤ چند مسلمان تھے محتاج کہ انکا کوئی نتھا اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے مہمان تھے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم پاس کچھ صدقہ آوے تو آپ اسکو نہین کھاتے انھین کو دیتے اور کہین سے ہدیہ اوے تو آپ بھی کھاتے انکو
بھی کھلاتے غرض انکو بلانے کا حکم کئے سو میرے جی کو اچھا نہ لگا اور مین بولا صفے والے آوین تو یہہ دودھ کہان [illegible]
ہوتا مجھے امید تھی کہ یہہ دودھ تمام مین پی جاؤن تا مجھے قوت آوے اب وہ لوگ آوین تو مجھی کو فرمائینگے انکو پھر پھر
تک پہنچا کیا صورت لیکن اللہ تعالی کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانے بن کچھ نہ تھی لاچار جاکر انکو بلوا لایا
سب جمع ہوئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای ابوہریرہ قدح لیکر لوگون کو پلا مین قدح ایک ایک
پاس لیجاتا تھا وہ فراغت سے پیکر سیر ہوتا اور قدح میرے حوالے کرتا جتنے لوگ جمع تھے تمام سیر ہوئے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک لیگیا حضرت قدح اپنے دست شریف مین لیکر میری طرف دیکھے اور تبسم کرکر فرمائے ای ابوہریرہ اب مین اور تو رہیا باقی
ہین مین عرض کیا درست فرمائے بیٹھ کر پی مین خوب سا پیا فرماتا اور بھی پی سو مین پیا فرماتا اور پی آخرمین عرض کیا یا رسول اللہ
قسم ہی اسکی جو آپکو رسول برحق کرکر بھیجا اب پینے جگہہ نہین تب حضرت قدح میرے پاس سے لیکر اللہ تعالی کا حمد بیان [illegible]
اللہ بولکر باقی جو رہا تھا آپ پیئے روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن السکن نے نافع بن حارث بن
کلدہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام مین اترے اور ہم چار سو آدمی کے قریب تھے وہان پانی نہتا لوگ
تشنگی کی شکایت کرنے لگے تب ایک بکری جنگل سے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑے ہوئی تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکا دودھ نچوڑکر تمام لوگون کو پلائے بعد مجھے فرمائے ای نافع اس بکری کو تو لے لیکن مین سمجھتا ہون
تو اسکو نہ رکھ سکیگا غرض مین میخ زمین مین گاڑکر اسکو مضبوط باندھا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کئے اور لوگ
بھی اپنے ٹھکانون مین سو گئے جب صبح تو دیکھے بکری کی رسی کھل گئی ہی اور بکری نہین مین جاکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے مین اول ہی کہہ دیا تھا کہ تم اسکو نہ رکھ سکوگے جس نے اسکو بھیجا وہی اسکو لیگیا
روایت کئے ہین طیالسی وغیرہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے مین لڑکا تھا کے مین عقبہ بن ابی معیط کے بکریان
چراتا سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کافرون کی اذیت سے نکل آئے اور مجھے فرمائے کچھ دودھ
ہمکو پلا دیگا مین بولا امین ہون غیر کا مال کیسا دیون حضرت فرمائے ایک بکری جسپر نر آج تو نہین کیا ہو تو لے آ مین ویسی
بکری لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کاس کو ہاتھ لگاکر دعا مانگے کاس مین دودھ
بھر آیا ابوبکر دیکھ کر ایک تھالا لائے حضرت اس مین دودھ نچوڑکر آپ بھی پیئے اور ابوبکر کو پلائے بعد مجھے بھی پلائے

اور کاسر کو بولے چرچا سو کاس چر گئی روایت کئے ہین بیہقی نے ابی العالیہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ
جمع تھے حضرت انکے واسطے کھانا منگوائے حضرت کے نون محل سے کچھہ نہ آیا بعد گھر مین ایک پالت بکری تھی اسکی کاسر
بر دست مبارک پھرائے کاسن بھر آئی کونڈا منگوا کر دودھ نچوڑے اور محلات مین ایک ایک کونڈا بھیجے بعد بھی
نچوڑ کر سب کو پلایا روایت کئے ہین احمد اور ... ابن سعد اور بیہقی نے لڑکی سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہما کے
کہی خباب جنگ کو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لا کر خبر لیا کرتے اور ہمارے یہان بکری تھی اسکو مین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پاس دودھ نچوڑنے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے یہان پاس کوئی برتن ہو تو لاؤ پھر مین آتا
گوندنے سو کونڈا لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دودھ نچوڑے سو وہ بھر گیا حضرت فرمائے تم بھی پیو اور اپنے ہمسایہ والون
کو بھی پلاؤ پھر مین ہر روز اس بکری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاتی وو ہین دودھ نچوڑتے بعد خباب آئے سو انہون
نچوڑے تو ویسا نہ ہوا اور سابق مین جس قدر دیا کرتی تھی اتنا ہی دئی میری والدہ کہی ہماری بکری کو تم بگاڑ دئے کہے
تم وہ کیا بولی ہر روز یہہ کونڈا بھر کے دودھ دیتی تھی تم نچوڑے سو کچھہ دودھ نہ نکلا خباب پوچھے روز کون دودھ نچوڑتے
تھے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خباب بولے واللہ وہ حضرت کے ہاتھ کی برکت تھی کیا مجھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر
کرتے ہو روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی قرصافہ سے رضی اللہ عنہ کہے میرے اسلام لانیکا سبب یہہ تھا مین یتیم ہوا میری والدہ
اور خالہ مجھے پرورش کرتے اور مین بکریان چراتا خالہ بولتی تو محمد پاس مت جا تجھے گمراہ کریگا مین انکی بات نہ مانکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور حضرت کا سخن سنا کرتا اور شام کو بکریان ہانک کر گھر کو لے آتا چارہ نہ ہونیکے باعث
بکریان دودھ نہین دیتے گھر مین پوچھتے بکریان کیا واسطے دودھ نہین دیتین مین کہتا مجھے معلوم نہین غرض ایک روز مین
جا کر اسلام لایا اور بکریان کا احوال عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ بکریان میرے پاس لے آ پھر مین بکریان سب حضرت پاس
لیگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کاسون پر اور پیٹھہ پر اپنا دست مبارک پھیرے اور دعا کئے بکریان فربہ ہو گئے اور کاسن دودھ
سے بھر گئے مین گھر کو لیگیا خالہ دیکھہ کر بولی ہان ایسا چرانا مین یہہ قصہ جو گذرا سو بولا پھر میری خالہ اور والدہ دونون
ایمان لائے روایت کئے ہین مسلم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہے مین اور میرے دو آشنا تھے
نہایت فاقہ کشی مین قریب تھا کہ سماعت و بصارت جاتی رہین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے
حضرت ہمکو تین بکریان دیکر فرمائے تم انکا دودھ پیا کرو پھر ہم انکا دودھ نچوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

واسطے ایک حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر سلام ایسا کرتے ہوشیار ہو شخص
سنتا اور سوتا سو شخص ہوشیار نہوتا اور وہ دودھ پیا کرتے غرض ایک روز شیطان میرے دل میں ڈالا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو انصار کے یہاں سے تحفے آیا کرتے ہیں واس دودھ کی احتیاج نہیں وہ بھی پیجا پھر میں
اسکو لیکر پیگیا بعد مجھے بہت ندامت ہوئی میں اپنے تئیں کہنے لگا تو یہہ کیا حرکت کیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لا یگے اور دودھ نہیں سو دیکھ کر تجھے بد دعا کرینگے اور تو ہلاک ہوگا اسی گفت گو میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑھنا تھا سو ادا کئے بعد دیکھے دودھ نہیں سو ہم تان ... میں
سمجھا کہ اب بد دعا کرتے ہیں اور میں ہلاک ہوتا ہوں اور فرمایا یا اللہ مجھے جو کھلاوے تو اسکو کھلا اور جو پلاوے تو اسکو پلا
یہہ سنکر میں اٹھا اور چھری لیکر چلا تا ان بکریوں سے ایک اچھی بکری ذبح کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤں دیکھا
تو سب بکریوں کے تھن کے تھن بھرے ہیں پاس لیکر دودھ اتنا نچوڑا کہ کف اوپر آیا پھر حضرت کو لا کر پلایا روایت کئے
بیہقی نے بنی قیس کے ایک شخص سے کہا ایکبار ہمارے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے یہاں ایک اونٹنی تھی بہت شریر لوگ
اسکے نزدیک نہیں جاتے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گئے اور اپنا دست شریف اسکے تھن کو لگایا تھن میں دودھ
اترا اسکو پھار کر پیئے روایت کئے ہیں ابن سعد نے سالم ابن ابی الجعد سے کہے دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کام واسطے
روانہ کئے وہ عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو کھانے کچھ نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک چھگل لاؤ اور اس میں پانی
ڈالو پھر چھگل میں پانی بھر کر اسکا منہہ بند کئے اور فرمائے اسکو لیکر فلانے مقام پر جاؤ اللہ تعالی تمکو کھانا دیگا غرض وہ
دونوں شخص اس مقام پر پہنچ کر چھگل کھولے تو اسمیں دودھ و مسکہ ہی وہ دونوں اسکو کھائے حضرت کی
دعا سے بھوک پیاس کی سو معجزہ روایت کئے ہیں بیہقی و ابو نعیم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو کھڑے ہوئے حضرت انکے چہرے طرف نظر کئے بھوک سے چہرا زرد ہو گیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھ کر فرمائے اَللّٰهُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَةِ وَرَافِعَ الْوَضِيعَةِ اِرْفَعْ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ عمران کہتے ہیں پھر میں بی بی کے چہرے پر دیکھا تو چہرے سے زردی دفع ہوئی پھر بعد میں بی بی سے ملکر پوچھا
تو فرمائے ای عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوک نہ لگی روایت کئے ہیں قاسم بن ثابت نے مسور بن مخرمہ سے کہے حنش بن عقیل کے تئیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سا تو کھلائیے سو انکو بھوک پیاس نہ لگی جمادات اور حیوانات سخن کئے سو معجزہ
روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکے
تھے راہ مین ایک یہودیہ طبق سر پر لیکے آئی اُس مین گوشت بکرے کا بھونا ہوا تھا اور عرض کی یا محمد مین خدا سے نذر
کی تھی کہ اگر تم جنگ سے بچکر آوینگے تو یہہ بکری بھونکے کھلاونگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالیٰ گوشت کو گویا کیا سو
پکار اُٹھا کہ یا رسول اللہ آپ تناول نہ فرمائیے کہ اُس نے زہر ملائی ہے روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ
جابر رضی اللہ عنہ سے کہے غزوۂ ذات الرقاع سے جب ہم پھرے یک بیک اونٹ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا
حضرت فرمائے یہہ اونٹ اپنے صاحب کی شکایت کرتا ہے کہ سالہا اپنے سے محنت لیا اب کاٹنے کا ارادہ رکھا ہے اور جابر کو
فرمائے تم جاکر اُس کے صاحب کو بلواؤ جابر کہے وہ کون ہے سو مین نہین جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاو وہ اپنے
صاحب کو بتاویگا پھر اونٹ میرے روبرو جلد چلنے لگا اور اپنے صاحب پاس لیجا کے کھڑے ہوا مین اسکو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لایا حضرت پوچھے اس اونٹ کا کیا قصہ ہے اس نے بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال کی ہوئی اب ہم اسکو نحر کرنا
چاہے حضرت فرمائے اسکو بیچو مین خرید کرتا ہون مالک عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو دیتا ہون حضرت فرمائے
ایسا ہی تو تم اسکی اجل آنے تک خبر لیا کرو روایت کئے ہین خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلتے تھے
ایک ناگ سیاہ رنگ آیا اور اپنا سر حضرت کے کان پاس رکھ کے کچھ بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اسکے کان پاس
رکھ کر کچھ فرمائے بعد ایسا غیب ہوے گویا زمین نگل گئی مین عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اُس سے بہت اندیشہ ہوا کہ آپکو ایذا کچھ
پہنچا یا ہی حضرت فرمائے وہ جنون کے یہان سے ایلچی آیا تھا ایک سورہ بھول گئے سو پوچھنے بھیجے تھے پھر مین اسکو یاد
دلوایا روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین اسلام
لایا ہون آپ کچھ معجزہ بتلاو تا یقین مجھے زیادہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہے سو کہہ بولا اس درخت کو آپ
بلوانا حضرت فرمائے تو جاکر اسکو بلا اعرابی اس درخت پاس جاکر کہا تیرے تئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہین
درخت سیدھے اور بائین طرف ہلکے اُکھڑا اور حضرت پاس آکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اعرابی بولا آپ
اسکو حکم کرنا اپنے مکان پر جاوے حضرت اس درخت کو کہے اب تو اپنے مکان پر جا وہ درخت پھر اپنے مکان پر گیا روایت کئے ہین
طبرانی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین تشریف لیجاتے تھے پیچھے سے آواز آیا یا رسول اللہ حضرت

پھر کر دیکھے تو کوئی نہین مگر ایک ہرن بندھی ہی حضرت کو دیکھکر عرض لگی یا رسول اللہ یہان تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکے پاس جا کر بولے کیا کہتی ہی ہرن فصیح زبان سے عرض کی یا رسول اللہ اس پہاڑ مین میرے دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑئے تو مین انکو
دودھ پلا کر آتی ہون حضرت فرمائے اگر تو نہ آوے تو کیا کرنا وہ عرض کی اگر مین نہ آوے تو اللہ تعالی مجھے عشار کا
عذاب دیوے حضرت اسکو چھوڑ دئے وہ اپنے بچون کو دودھ پلا کر پھر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باندھتے تھے کہ
اتنے مین ہرن کو باندھ رکھا تھا سو اعرابی ہشیار ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو کچھ حاجت ہی حضرت صلعم فرمائے ہان اسکو چھوڑ دے
اعرابی ہرن کو چھوڑ دیا ہرن اترتے اور کہنے لگی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ روایت کئے
ہین احمد اور ابن سعد اور بزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک چرویہ حرۃ پاس بکرون
کو چراتا تھا سو لانڈگا ایک بکری کو پکڑا چرویہ چاہا کہ اسکے منہہ سے چھڑاوے لانڈگا بولا اللہ تعالی مجھے دیا سو رزق
کو تو کیا واسطے چھڑاتا ہی چرویہ بولا تعجب لانڈگا باتان کرتا ہی لانڈگا بولا اس سے زیادہ تعجب ہی کہ رسول اللہ دو حرتون
کے بیچ لوگون کو گذرے قصون کی اور ہونہار خبرون کی خبر دیتے ہین اور تم ایمان نہین لاتے یہہ سنکر چرویہ مدینے کو آیا اور
ایمان لایا اور اپنے پر بیتا سو قصہ بیان کیا روایت کئے ہین ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیبر کی غنیمت جو ہاتھ لگی اس
مین ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہی
بولا یزید بن شہاب ہی بولا میرے اجداد مین ساٹھ دراز گوش ہوے ان تمام پر انبیا ہی سوار ہوتے تھے اصحاب میرے جد کی نسل مین
میرے سوا کوئی باقی نہین اور انبیا مین آپکے سوائے کوئی نہین مجھے آرزو تھی کہ آپ مجھ پر سوار ہونا سو مین ایک یہودی کے
یہان تھا اسکو عمدا گراتا تھا اور وہ مجھے چار اپیٹ بھرکے نہین دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو اپنی سواری خاص مین رکھے اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہی غرض وہ حضرت کی سواری مین تھا حضرت
کے تئین کسی کو بلوانا منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جا کر اس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا جب وہ نکلے تو
اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیجاتا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش غم سے جا کر ابو الہیثم بن التیہان کے
کنوین مین پڑا اور اسمین موا روایت کئے ہین طبرانی وغیرہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون مین تشریف رکھے تھے ایک اعرابی گھوڑپھوڑ لایا اور بولا لات و عزی کی قسم مین تم پر ایمان نہ لاونگا جب تک یہہ جانور
ایمان نہ لاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے گھوڑپھوڑ اس نے زبان فصیح سے بولا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

یا رسول رب العالمین فرمائے تو کسکی بندگی کرتا ہے بولا اسکی بندگی کرتا ہون کہ آسمان پر اسکا عرش ہے اور زمین
پر اسکی سلطنت اور دریا مین اسکی راہ اور جنت مین اسکی رحمت اور دوزخ مین اسکا عذاب بعد فرمائے مین کون ہون
بولا رسول رب العالمین اور خاتم النبیین جسنے آپکی تصدیق کیا تو فلح پایا اور جو کوئی تکذیب کیا تو ہلاک ہوا یہہ
سنکر اعرابی ایمان لایا روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور حضرت تنہا تھے سو مین آکر حضرت پاس بیٹھا بعد ابو بکر آئے بعد عمر بعد
عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سات کنکر تھے انکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئے وہ کنکر انکے ہاتھ مین تسبیح
کرنے لگے شہد کی مکھیان کے آواز کی سا آتا تھا بعد زمین پر انکو رکھے تو وہ آواز بند ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو
اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح کئے بعد رکھے تو چپ ہوئے پھر انکو عثمان رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ مین دئے انکے پاس بھی آواز آیا بعد رکھ دئے انس کی روایت مین آیا ہے پھر بعد ان کنکرون کو دوسرے لوگون کے
ہاتھ مین دئے تو آواز نہ آیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے حضر موت سے چند لوگ آئے
اشعث بن قیس بھی انھین مین تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل مین کچھ گانٹھے ہین آپ نبی ہو تو بیان کرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کاہن سے پوچھتے ہین کاہن اور کہانت دوزخ مین ہین پھر انھون کہے آپ کیا چیز
کر کر ہم کیسا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی مین کنکر اٹھا کر فرمائے یہہ کنکر گواہی دیتے ہین سو کنکر دست شریف مین تسبیح کرنے
لگے اور وہ لوگ ایمان لائے روایت کئے ہین ابو الشیخ کتاب العظمۃ مین انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ثرید لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کھانا تسبیح کرتا ہے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ کیا آپ آواز سنتے ہین
فرمائے ہان بعد فرمائے اس پاس کو فلانے پاس لیجاؤ انھون بھی آواز سنے بعد کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے وہان
سے کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہان لے آؤ ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہہ تمام لوگون پاس
لیجاوین تو بہتر ہے حضرت فرمائے اگر کسی کے پاس آواز نہ کرین تو کہینگے کہ اس سے کچھ گناہ صادر ہوئی ہے جو اس پاس
آواز نہ آیا اور وہ طرف اپنے پاس منگوائے روایت کئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی مین
[illegible] کا ایک تنہ تھا اس پاس کھڑے رہکر حضرت خطبہ پڑھا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اس پر کھڑے ہوئے تو وہ تنہ
رونے لگا بچے روتے سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر کر اسکو اپنے گلے سے لگائے وہ سسکتا تھا چپ رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمانے اسکے پاس ذکر الٰہی جو موقوف ہوا اسکے فراق پر وہ ۔ رو یا دارمی کی روایت مین ایا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لیجا کر اپنا دست مبارک اُس پر رکھہ اور فرمائے اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھا ہون سا تو ہی جیسا تھا ویسا ہی رہے اور نہین تو تجھے بہشت مین بو دونگا وہان کے نہرون کا پانی پیکر تو اُگیگا بار آور ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے دوستان تیرے پھلون کو کھاینگے پھر وہ بہشت مین رہنا اختیار کیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ابی اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے تمسے کچھہ کام ہی سبا تم اور تمہارے بچے کہین مت جاو غرض علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے گہر کو تشریف لیگئے اور اپنی چادر عباس پر اور انکے اولاد پر ڈھاکر فرمائے ای رب انہون میرے چچا ہین اور یہہ سب میرے اہل بیت ہین انکو تو آتش سے چھپا جیسا مین چادر سے چھپایا سو انکے دیوار اور دروازے سے آواز آیا آمین آمین آمین روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا آپ ایمان لانے کے قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے فرمائے قریش اور انکے غیر سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور مین جاہلیت مین ایک روز درخت کے نیچے بیٹھا تھا ڈالی یکایک جھک کر میرے سر پر آئی مین تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر وہ ڈالی سے آواز آیا فلانے روز نبی نکلیگا تو تو اُس کے پاس سب سے زیادہ سعادت حاصل کیجیو

جمادات و حیوانات کا اطاعت کی سو معجزہ

روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین ہم ایک وسیع بیابان مین اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت واسطے تشریف لیگئے ستر واسطے کچھہ نملا دیکھے بیابان کے آخر دو درخت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت پاس جا کر اسکی ڈالی کھینچ لے و فرمائے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اونٹ کی مہار کھینچے تو جیسا چلتا ہی درخت ویسا چلا اسکو دوسرے درخت پاس لا کر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالیٰ کے اذن سے مل جاو وہ دونون درخت باہم ہوئے پیوست حضرت انکے آڑ بیٹھکر قضاء حاجت سے فراغت پائے جب وہان سے نکلے پھر وہ دونون جدا ہو کر اپنی حالت اصلی پر آئے روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے غزوہ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبد اللہ دیکھہ قضاء حاجت کرنے کہین گوشے کی جگہہ ہی سو مین دیکھہ کر عرض کیا ایک درخت ہی فرمائے اور بھی کچھہ ہی کہا دیکھہ مین عرض کیا تھوڑے فاصلے پر اور ایک درخت ہی فرمائے اُن دونون درخت کو جا کر بول رسول اللہ کہتا ہی تم دونون ملجاو پھر مین بھر دیکھتے ہی

دونون درخت اپنے جگہہ سے جدا ہوکے اور باہم یکدیگر پیوست ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی آڑ بیٹھکر قضاء حاجت سے
فراغت پائے بعد وہ درخت اپنے مقام پر پھر آگئے روایت کئے ہین امام احمد وغیرہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول ہین سو مین کیون
سمجھون حضرت فرمائے یہہ درخت پر سے خرمے کا خوشہ مین بلوائے سے آوے تو تو مجھے رسول اللہ ہون کر کر سمجھیگا بولا
البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشے کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہوکر حضرت پاس آیا حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا اعرابی
بولا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہین ابو یعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب ایک جا مین اترے حضرت مجھے فرمائے آڑ کے واسطے
درخت یا پتھر ہو تو دیکھو مین عرض کیا متفرق چند درخت خرمے کے اور پتھرون کی کچھہ ڈھگاری حضرت فرمائے
انکو جا کر کہو رسول اللہ فرماتے ہین مین قضاء حاجت واسطے آتا ہون تم باہم ملجاؤ اور پتھرون کو بھی ایسا ہی بولا
مین جا کر انکو کہا درخت اپنی جگہہ سے اکھڑ کر باہم چسپیدہ ہوے اور پتھر بھی مل گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لیجا کر
قضاء حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو کہہ اپنے مقام پر جاوین مین جا کر پیغام دیا تمام اپنے مقامون پر گئے
روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر سوار ہوے حضرت
کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاون سے اسکو مار کر فرمائے
ثابت رہہ تیرے پر نبی ہے اور صدیق اور دو شہید روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار
جنگ سے فراغت پا کر آتے تھے میرا اونٹ چلنے سے رہہ گیا مین لاچار ہوا اتنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور میرا حال سنکر دست مبارک مین لکڑی تھی سو اس سے اونٹ کو مارے اور مجھے فرمائے اب سوار ہو سوا ایسا جلد
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی بڑھنے جاتا پھر مین اسکو تھامنے لگا روایت کئے ہین بیہقی نے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے خیبر مین ایک چرواہا بکریان چراتا تھا اسکو بکرے وہ مسلمان ہوا اور عرض کیا یہہ
بکریان لوگون کی امانت ہین اسکو مین پہنچانا ضرور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کنکر ایک مشت لیکر اس بکریون
کے منہہ پر مار اپنے مالکون کے پاس چلی جاوینگے اس نے ایک مشت کنکر لیکر بکریون کے منہہ پر مارا بکریان بھاگ کر اپنے
مالکون کے یہان چلے گئے روایت کئے ہین بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے بنی سلمہ مین کسی کا اونٹ

بانی باندھتا تھا سو بھر کچھ گیا لوگون پر حملے کرنے لگا لاچار ہو کر خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیے
حضرت باغ کے دروازے پر تشریف لیگئے لوگ عرض کرنے لگے کہ آپ اندر تشریف نہ لیجائیے آپ پر چوٹ کریگا حضرت فرمائے
چلو کچھ اندیشہ نہین سو اونٹ حضرت کو بمجرد دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو سجدہ کیا حضرت فرمائے تمھارے
اونٹ کو پکڑ لیو اور اسکو مہار ڈالو ایک روایت مین یا ہی حضرت اسکے مالک کو بلوا کر فرمائے تو چارا نہین ڈالتا کر کے اونٹ
شکایت کرتا ہی تو تاکید کیے چارا برابر دیا کرو روایت کئے مین ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ مین تشریف فرمائے وہان دو اونٹ پکارتے اور لوگون پر حملہ کرتے تھے سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی گردنون کو زمین پر رکھ دئیے روایت کئے مین ابن حبان کتاب الصحابہ مین اور
طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے مین نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میرے سانڈنی مانندی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو زجر کیے پھر تمام پر ترگئی روایت کیے مین ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
کسی انصار کے باغ مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور چند انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ مین بکریان چرتے
تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم آپکو سجدہ کرنا احق ہی حضرت فرمائے
میری امت کو روا نہین کوئی کسی کو سجدہ کرے اگر سجدہ کرنا روا ہوتا تو مین حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے
روایت کیے مین ابو نعیم اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین بیٹھے
تھے لانڈگا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ درندون کا پیغام لایا ہی کہ تم اگر سالانہ
کچھہ مقرر کرین تو تمھارے جانورون کے متعرض نہون نہین تو تمھارے جانور پکڑا کر لیگے اور اسکو جانورون کی احتیاط کرنا ضرور
ہوگا لوگ پوچھے کس قدر مقرر کرنا فرمائے ہر ایک مین سے سال کو ایک بکری لوگ عرض کیے ہم راضی نہین حضرت اسکو اشارے سے فرمائے
تمکو سالانہ مقرر کرنے کی مرضی نہین تمکو جب قابو پڑے تو لیا کرو پھر وہ لانڈگا چھپتا گیا روایت کیے مین بیہقی نے جعیل
رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو گیا میری سواری مین گھوڑا تھا سست نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو کوڑا مارا اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے مین برکت دے پھر وہ گھوڑا تمام سے جلد ہوا یہان تک مین اسکو سنبھال نہ سکتا
ہوا روایت کیے مین بخاری و مسلم انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مدینے مین دشمن آیا کر کر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھہ پر سوار ہوئے اور وہ غل جدھر مچا تھا ادھر جا کر آئے اور لوگون کو فرمائے کچھہ نہین تم اندیشہ

ذکر واور فرمائیے یہ گھوڑا دریا کی سی تھا وہ گھوڑا نہایت سست تھا سو پھر ایسا جلد ہوا کہ اس پر کوئی گھوڑا بڑھ نہیں
سکتا تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے کہ ایک وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے تشریف
فرما ہوئے اور دوپہر کو انکے یہاں آرام فرما کر ٹھنڈے وقت نکلنا چاہے سعد اپنے دراز گوش پر زین باندھ کے حاضر کئے وہ دراز گوش
نہایت سست تھا سو حضرت سوار ہوتے ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابویعلی اور بزار اور ابن
مندہ اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے میں جہاز پر سوار تھا
جہاز پھوٹ گیا میرے ہاتھ ایک تختہ لگا سو اس پر بیٹھ کے ساحل کو پہنچا دیکھا وہاں کوئی میں باگ ہی مجھے دیکھ کر میری
طرف چلا یا میں اسکو بولا ای ابوالحارث میں سفینہ ہوں مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باگ سر جھکا کر دم ہلاتا
میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرے ساتھ چل کر راہ پر مجھے چھوڑا اور جاتے وقت کچھ باریک آواز نکالا میں سمجھا کہ وہ میرے
سے رخصت مانگا اعیان متغیر ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہیں بخاری نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے کہے جنگ خندق میں ہم خندق کھودتے سو موقع میں پتھر سخت آیا کہ اس پر کسی کا کام نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتر کر آپ پھاوڑا مارے بالو کے سا پھوٹ گیا روایت کئے ہیں بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی
تلوار بدر کے جنگ میں ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئیے سو وہ بہتر براق تلوار ہوئی فتح
ہونے تک اس سے جنگ کئے پھر عکاشہ مرنے تک اپنے پاس وہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہیں عبدالرزاق نے کہ عبد
اللہ بن جحش کی تلوار احد کے روز ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئیے سو وہ انکے ہاتھ میں
تلوار ہو گئی روایت کئے ہیں زبیر بن بکار نے کہ ذی قرد کے غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چشمے پر پہنچے
لوگ عرض کئے یا رسول اللہ اس چشمے کا نام بیسان ہے لیکن پانی اسکا کھارا ہے حضرت فرمائے ایسا نہیں بلکہ اسکا نام نعمان
ہے اور وہ شیرین ہے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا نام بدل دئیے اور اللہ تعالی اس پانی کو بدل دیا سو نہایت شیرین
ہوا بعد اسکو طلحہ رضی اللہ عنہ خرید کر لوگوں کے لئے وقف کئے روایت کئے ہیں بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ڈھال لائے اسپر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ اس پر اپنا دست مبارک پھیرائے
سو وہ تصویر جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی برکت کا معجزہ روایت
کئے ہیں بخاری نے تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ نے کہ بشر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر کے منہ پر دست شریف پھیرا اور دعا دیے پھر انکے منہ پر وہ جگہہ روشن تھا اور یہ
بیمار پڑے بشیر یا تھے پھر تو وہ تمام صحت پایا روایت کئے ہیں ابن سعد کہ خزیمہ بن ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے منہ پر اپنا دست شریف پھرائے پھر وہ موضع انکے منہ پر روشن تھا روایت
کئے ہیں ابن سعد اور ابن مندہ اور بغوی و بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک
روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور میں بچون کے ساتھ تھا مجھے پوچھے تو کون ہی میں عرض کیا سائب
ہون یزید کا فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ پھرائے اور فرمائے بارک اللہ بعد سائب بوڑھے ہوئے اور
انکا سر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے سو جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہیں بخاری
اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو آئے سو وقت میں دو ہفتون
کا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت میرے سر پر ہاتھ رکھے اور دعا دیے پھر بعد بوڑھے ہوئے تو انکا تمام
سر سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہیں ابن عساکر بشر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ
سے کہے میرے والد احد کے جنگ میں شہید ہوئے تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا واسطے روتا ہی کیا
تو خوش نہیں اس سے کہ باپ تیرا میں ہون اور ماں تیری عائشہ ہی اور میرے سر پر ہاتھ رکھے انھون بوڑھے ہوئے بعد تمام سر
سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان میں لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب مبارک
ڈالے سو انکی لکنت جاتی رہی اور انسے پوچھے تیرا نام کیا ہی کہا بحیر فرمائے نہین تیرا نام بشیر ہی روایت کئے ہیں بغوی اور
بیہقی نے عمرو بن ثعلب جہنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست
مبارک لگا سو جگہہ کے بال سفید نہین ہوئے تھے روایت کئے ہیں ترمذی و بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم میرے سر پر اور منہ پر ہاتھ رکھکر فرمائے اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی داڑھی میں
سفیدی نہ آئی اور منہ پر جھلریان نہین پڑی روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی العلا سے کہے قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے
منہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے تھے سو انکا منہ اتنا چکنا تھا گویا تیل لگائے ہیں میں انکی عیادت
کو ایک بار گیا تھا کسی نے راستے سے گذرا تو اسکا عکس قتادہ کے چہرے میں نمایان ہوا روایت کئے ہیں ابن شاہین
نے خزیمہ بن عاصم عکلی سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہ پر ہاتھ پھرائے سو مرتے تک انکا

منہ تازہ تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے اپنے طبقات میں کہ حنظلہ بن یزید بن عدی کے سر میں بال نہ تھے سو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھیر آئے تو انکے سر میں بال نکلے روایت کئے ہیں مدائنی نے کہ اُسید بن ابی ایاس کے
منہ پر اور سینے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھیرائے سو انکا منہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی میں جاوے
تو مکان روشن ہوا کرتا حیوان روشن ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی
عیسی بن جبر رضی اللہ عنہ سے کہے میں بنی حارثہ میں رہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر وہان جاتا
سو ایک شب نہایت تاریک تھی اور مینہ برستا تھا میں نکلا میرے ہاتھ میں عصا تھا سو روشن ہو گیا اسی کی روشنائی
میں اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہیں بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے
جب وہان سے رخصت ہوئے تو شب تاریک تھی سو انکے روبرو دو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسکی روشنی میں چلے جب دونون
جدا ہوئے روشنی بھی جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت میں ان صاحبان
کا نام عباد بن بشر اور اسید بن حضیر کر آیا ہی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب ابی بکر
رضی اللہ عنہ کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ باتان کرتے تھے جب وہان سے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی سا-
ہوے شب تاریک تھی سو دونون صاحبون کے ہاتھ میں کے عصے روشن ہوئے اسی روشنائی میں اپنے گھرون کو پہنچے روایت
کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور بیہقی اور ابو نعیم نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر
میں تھے ایک شب تمام لوگ متفرق ہو گئے شب نہایت تاریک تھی سو میری انگلیان روشن ہوئے یہان تک میرے پاس تمام لوگ جمع ہوئے
روایت کئے ہیں ابو نعیم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب مینہ برستا تھا اور نہایت تاریکی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز
واسطے نکلے تب ایک نور کا چمکات ہوا بعد قتادہ بن نعمان کو دیکھ کر فرمایا تم نماز سے فراغت پا کر جاوے وقت مجھے اطلاع کرو پھر وے
اطلاع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو ضرب کی چھڑی دیکر فرمایا تم اسکو ہمراہ لیجاؤ اسکی روشنائی آگے دس ہاتھ پیچھے دس ہاتھ رہیگی پھر
انھون گئے تو ویسا ہی روشن ہوا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک
شب حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب دونون صاحبزادے جانا چاہے بجلی کی سی ایک
روشنائی ہوئی اور دونون صاحبزادے اپنی والدہ کے یہان گئے تک وہ نہین باقی رہی روایت کئے ہین ابن سعد نے
حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کی راہ میں منافقون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو گھاٹے پر بھڑکایا اس پر کا اسباب

گر گیا وہ وقت شب کا تھا سو میرے چابک کی انگلیاں روشن ہوئین تب تمام اسباب گرا ہوا اسی روشنائی مین اٹھایا یہانتک کہ گذرا

اور بھی حضرتکی دعائین مقبول ہوئے ہین — معجزہ — روایت کئے ہین بیہقی نے کہ طفیل ابن عمرو دوسی
ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ مجھے کچھ نشان ہو تو مین قوم کو ایمان
کی دعوت کرتا ہون حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اسکو کچھ نشان دے سو انکی پیشانی پر چراغ کی سا ایک نور چمکنے لگا طفیل نے کہے
یا اللہ یہہ نور پیشانی پر نہو تو بہتر ہی کیا واسطے کفار بولینگے اسکو پیشانی پر داغ دئے ہین پھر وہ نور انکے کوڑے پر قندیل کی سا
روشن ہوا اور طفیل اپنی قوم کو جا کر دعوت کئے انکی قوم نہ مانی پھر آکر عرض کئے یا رسول اللہ دوس کی قوم میری بات نہ
مانی آپ انپر بد دعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ دوس کو نیک راہ بتا اور طفیل کو فرمائے اب جاؤ اور دوس کو ایمان کی دعوت
کرو پھر طفیل جا کر دعوت کئے تو اسی گھر والے ایمان لائے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب کا لڑکا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی جناب مین بیہودہ بیان کرتا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کئے اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْباً مِنْ
کِلَابِکَ یعنی یا اللہ اسپر تیرے درندون سے ایک درندے کو مسلط کر جب ان تجارت کو شام طرف نکلا تو ابو لہب لوگون
کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہی محمد کی بد دعا کا پھر راہ مین اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت کپڑے
اوڑھا کر چھپاتے غرض ایک منزل مین باگ آکر لوگون کو سونگنے لگا اور اسکے پاس جا کر پھاڑ ڈالا روایت کئے ہین بخاری
اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ قریش اسلام لانے مین تاخیر کئے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ
عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ یعنی یا اللہ مجھے اعانت کر ان پر سات برس یوسف کے سات برس کی سی پھر ایسا قحط
ہوا کہ قریش مردار کھانے لگے آنکھ اٹھا کر دیکھے تو دھوان دستا قریش عاجز ہو کر عرض کئے اگر یہہ عذاب اٹھ جاوے تو ہم ایمان لاوینگے
جب قحط گیا پھر اپنے کفر پر قایم ہوئے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنی
جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین سو یہہ بدلا جنگ بدر مین لیا روایت کئے ہین عبد الرزاق نے کہ ایک
یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کا دودھ نچوڑا حضرت اسکو دعا دئے کہ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ یعنی یا اللہ اسکو جمال
دے سو اسکی داڑھی سفید تھی سو سیاہ ہو گئی اور نوّد برس کا ہوا پر بوڑھا نہین دستا تھا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو
سعد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو نکلے وقت دعا کئے کہ یا اللہ
مسلمان برہنہ ہین انکو لباس دے بھوکے ہین انکو سیر کر سو بدر کا فتح ہوا آدمی کو ایک اونٹ دو اونٹ کا بوجا غنیمت ملا

لباس پہنے سیر ہوئے روایت کئے ہیں واقدی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز فرمائے یا اللہ نوفل
بن خویلد کو تو کافی ہو بعد اس کا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ میں اسکو قتل کیا رسول
اللہ صلی علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا کا شکر میری بد دعا اسکے حق میں مقبول کیا روایت کئے ہیں عبد الرزاق نے
مقسم رضی اللہ عنہ سے کہے احد کے جنگ میں عتبہ بن ابی وقاص نے مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان شریف توڑا
سو حضرت اسکے حق میں فرمائے یا اللہ اس پر سال گذرنے کے قبل کفر پر مار پھر برس کے اندر وہ کفر پر مرا روایت کئے ہیں
واقدی و بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک روز میں بکری کا مول چکاتا تھا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معاملے میں برکت دے اُس روز سے میں جب کچھ بیچتا ہوں یا خرید کرتا ہوں
تو مجھے نفع ملتا ہی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے جریر رضی اللہ عنہ سے کہے میں گھوڑے پر بیٹھ نہیں سکتا تھا سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر ایسا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے
سینے پر اتھا اور حضرت فرمائے یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو راہ نما بنا پھر میں گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت
کئے ہیں ابن عدی و بیہقی اور ابو نعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز میں صبح کی اذان دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے دیکھے مسجد میں لوگ جمع نہیں میرے سے پوچھے لوگ کہاں ہیں وہ ایام سرد کے تھے سو میں عرض کیا ٹھنڈ کے لئے
نہیں آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی ٹھنڈ دور کر پھر میں دیکھا لوگ حرارت سے پنکھا کرنے لگے روایت کئے ہیں امام احمد حنظلہ
بن حذیم سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر دست شریف پھرا کر فرمائے بورک فیک یعنی تیرے میں برکت
ہووے سو اُن پاس کاس سوجی ہوی بکری وغیرہ اور مشہ یا ورم والا آدمی آوے تو اُس پر ہاتھ پھیرتے پھر وہ درست ہوتا روایت
کئے ہیں حاکم اور ترمذی نے قیس بن سعد سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سعد کے حق میں دعا کئے یا اللہ سعد جب دعا مانگے
تو اسکو تو قبول کر پھر سعد جو دعا مانگے تو وہ مستجاب ہوتی تھی روایت کئے ہیں ابن مندہ اور ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ
سلولی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئیے کہ یا اللہ اسکی اولاد میں برکت دے پھر انکو اسی فرزند ہوئے روایت
کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو نابغہ جعدی نے اپنے اشعار پڑھے سو حضرت فرمائے تو خوب
بولا اللہ تعالی تیرے دانت نہ گراوے سو نابغہ کی عمر سو برس کے اوپر ہوئی پر انکا کوئی دانت نہ گرا روایت کئے ہیں ابن
ابی شیبہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے کہے ایکبار میں دودھ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا حضرت

فرمائے یا اللہ اسکو جوانی سے برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی سفید بال انکو نہ نکلے اور جوان ہی دستے تھے روایت
کیے مین طبرانی نے کہ ضمرہ بن ثعلبہ بہزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیے یا رسول اللہ آپ دعا کرو تا اللہ تعالی مجھے
شہادت نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اس کا خون تیسر کون پر حرام کر سو انکی عمر دراز ہوئی اور جنگون مین کافرون پر حملہ
کیا کرتے تھے اور انکے صفون کو چیرتے دھستے پھر بچکر نکلتے روایت کیے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو مال اور اولاد بہت دے اور جو دیتا ہی اسمین برکت رکھ انس کہتے ہین میرا
مال بہت ہی اور بچے سَو کے قریب ہین روایت کیے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کوئی بھی مرد یا عورت جو مسلمان
مجھے دوست رکھتا ہی انسے پوچھے تمکو کیسا معلوم ہوا کہے مین میری والدہ کو اسلام کی دعوت کرتا وہ قبول نہین کرتی تھا جا
ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ والدہ ابوہریرہ کی ایمان نہین لاتی ہی آپ دعا کرو حضرت دعا کیے میں
گھر کو گیا تو میری والدہ اسلام لائی پھر مین خوشی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور خوشی سے مجھے رونا آیا جیسا غم کے
وقت آتا ہی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکی دعا اللہ تعالی قبول کیا اور ابوہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت اب دعا کرو کہ اللہ تعالی
مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندون پاس اور مومن بندون کو ہمارے پاس دوست رکھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے
کہ یا اللہ تیرے اس بندے کو اور اسکی والدہ کو مومنون پاس اور مومنون کو انکے پاس دوست کر سو کوئی مومن مرد یا عورت
نہین جو مجھے دوست نہین رکھتا روایت کیے مین بیہقی اور ابونعیم نے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم مجھے دعا دئے کہ اللہ تعالی میری خریدی مین برکت دے تو سو کھون اگر مٹی بھی خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا ایک روایت
مین ایا ہی عروہ کہے مین اگر کھورتھ پر جاکر کھڑے رہون پھر گھر کو نا اون تک چالیس ہزار درم کا فایدہ مل جاتا ہی روایت
کیے مین بخاری نے ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبداللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبداللہ کی والدہ
زینب بنت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاکر کہی یا رسول اللہ اس سے بیعت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ ہنوز
لڑکا ہی پھر انکے سر پر ہاتھ پھرائے اور انکو دعا دئے ابو عقیل کہتے ہین مین اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا
پھر اناج خرید کرتے تو انسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر ملاقات کر کر کہتے ہمکو بھی تمھارے شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر دعا فرمائے مین پھر انھون کو شریک کرتے سو بعضے اوقات مین انکو فایدے سے بیت
پورا اونٹ ملجاتا تو اسکے تئین اپنے گھر کو بھیجتے روایت کیے ہین ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم

بن حِزام کو اضحیہ خرید کرنے واسطے ایک دینار دیکر بھیجے انھون نے ایک دینار کو بکری خرید کر کر دو دینار سے بیچ بھی جا کر ایک دینار
سے ایک بکرا خرید کیئے اور بکرا اور دینار لیکر حضرت کو دئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا دئیے کہ اللہ تعالیٰ انکی تجارت مین برکت دیوے
پھر انھون جب کچھ خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آکر اپنے مرد کی شکایت کئی سو حضرت اسکا اور اسکے مرد کا سر ملا کر فرمائے یا اللہ ان دونون مین الفت دے سو
دونون مین نہایت الفت ہوئی روایت کئے ہین مسلم نے سَلَمَۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شخص بائین ہاتھ سے
کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے سیدھے ہاتھ سے کھا انّے تکبر کی راہ سے بولا کہ مین سیدھے ہاتھ سے کھا نہین سکتا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نا ہی رکھے سو اسکا ہاتھ پھر منہہ پاس کدھی نہ آیا روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے تھے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو بلواؤ مین بلوایا تو وہ کھانا کھاتے
تھے مین آکر عرض کیا بعد فرمائے انکو بلوا پھر وہ کھاتے تھے تیسرے بار بھی بلوائے تو وہ کھانا ہی کھاتے تھے حضرت فرمائے
اللہ تعالیٰ اسکا پیٹ نہ بھرے سو انکا پیٹ کبھی نہ بھرا روایت کئے ہین ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص کو دیکھے بالون کو مٹی نہ لگنا کر سجدے کے وقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اسکے بالون کو تباہ کر سو
اسکے بال جھڑ گئے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کو بھیجنے کا ارادہ
کئے مین عرض کیا یا رسول اللہ مین ہنوز جوان ہون قضیہ چکانا جانتا نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے
سینے پر مار کر فرمائے اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ پھر کبھی قضیہ چکانے مین تردد نہ ہوا روایت کئے ہین
بیہقی اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گرمے کے
ایام مین قبادات پنبہ دار پہنتے اور سرمے مین اکہیرا کپڑا باریک پہنتے گرمے اور سرمے سے کچھ پروا
نہین کرتے حضرت رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب کسی نے پوچھا تو فرمائے خیبر کے جنگ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ مین نشان دیتے وقت فرمائے یا اللہ اس کو گرمی اور سردی سے بچا پھر
سو اس روز سے مجھے نہ ٹھنڈ ہوتی ہی اور نہ گرمی

حضرت کی دعا سے بیماران درست ہوئے سو معجزہ

روایت کئے ہین ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابو طالب بیمار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی
عیادت واسطے تشریف لیگئے ابو طالب کہے مین درست ہونے تمہارے خدا سے جسکی تم عبادت کرتے ہین دعا مانگو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو ابوطالب اسی وقت درست ہوئے گویا پاؤں سے بند کھول دیئے ابوطا
لب کہے تم جس رب کی عبادت کرتے ہیں وہ تمھاری بات سنتا ہے حضرت فرمائے چچا تم اگر خدا تعالی کی اطاعت کروگے تو
تمھاری بات بھی سنیگا روایت کئے ہیں ابن عدی وغیرہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں میری آنکھ
کا صدقہ ڈھلک کے نکل پڑا لوگ چاہے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے آنکھ کو لگا دیئے
سو اول سے بہتر آنکھ ہوئی بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ یہ قصہ جنگ احد میں ہوا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے
رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے
آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کرنے واسطے لوگ جو گئے تھے ان میں سے حارث
بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر انکو اٹھا لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف لگائے زخم درست
ہوئی اور کبھی اسمیں درد نہ ہوا روایت کئے ہیں ابو یعلی نے کہ احد کے جنگ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہیں بغوی نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہے خندق کے
جنگ میں میرے بھائی کے پاؤں کو خندق کا کھمبا لگ کر لہو جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بسم اللہ بول کر اسکو پونچھے
سو زخم درست ہوئی اور اسمیں پھر کچھ درد و ایذا نہ ہوئی روایت کئے ہیں بخاری نے کہ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے
ابو رافع یہودی کو مار کر اترتے وقت گر کر انکا پاؤں ٹوٹ گیا پھر انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت انکے
پاؤں پر اپنا دست شریف پھیرتے ہی پاؤں درست ہوا گویا کچھ شکایت نہ تھی روایت کئے ہیں ابن سعد نے ابی قتادہ
رضی اللہ عنہ سے کہے ذی قرد کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دیئے کہ یا اللہ اسکے بالوں میں اور پوست میں
برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم لگی سو دیکھکر پوچھے یہ کیا ہے میں عرض کیا کہ دشمن کی تیر لگی پھر مجھے اپنے نزدیک
بلوا کر اپنا لعاب شریف لگائے معاً درست ہوئی پھر نہ درد ہوا اور نہ پیپ پکڑا اور ابوقتادہ مرتے وقت ستر برس کی عمر تھی
دیکھنے کو پندرہ برس کے دستے تھے روایت کئے ہیں بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان
تھا انکو پوچھے یہ کاہے کی زخم ہے کہے خیبر کے جنگ میں مجھے زخم لگی لوگ کہے سلمہ مارا گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس گیا حضرت اس پر دم کئے زخم درست ہوگئی اور آج تک اسمیں کچھ شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہیں
بیہقی اور ابونعیم کہ جب یسیر بن رزام یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی دماغ کے

پردے تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا لعاب شریف لگائے اُسی وقت درست ہوئی اور ترک اسمین کچھ شکایت
نہ ہوئی روایت کئے ہین حاکم اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عایذ بن عمرو سے کہے حنین کے جنگ مین میری پیشانی پر تیر لگی اور خون
جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے دست مبارک سے پونچھ کر دعا کئے سو زخم درست ہوئی اور دست مبارک
جو لگا تھا سو وہ جگہہ روشن تھا روایت کئے ہین ابن عساکر کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حنین کے جنگ مین
زخم لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا لعاب شریف لگائے سو زخم درست ہوئی روایت کئے
ہین بیہقی اور ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین بہت بیمار ہوا مرنیکا حال قریب پہنچا پھر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت فرمائے تو اپنا سیدھا ہاتھ اپنے بدن پر ساتھہ بار
پھیر اور ہر بار یہہ دعا پڑھہ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مین وہ تہین کیا میری
شکایت دفع ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین رسولی تھی
بڑی ہوئی کہ اونٹ کی مہار پکڑنے سے عاجز ہوئے سو یہہ شکایت حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیان کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح مین پانی منگواکر اس پر مارتے اور دست شریف پھرانے
لگے پھر وہ گل گئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ حضر موت کی وفد آکر ایمان لائی سو ان
مین مخرمش بن معدی کرب تھے عرض کئے یا رسول اللہ میری زبان مین لکنت ہے آپ دعا کرنا تا وہ
دفع ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر انکی زبان درست ہوئی روایت کئے
ہین بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور عرض کی یا رسول اللہ یہہ
لڑکا جوان ہوا پر سو بات نہین کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو پوچھے مین کون ہون تو فصیح
زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور
ابونعیم نے حبیب بن فدیک سے کہے میرے والد مجھے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے میرے والد کے آنکھون کو
کچھ دستا نہتا سفید ہوگئی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھون کو کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا پانون سانپ کے
انڈون پر پڑا سو آنکھین جاتی رہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی آنکھون مین اپنا لعاب شریف لگائے آنکھین درست ہوئین انکی اسی
برس کی عمر ہوئی تھی سوئی مین تاگا پروتے تھے روایت ہے کہ ہین بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے کہے ایک شخص کے پانون مین زخم تھی

اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے اپنا لعاب شریف انگلی پہ لیا تھوڑا اور اسپر مٹی لگائی
پھر وہ مٹی زخم پر رکھ کر فرمائے اَللّٰھُمَّ رِیْقُ بَعْضِنَا بِتُرْبَۃِ اَرْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا پھر اسکی زخم
درست ہوئی روایت کئے ہیں بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہ ایک بار میں دیگ پر گر کر ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لیگئی حضرت نے اپنا لعاب شریف اسپر لگائے اور فرمائے اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ پھر میں اسی وقت
درست ہوگیا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرجیل جعفی سے کہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں مسّہ ابھرا ہوا ہے کہ میں تلوار پکڑ نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
دست شریف اس پر پھیرے پھر وہ گل گیا اور اسکا اثر کچھ باقی نہ رہا روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عورت اپنے لڑکے
کو حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکر عرض کی یا رسول اللہ اس لڑکے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہیں دعا
کرو تا وہ مر بھی جاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں تا اسکو شفا حاصل ہووے اور نیک بخت جوان
ہو کر راہ خدا میں شہید ہووے اور بہشت میں جاوے سو دعا کئے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور جوان صالح ہو کر راہ خدا میں شہید ہوا
روایت کئے ہیں ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے
ہم وہاں سے ہنوز اٹھے نتھے کہ اس کا روح قبض ہوا ہم اسکے آنکھ بند کر کر چادر اڑھائے اور اسکی ماں بہت بوڑھی تھی آنکھ کو
دستا تھا ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مر گیا ہم بولے ہاں پھر وہ بوڑھی ماں ہاتھ اٹھا کر کہی یا اللہ تو دانا ہے کہ میں تیرے
اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کی تا سختی کے وقت تو میری فریاد کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا سنو ہم وہاں سے
نکلے نتھے کہ وہ زندہ ہو کر ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور ایک مدت زندہ رہا روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ ایکبار عبد اللہ بن
رواحہ کو دانتوں کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسار پر رکھ کر سات بار فرمائے اَللّٰھُمَّ
اَذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمُبَارَکِ الْمَکِیْنِ عِنْدَکَ پھر انکا درد اسی
وقت رہ گیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ میں ایکبار چربی کا ٹکڑا کھایا سو میرے
پیٹ میں درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ پر
دست شریف پھیرائے وہ ٹکڑا سبز ہو کے پیٹ سے نکلا پھر میرے پیٹ میں کبھی شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہیں واقدی
اور ابو نعیم نے عروہ سے کہ ملاعب الاسنہ اگر شکایت کیا کہ اپنے تئیں ناصور ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے تھوڑی

تھی اتھاکر اس مین تھوکے اور فرمائے اسکو پانی مین گھولکر پی سو پیتے ہی درست ہوئے روایت کئے ہین ابن سعد نے
سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پاس تشریف لاکر ڈول مین وضو کئے
اور وہ پانی کنوین مین ڈالے اور کنوین مین تھوک کر بعد پانی پئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کوئی شخص
بیمار ہوتا تو حضرت فرماتے بضاعہ کے پانی سے اسکو غسل دئو پھر غسل دیتے ہی وہ درست ہوتا گویا بند سے چھوٹا ہی روایت
کئے ہین طبرانی اور ابن مندہ اور باوردی کہ ثابت بن یزید آکر عرض کیا یارسول اللہ میرے پانوں مین لنگ ہی پانوں زمین
پر لگ نہین سکتا سو حضرت دعا کئے پانوں درست ہوکر زمین پر لگنے لگا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق
سے باندی سعد کی کہی ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان گئی دروازے پر بات کرنیکا آواز آیا لیکن کوئی نہ دسا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہی کہی مین ام ملدم ہون یعنی تپ حضرت فرمائے **لا مرحبا ولا اهلا** بعد فرمائے
کہ قبا کے لوگون پاس جاتی ہی تو بولی بہتر سو وہان کے لوگون کو تپان لگے وہ لوگ آکر شکایت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اگر تم چاہتے ہو تو مین دعا مانگتا ہون اور تمکو صحت ہوگی اگر صبر کروگے تو تمھارے حق مین پاکی ہی پھر وہ لوگ پاکی
اختیار کئے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ چند روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ صحت پائے روایت کئے
ہین بیہقی نے ابی الطفیل سے کہے ایک شخص کو بنی لیث کا اسکا نام فراس بن عمرو درد سر تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لے آیا حضرت اسکی پیشانی کا چمڑا پکڑ کر کھینچے سو درد جاتا رہا اور حضرت کا دست شریف لگا سو جگہ بال نکلے بعد
اس نے خوارج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھڑ گئے اور لوگ ملامت کرنے لگے پھر وہ توبہ کیا سو بال
نکلے شیاطین دفع ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ذات
الرقاع کے غزوہ مین ہم واقم کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کئی یارسول اللہ اس پر سایہ ہی آپ
دعا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کا منہہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے اور تین بار فرمائے **اخسأ عدو الله انا**
رسول الله بعد اسکو فرمائے اب تیرے لڑکے کو لیجا کبھی اسکو سایہ دکھائی نہ دیگا سو اسکو کبھی وہ حالت نہ ہوئی روایت
کئے ہین ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طایف کو روانہ کئے سو مین وہان جاتے
ہی میرا ایسا حال ہوا کہ نماز پڑھتا تو معلوم نہین ہوتا کہ کیا پڑھتا ہون پھر مین آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احوال بیان کیا حضرت
فرمائے یہہ شیطان ہی میرے نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوا میرا منہہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے

ای عدو اللہ نکل جا تین بار یہ کہکر چھوڑے فرمائے اب تو اپنے کام پر جا پھر کبھی مجھ کو وہ نہ ہوا روایت کیے ہیں احمد و طبرانی
نے وازع رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ہمراہ ہمارے ایک شخص تھا اسکو
شیطان لگا تھا سو میں اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت نے چادر کا پلوا اٹھا کر اس شخص کے پیٹھ پر مارے اور
فرمائے ای عدو اللہ نکل پھر اس کا شیطان اتر گیا روایت کیے ہیں خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں ایک قریے میں اترے وہاں کے لوگ ایک لڑکی لائے نہایت حسین گویا بادل میں کا چاند
اور عرض کیے یا رسول اللہ اس پر آسیب ہے خدا واسطے اسکو دعا کرو حضرت اس لڑکی کو بلا کر فرمائے میں رسول اللہ
ہوں تو اسکو چھوڑ دے شیطان اسی وقت دفع ہوا لڑکی شرم سے منہ پر چادر اوڑھی روایت کیے ہیں ابو یعلی او
بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب روحا کو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت
پاس آئی ہے حضرت اسکے لیے اپنی سواری کھڑے کیے وہ آکر عرض کی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا تو سے آجتک ہوشیار
نہیں ہوا حضرت لڑکے کو اسکے پاس سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور اپنا لعاب شریف اسکے منہ میں ڈالے اور فرمائے ای عدو
اللہ نکل میں رسول اللہ ہوں اور لڑکے کو اس عورت کے حوالے کر کر فرمائے لے اب اسکو کچھ اندیشہ نہیں پھر وہ لڑکا درست
ہوا روایت کیے ہیں حاکم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کوئی اعرابی
آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہے حضرت پوچھے کیا بیماری ہے عرض کیا اسکو شیطان لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
بھائی کو بلوا کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چند آیتاں اس پر پڑھے معا وہ درست ہوا گویا کچھ شکایت نہ تھی

آیندہ کی چیزوں کی خبر دئیے سو معجزہ

روایت کیے ہیں بخاری و مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے سو قیامت تک جو جو کام ہونے والے تھے بیان کیے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت
کیے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حیرہ کا شہر میرے روبرو مثال لیکر آیا
اور تم اسکو عنقریب فتح کروگے ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر حیرہ فتح ہوگا تو نفیلہ کی بیٹی مجھے دینا
حضرت فرمائے میں اسکو تجھے دیا غرض جب فتح ہوا اس شخص کو نفیلہ کی بیٹی دئیے بعد اس لڑکی کا باپ ہزار درم دیکر اپنی
لڑکی خرید کیا طبرانی وغیرہ کی روایت میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے آئے بعد فرمائے حیرہ کی سفید چوٹیاں
مجھے دستے ہیں اور شیما بیٹی نفیلہ کی سفید خچر پر بیٹھکر اور سیاہ اوڑھنی اوڑھ کر جاتی ہے پھر خریم بن اوس بن حارثہ طائی نے

عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ مین داخل ہوگے اور حضرت فرمائے کے بموجب مین دیکھون تو وہ عورت مجھے عنایت
فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر خزیم کہتے ہین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مسیلمہ کے جنگ سے ہم فراغت پائے
بعد حیرہ کو تسخیر کرنے واسطے متوجہ ہوئے ہم جاتے ہی اول شہیا بنتی نفیلہ کی حضرت کے فرمائے مطابق ہم کو ملی پھر مین
اسکو پکڑ لیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو مجھے دئیے ہین لشکر کے سردار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرسے شاہد
مانگے پھر محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر کی مین شاہدی کذار اسو مجھے دئے پھر اسکا بھائی آکر اسکو مانگا مین بولا دس سو درہم
سے کم کو مین نہ بیچونگا پھر مجھے ہزار درہم دیا اور بولا اگر لاکھ درم کہتا تو مین دیتا خزیم کہتے ہین دس سو سے بڑھکر کوئی عدد
نہ ہوگا سمجھکر مین اتنا ہی بولا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے عبد بن حوالہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تحقیق
تمہارا پاس فوجان جمع ہوگے ایک فوج شام مین اور ایک فوج عراق مین اور ایک فوج یمن مین سو اسی بموجب فوجان
جمع ہوئے روایت کئے ہین مسلم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم ایک ملک عنقریب
فتح کروگے جو وہان قیراط کی چلاونی ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ ملک کا نام مصر ہی سو تم وہان کے لوگون سے
ساتھ خوبی سے دپیش آؤ کیونکہ انکو ذمہ اور قرابت ہی یعنی اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرا انہین قوم سے تھی سو
اس لئے قرابت ہی کرکر فرمائے روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ام حرام کے گھر تشریف لیجا کر آرام کئے سو ہنستے ہوشیار ہوئے ام حرام پوچھے یا رسول اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہین
فرمائے مجھے دکھائے ایک جماعت کو میری امت سے جو دریا پر جہاد واسطے سوار ہوگے بادشاہون کے سا تخت پر ام حرام عرض
کئے یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی انھون مین ہون حضرت فرمائے تو انھون مین ہی بعد بھی آرام فرماکر ہنستے
اٹھے اور فرمائے میری امت سے چند لوگ دریا پر جہاد واسطے سوار ہوگے بادشاہون کے سا تخت پر ام حرام عرض کئے
یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی انھون مین رہون حضرت فرمائے تو اول کے لوگون مین ہی غرض ام حرام اپنے شوہر
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہوکر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کو گئے جنگ سے جب پھرے
ام حرام کی سواری واسطے جانور لائے وہ بی بی اس پر سے گرکر وفات پائے روایت کئے ہین بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت نہ ہوگی یہان تک تم خوز و کرمان مین عجم کی ایک قوم سے جنگ
کروگے جنکے رنگ سرخ ہین اور چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھ ہوئیگے منہ گویا ڈھال ہین تہ بر تہ اور قیامت نہ ہوگا جب تک تم

جنگ کروگے ایک قوم کے ساتھ جو چپلین بالون کی پہنینگے دیکھئی یہ معجزہ وقوع مین آیا اور خوز وکرمان مین ترکون سے
مسلمانون نے جہاد کیئے اور بابک خرمی کہ ایک زندیق تھا بڑی شوکت بہم پہنچایا تھا اور اسکے لوگ بالون کی چپلین پہنا کرتے
تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفے کے وقت مارا گیا روایت کیئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن بسر سے
کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ جی محمد کا اسکے دست قدرت مین ہی تم فارس اور روم کو فتح کروگے
دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام ونشان باقی نہ رہا اور روم کا پایۂ تخت قسطنطنیہ مسلمانون
کے ہاتھ آیا اور بہت سی مملکت انکے اختیار سے نکل گئی روایت کیئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسری ہلاک ہوئے تو بعد بھی کسری نہین اور قیصر ہلاک ہوئے تو بعد بھی قیصر نہین قسم ہی اسکی
کہ جی میرا اسکی دست قدرت مین ہی تم انھون کے خزانون کو خدا کی راہ مین خرچ کروگے سنئے فارس کے بادشاہ کو کسری
کہتے ہین پھر وہ کسری ہلاک ہوئے تو بعد کوئی بادشاہ نہ ہوا اور دمشق اور قسطنطنیہ جسکے اختیار مین ہو اسکو قیصر
کہتے تھے پھر یہ مملکت مسلمانون کے ہاتھ آئی بعد کوئی انکے بعد دونون کا مالک نہ ہوا روایت کیئے ہین بیہقی نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دسیگا جب کسری کے کڑے پہنیگا سو جب کسری کا ملک
فتح ہوا کسری کے کڑے عمر رضی اللہ عنہ پاس آئے پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کڑے پہنائے اور کہے الحمد للہ کسری بن ہرمز کے کڑے
سراقہ بن مالک اعرابی کے ہاتھ مین ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کسری کے کڑے اور حمایل اور تاج سب
انکو پہنائے روایت کیئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمھارے مین سے بارہ خلیفے ہونگے اور ابو بکر صدیق میرے بعد تھوڑے دن رہینگے اور عربستان کی چکی کا صاحب
خوبی سے جیگا اور شہید مریگا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہی تو فرمائے عمر بن الخطاب بعد عثمان طرف دیکھکر
فرمائے اللہ تعالی تمکو پہنایا سو پیرہن کو لوگ چاہینگے نکالنا قسم ہی اسکی جنے مجھے بھیجا برحق اگر تم اسکو نکالوگے
تو بہشت مین نہ جاوگے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نکلے روایت کیئے ہین ابو یعلی اور حارث بن
اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد بنانا شروع کیئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لاکر رکھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ رکھے بعد عثمان رضی اللہ
عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد کام کے والیان یہی لوگ ہین ایک روایت مین آیا ہی

یہاں پتھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد ابوبکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرمائے میرے خلیفے یہی لوگ ہین روایت کئے ہین احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرمائے تو لوگون کے کام کا والی ہوگا تو اللہ تعالی سے ڈر اور عدل کر سو معاویہ کہے اس روز سے مجھے خیال تھا کہ مین والی ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے اس کام مین مبتلا کیا روایت کئے ہین حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بنی امیہ جب چالیس ہو گے تو اللہ تعالی کے بندون کو اپنے غلام سمجھے گے اور کتاب اللہ کو دغا روایت کئے ہین ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے ہین ایک کے بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا لگا تب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اور بھی یہ آیت اتری إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ یعنی ہم اسکو اتارے شب قدر مین تجھکو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سے حضرت فرمائے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک رہینگے سو قاسم بن فضیل کہتے ہین ہم بنی امیہ کی سلطنت کے ایام کا حساب کئے تو برابر ہزار مہینے ہوئے نہ ایک مہینہ زاید نہ کم روایت کئے ہین احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک شب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا سو فرمائے آسمان پر کوئی ستارے دیکھتے ہین تو مین کہا ثریا دیکھتا ہی حضرت فرمائے اسکے ستارون کے موافق تمھاری اولاد مین خلیفے ہو گے روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے میرے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو الخلفا کہے اور فرمائے انہین مین سفاح ہوگا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا یکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام مین تشریف رکھے تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ آنے کا اذن چاہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اذن دیو اور بشارت دیو بہشت کی بلوے پر جو ان پر ہوگا روایت کئے ہین حاکم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون کنپٹی طرف اشارہ کرکر فرمائے تم ادھر ایک زخم اور ادھر ایک زخم کھاؤ گے اور تمھاری داڑھی خون مین تر ہوگی روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے پتھر حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ تیرے پر نبی ہی یا صدیق یا شہید روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے

اے ثابت تمکو اس کی خوشی نہین کہ خوبی سے زندگانی کرے اور شہید مرے اور بہشت مین جاوے مین عرض کیا ہو البتہ تو ثابت خوبی سے
زندگانی کئے اور مسیلمہ کذاب کے جنگ مین شہید ہوے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے
کہے مین حسین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور حضرت کے گود مین بٹھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھ سے
اشک جاری مین فرمائے جبریل خبر دئے کہ میری امت اسکو قتل کرینگی اور قتل گاہ کی سرخ مٹی میرے تئین دکھائے بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ فرمائے اس زمین کا نام کربلا ہی روایت کئے ہین مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت آنیکے قبل تیس شخص ہونگے جھوٹے دغاباز ہر یک دعوی کریگا کہ مین نبی ہون اور اس حدیث
کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص نبوت کا دعوی کئے
اور انکو شوکت و قوت ہوئی اور اللہ تعالی انکو ہلاک کیا چنانچہ اسود عنسی یمن مین دعوی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
وفات کے قبل مارے گیا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مسیلمہ کذاب یمامہ مین نکلا اور مارے گیا اور طلیحہ
بن خویلد بنی اسد مین نکلا پھر بعد توبہ کیا اور بنی تمیم مین ایک عورت سجاح نام نکلی پھر بعد توبہ کئی اور ابن الزبیر کی خلافت
مین مختار بن ابی عبید ثقفی نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت مین حارث کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت میں
بھی چند شخص نکلے اور سبکے آخر مسیح الدجال نکلیگا اور عیسی علیہ السلام آسمان پر سے اترکر اسکو قتل کرینگے روایت کئے
ہین مسلم نے اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ انھون نے حجاج بن یوسف کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ہین ثقیف مین دو شخص ہونگے ایک کذاب دوسرا مبیر یعنی لوگون کو قتل کرنیوالا کذاب کو تو دیکھی یعنی مختار بن ابی عبید اور
مین سمجھتی ہون مبیر تو ہی ہی روایت کئے ہین بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی
اللہ عنہ کے تئین لیکر فرمائے میرا یہہ لڑکا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی اسکے سبب مسلمانون کی دو بڑی جماعتون مین مصالحت
کروا دیگا سو اس فرمودے کے بموجب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث سے مسلمانون مین صلح ہوا اور خلافت معاویہ کے لئے
چھوڑ دئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے تو فرمائے
تم مین کس کو یاد ہی فتنہ کے مقدمہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہین مین بولا مجھے یاد ہی کہ بیان کرین تو بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسایہ مین ہی اسکا کفارہ نماز اور صدقہ ہی عمر بولے یہہ نہین پوچھتا
مین اس فتنے کو پوچھتا ہون جو سمندر کی سی موج مار یگا مین بولا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپکو کچھ اندیشہ

نہین تمھارے اور اسکے درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹیگا مین بولا ٹوٹ جائیگا عمر کہے پس اس صورت
مین وہ کبھی بند نہ ہوگا حذیفہ بولے ہان بعد حذیفہ پوچھے دروازے سے مراد کون ہی کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر رضی اللہ عنہ
جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا اسبات کو جانتے تھے کہ دن کے ورلے رات آنا یقین ہی کیونکہ مین اسکو غلط حدیث نہ بولا روایت
کئے مین بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے یہہ قفل ہی
فتنے پر جبتک وہ زندہ رہیگا فتنے کا دروازہ بند رہیگا روایت کئے ہین بزار اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے ایک روز امہات المومنین سب جمع تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین سے کون سی ہوگی جو
سرخ اونٹ پر بیٹھکے نکلیگی اسکو دیکھکر حواب کے کتے بھونکینگے اور اسکے گرد بہت لوگ مارے پڑینگے مرتی مرتی بچیگی
حاکم اور بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ بی بی عائشہ یہہ سنکر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای حمیرا دیکھ کہین تو ہی نہو وے
بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ طرف دیکھکر حضرت فرمائے ای علی اگر تم اس امر کے والی ہوگے تو عائشہ کے ساتھہ نرمی کرو احمد
اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور ابونعیم اور بیہقی روایت کئے ہین کہ جب عثمان شہید ہوئے بی بی عائشہ انکے قاتلون کا بدلا لینے نکلے
تو بنی عامر کے گھرون پاس کتے انکو بھونکنے لگے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھے اس پانی کا نام کیا ہی لوگ بولے حواب
عائشہ اپنے ساتھہ والون سے کہے یہان سے پھر جانا بہتر ہی زبیر رضی اللہ عنہ کہے اور تھوڑا بڑھنا کیونکہ تم آئے سو دیکھکر
لوگ صلح کرینگے بی بی عائشہ کہے پھر کر جانا بہتر ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین حواب کے کتے بھونکینگے سو وقت کیسا ہوگا
روایت کئے ہین حاکم نے کہ جمل کے جنگ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تمکو یاد نہین ایک روز
مین اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سو تمکو فرمائے ای زبیر تم علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی دوستی سے
مجھے کیا مانع ہی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہوگا کہ تم ناحق علی پر نکلینگے اور اس سے جنگ کروگے پھر یہہ
سنکر زبیر نے یاد کئے اور جنگ سے باز آئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت کا ہلاک قریش کے چھوکرون کے ہاتھہ پر ہوگا یہہ سنکر مروان نے بولا انپر اللہ کی لعنت
چھوکرے ہین ابو ہریرہ بولے اگر تو چاہتا ہی تو مین ایک ایک کا نام لیکر بیان کرتا ہون فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد
روایت کئے ہین احمد اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین پناہ
مانگو اللہ کی سات سال کے شروع سے اور چھوکرون کی امارت سے بیہقی روایت کئے ہین کہ ابو ہریرہ دعا مانگا کرتے تھے

کہ یا اللہ ساٹ سال کے سر پر مجھے مت رکھ دیکھئے سنہ ساٹ ہجری شروع ہوئے بعد یزید خلیفہ ہوا اور اقسام کے فساد شروع
ہوئے اور اللہ تعالی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا مقبول کیا سو انکا وفات سنہ اٹھاون یا انسٹھ ہجری مین ہوا روایت کئے
ہین بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو فرمائے تجھے باغیون کی
جماعت قتل کریگی سو عمار رضی اللہ عنہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کے جنگ مین مخالفون کے ہاتھ
سے شہید ہوے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وفات کے
ایام مین ایک شب عشا کی نماز پڑھکر فرمائے آجکی شب جو لوگ زمین پر ہین اتنے سو برس کے سرے پر کوئی باقی نہ
رہیگا دیکھئے اسوقت کے لوگون سے سو برس کے بعد کوئی بھی زمین پر نہ رہا **حضرت غیب کے چیزون**
سے خبر دئیے سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہجرت کے بعد ایکبار سعد
بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمرے کے ارادے سے مکے کو گئے سعد مین اور امیہ بن خلف مین نہایت دوستی تھی سو امیہ کے یہان
اترے اور کعبے کے طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا انتظار کرو دوپہر کے وقت لوگ غافل ہو گے تو پھر اسکے ساتھ
چلکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے تھے کہ ابو جہل آیا اور بولا تم محمد اور اسکے ساتھ والون کو پناہ دئیے ہو اور
طواف کعبے کا بھی چین سے کرتے ہو اس پر سعد کا اور ابو جہل کا قضیہ ہوا امیہ نے سعد کو بولا ابو الحکم اس بیابان
کا سردار ہی اس سے مت لڑو سعد بولے اگر تم کعبے کے طواف سے ہمکو منع کروگے تو ہم تمکو شام طرف تجارت واسطے
جاتے سو منع کرینگے امیہ سعد کو روکنے لگا سعد اسکو بولے تو کیا کہتا ہی محمد فرمائے ہین تجھے ہم قتل کرینگے امیہ بولا
کیا مجھے قتل کرینگے کہے ہان تجھے قتل کرینگے کرکر فرمائے ہین امیہ بولا واللہ محمد جھوٹ نہین کہتے پھر امیہ جاکر اپنی عورت
سے بولا اسکی عورت بھی بولی واللہ محمد جھوٹ نہین کہتے القصہ جب کفار بدر کے جنگ کو جانیکا تھے کئے امیہ کی عورت بولی
تو کیا سعد بولے سو بات بھول گیا امیہ نے جواب دیا مین جاتا نہین ابو جہل آکر کہا ای امیہ تو اس بیابان کا سردار ہی
تو نہ نکلیگا تو لوگ کوئی نہ آئینگے ہمارے ساتھ ایک دو منزل آ پھر اسکو ڈھونڈکے لیگیا اور جنگ مین مارے پڑا
روایت کئے ہین مسلم اور ابو داود و بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونے کے
قبل شب کو فرمائے ان شاء اللہ کل صبح فلانا کافر اس مقام پر اور فلانا اس مقام پر مریگا اور زمین پر ہاتھ رکھ رکھ
اشارہ کئے واللہ جس کسکا جو جو مقام بتلائے تھے اسی مقام پر گرے روایت کئے ہین ابن اسحاق اور بیہقی وغیرہ نے

کہ بدر کے جنگ میں عباس اسیر ہوئے سو چھوڑنیکے وقت انسے فدیہ مانگے عباس کہے میرے پاس کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جنگ کو نکلتے وقت تم مال کا ذکر ام الفضل کو کہے اگر میں جنگ میں مارے جاون تو یہہ مال میرے بچون کو دیو پھر
وہ مال کیا ہوا عباس کہے وہ مال گاڑا سو سوائے میرے اور ام الفضل کے کسی کو اطلاع نہیں میں گواہی دیتا ہون تم بیشک
اللہ کے رسول ہیں روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر کے جنگ میں اسیر ہوا چھوڑنے
واسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ مال نہیں حضرت فرمائے جدے میں مال تھا سو تیرا کیا ہوا اور وہ مال وہان تھا سو
کسی کو اطلاع نہیں تھی پھر نوفل بولا میں گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور اسی مال میں سے فدیہ دیا
روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ قباث بن اشیم کنانی بدر کے جنگ میں کافرون کے ساتھ تھا اسکے نظرون میں مسلمان
بہت کم دستے تھے اور کافرون کے سوار و پیادہ بہت جب کافرون کو ہزیمت ہوئی اور کافران چارو طرف منتشر ہوئے
اور قباث بھی بھاگا اور اسوقت اپنے دلمین بولا ایسا میں نہ دیکھا کہ یون نہیں بھاگتے مگر عورتان غرض خندق کا
جنگ ہوئے بعد قباث نے اسلام لانیکے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت اسکو دیکھ کر فرمائے ای
قباث بدر کے روز تو ہی کہا تھا ایسا میں نہ دیکھا کہ یون نہیں بھاگتے مگر عورتان قباث بولا میں گواہی دیتا ہون
کہ تم بیشک خدا کے رسول ہو یہہ بات اُس روز میرے دل میں گذری پر اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی ہوتے تو اللہ
تعالی تمکو اسپر مطلع نہ کرتا روایت کئے ہیں بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے کہ کافران بدر میں ہزیمت پاکر مکے کو گئے
سو ایک روز صفوان بن امیہ نے حجر میں بیٹھا تھا وہان عمیر بن وہب جمحی بھی آکر بیٹھا صفوان بولا بدر میں اتنے لوگ
مارے گئے بعد زندگی میں کچھ خوبی نہیں عمیر بولا میرے پر قرضداری ہی اور اسکو ادا کرنیکی طاقت نہیں اور عیال
و اطفال کی پرورشی ضرور ہی نہیں تو میں جاکر محمد کو قتل کرتا اور میرا لڑکا انکے یہان اسیر ہی سو اسکو چھڑانے کا بہانہ
مجھے وہان جانے واسطے بس تھا صفوان خوش ہوکے بولا تیرا قرض میرے ذمے پر ہی اور تیرے عیال و اطفال میرے عیال
و اطفال کے برابر میں انکو پرورش کرونگا تو جاکر سب کا بدلا لے پھر صفوان نے اسکے لئے سفر کا اسباب مہیا
کر دیا اور عمیر کی تلوار کو تیز کرا کر اسکو زہر پلایا اور تاکید کیا کہ یہہ کیفیت کسی سے ظاہر نہ کرنا پھر عمیر روانہ
ہوا اور مدینے میں پہنچا اور مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ باندھا اور تلوار لیکر حضرت کا قصد کیا
عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر تلوار پکڑ لئے اور حضور میں حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو چھوڑدیو پھر

اسکو پوچھے ای عمیر تو کیا واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمھارے یہان قید ہی سو اسکو چھڑانے آیا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے سچ بول کیا محض اسی واسطے آیا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حجر مین تجھ پر تو صفوان سے کیا شرط کیا تھا
عمیر گھبرا کر بولا مین کیا شرط کیا حضرت فرمائے تو یہہ شرط نہین کیا کہ محمد کو قتل کرتا ہون اور تیرے قرض کا اور عیال و اطفال
کی پرورشی کا ذمہ صفوان پر ہی ای عمیر تیرے اور تیرے اس ارادے کے درمیان اللہ تعالی حایل ہی عمیر بولا مین گواہی
دیتا ہون کہ تم بیشک رسول ہو خدا کے یہہ شرط جو ہوا سو میرے اور صفوان کے سوا کسی کو معلوم نہین یقینًا اللہ تعالی
آپ کو اس پر مطلع کیا پھر عمیر ایمان لایا اور مکے کو جا کر لوگون کو اسلام کی دعوت کیا بہت لوگ انکی دعوت سے مسلمان
ہوئے روایت کئے ہین بخاری نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب
کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اب سے ہم قریش پر جنگ کو جائینگے وہ ہم پر نہ آئینگے سو ویسا ہی قریش
جنگ کو نہ آئے روایت کئے ہین بیہقی نے کہ بنی قریظہ کے بندیوانون مین ریحانہ کے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند
کئے اور اسکو اسلام لانے پر ترغیب دئیے وہ اسلام نہ لائے حضرت اسکو نکال دئیے اور ان اسلام نہ لانے سے حضرت کے
دل کو برا لگا غرض حضرت صحابہ مین تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کا اواز آیا حضرت فرمائے یہہ آواز ابن شعبہ کے نعلین
کا ہی ریحانہ ایمان لائی کر کر بشارت دینے آیا ہی سو آن کر وہی بشارت دیا روایت کئے مسلم نے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر جا کر آتے تھے سو مدینے کے قریب پہنچے کہ آندھی ایسی چلی کہ سوار گرد جاتے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ایک منافق مرا سو اسکے واسطے یہہ آندھی چلی جب مدینے کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسی روز ایک منافق بڑا مرا
تھا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بنی المصطلق کے جنگ سے پھر آتے وقت اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا گم ہوا لوگ اسکی تلاش مین نکلے اسوقت ایک منافق اپنی مجلس مین لوگون سے بولا محمد بڑے بڑے خبران دیا کرتے سو کیا
اپنا اونٹ کہان ہی سو اللہ خبر نہ دیا پھر یہہ کہہ کر حضرت کیا فرماتے سو سنے آیا اللہ تعالی اسکے سخن پر حضرت کو مطلع
کیا اسکو دیکھ کر فرمائے اونٹ مرا گم گیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کہ اونٹ کہان ہی سو اللہ تعالی مطلع نہین
کرتا سو سنئے غیب کی بات سوا اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین اب اللہ تعالی مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلانے مقام مین ہے
اسکی مہار درخت مین اٹکی ہی لوگ وہان جا کر اسکو لائے اور وہ منافق حضرت پاس سے جلد اپنی مجلس مین آیا دیکھا
سب لوگ بیٹھے ہین سب کو قسم دیکر پوچھا ہین بولا سو بات کوئی یہان سے جا کر کسی سے بولا کیے واللہ ہنوز کوئی

یہان سے گیا نہین وہ منافق بولا مین یہان بولا سو باتان کی اطلاع محمد دئیے اور مجھے انکے احوال مین اب تک شک تھا آ
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین روایت کیئے ہین ابن عساکر نے عبد اللہ بن زیاد سے کہے مریسیع کے
جنگ مین جویریہ بنت حارث بند مین آئی حارث انکا باپ اپنی بیتی کو چھڑانے واسطے اونٹان لایا اور عقیق کو پہنچا سو
دو اونٹ بہتر دیکھ کر پہار کے درے چھپا دیا باقی اونٹ لاکر حضرت سے عرض کیا ای محمد یہہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت
فرمائے دو اونٹ جو تو فلانے مقام مین چھپایا سو کہان ہین تب حارث بولا مین دونون اونٹ جو چھپایا تھا اللہ تعالی
کے سوائے کسی کو معلوم نتھا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ تعالی کے رسول ہو پھر اسلام لایا روایت کیئے ہین بیہقی نے
ابو شتیم مزنی سے کہے کہ خیبر کے یہود کی کومک کو عیینہ بن حصن نے اپنی قوم کے تیئن لیکر نکلا اثناء راہ مین سنا کہ مخالف
اپنے مکانون پر آیا پھر بھاگ کر اپنے ٹھکان پر گیا وہان دیکھا مخالف نہین پھر لوگون کو جمع کر کر آیا اور خیبر کے نزدیک
پہنچا ایک شب اُترے عیینہ بولا اب خوش ہو ذو الرقبہ پہار مجھے خواب مین دیئے مین محمد کے رقبہ یعنی گردن کا مالک ہوگا غرض
ہم خیبر کو عیینہ کے ساتھ پہنچے سو دیکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کیئے ہین عیینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات
کیا اور بولا تمہارے خاطر سے مین اپنے دوستون کی کومک نہ کیا مجھے غنیمت سے حصہ دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو
جھوٹ بولتا ہی راہ مین آوازہ غنیم کا اپنے ملک طرف سنکر تو بھاگا تھا بولا کچھ سخاوت کرو حضرت فرمائے تجھے ذو
الرقبہ دیا عیینہ بولا وہ کیا ہی حضرت فرمائے پہار جو تو خواب مین دیکھا تھا تجھے دئیے تھے عیینہ ناامید ہو کر اپنے شہر کو
گیا وہان حارث بن عوف اسکے نزدیک آیا اور بولا مین اول ہی تجھے کہہ دیا تھا تیرا جانا بیجا ہی محمد مشرق سے مغرب تک جو
کوئی ہی ان پر غالب آویگے ہمکو یہہ یہود ہمیشہ کہا کرتے تھے واللہ ابو رافع سلام بن ابی حقیق سے مین سنا ہون کہتا تھا ہارون
علیہ السلام کی اولاد سے نبوت جاکر محمد کو آئی سو ان سے حسد کرتے ہین واللہ مقرر محمد اللہ کے رسول ہین یہود میری اطاعت
نہین کرتے اور ہمارا ذبح انکے ہاتون پر دو بار ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین حارث کہتا ہی پھر مین سلام سے پوچھا
کیا محمد تمام زمین کے مالک ہوگے تو بولا توریت کی قسم ہوگے روایت کیئے ہین بخاری نے زید بن خالد جہنی سے کہے ایک
شخص اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر مین موا پھر اسکا جنازہ حاضر کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے تم اسپر
نماز پڑھو حضرت نماز نہین پڑھنے سے لوگون کے چہرے متغیر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اُس نے غنیمت سے کچھ
داب کہا تھا اس لیئے مین نماز نہین پڑھتا پھر اسکا اسباب کھول کر دیکھے تو ایک قلادہ نکلا اور اسکی قیمت دو درم

نہ ہوگی روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی و ابن عساکر نے کہ فتح مکے کے بعد ایک روز ابوسفیان بیٹھکر منصوبے کر رہا تھا
کہ محمد سے جنگ کرنے واسطے پھر لوگ کو جمع کرنا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارکر فرمائے ایسا ارادہ کریگا تو اللہ
تعالی تجھے رسوا کریگا ابوسفیان بولا میرے دل کی بات آپ فرمائے اب مجھے یقین ہوا کہ آپ تحقیق نبی ہین روایت
کئے ہین بزار اور بیہقی و احمد و ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسری کو پہنچے بعد کسری نے صنعا کے
حاکم کو لکھا کہ تیری زمین طرف ایک شخص نکل کر مجھے اپنے دین طرف بلاتا ہے تو اسکو تنبیہ کر نہین تو مین تجھے سزا دونگا صنعا
کا حاکم یہہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون کو پندرہ روز رکھ کر بعد فرمائے تمھارے
صاحب کو جاکر بولو میرا رب تمھارے رب کو آج کی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم ہوا کہ اسی شب کسری مارے گیا ابن سعد
کی روایت مین آیا ہے کہ کسری کا نائب جو صنعا مین تھا اسکا نام باذان اور اس ہی روایت مین آیا ہے کہ حضرت فرمائے آج کی
شب کو ساتھ گھنٹے گذرے بعد اسکے فرزند شیرویہ کو مسلط کیا سو اسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا روایت کئے ہین ابویعلی
اور بیہقی نے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے سخن کرتے کرتے فرمائے اب تھوڑے عرصے مین اس طرف سے ایک
جماعت آئیگی کہ وہ بہتر اہل مشرق ہین پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھکر اس جانب مین گئے دیکھے کہ عبدالقیس کی وفد آتی ہے روایت
کئے ہین حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالقیس کی وفد ہجر سے آئی سو حضرت پاس بیٹھی حضرت انسے انکی بستی کا احوال بیان
فرمانے لگے اور کہے تمھارے ملک مین ایک قسم کا خرما ہے اسکا یہہ نام اور ایک قسم کا خرما ہے اس کا یہہ نام غرض انکے ملک مین جتنے
قسم خرمے کے تھے سب کے نام بیان کیئے اُن قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا واللہ اگر آپ
ہجر مین پیدا ہوے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میرے پاس بیٹھتے ہی تمھاری زمین مجھے نمود ہوئی مین اول سے آخر تک اسکو دیکھا اور
خرمے کے اقسام مین تمھارے یہان برنی بہتر ہے اسکو کھاوے تو مرض دفع ہوتا ہے اور اس مین کچھ مضرت نہین روایت
کئے ہین بیہقی نے جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے بار مین مدینے کو آیا سو باہر رہکر لباس دیگر اپنا پھر مسجد مین داخل ہوتے ہی
لوگ مجھے دیکھنے لگے میرے بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے دیکھ رہے ہین سو کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرا کچھ مذکور فرمائے اس نے بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا ذکر بخوبی کئے خطبہ
پڑھتے تھے کہ اس مین وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمائے اب ایک شخص اس دروازے سے آتا ہے [illegible]

بہتر ہی اور اسکے منہہ پر فرشتہ ہاتھ پھیرا ہی روایت کیئے ہین بیہقی اور بخاری نے تاریخ مین وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا سو سنکر مین حاضر ہوا میرے آنیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک والون کو فرمائے
کہ فلانا آتا ہی روایت کیئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مسجد الخیف مین
بیٹھا تھا دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حضرت پاس آئے حضرت انکو فرمائے تم کسواسطے آئے سو مین کہون یا تم
کہتے ہین وہ دونون عرض کیئے یا رسول اللہ آپ ہی فرمانا ہمکو یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی کو فرمائے تم
آئے ہو اپنی شب کی نماز اور اپنا رکوع اور سجود اور روزہ او غسل جنابت سے پوچھنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے
اپنا نکلنا گھر سے حج کے ارادے اور اس کا کیا ثواب ہی اور عرفات مین کھڑے ہونا اور سر مونڈھنا اور بیت اللہ کا طواف
کرنا اور جمرون پر کنکر مارنا یہہ سنکر وہ دونون شخص کہے قسم ہی اسکی جو آپ کو برحق رسول کر کر بھیجا ہم اسی چیزون کا سوال
کرنے آئے تھے روایت کیئے ہین احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معاذ کو یمن طرف روانہ کیئے سو وصیت کر
اون کے ساتھ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے ای معاذ شاید تم مجھے سال آئندہ نہ دیکھو گے میری قبر اور مسجد پر گذرو گے
یہہ سنکر معاذ روئے اور حضرت کے وفات کے بعد یمن سے آئے روایت کیئے ہین بیہقی نے ام کلثوم سے کہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بی بی ام سلمہ کو نکاح کیئے بعد فرمائے ہین مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اوس نے مرگیا اور وہ ہدیہ اب پھر آویگا
سو ویسا ہی پھر کر آیا روایت کیئے ہین حاکم اور طبرانی نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس تھا کسی نے آکر پوچھا تم کون ہو حضرت فرمائے مین نبی ہون پوچھا نبی کون فرمائے اللہ تعالی کی طرف سے
پیغام لانے والا پوچھا قیامت کب آویگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی نہین جانتا
بولا تمھاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلوار اپنی اسکے ہاتھ مین دیئے اوس نے تلوار کھینچ کر بھی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو ارادہ کیا ہی وہ نہ ہو سکیگا بعد فرمائے یہہ شخص آتے وقت ارادہ
کیا تھا تلوار میرے ہاتھ کی لیکر مجھے قتل کرنا روایت کیئے ہین احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے وابصہ
اسدی رضی اللہ عنہ سے کہے مین بر اور اثم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مین سوال کرنے سے قبل
فرمائے ای وابصہ تم کیا واسطے آئے سو مین کہون مین عرض کیا فرمانا کہے بر اور اثم کا معنی پوچھنے آئے ہو مین عرض
کیا قسم ہی اسکی جو آپ کو رسول حق کر کر بھیجا مین اسی کا معنی پوچھنے آیا بعد فرمائے بر وہ کہ اسکے کرنے پر دل کھلے

اور تم وہ جو دل مین خلش کرے روایت کئے ہین بیہقی نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ چند شخص اہل کتاب کے
اپنی کتابان لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے مین ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیا حضرت فرمائے کیا واسطے
مجھ سے پوچھا کرتے ہین مین بھی ایک بندہ ہون کچھ جانتا نہین مگر وہ جو اللہ تعالی مطلع کیا پھر وضو کر کر مسجد مین
تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کئے اور پھرے تو چہرہ مبارک پر خوشی کے علامتان ظاہر ہوا اور مجھے فرمائے انکو
بلوا پھر وہ آئے حضرت فرمائے تم چاہتے ہین تو مین بولتا ہون کہ تم کیا واسطے آئے ہے فرمانا حضرت فرمائے تم ذوالقرنین
کا قصہ پوچھنے آئے ہین انکا احوال یہی ہے پھر وہ لوگ حضرت کی تصدیق کئے روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہ ابر کا ٹکرا ایک آیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس ابر پر فرشتہ جو موکل ہے میرے پاس آکر سلام کیا
اور کہا اس ابر کو مین کہ ایک بیابان مین جسکا نام ضریح ہے برسانے لیجاتا ہون بعد مین سے سوار ان آئے سو انسے دریافت
کئے تو معلوم ہوا کہ اسی روز اس بیابان مین برسات ہوئی تھی روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابی بشیر سے کہ مین بیچ
کے راستے مین چلتا تھا ایک باندی کسی کی گذری مین اسکی کمر پر ہاتھ ڈالکر کھینچا غرض اسکے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لوگ بیعت کرنے آئے اور مین بھی آیا جب مین بیعت واسطے ہاتھ دراز کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو وہی ہے جو
کل اسکو کھینچا سو مین عرض کیا یا رسول اللہ میرے سے بیعت لیجئے اب ایسی حرکت نکرونگا فرمائے بہتر اور بیعت لئے
روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کی حضرت اسکے یہان تشریف لیگئے اور ایک
لقمہ منہ مین ڈالکر فرمائے یہ گوشت ناحق لئے سو بکری کا پیچھے دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ وہ بکری کو اسنے اپنے ہمسایے
کی عورت کے یہان سے بے اذن اسکے شوہر کے لئی تھی **مخالفون سے بچے سو معجزہ** روایت کئے ہین ترمذی نے
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین مخالفون سے اپنے تئین حفاظت کیا کرتے اور اپنی نگہبانی
واسطے لوگون کو بٹھلاتے جب یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی اللہ تعالی تجھکو بچالیگا لوگون سے سو
لوگون کو جو محافظت واسطے تھے کہہ دیئے تم جاؤ اب اللہ تعالی لوگون کے شر سے مجھے نگاہ رکھا
روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ابوجہل بولا محمد تمہارے
روبرو اگر اپنا منہہ مٹی پر رکھتا ہے لات و عزی کی قسم ایسا کرتا سو مین اب دیکھون تو اسکی گردن کھوندلون
غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت کھوندنا کر کر چلا پھر یکایک ہاتھون سے اپنے تئین بچاتا ہوا

سجھایا یون لوٹا لوگ پوچھے یہہ کیا ہی تو بولا میرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہی اور پنکھ والے دستے ہین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر وہ میرے نزدیک ہوتا تو فرشتے اسکی ایک ایک بوٹی جدا کرتے روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے کہ ایک شخص مکے مین آکر اپنے اونٹان ابی جہل پاس بیچا ابوجہل اسکو قیمت نہ دیکر ستانے لگا وہ بیچارہ ایک مجلس مین کہ جہان قریش جمع تھے آکر بولا ابوالحکم میرا حق نہین دیتا اور مین غریب مسافر ہون اسکے پاس سے کون حق دلوائیگا قریش نے اشارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کر کر کہے ان پاس جاوہ تیرا حق دلوا دیگے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر التجا کیا حضرت اسکے ساتھ جاکر ابوجہل کے دروازے مارے پوچھا کون ہی کہے محمد ہون ابوجہل گھبرا کے نکلا اور رنگ اسکا متغیر ہوا حضرت فرمائے اسکا حق دے بولا بہتر سو گھر مین جاکر اس کا حق لا دیا لوگ کہے ای ابا الحکم تیرے سے بہت تعجب کہ تو ڈر کر حق دیا بولا مین کیا کرون دروازے مارتے ہی میرے دل مین اس کا رعب ہوا اور باہر نکل کر دیکھا تو انکے پاس ایک بڑا اونٹ بڑا سر اور بڑے دانتون کا کھڑا ہی اور اتنا بڑا اونٹ مین کبھی دیکھا نتھا اگر مین اس کا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھا جاتا روایت کئے ہین بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنیکی تجویز کئے سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ولید کو مارنے بھیجے حضرت نماز پڑھتے سو جگہہ ولید آیا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہین آتے جاکر دوسرون کو اطلاع کیا سب جمع ہو کر آئے اور حضرت جس جگہہ نماز پڑھتے تھے وہان آئے تو آواز دوسرے جانب سے آنے لگا پھر وہان گئے تو دوسرے جہت سے آیا آخر لاچار ہو کر چلے گئے روایت کئے ہین ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرم مین پکار کر قرآن پڑھا کرتے قریش کو اس سے ایذا ہوتی ایک روز چاہے حضرت کو پکڑنا سو ہاتھ انکے اکڑ گئے اور انکھان اندھے ہوئے پھر حضرت پاس آکر خدا کی اور رحم کی سوگند دینے لگے حضرت دعا کئے سب درست ہوئے روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم کہ نضر بن حارث نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا اور متعرض ہوا کرتا ایک روز دوپہر کا وقت تھا حضرت قضاء حاجت واسطے تشریف لیگئے عادت شریف تھی قضاء حاجت واسطے دور جاتے سو ثنیۃ الحجون پاس پہنچے کہ نضر بن الحارث حضرت کو دیکھا دل مین بولا اتنی فرصت کا وقت نہ ملیگا کسی داو سے محمد کو آج مارنا اسی ارادے سے حضرت کے نزدیک ہوا پھر بچا یک پھر کر بھاگا راہ مین اسکو ابوجہل ملکر پوچھا کہان گیا تھا بولا مین محمد کو داو سے مارنے انکے ساتھ ہوا دیکھا تو

بانگان منہ کھول کر میرے پر حملہ کرنے لگے میں ڈر کر بھاگا ابو جہل بولا محمد کا یہہ سحر ہی روایت کئے ہیں واقدی اور بیہقی
نے کہ اُحد کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ میں تھے چاروطرف سے تیران آتے تھے اور اللہ تعالی اسکو پھیر دیتا تھا او
عبداللہ بن شہاب پکارتا نکلا محمد کہاں ہی مجھے بتاو اگر وہ بچے تو میں نہیں بچتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بازو سے
کھڑے تھے پر وہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت کرنے لگا کہ محمد تیری بازو سے تھے کیون نہیں مارا
تو بولا واللہ میں انکو نہیں دیکھا میں خدا کی قسم کھا کر بولتا ہوں محمد ہمسے محفوظ ہیں ہم چار شخص قسم کھا کہ انکو مارنے
نکلے پر کوئی ان تک پہنچ نہ سکا **وحی کے وقت علامات ظاہر ہوتے تھے سو معجزہ** روایت کئے
ہیں ابن ابی الدنیا ابی جعفر سے کہے جبریل نے باتان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آتا
پر انکو نہ دیکھتے روایت کئے ہیں احمد اور ترمذی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی
اترتی تو چہرہ شریف پاس شہد کے مکھیون کے آواز کی سو آتا روایت کئے ہیں بخاری او مسلم نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے میں دیکھی ہوں نہایت سردی کے ایام میں جب وحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتی تو بدن شریف سے عرق جاری ہوتا
روایت کئے ہیں ابن سعد نے ابی اروی دوسی سے کہے میں دیکھا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار رہتے اور وحی
اترتی تو اونٹ کے منہ سے کف نکلنے لگتا اور پیر خم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب پانون ٹوٹ جاوینگے اور اکثر اوقات لیٹ رہتا
بیٹھ جاتا روایت کئے ہیں امام احمد و بخاری او طبری نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے میرے تئین یہہ آیت
لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اس میں ابن ام مکتوم اندھے تھے سو آکر عرض کئے یا رسول اللہ مجھے طاقت ہوتی تو البتہ جہاد کرتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاندی میری ہاندی پر تھی اس قدر میرے پر وزن ہوا کہ مجھے میرا پانون
ٹوٹ جانیکا اندیشہ ہوا پھر جب افاقہ ہوا **غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ** نازل ہوا **متفرق معجزون کا بیان**
روایت کئے ہیں بخاری او مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے احادیث بہت سنتا ہوں پھر بھول جاتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمہاری چادر بچھاو سو میں چادر بچھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے کچھ ڈالے سا کئے اور فرمائے اسکو
اپنے سے لگا سو میں اسکو اپنے سے لگا لیا پھر بعد میں کوئی حدیث نہیں بھولا روایت کئے ہیں حاکم

اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہے کہ حکم بن عاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھتا
اور حضرت باتان کرے تو چوتراتا ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اسکا منہہ ٹیڑا ہوا اور مرے
تک وہ نہین تھا روایت کیے ہین حاکم نے کہ عبد اللہ بن عامر بن کُرَیز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت اُسکے
لعاب تبریک ڈالے اور دعا پڑھے وہ لڑکا لعاب شریف چاٹنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ لڑکا مستقی یعنی سیراب
کرانے والا ہوگا سو عبد اللہ جہان کہین زمین کھودتے تو وہان سے پانی نکلتا روایت کیے ہین ابن عساکر نے
عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلواکر فرمائے اس انگھوٹی پر محمد بن عبد اللہ
کا نقش کندہ کروا دو وہ انگھوٹی روپی کی تھی مہرکند پاس دیئے اُس نے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لا دیا علی مرتضی فرمائے
مین تجھے یہہ کھودنے کا حکم نہ کیا تھا مہرکند بولا مین وہی نقش کھودتا تھا لیکن اللہ تعالی میرا ہاتھ پھیر دیا اور مجھے
اس پر اطلاع نہ ہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر کر فرمائے مین رسول
اللہ ہون روایت کیے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ انس رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد شریف مین آیا وہان چند شخص ہاتہ اٹھا کر دعا مانگتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ہاتون
مین مین جو دیکھتا ہون سو تم دیکھتے ہو تو مین عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہین فرمائے انکے ہاتون مین نور ہے مین عرض کیا یا
رسول اللہ آپ دعا مانگو تا وہ نور مجھے بھی دسے سو دعا کیے اور وہ نور مجھے دسنے لگا روایت کیے ہین امام احمد اور نسائی
اور حاکم نے عبد اللہ بن مغفل سے کہے حدیبیہ مین صلح نامہ لکھتے تھے کہ تیس جوان ہتیار باندھے ہوے دغا کے ارادے سے
روبرو چلے آئے انکو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے سو اللہ تعالی انکی آنکھ لے لیا ہم اٹھ کر انکو پکڑ لیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھے تمکو کون امان دیا ہی اور کسکے امان مین آئے ہو کہے کوئی نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو
چھوڑ دیئے اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الآیہ یعنی وہی ہی جسنے روک رکھا انکے ہاتھ
تم سے روایت کیے ہین بیہقی اور ابو نعیم کہ بدر کے جنگ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت بالو لیکر مشرکون
پر پھینکے کافرون سے کوئی باقی نہ رہا مگر اسکی آنکھ مین بالو پڑی مشرکان آنکھین ملنے لگے اور کدھر جانا انکو سدھرا
روایت کیے ہین بیہقی نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب کے جنگ مین ایک شب بڑا شدت سے
جاڑا تھنڈ نہایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کون جا کر کافرون کی خبر لائیگا تو وہ

قیامت مین میرے ہمراہ رہیگا کوئی جواب نہ دیا دوسری بار بھی فرمائے کوئی جواب نہ دیا بعد حضرت نے حذیفہ کا نام لیکر پکارے حذیفہ
جواب دیئے حضرت فرمائے کیا واسطے جواب نہ دئیے حذیفہ عرض کئے یا رسول اللہ ٹھنڈ کے لئے جواب نہ دیا فرمائے تم جاکر
کافرون کی خبر لاؤ اور وہان جاکر آنے تک تمکو ٹھنڈ نہ ہوگی پھر حذیفہ جاکر خبر لائے انکو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام
مین مین پھر جاکر آئے بعد ٹھنڈ ہونے لگی بعضی روایتون مین ایا ہی حذیفہ جاتے وقت عرض کئے یا رسول اللہ مجھے مارے پڑنے
کا اندیشہ نہین مگر اسیر ہونیکا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر نہ ہوگا روایت کئے مین ابو نعیم نے عمر بن عبد نعیم سے کہے
حدیبیہ کے صلح مین ہم ثنیۃ الحنظل پاس پہنچے وہان کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دوال اکیلا گذرنا مجھے وہان سے دشوار
معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ اس قدر کشادہ ہوئی کہ لوگ شب کو صفان باندھ کر گذرے اور اللہ تعالی اس شب کو ایسا
روشن کیا گویا چاندنی پڑتی ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آجکی شب ہمارے ساتھ جتنے لوگ تھے سبھون
کو اللہ تعالی بخشا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کون ہی سو صحابہ دریافت کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمرہ کا ہے
سیف البحر مین رہنے والون سے لوگ اسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل تیرے لئے مغفرت مانگینگے بولا میرا اونٹ
گم گیا سو ملنا میرے پاس اہم ہی مغفرت مانگنے سے غرض وہ اونٹ ڈھونڈنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر مرا اور جانور اسکو
کھائے روایت کئے ہین احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہے میرے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ یعنی کشتی کر کر نام رکھے اُسکا سبب یہہ ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کے ساتھ نکلے سامان کا اُن پر بوجھا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا مین چادر بچھایا سامان تمام لوگون کا اُسمین
ڈالکر میرے سر پر دھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اُس روز سے میں اگر سات اونٹ کا بوجھا اٹھاؤن تو مجھے
گران نہین پڑتا روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت
بھیجے ایک کو کسری طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو مقوقس طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی طرف
یہہ لوگ سو کر ہوشیار ہوئے تو جو شخص جس طرف جانے مقرر ہوا تھا سو اُس ملک کی بولی بولنے لگا
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن عساکر نے معیقیب یمامی سے کہے حجۃ الوداع مین حج سے فراغت پاکر میں
ایک گھر مین گیا وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور یمامے کے لوگون سے ایک شخص کو بچا آج
روز پیدا ہوا تھا سو حضور مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے سے پوچھے ای لڑکے مین کون ہون بولا آپ اللہ کے رسول ہو کہہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بارک اللہ تو سچھ بولا بعد وہ لڑکا بات نہ کیا یہان تک کہ جوان ہوا اس لڑکے کو ہم مبارک الیمامہ کہا کرتے

باب چوتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ مین جو امت

پر لازم ہین اس باب مین تین فصل ہین فصل پہلا آداب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب کی رعایت کرنا امت پر فرض ہی جو شخص آداب مین قصور کرے اور اس جناب شریف مین کلمہ بے ادبی کا کہے تو کافر ہوتا ہی از جملۂ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ حضرت کے حضور مین سخن پکار کر یا کھڑک کر نہ کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ای ایمان والو اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کے آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو لپک کر جیسے لپکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمہارے کئے اور تمکو خبر نہو مقرر جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک بدلا دیکھئے اللہ تعالی کس تاکید سے فرماتا ہی اگر کوئی اہانت کے رو سے یا بے پروائی سے اس ادب کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت ڈر کر کرتے تھے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اپنا آہستہ کرتے تھے گویا خلوت کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ اس قدر آہستہ کہتے تھے بدون دہرائے کے معلوم نہین ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کیا کرتے تھے سو یہہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل اکارت ہوگیا کر کر گھر مین بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھون نہین آئیکا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا آیت کے نازل ہونے سے وہ گھبرائے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلوا کر فرمائے تمہارا عمل اکارت نہ ہوا اور تم بہشت مین جاؤ گے سو ثابت یمامہ کے جنگ مین شہید ہوئے اور یہہ ادب جیسا حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب بھی قبر شریف پاس اور مسجد نبوی مین اور احادیث پڑھتے وقت بات پکار کر نہ کرنا حرمت اور عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی مین تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی ہی از انجملہ کسی بات مین امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت نہ کرنا تا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماویں یا نہی کرے یا اذن دیوے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا
بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ای ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول
سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہے جانتا ہے یہ حکم جیسا حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت
تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوا احکام و سنن جو اس جناب سے ہیں اس سے بڑھکر اپنی عقل سے نہ کہنا یہاں سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی کے کر ظاہر میں معلوم ہو اس پر اشکال نہ کرنا اور قیاس سے حضرت کے قول پر اعتراض نہ کرنا اور
عقل کے مطابق اسکو کرنے کی تاویل نہ کرنا از انجملہ حضرت محل سرا میں تشریف رکھے تو باہر سے نہ پکارنا آنے تک صبر کرنا
اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّہُمْ
صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جو لوگ پکارتے ہیں تجکو حجرے کے باہر
سے وے اکثر عقل نہیں رکھتے اور اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو انکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہے مہربان ہے از انجملہ
حضرت کا نام شریف لیکر جیسا آپس میں پکارتے ہیں نہ پکارنا بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھ کہنا اللہ تعالی فرماتا ہے
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا مت ٹھہراؤ رسول کو پکارنا اپنے اندر اسکے برابر جو پکارتے
ہیں تم میں ایک کو ایک از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکارے تو جواب دینا فرض ہے اگرچہ نماز میں رہیں اور
حضرت کو جواب دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ
لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ای ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلاوے تمکو ایک کام پر جس میں تمہاری
زندگی ہے از انجملہ کسی مہم کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو بدون اجازت لئے کے حضرت
سے نہ جانا اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا
کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْہَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی ایمان والے وے ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اسکے رسول پر
اور جب ہوتے ہیں اسکے ساتھ کسی جمع ہونیکے کام میں تو چلے نہیں جاتے جبتک اس سے پروانگی نہ لیں مقرر جو
لوگ تجھ سے پروانگی لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اسکے رسول کو از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو راعنا نہ کہنا انظرنا بولنا اللہ تعالی فرماتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَ

اسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ای ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافرون کو دکھ کی مار ہی قصا اس کا یہہ ہی کہ صحابہ مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھتے اور حضرت کا سخن سنتے جہان کہین انکو مطلب معلوم نہ ہوتا تو کہتے یا رسول اللہ راعنا یعنی ہماری طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سنکر حضرت کو کسی بات پر راعنا زبان دبا کر کہتے اور وہ لفظ عبرانی زبان مین گالی تھی سو اللہ تعالی مسلمانون کو ادب سکہایا کہ راعنا مت کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو کہ اس کا معنی بھی وہی ہی ازانجملہ حضرت کے گھر مین بدون بلوائے کے کھانے نہ جاوین اور کھائے بعد باتان کرتے نہ بیٹھین اللہ تعالی فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھنے اسکے پکنے کی لیکن جب بلائے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو اپنے کو چلے جاؤ اور نہ آپس مین جی لگانا باتون مین تمہاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتانے مین اس آیت کا شان نزول یہہ ہی کہ چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا وقت تانک کر حضرت کے محل مین آتے اس وقت عورتان چھپنے کا حکم نتھا اور کھانا تیار ہونے کا انتظار کرتے سو اللہ صاحب نے مسلمانون کو ادب سکھایا کہ تم کھانے کو وقت تانک کر جو جایا کرتے ہو مین نہ جانا مگر تمکو بلائے تو جاؤ اور کھانا پکنے تک انتظار کرتے نہ رہو بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کا ولیمہ کرکے سب لوگون کو دعوت کئے لوگ آکر کھانے لگے تمام لوگ کھا کر چلے گئے مگر تین شخص باتان مین لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو بھی وہ وہین بیٹھے تھے حضرت کی مزاج شریف مین شرم و ملاحظہ بہت تھا انکو کچھ نہ فرما کر پھر گئے پھر وہ تینون شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوا سو تشریف لائے ہنوز دہلیز مین پانو نہین رکھے تھے کہ یہہ اور اسکے بعد کی آیت عورتون کو چھپانے کے حکم مین اتری ازانجملہ حدیث کی روایت میں تعظیم سے کہ عبدالرحمن بن مہدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگون کو تاکید کرتے خاموش رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا نتھا ویسا ہی حضرت کی حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہین اور ایکبار سعید ابن مسیب لیٹے تھے کوئی آکر انسے حدیث پوچھا انھون بیٹھکر جواب

دیئے اسنے بولا مین کاہی کو اٹھے کہ تم کو مشقت ہوئی تو بولے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو لیٹ کر بولنا مین مکروہ
جانتا ہون اور محمد بن سیرین ہنستے رہتے اسوقت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آجاوے تو نہایت خشوع اور
فروتنی کرتے اور سلف کے علما سے منقول ہی کہ بے وضو حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہین امام مالک
حدیث جب بولتے تو باوضو بولتے اور مصعب بن عبد اللہ روایت کیے ہین کہ امام مالک حدیث کی روایت کرنا چاہتے
تو کپڑے پاک پہنتے اور باوضو رہتے کوئی مالک سے اسکا سبب پوچھا تو کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن ہی
اسکو آسان نہ سمجھنا اور مطرف سے روایت ہی کہ امام مالک کے یہان لوگ آوے تو باندی کو بھیج کر دریافت کروانے
کہ تم مسئلہ پوچھنے آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکل کر آتے اور انکے مسئلے کا جواب دیتے اگر کہتے
ہم حدیث سننے آئے ہین تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کپڑے پہنتے سبز دستار باندھتے طیلسان سبز یا سیاہ اوڑھ کر نکلتے
اور تخت تھا اسپر بیٹھتے اور بہت خشوع و خضوع سے حدیث بولتے اور فراغت پانے تک بخور جلایا کرتا اور عبد اللہ بن
المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز امام مالک حدیث روایت کرتے تھے بچھو انکو سولہ بار کاٹا چہرا متغیر ہوا اور رنگ
زرد پڑا پر حدیث کو قطع نہ کیے مین بولا آج آپکی حالت دیکھکر مین بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم و اجلال واسطے مین نے صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہوکے کرنا مکروہ جانتے
تھے ایکبار ہشام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک انکو بیس قمچے مارے پھر مہربان ہوکر
بیس حدیث بولے ہشام کہے بیس درون سے زیادہ مارتے تو بہتر تھا تا کہ مین اس سے زیادہ حدیثان سنتا

فصل دوسری آنحضرت کے حقوق مین حقوق اس حضرت کے امت پر بہت ہین پہلا حق یہہ ہی کہ آنحضرت
پر ایمان لانا اور نبوت کا اقرار کرنا کہ یہہ ایمان کا جز بڑا ہی بدون اسکے ایمان صحیح نہین جب ایمان لانا فرض ہوا
تو حضرت کی اطاعت اور پیروی کرنا بھی فرض ہوا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا
اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول
کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالی کی قران مین فرمایا ہی
وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جس نے حکم مانا رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا غرض اس باب
مین بہت سی آیتان آئی ہین انکا ذکر کرنا تطویل ہی فصل تیسری آنحضرت کی محبت کے بیان مین

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہی صحیح حدیث مین آیا ہی ایمان نہ لایگا کوئی جب تک نہ رہون مین اسکے پاس دوست
زیادہ اسکے باپ اور بیٹے سے روایت کیئے ہین بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ مین حضور مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہین مگر میرے جی سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہ لایگا کوئی جب تک مین اسکے پاس زیادہ دوست ومحبوب رہون اسکے جی سے تب
عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم اسی خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ میرے پاس زیادہ محبوب ہین میرے جی سے
حضرت فرمائے الآن یا عمر یعنی اب تو ہی آیا حقیقت حال کو معلوم کرین کہ انسان اپنے جی کو محبت رکھنا جبلی ہی سو
اسلیئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میرا جی جب انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے
بھی زیادہ ہووے تو انکی جبلی تغیر پائی اور محبت حضرت کی انکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی اور بعضی روایتون مین آیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارے اس مار کی برکت سے
انکے دل مین محبت بڑھ گئی معلوم کرین کہ محبت کا نتیجہ یہہ ہی کہ محب کو محبوب کے ساتھہ روحانی اتصال ہوتا ہی
اگرچہ جسم کے دیکھتے جدائی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیگا تو حضرت کے
ساتھہ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آکر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا ہی اس نے بولا مین کچھہ
بہت سی نماز اور روزہ اور صدقہ جمع کیا نہین مگر مین اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تو جسکو دوست رکھتا ہی اس کے ساتھہ ہوریگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت
علامتان ہین منجملہ حضرت کی اقتدا کرنا ہی یہہ محبت کی بڑی علامت ہی جن نے حضرت کی اقتدا کریگا اور حضرت
کی سنت پر قایم رہیگا اور حضرت کے طریقے پر چلیگا اور ہدی اور سیرت پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر
توقف کریگا اور ملت کے احکام سے قدم باہر نہ ڈالیگا تو اس شخص کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ کامل ہی اور جس قدر ان چیزون مین نقصان آویگا تو اس قدر محبت کم رہیگی اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ای محمد کہہ اگر ہو تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو
پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ دیکھئے اللہ تعالی اپنی محبت کی دلیل اور علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی متابعت کو اور اللہ تعالی کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونون ایک ہی ہین اور ایک دوسری کو لازم
پڑی ہی منجملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہی کیونکہ جسنے کسی چیز کو دوست رکھتا ہی تو
اسکا یاد بہت کرتا ہی بعضی محبت کا معنی ہی لکھتے ہین کہ محبوب کا یاد بہت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنے
کی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو مطالعہ کرنے والون کو حاصل ہی اور علم حدیث والون کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نسبت خاص اور مخصوص ایک آشنائی ہی کہ دوسرون کو نہین اسلئے کہ احوال اور
صفات شریف حضرت سے کے ہمیشہ انکے ذکر زبان اور ورد جان ہی اور احوال متبرکہ کی دریافت اور صفات مقدسہ
کی شناخت انکو خوب حاصل ہی اور جمال باکمال کی مثال گویا انکی آنکھون کے روبرو کھڑی ہی جب وے لوگ
نام شریف لیتے ہین تو انکے باطن مین ایک لذت حاصل ہوتی ہی اور اس جناب کی عظمت انکے دلون مین
مشاہدہ ہوتی ہی الحاصل انکو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک طور کی مشارکت ہی اگرچہ ظاہر کی محبت
سے محروم رہین منجملہ جب ذکر شریف آوے تو تعظیم توقیر کرنا اور خشوع و خضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت
ہی صحابہ رضی اللہ عنہم پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع و خضوع
اُن سے ظاہر ہوتا اور حضرت کی ہیبت و تعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین سے اور انکے بعد کے علما
سے بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہی ابو ابراہیم تجیبی کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہی خشوع و
خضوع کرنا اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس مین ہوتے تو جیسا ادب اور ہیبت اور اجلال کرتے ویسا ہی
ادب اور اجلال کرنا اور ابو ایوب سختیانی پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روتے کہ لوگ
اُن پر رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج مین ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبد الرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو انکا رنگ
بدل جاتا اور ہیبت سے خشک ہوتی لوگ اُن سے پوچھے تمھاری یہ حالت کیواسطے ہوتی ہی تو بولے مین دیکھا ہون
سو تم دیکھتے تو انکار نہ کرتے پوچھے وہ کیا تو کہے مین محمد بن المنکدر کو دیکھا ہون وہ قاریون کے پیشوا تھے انسے جو
احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے تو انکو رونا آتا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا ہیبت سے
انکے منہہ پر خوف کا ایک چھینٹا پڑ جاتا منجملہ [illegible] جب احوال تابعین و انکے بعد کے علما سے منقول ہی

منہا حضرت کی لقا کا شوق کرنا بھی محبت کی علامت سے ہی کیونکہ محب کو سوا اپنے حبیب کے دیکھے کے چین نہین رہتی
خالد بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اپنا شوق بیان کرتے اور انصار و
مہاجرین سے ایک ایک کا نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکے یاد مین ہی اور شوق بہت ہوا ہی یا رب تو جلد مجھے انکے
طرف کھینچ اور نیند آتی تک یہی بیقراری انکو رہتی اور بلال رضی اللہ عنہ کو موت کا وقت پہنچا تو انکی بی بی واحزناہ (یعنی ای غم)
کر کر رونے لگی تو بلال کہے واطرباہ (یعنی ای خوشی) صباح ملینگے ہم دوستون سے محمد اور انکے اصحاب منہا اہل بیت کی محبت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کو اور قرابت والون کو اور عترت کو اور ازواج مطہرات
کو دوست رکھنا فرض ہی انکی محبت مین احادیث بہت سی وارد مین حضرت فرمائے ہین عنقریب مجھے خدا تعالی کے یہان
سے بلاوا آویگا تو مین جاونگا اور مین تمھارے پاس دو بھاری چیز چھوڑ جاتا ہون ایک تو اللہ تعالی کی کتاب کہ وہ رسی ہی
دراز آسمان سے زمین تک یعنی ہدایت واسطے وہ نور ہی کہ آسمان سے زمین تک پھیلا ہی دوسری میری عترت میرے
اہل بیت اور اللہ لطیف خبیر خبر دیا کہ وہ دونون حوض پر جدا نہ ہوگے سو دیکھئے میرے بعد انکی ساتھ تم کیا سلوک
کروگے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے ہین لوگون کو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محافظت کرو انکو
ایذا مت دیو مراد اہل بیت سے وہ لوگ ہین جن پر صدقہ لینا حرام ہی انکے نامون کی تفصیل بڑی کتابون مین ہی مگر یہان

بیان تفصیل ازواج مطہرات کی اور حضرت کی اولاد کی دو چمن مین لکھتا ہون چمن پہلا ازواج مطہرات
کے بیان مین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ یعنی نبی سے
لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتین انکی مائین ہین اور یہہ حکم ماہونیکا حرمت مین انکی نکاح کرنے
اور انکی تعظیم و توقیر کرنے مین ہی انکو دیکھنا اور خلوت کرنا اس مین یہہ حکم نہین حضرت کے گیارہ بی بیان ہین اختلاف
نہین ہے اول جو متفق ہین انکا ذکر کرتے ہین خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی ان بی بی کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے سات قصی مین ملتا ہی انھون اول نکاح
ابی ہالہ بن نباش تیمی کے تھے اسکے بعد انکو عتیق بن عابد مخزومی نکاح کیا اسکے بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشتر از
نبوت کے نکاح کئے اس وقت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیسوان سال وہ بی بی
بہت عقلمند ہوشیار تھے عالی نسب بہت تو مگر انکے شوہر کا وفات ہوئے بعد قریش کے اکثر اشراف پیام کئے

وہ قبول نہ کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت کے نشانیاں دیکھ کر حضرت کے نکاح کے راغب ہوئے پھر انکے باپ
بلس اونٹ کے دیسے حضرت کے نکاح میں دئے مروی ہے کہ بی بی خدیجہ پیش از حضرت کے نکاح کے خواب دیکھے تھے کہ
آفتاب آسمان پرسے انکے گھر میں آیا اور اسکا نور وہاں منتشر ہوا اور مکے کے گھر تمام اس سے روشن ہوئے پھر یہہ خواب ورقہ
بن نوفل سے کہے ورقہ اسکی تعبیر کئے کہ پیغمبر آخر الزمان تجھے نکاح کرینگے سو ویسا ہی ہوا پھر بعثت کے بعد تمام کے اول حضرت
کی تصدیق کئے اور اپنے اموال حضرت کی رضا جوئی میں صرف کئے انکی زندگی بھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بی بی کو بیاہ
نہ کئے اور حضرت کی اولاد تمام انہیں سے ہوئی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہیں کہ ایکبار جبریل علیہ السلام آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے خدیجہ آپکے لئے کھانا لاتے ہیں انکو اللہ تعالی
اپنا سلام کہا ہے اور بشارت دیا ہے ایک گھر کی بہشت میں موتی کا کہ جسمیں رنج و تعب نہیں اور امام احمد روایت
کئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت کے عورتوں میں افضل خدیجہ ہے
خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت اس کے سوائے بہت سی احادیث فضائل میں
ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں افضل سب سے انہیں ہیں بعثت کے دسویں سال رمضان میں وفات
ہوا حجون میں دفن کئے پینسٹھ برس کی عمر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس سال رہے سودہ بنت زمعہ بن
قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشیہ عامریہ انکا نسب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ لوی میں ملتا ہے اول نکاح میں سکران بن عمرو بن عبد شمس کے تھی ابتداء بعثت میں ایمان لاکر اپنے
شوہر کے ساتھ حبش کی دوسری ہجرت کی پھر مکے کو آئے بعد انکے شوہر کا وفات ہوا بعد چند روز وہ بیوہ رہے
بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بعثت کے دسویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم چارسو درم کے مہر سے
نکاح کئے مروی ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا حبش سے آئے بعد خواب دیکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آکر
گردن پر پانوں رکھے سو یہہ خواب اپنے شوہر سے کہے اسنے بولا اگر تو راست کہتی ہے تو میں مرونگا اور پیغمبر تجھے بیاہینگے
پھر ایک اور خواب دیکھی کہ آپ تکیہ لگا کر بیٹھی ہے اور آسمان سے چاند اُسپر گرا ہے یہہ خواب بھی شوہر کو کہی سنکر بولا
کہ عنقریب میں مرونگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کرینگے انہیں چند دنوں میں سکران بیمار
ہوکر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کئے بعد

حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقات کو وہان سے بلائیے اور انکی عمر زیادہ ہونے سے ہجرت کے اٹھوین سال حضرت
چاہے طلاق دینا سو بی بی یہہ سنکر ایک شب بی بی عایشہ کے گھر کو جانے کے راہ مین بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب اُس راستے سے گذرے تو عرض کئے یا رسول اللہ مجھے اب آپ سے کچھ طمع نہین اور مرد کی خواہش اب باقی نہ رہی مگر
یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کے دن آپ کے بیبیون مین میرا حشر ہو میرا دن بھی عایشہ کو بخشتی ہون نبی صلی اللہ علیہ
وسلم انکے طلاق سے درگذرے اور انکا روز بی بی عایشہ کو دئیے شوال مین سنہ چوپن ہجری انکا وفات ہوا بقیع مین
دفن کئے عایشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن
مُرہ بن کعب بن لوی قرشیہ تیمیہ حبیبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ مین نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملتا ہی شوال مین بعثت کے دسوین سال نکاح کئے بی بی کی عمر اسوقت چھے سال کی تھی ہجرت کے دوسرے سال مدینے مین
انکا زفاف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت انکی عمر اٹھارہ برس کی تھی انکے سوا کسی کنواری عورت کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ کئے بخاری وغیرہ روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپ پاس کون
آدمی بہت دوست ہی تو فرمائے عایشہ وہ پوچھا مردون سے کون تو فرمائے اسکا باپ بخاری وغیرہ روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عایشہ کی فضیلت بی بیون پر ثرید کی فضیلت کی سی ہے کھانون پر اسکے
سوا بہت سی احادیث انکی فضیلت مین آئے ہین اور انکی برأت مین دس آیت اترے ہین برے فقیہ عالم فصیح تھے اور
قرآن کو معنی اور حلال و حرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے خوب ماہر تھے اور اپنے وقت مین فتوی دیتے تھے
بسبب ذکاوت و فہم کے سخن کرنے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی جرأت تھی اور حضور مقدس
مین انکو ناز و نیاز تھا جیسا محبان و محبوبان مین رہتا ہے برس اٹھاون ہجری مین وفات ہوا بقیع مین دفن کئے
چھیاسٹ برس کی عمر ہوئی حفصہ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط
بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ عدویہ بعثت کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوئی اور خُنَیس
بن حذافہ سہمی کے نکاح مین آئی اور اسلام لاکر انہین کے ساتھ مدینے کو ہجرت کئی بدر کے جنگ کے بعد خنیس
کا وفات ہوا پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بی بی کی کچھ بدخلقی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوکر
ایک طلاق رجعی دئیے عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رنج ہوا کہ اس مین جبرئیل وحی لائے کہ اللہ تعالی

حکم کیا ہے حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رہتی ہے اور شب کو نماز بہت پڑھتی ہے اور وہ تمہاری عورت ہے
بہشت مین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رجعت کئے سنہ سینتالیس ہجری مین وفات ہوا عمر ساٹھ برس کی تھی
زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن
ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان ہلالیہ عامریہ انھون فقرا کو بہت کھلایا کرتے تھے سو انکو ام المساکین کہتے
ہین طفیل بن حارث کے نکاح مین تھی اس نے طلاق دیا بعد اس کا بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا بعد بدر کے جنگ
مین شہید ہوا پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تیسرے سال ہجری نکاح کئے بقولی وہ بی بی عبداللہ بن جحش
کے نکاح مین تھی احد مین عبداللہ شہید ہوے بعد حضرت نکاح کئے چند مہینون کے بعد وہ بی بی کا وفات ہوا بقیع مین
ازواج مطہرات کے انکو دفن کئے انکی عمر تیس برس کی تھی ام سلمہ انکا نام ہند بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن
عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ مخزومیہ نکاح مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کے تھی حبش کے
دونون ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ کئی بعد مدینے کو ہجرت کئی ابو سلمہ احد کے جنگ مین زخم کھائے تھے سو زخم درست
ہوکر جمادی الاخری کی آٹھوین سنہ چار ہجری مین ٹانکے ٹوٹ کر وفات پائے پھر عدے کے ایام تمام ہوے بعد انکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پیام کئے بی بی عرض کئی یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہے اور سابق کے شوہر کے بچے یتیم میرے پاس ہین
اور میری مزاج مین رشک غیرت بہت ہے اور آپکو عورتان بہت ہین پھر کیا صورت نبھاؤ ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جواب دئے میری عمر تمہاری عمر سے بڑی ہے اور تمہارے بچے سو میرے بچے ہین مین انکی پرورش کرونگا اور
رشک بہت ہے جو کہے مین اللہ تعالی پاس دعا کرتا ہون تا اللہ تعالی اس رشک کو تمہارے دل سے نکال دیگا سو دعا
مانگے حسد انکے دل سے جاتا رہا اور شوال سنہ چار ہجری مین حضرت انکو نکاح کئے دس درم کا اسباب دئے سنہ
یکسٹ یا باسٹ ہجری مین انکا وفات ہوا البقیع مین دفن کئے عمر چوراسی برس کی تھی امہات المومنین مین سب
کے بعد موئے زینب بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان
بن اسد بن خزیمہ اسدیہ حلیفان قریش کے انکی والدہ امیمہ پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت نے انکو
اپنے متبنی زید کے لئے خواستگاری کئے تو زینب اور انکے بھائی عبداللہ قبول نہ کئے اور کہے آزاد کو غلام کو ہم نکاح
نہ کر دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا پھر انھون ستادگی کئے تب یہ آیت اتری وما

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنی کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہراوے اللہ اور
اسکا رسول کچھ کام کہ انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک
کر پھر زینب اور انکے بھائی بولے ہم کو کیا مجال کہ خدا کے اور رسول کے حکم کو نہ مانین اور گنہگار بنین غرض زید کے ساتھ
انکا نکاح کر دئیے انکے نکاح مین ایک سال سے زائد رہے بعد حق تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین مطلع کیا کہ ہمارے
علم قدیم مین ایسا مقرر ہو چکا ہے کہ زینب تیری عورتون مین داخل ہونا پھر ایسا ہوا کہ زید مین اور زینب مین ناموافقت
ہوئی زینب سے بے اعتدالیان ظاہر ہونے لگے زید تنگ ہو کر حضور مین عرض کئے کہ مین اسکو طلاق دیتا ہون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دے اور خدا سے ڈر زید چند روز صبر کئے آخر بیزار ہو کر حضور مین عرض کئے یا رسول اللہ مین
زینب کو طلاق دے چکا پھر جب انکا عدہ تمام ہوا تو حکم الٰہی ہوا کہ زینب کو نکاح کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
زید کے ہی زبانی انکو پیام دئیے زینب کہے جناب باری سے جب تک مین اسکی مشورت نہ کرون جواب دیونگی پھر نماز پڑھ کر مسجد
مین گئے اور مناجات کئے کہ یا اللہ تیرا رسول مجھے خواستگاری کرتا ہے اگر مین اس جناب کے لائق ہون تو مجھے نکاح مین دے
فی الحال انکی دعا مستجاب ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ
أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا یعنی پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے نکاح کر دیا تجھے اسکو تا نہ
رہے مومنون کو گناہ نکاح کر لینا جورؤن سے اپنے لےپالکون کی جب وے تمام کر لین انسے اپنی غرض اور ہے
اللہ کا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر تشریف لیگئے زینب سر کھولا بیٹھے تھے سو عرض کئے یا رسول
اللہ بدون نکاح کا خطبہ ہوتے اور گواہ کے آپ کیسا تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی
نکاح باندھا گواہ جبرئیل ہین یہ نکاح ہجرت کے چوتھے سال ہوا بی بی کی عمر اسوقت پینتیس برس کی تھی بی بی عائشہ رض
کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتون مین میرے مرتبے کے برابر تھی تو زینب کو ہی تھی انکا وفات سنہ
بیس ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے اور عمر ترپن برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے
اول وفات انہی کا ہوا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو

فرمائے تمھارے مین جس کے ہاتھ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد سب بی بیان
اپنے ہاتھ ناپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو سمجھے ہاتھ دراز
رہنے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی جُوَیرِیَہ بنت الحارث
بن ابی ضرار بن حبیب بن عایذ بن مالک بن جَذِیمَۃ المُصطَلِق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن
عمرو بن مُزَیقیا بن عامر ماءِ السَّماء مُصطَلَقِیَہ سابق نکاح مین مسافع بن صفوان مصطلقی کے تھی سنہ پانچ ہجری مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق سے جنگ کئے تو جویریہ بندیوانون مین آئی سو حصے مین ثابت بن قیس رضی اللہ
عنہ کے گئی انھون نے لکھ دئیے کہ تو نو اوقیہ دئے تو آزاد ہی بی بی کو حسن و جمال بغایت اور منہہ پر بہاگ نہایت
تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ مانگنے آئی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت بات کر پانی کے چشمے پر اترے تھے اور
بی بی عایشہ پاس تشریف رکھے تھے سو بی بی عایشہ کو اسکے دیکھنے سے نہایت رشک ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
نکاح کہان کرتے ہین غرض جویریہ آکر عرض کئی یا رسول اللہ مین ایمان لائی اور مین بیٹی ہون حارث بن ابی ضرار کی
جو پیشوا ہی اپنے قبیلے کا اور مین اسیر ہو کر حصے مین ثابت بن قیس کے پڑی اس نے آزادی واسطے اتنا مال مقرر کیا کہ اسکو
ادا کرنا میری مقدور نہین آپ کچھ اعانت فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تیرے ساتھ اس سے بہتر سلوک
کرتا ہون کہی وہ کیا فرمائے تیری کتابت کا مال مین ادا کر دیتا ہون اور مین تجھے نکاح کرتا ہون پھر وہ ثابت کا مال دیکر
آزاد ہوئی حضرت اسکو نکاح کئے اور مہر چار سو درم دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے سو سنکر ان بی بی کی
قوم کے تمام اسیرون کو لوگ آزاد کئے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے قبیلے پر تاخت لانے کے قبل جویریہ خواب دیکھے
تھے چاند یثرب سے سیر کرتا آکے گود مین آیا ہی پھر یہہ خواب کسی سے ظاہر نہ کر کر امیدوار تھی کہ پردۂ غیب سے اس کی تعبیر
ظاہر ہوتی ہی سو انکو اللہ تعالی یہہ دولت نصیب کیا نکاح کے وقت انکی عمر بیس سال تھی آنمین زہد و تقوی بڑا تھا عبادت
بہت کرتے تھے انکا وفات سنہ پچاس ہجری مین ہوا عمر پینسٹھ سال کی تھی بقیع مین مدفون کئے ام حبیبہ بنت
ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف مین ملتا ہے
بعثت کے قبل سترہ برس کے پیدا ہوئی اور نکاح مین عبید اللہ بن جحش کے تھی دونون اسلام لاکر حبش کی دوسری ہجرت کئے وہان
جا کر عبید اللہ مرتد ہوا اور دین نصرانی قبول کیا اور شراب پینا اختیار کیا چند روز مین وہ نصرانی مر گیا بعد نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس بھیجے تا ام حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے ام حبیبہ راضی ہو کر اپنی طرف سے خالد
بن سعید بن العاص کو وکیل کری نجاشی تمام مسلمانون جمع کر کر چار سو دینار کے مہر سے نکاح کر دیا اور تھیلی اسی وقت اپنے
یہان سے گن دیا اور لوگون کو کھانا کھلایا اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ مدینے کو روانہ کیا سنہ ساتھ ہجری مین
نکاح ہوا بی بی بہت پاکیزہ ذات اور نیک صفات عالی ہمت بڑی سخاوت والی تھی سنہ چوالیس ہجری مین وفات
ہوا انکی عمر چوہتر برس کی تھی اور بقیع مین دفن کئے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب
بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر بن النحام بن تخوم اسرائیلیہ بنصرت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین تھی بنی النضیر کے
قبیلے کے سردار کی بیٹی سابق نکاح مین سلام بن مشکم کے تھی اسکے بعد نکاح مین کنانہ بن ابی الحقیق کے تھی اپنے خیبر کے
جنگ مین مارے پڑا اور صفیہ بند مین آئی سو دحیہ کلبی آکر حضرت سے ایک باندی مانگے حضرت ایک باندی لینے کا حکم کئے
انھون نے جا کر صفیہ کو لئے کسی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ سردار ہی بنی قریظہ اور بنی النضیر کی آپکے سوا دوسرے
کو دینا مناسب نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو بلا کر دیکھے اور دحیہ کو درعوض اسکے دوسری باندی دئیے
اور صفیہ کو خیمے مین بھیجے بعد آپ تشریف لیگئے صفیہ حضرت کو دیکھکر اٹھی اور بچھونا جو اس پر بیٹھی تھی حضرت کے واسطے
بچھائی اور آپ زمین پر بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای صفیہ تیرا باپ ہمارے سے ہر وقت عداوت کرتا تھا سو اسکو اللہ
تعالی ہلاک کیا صفیہ بولی اللہ تعالی ایک بندے کو دوسرے کی گناہ کے واسطے پکڑتا نہین بعد فرمائے مین تجھے اختیار دیتا ہون
اگر چاہتی ہی تو اپنی قوم پاس جا صفیہ بولی مین اسلام لانے کی آرزو رکھی ہون اور آپ عورت کرنیکے قبل آپکی تصدیق کری
ہون اب مین آپکے یہان آئے بعد پھر کیا کفر مین جانیکا مجھے اختیار دیتے ہین واللہ آزاد ہو کر میری قوم مین جانے سے میرے
پاس خدا و رسول دوست زیادہ ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو صفر مین ہجرت کے ساتوین سال نکاح کئے اور مہر کے
درعوض آزادی مقرر کئے اسوقت بی بی صفیہ کی عمر سترہ برس سے کم تھی ابن عمر سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھے صفیہ کی آنکھ پاس نیلگون ہوا ہی پوچھے یہہ کیا ہی عرض کئی مین کنانہ بن ابی الحقیق کی ہاندی پر سر رکھکر سوتی
تھی خواب دیکھی کہ چاند میرے گود مین آیا ہی مین اٹھی سو خواب کنانہ سے بولی غصے مجھے طمانچہ مارا اور بولا کیا تو یثرب
کے حاکم کی عورت ہونا آرزو کرتی ہی چند روز گذرے نہین کہ حضرت تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس صفیہ رضی اللہ
عنہا کو عزت او مرتبہ تھا اونٹ پر سوار کرتے وقت اپنی ہاندی رکھتے تو صفیہ اس پر پاؤن رکھکر سوار ہوتے منقول ہی کہ

جب صفیہ بدنے کو بھیجے انکے حسن و جمال کا آوازہ سنکر انصار کے عورتان دیکھنے آئین بی بی عایشہ بھی اپنے تئین کو نئی بچھانے سا چادر اوڑھکر اور منہہ پر نقاب ڈالکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عایشہ کو پہچانکر جاتے وقت انکے پیچھے ہو لئے اور چادر پکڑکر پوچھے ای شقیرا صفیہ کیسی ہی عایشہ کہے کیا ایک یہودیہ ہی یہودیون مین بیٹھی ہی حضرت فرمائے ایسا مت بولو وہ اسلام لائی ہی اور اسکا اسلام نیک ہوا ہی مروی ہی کہ ایکبار عایشہ نے صفیہ کی مذمت کئے آخر بولے وہ گدی ہونا مذمت کو بس ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عایشہ تو ایسی بات کہی اگر دریا مین ڈالین اسکا پانی بدبو ہوگا مروی ہی کہ مسافرت مین ایکبار صفیہ کے سواری کا اونٹ ماندا ہوا بی بی زینب کے پاس اونٹ افزود تھا سو مانگے زینب بولے اس یہودیہ کے واسطے میرا اونٹ مین نہ دیونگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب سے بہت خفا ہوئے دو تین مہینے انکے پاس نہین گئے مروی ہی کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ پاس تشریف لائے تو صفیہ روتے تھین پوچھے کیا واسطے روتے ہین بی بی کہے عایشہ اور حفصہ آکر مجھے ایذا دیتے ہین اور کہتے ہین ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم و[illegible] ہم اشراف ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیون نہین کہتی میرے سے تم اشراف زیادہ کہان ہوتے میرا باپ ہارون علیہ السلام اور چچا موسی علیہ السلام ہی وفات انکا سنہ پچاس ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے میمونہ بنت الحارث بن حزن بن بجیر بن الہرم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامریہ ہلالیہ اول مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح مین تھی اسکے بعد ابو رہم کو نکاح کئی اسکے بعد ہجرت کے ساتھوین سال ذی العقدہ مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے آخون آخر بی بی ہین جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور سنہ یکاون ہجری مین مکے سے دس میل پر سرف مین انکا وفات ہوا انکا نکاح اور زفاف بھی وہین ہوا تھا اور عمر انکی اسی برس کی ہوئی ان گیارہ بی بیون مین بی بی خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات مین وفات پائے باقی نون بی بیان حضرت کے وفات کے وقت زندہ تھین انکے سوائے چند عورتین تھین کہ انسے بعضون کو نکاح کئے لیکن پیشتر زفاف کے انسے فرقت ہوگئی اور بعضون کا خطبہ یعنی منگنا کرکر چھوڑ دئے انکے نامان حروف تہجی کے ترتیب پر بیان اختصار کے ساتھہ لکھتا ہون امیمہ بنت الحارث بن شراحیل کندیہ سب سیر کے علما کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بعد طلاق دئے پر سبب طلاق کا بعضی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی خلوت سرا مین طلب کئے تو بولی تم میرے گھر آؤ حضرت خفا ہوکر طلاق

دئے بعضی کہتے ہین کہ وہ حضرت سے پناہ مانگی اس لئے طلاق دئے پھر بعد اُس عورت کو ندامت ہوئی بولا کرتی تھی مین شقیہ
ہون بعضی کہتے ہین وہ نہایت حسین تھی سو دوسری عورتان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشک سے اسکو تعلیم کئے کہ وہ
آوے تو آن سے پناہ لے تجھے پیار بہت کرینگے اُمیمہ بنت النعمان بن شراحیل جونیہ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکاح کئے پھر اسکے یہان جاکر سخن کئے تو باتان سخت تند کہنے لگی دست شریف اس پر رکھنا چاہے تا اسکو تسکین ہو
تو بولی اللہ کی پناہ تمھارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو پناہ لی پناہ کی جگہہ اب اپنے لوگون پاس جا پھر
اسکو طلاق دئے بعضی اسکو اور اسما جو سنا تو مذکور ہوئی ایک ہی سمجھتے ہین بنت صا بنت یزید کلابیہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو اسکے باپ سے خواستگاری کئے تو بولا اسکو کوڑھی حالانکہ اسکو کوڑھ نتھا جاکر دیکھا تو کوڑھ ہوگیا ہے
اور بعضی اُس عورت کا نام ہند کہتے ہین خولہ بنت المنذر بن ہبیرہ بن ثعلبہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے
تو شام مین تھی لے آتے وقت راہ مین مرگئی اور اسکے باپ کا نام بعضی ہذیل کہے ہین اور اسکی ماں کا نام خرنق بنت
خلیفہ بہن دحیہ بن خلیفہ کی سنا بنت اسما بن الصلت سلمیہ کہتے ہین کہ انکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پیشتر از
زفاف کے اُس کا انتقال ہوا اور بعضی کہتے ہین حضرت نکاح کئے سو سنکر خوشی سے شادی مرگ ہوئی اور اسکے نام کو بعضی
وسنا اور بعضی سبا کہتے ہین سنا بنت سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیشتر از زفاف کے
موئی شراف بنت خلیفہ کلبیہ ہمشیرہ دحیہ کلبی کی کہتے ہین کہ خولہ جو اسکا ابھی کی بہنجی تھی اور حضرت اسکو نکاح
کئے بعد راہ مین وفات پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کئے وہ بھی راہ مین پیشتر از زفاف کے
وفات پائی صفیہ بنت بشامہ تمیمیہ کہتے ہین کہ یہہ عورت بند مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تیری مرضی
ہو تو تجھے مین نکاح کرتا ہون نہین تو اپنے لوگون پاس جا اُس نے اپنے شوہر پاس جانا اختیار کی حضرت اسکو
چھوڑ دئے آن جب اپنی قوم مین گئی تو تمام لوگ اُس کے اُس پر لعنت کئے ضباعہ بنت عامر بن قرط
اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کئے اُس کا لڑکا سلمہ بن ہاشم پیام لے گیا اُن نے راضی
ہوئی سو آکر حضرت سے عرض کیا حضرت سکوت کئے کہتے ہین کہ اُس کا لڑکا گئے بعد حضرت کو
معلوم ہوا کہ ضباعہ بوڈھی ہوئی ہے مُنہہ پر جھلدیان پڑے ہین اور دانت گر گئے ہین حضرت اس لئے اسکا
خیال چھوڑ دئے عائشہ بنت ظبیان بن عمرو کلابیہ کہتے ہین کہ اس کو حضرت نکاح کئے حضرت کے پاس چند

روز تھی بعد طلاق دئے عمرۃ بنت معاویۃ الکندیۃ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بے زفاف ہوا اور
بعضی کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد وہ مدینے کو پہنچی عمرۃ بنت یزید کلابیہ کہتے ہین
کہ اسکو فضل بن العباس رضی اللہ عنہما نکاح کرکر طلاق دئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرکر پیش از زفاف کے
طلاق دئے عمرۃ بنت یزید بن الجون کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بعد معلوم ہوا کہ اسکو کوڑ
ہی پھر اسکو طلاق دئے اور بعضی کہتے ہین ان سے پناہ مانگنے سے اسکو طلاق دئے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اس کو بعضون
نے ازواج مطہرات مین شمار کرتے ہین فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح
کئے جب آیت تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کئی پھر حضرت اس سے فراق کئے بعد وہ عورت جانورون کے مینگنیان
چنا کرتی تھی اور کہتی تھی مین بدبخت ہون جو دنیا کو اختیار کئی اور بعضی کہتے ہین پناہ مانگی سو انہی ہی قتیلہ بنت قیس
بن معدی کرب ہمشیرہ اشعث بن قیس کی کہتے ہین کہ وہ یمن مین تھی حضرت اسکو نکاح کئے پیش از پہنچنے کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا بعضی کہتے ہین حضرت مرض الموت مین اسکو نکاح کئے اور فرمائے وہ آئی
بعد اسکی مرضی دریافت کرو اگر چاہی تو امہات المومنین مین داخل ہووے اور پردہ نشینی اختیار کرے نہین تو مختار
ہی جس کو چاہے اسکو نکاح کرے سو اُن تے بعد عکرمہ کو نکاح کئی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سنکر اسکو سیاست
کرنا چاہے تو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے وہ امہات المومنین مین داخل نہین اسکو سیاست کیا واسطے کرنا ملیکہ
بنت کعب کنانیہ کہتے ہین کہ اس کا حسن شہرۂ آفاق تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا اسکے یہان جاکر بولے تیرے باپ کو قتل کیا سو اسکو نکاح کرنیکو تجھے غیرت نہین آتی پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پناہ مانگی حضرت اسکو طلاق دئے اس کے قرابتیان سنکر حضرت سے عرض کئے کہ وہ کم عقل تھی
لوگون کی تعلیم پر فریب کھائی آپ اسکو قبول کرنا حضرت قبول نکئے ام شریک کہتے ہین کہ یہہ عورت اپنے تئین
نکاح کرنا کرکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی حضرت قبول نہین کئے اور وہ مری تک کسی کو
نکاح نہین کئی اور بعضی کہتے ہین کہ وہ پھر دوسرے کو بیاہ کئی اس ام شریک کے باپ کا نام کوئی جابر کرکر لکھا ہی
اور اسکی نسبت مین کوئی غفاریہ اور کوئی انصاریہ اور کوئی دوسیہ اور کوئی قرشیہ عامریہ کہتے ہین خفی

کہ حرمون کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو حرم تھے اور بعضی چار کہتے ہین ماریہ بنت

شمعون قبطیہ مصریہ مصر کا پادشاہ معوقس حضرت کو ہدیہ بھیجا تھا اسکے پیٹ سے ابراہیم پیدا ہوئے سنہ سولہ ہجری
مین انکا انتقال ہوا البقیع مین دفن کئے گئے ریحانہ قرظیہ بنی قریظہ کے سبی مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آزاد
کرکر اسکو نکاح کرنا وہ عرض کئی مجھے آپکی باندی بنے مین رہنا بہتر ہی سو ویسا ہی رکھے بعضی کہتے ہین آزاد کرکر
نکاح کئے دسوین سال ہجری حجۃ الوداع سے تشریف لائے بعد انکا انتقال ہوا اور بقیع مین دفن کئے انکے سوا اور دو
دو حرم جو کہے ہین انکا نام معلوم نہین ایک کو بی بی زینب بنت جحش دئی تھی اور دوسری کسی جنگ مین بندی وانون
مین آئی تھی چمن دوسرا حضرت کی اولاد کے بیان مین قاسم یہ حضرت کے بڑے فرزند ہین انہین کے نام
سے حضرت کی کنیت ابو القاسم ہوئی بعثت کے قبل انکا انتقال ہوا عمر دو برس کے قریب تھی ابراہیم ذی الحجہ
مین سنہ آٹھ ہجری انکا تولد ہوا اور ربیع الاول کی دسوین سنہ دس ہجری مین انتقال پائے اور بعضی کہتے ہین
عمر سولہ مہینون کی ہوئی تھی انکے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے حضرت کے گود مین لیکر انکو
ڈالے انکو دیکھ کر حضرت کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے اور فرمائے آنکھ اشک بہاتی ہی اور دل درد کرتا ہی اور ہم ایسی
بات نہین کرتے جو ناخوش ہو رب اور تیرے فراق مین ابراہیم ہم غمگین ہین زینب انھون حضرت کی بڑی لڑکی
ہین اس مین کچھ خلاف نہین لیکن قاسم بڑے تھے یا زینب اختلاف ہی زینب کی ولادت بعثت کے قبل دس برس کے
تھی بی بی خدیجہ کا بھانجا ابو العاص بن الربیع کو انسے نکاح کر دئے زینب بعد بعثت کے اسلام لاکر ہجرت کئے اور ابو العاص
کو شرک کے باعث ترک کئے ابو العاص آکر اسلام لائے بعد زینب کو انکے حوالے کیے سنہ آٹھ ہجری مین زینب کا انتقال
ہوا انکو ایک لڑکا تھا اسکا نام علی فتح مکے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سانڈنی پر سوار تھا اور حیات
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پایا بلوغیت کے قریب پہنچا تھا اور ایک لڑکی تھی امامہ نام بی بی فاطمہ رضی
اللہ عنہا کے وفات کے بعد امامہ کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیاہ کئے علی مرتضی کے وفات کے بعد امامہ نے مغیرہ
بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انھین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور انکو مغیرہ سے ایک فرزند ہوا اُس کا نام
یحیی تھا اور بعضی کہتے ہین دونون سے انکو اولاد نہ ہوئی رقیہ بعثت کے قبل ساتھ برس کے تولد ہوا عتبہ بن
ابی لہب کے نکاح مین دئے اور ام کلثوم کو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کر دئے تبت کا سورہ نازل ہوئے بعد ابو لہب اپنے لڑکون
کو بجبر ہوا کہ انھون کو طلاق دین پیش از دخول کے وہ دونون طلاق دئے پھر رقیہ کو مکے مین عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ

نکاح کردئے عثمان کے ساتھ انھون ہجرت حبش کی اور مدینے کی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام مین انکا
وفات ہوا البقیع مین دفن کئے انکو عثمان سے ایک لڑکا حبش مین پیدا ہوا عبداللہ نام اپنی والدہ کے قبل ایک سال کے وفات
پایا ام کلثوم بعثت کے قبل انکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کردئے تھے ان نے طلاق دیا بعد سنہ تین
ہجری مین رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کردئے سنہ نون ہجری مین وفات ہوا انکو اولاد نہین ہوئی فاطمہ
زہرا نبوت بعثت کے قبل پانچ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام مین کعبے کی مرمت کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین بعثت کے
قبل ایک سال ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان پر بہت تھا منبر پر حضرت فرمائے فاطمہ میرے گوشت کی
ٹکڑا ہی اسکو جو ایذا دیوے تو وہ مجھے ایذا دیا اور بھی فرمائے فاطمہ تو جس سے خوش رہی تو اللہ بھی اس سے خوش
رہتا ہی اور تو جس پر ناخوش ہوتی تو اللہ بھی ناخوش ہوتا ہی اور فرمائے فاطمہ بہشت کے عورتون کی سردار ہی ہجرت
کے دوسرے سال بی بی کو حکم الٰہی سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کردئے بی بی کی عمر اسوقت پندرہ برس
کی تھی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اکیس برس تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چھے مہینون کے بعد خاتون
کا وفات ہوا سہ شنبہ کی شب رمضان کی تیسری سنہ گیارہ ہجری مین بی بی کی وصیت تھی کہ اپنے جنازے پر کسی کی
نگاہ پڑنے نہ دئیو سو شب ہی کسی کو اطلاع نہ کر کر دفن کئے انکو تین لڑکے دو لڑکیان ہوئین حسن حسین محسن ام کلثوم زینب
سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین ہجری رمضان مین تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضی کے رضی اللہ عنہ اہل
عراق حضرت سے بیعت کئے اور معاویہ کی تنبیہ کو روانہ ہوئے معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ مین
مسلمانون کی تباہی ہی صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے امام کا وفات سنہ انچاس ہجری مین ہوا اور فرمائے مجھے زہر
دئے ہین سو میرا جگر ٹوٹ کر گرتا ہی پر زہر کون دیا سو اسکا نام نہ بولے کہتے ہین کہ یزید نے حضرت کی عورت جعدہ کو
ورغلا کر زہر دلایا اور حسین رضی اللہ عنہ کا تولد سنہ چار ہجری مین تھا یزید جب خلیفہ ہوا حضرت اسکی بیعت نہ کر کر
مکے کو تشریف لیگئے کوفے کے لوگ حضرت کو خطوط لکھ کر طلب کئے تو حضرت اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ
کئے کوفیان پچاس ہزار آدمی تک انسے بیعت کئے یزید نے کوفے کا احوال سنکر عبیداللہ بن زیاد کو کوفے
کو بندوبست واسطے روانہ کیا مسلم سے بیعت کئے سو لوگ تین دن ہی نہ گئے وہ شقی نے مسلم کو شہید کیا
اس عرصے مین امام حسین رضی اللہ عنہ بھی کوفے کو روانہ ہوے اور کربلا مین جب پہنچے وہ بدبخت نے

فوج بھیجی پانی بند کئے اور عاشورے کے روز جمعہ کا دن سنہ یکسٹ ہجری حضرت کو اور حضرت کے ہمراہیون کو شہید
کئے ان مین اہل بیت سے اٹھارہ آدمی تھین اور محسن ایام طفلی مین وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر رضی اللہ عنہ چالیس
ہزار درم کے مہر سے نکاح کئے انکے بیت سے ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی پر یہہ دونون کی نسل باقی
نہ رہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن ابی طالب کو نکاح کئے انکے بعد انکے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح
کئے انسے ایک لڑکی ہوکر وفات پائی پھر محمد کے وفات کے بعد عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہین کے پاس بی بی کا
انتقال ہوا اور یہہ جو مورخان لکھے ہین کہ عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے اس مین شک ہی کیونکہ جعفر کے نکاح مین تو انکی بہن
زینب تھے پھر ام کلثوم کو کیسا نکاح مین لاتے اور زینب کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کئے
انسے اولاد ہوئی اور نسل باقی ہی القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو لکھے ان چھیون مین اتفاق ہی مگر بعضی قاسم
اور ابراہیم کے سوائے بھی دو فرزند ذکر کئے مین طیب اور طاہر اس صورت مین حضرت کو چار فرزند ہوئے اور بعضی کہے
مین طیب اور طاہر لقب ایک ہی فرزند کا ہی اور انکا نام عبد اللہ تھا اس تقدیر مین تین فرزند ہوئے اور بعضی
کہتے ہین عبد اللہ کے سوائے دو فرزند تھین طیب اور طاہر اس وقت پانچ فرزند ہوتے مین اور بعضی انکے
سوائے بھی دو فرزند ذکر کئے مین مطیب اور مطاہر اس بیان پر ساتھ فرزند ہوئے اور بعضی کہتے ہین مبشر از بعثت
انکے بھی ایک فرزند ہوئے انکا نام عبد مناف ایسا آٹھ فرزند ہوئے اصح قول یہہ ہی کہ فرزند تین ہوئے قاسم عبد اللہ
ابراہیم اور عبد اللہ کا لقب طیب اور طاہر تھا اور لڑکیان چار تھین اس مین سب کا اتفاق ہی مگر کسی نے حافظ عبد
الغنی کی کتاب عمدۃ الاحکام کی اسامی رجال جمع کیا ہی سو اُس نے لکھا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک لڑکی
تھی اس کا نام برکہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب اصابہ فی احوال الصحابہ مین لکھے ہین کہ یہہ جو ہوا سو غلط ہی غلطی کا
سبب یہہ ہی کہ برکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کے بچون کو کھلایا کرتی قاسم پیدا ہوئے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے
باندی کو بہن لکھ دیا اسکو دیکھ کر وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا مقصود محبت کی علامتون سے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی
محبت رکھنا اور انسے عداوت رکھنے والون سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا اگرچہ بہت حدیثون مین
حکم آیا ہی سلف وخلف کے اکثر علما کا اتفاق ہی کہ انبیا اور ملائکہ مقربین کے بعد افضل صحابہ مین اور تمام صحابہ مین افضل
ابو بکر ہین اور انکے بعد عمر اس بات پر سنت وجماعت کے تمام علما کا اتفاق ہی انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی

اور بعضی علی کو عثمان پر قدم رکھتے ہین انکے بعد طلحہ او زبیر او سعد و سعید او عبد الرحمن بن عوف او ابو عبیدہ
بن الجراح غرض محبت اہلبیت کی او صحابہ کی واجبات سے ہی انکی محبت یہہ ہی کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق
ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا او انکے آداب او اخلاق اختیار کرنا او انکے کہے پر عمل کرنا او انکا ذکر خوبی کے ساتھ کرنا
اور انکو اوصاف حمیدہ سے یاد کرنا اور انکی درمیان جو جنگ ہوئی سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا
یہی ہی چنانچہ امام نووی شرح مسلم مین لکھے ہین کہ اہل حق او سنت جماعت کا مذہب یہہ ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
کے حق مین نیک گمان رکھنا او انکے درمیان جھگڑے جو ہوئے اس سے باز رہنا اور انکے درمیان جو جنگ ہوئے سو
اسکی تاویل کرنا کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے او جنگ تاویل سے کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصد نہتھا او
محض دنیا منظور نہتھی بلکہ ہر فرقے کو گمان تھا کہ مین حق پر ہون او مخالف باغی اس سے جنگ کرنا واجب ہی تا وہ انکے امر پر
رجوع لاوین لیکن اُن مین بعضی صواب پر تھے او بعضی خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اس خطا مین وہ معذور
ہی او مجتہد کو اجتہاد مین خطا ہو تو اس پر گناہ نہین او اُن جنگون مین یعنی جنگ جمل او جنگ صفین مین علی
مرتضی رضی اللہ عنہ حق پر تھے او ہم کہے سو یہہ مذہب اہل سنت کا ہی تمام ہوا ترجمہ امام نووی کا او دوسرے علما مثل حافظ
ابن حجر عسقلانی او شیخ جلال الدین سیوطی او قسطلانی او شیخ ابن حجر ہیتمی بھی اجماع اہل سنت کا اس بات پر نقل
کئے ہین بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب مین اس کا خلاف لکھے ہین انکی عبارت نظم تھی سو انکے کلام کا حاصل یہہ ہی
کہ معاویہ سے جو لغزشان صادر ہوئے سو اُس مین اہل سنت و جماعت کو دو قول ہین اکثر لوگ صحابہ کے وقت
سے اپنے زمانے تک یہہ کہے ہین کہ معاویہ جو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کئے سو باغی تھے بڑی خطا پر او اس
خطا مین اسکو کوئی صحابہ او تابعین او تبع تابعین مجتہد نکہے ہی کہتے تھے کہ وہ صحابی تھا اسکے حق مین زبان کو نگاہ
رکھنا میرا مذہب بھی یہی ہی تبع تابعین کے بعد علما جو ہوئے سو کہنے لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی او مجھے
اس قول سے بہت حیرت ہوتی تھی کیونکہ تین قرن کے لوگ یعنی صحابہ او تابعین او تبع تابعین اُس کو مجتہد تھا کر کر
نہ بولے جب قرون ثلاثہ والے اسکو مجتہد کر نہ بولے ہون تو لوگ بعد کو مجتہد بولنا کہان سے آیا اور
معاویہ کے حق مین سلف جو کہے سو مین کہتا ہون کہ ایک دن کسی نے معاویہ بد بولا او ملن ابو سعید خدری رضی
اللہ عنہ تکیا لگا کر بیٹھے تھے سو سیدھے ہوئے او کہے مین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہہ گئے وہان چند لوگ

ہے تھے اور انمین ایک عورت حاملہ تھی اور ہمارے ساتھ ایک بدوی تھا سو جا کر اس عورت کو بولا مین تجھے خوشی کی بات
سناتا ہون کہ تجھے بیٹا ہوگا ایک بکرا لا کر دے تا مین منتر دون پھر وہ بکرا لا دیتی غرض آن کچھ منتر اور بکرا ذبح کر کے ہمکو
کھلایا ہم کھائے بعد وہ بدوی نے اپنا حقیقہ بولا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر غصہ ہوئے اور تمام کھائے سو
قی کر کر نکالے بعد ایک مدت کے اس بدوی کو عمر رضی اللہ عنہ پاس لائے اور کہے کہ ان نے انصار کی ہجو کیا ہے عمر رضی اللہ
عنہ فرمائے اس بدوی کو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ ہوتی تو مین اسکو تعزیر سخت کرتا دیکھئے ابو سعید نے اس
معذرت پر فقط اکتفا کئے اور مجتہد سمجھا کر نہ بولے اور کسی نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ علی اور معاویہ کے حق مین
کیا کہتے ہین تو امام احمد کہے علی مرتضی کو دشمنان بہت تھے حضرت کا کوئی عیب نکالنا چاہے تو کچھ عیب ملا پھر ایسے
شخص پاس جمع ہوئے کہ اس نے حضرت سے جنگ کیا تھا اور علی مرتضی کی عداوت سے اسکو بہت سرائے اور
امام ابو زرعہ کو کسی نے کہا مین معاویہ سے بغض رکھتا ہون پوچھے کیا سبب بولا ان نے علی مرتضی سے جنگ کیا ابو
زرعہ کہے رب معاویہ کا کریم ہے اور اس کا خصم حلیم ہے تو انکے درمیان کیا واسطے آتا ہے غرض اس وضع کے اقوال بہت ہین سب
کو ذکر کرنا موجب طوالت کا ہے سو کوئی نہ بولا کہ معاویہ مجتہد تھا اور اسکو کیا نسبت جو علی مرتضی کے ساتھ اجتہاد
مین برابری کرے کیا سابقین اولین مین تھا یا مہاجرین مین یا بدریون مین یا بیعت الرضوان والون مین وہ تو طلیق
ابن الطلیق تھا یعنی فتح کے مین اسلام لائے سو لوگ کیا وہ سنا نتھا جو عمر فاروق لوگون کے مجمع مین فرمائے تھے
خلافت مہاجرین اولین مین ہے طلقا کو اس مین کچھ حق نہین دیکھو طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ مجتہد تھین سو
اپنے اجتہاد مین خطا ہوئی سو اس پر متنبہ ہو کر اس سے پھر گئے پھر معاویہ مجتہد تھا تو اسکا اجتہاد مسلسل کیا
رہا قطع نظر اس کے اس مین اجتہاد کے شروط کہان تھے سو اسکو مجتہد بولین بھلا وہ مجتہد تھا ہمکو
قبول ہے اور اس اجتہاد کی صورت کیا ہے مجتہد تھا تو طلحہ اور زبیر پھر گئے سا کیون نہ پھرا اور اس وقت تو اسکا
اجتہاد عثمان کے قاتلون کے لئے تھا پھر وہ جب مملکت پر دست یاب ہوا تو عثمان کے قاتلون سے قصاص کیون
نہ لیا اور جب مدینے مین آیا اور عثمان کی لڑکی عائشہ اس سے قصاص چاہی تو اسکو پھسلا دیا اور شام کی راہ لیا
اسکے سوائے اس سے لغزشان بہت ہوئے ہین اب اسکو بھی اجتہادی بولنا پر کوئی نہ بولا کہ اُنمین وہ مجتہد تھا کیا اسکا اجتہاد
علی مرتضی کی ذات ہی کے ساتھ خاص تھا اس تحقیق پر اس کو مجتہد کہنا غدر لنگ دل حسیب نہین"

مجتہد کی بات بیچ مین نہ لاکر اسکو صحابی ٹھہرا کر معذرت کرنا ہی علما یہ بات خوب جانتے تھے لیکن عوام کی زبان بند کرنے واسطے مصلحت آن
اسکو بولے مجتہد تھا اب وہ مصلحت نظر نہین آتی اہل سنت کی یہ بات سنکر روافض اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت تمام کے تمام
ایسے ہی ہین خلاصہ اُنکے نظم کا تمام ہوا اس عاصی کو اس قول سے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہم سابق امام نووی سے نقل کر چکے کہ معاویہ
کے اجتہاد پر اہل سنت کا اتفاق ہی اور وہ اہل حق کا عقیدہ ہی جب امام نووی سا شخص کہ جسکے قول پر امام شافعی کے مذہب کا
مدار ہی اور اُنکا منصب تمام علما پاس ثابت ہی اتفاق اہل سنت کا نقل کرے اور دوسرے بڑے بڑے علما مثل حافظ ابن
حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ کہ نامان تمام ذکر کرنا تطویل ہی اس بات کو قبول کر کر اجماع اہل سنت کا نقل
کرین تو اس مین دو قول مین کر کر بولنا غلط اور خلاف عقیدہ ہی اگر بعضے معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا انکار
کرین ہو تو اُنکا قول اجماع کے مخالف رہنے کے باعث قابل اعتماد نہین اور یہہ اتفاق نقل کرنے سے معلوم ہوا
کہ عقیدہ سلف کا یہی تھا کیونکہ نیا قول برخلاف سلف کے احداث کرنا جایز نہین پھر اُنہ خلف ایسے خلاف کے تئین
کاہی کو روا رکھتے اگر فرض کرین کہ سلف کو دو قول تھے پھر جب خلف ایک قول پر اجماع کرین تو وہ اجماع حجت اور دلیل
قطعی ہوا تمکو کب روا ہی کہ اجماع کے خلاف اپنا ایک عقیدہ مقرر کر کر عوام کو فریب مین علاوہ یہہ کہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کوئی اُنکو مجتہد بولتے نہین کر کر کہنا دعوی بلا دلیل ہی مقبول نہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور
امام احمد اور امام ابو زرعہ رحمہم اللہ سے جو نقل کئے ہین دعوی کی سند نہین ہو سکتی کسی کے کلام
مین تصریح نہین کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد نہتھے بلکہ ہر شخص سائل کے سوال کے دیکھتے ایک مناسب
جواب دیا اگر اُنکے پاس ایک بات مقرر ہوتی تو سب ایک ہی طور کا جواب دیتے اور امام احمد کے جواب
سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان مذاکرہ معاویہ کے فضائل کا تھا سو امام احمد اس یہ کہے کہ معاویہ کو لوگون
نے بہت سرا لئے اور اس میں اشارہ کئے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان مین لوگ احادیث بہت سی
وضع کئے ہیں اور تامل کرنے والے پر خوب روشن ہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا عدم اجتہاد اُنکے اقوال کا منطوق نہی مفہوم
ہی ان اقوال کو سند دعوے کی بنانا اور اسکو مجتہد کوئی نہین بولا کر استدلال کرنا بیجا اور مناظرے کے آداب کا خلاف ہی جو لکھے کہ
معاویہ کو علی مرتضی کے ساتھ برابری نہین سو سچ لیکن اس سے رتبہ اجتہاد کا ساقط نہین ہوتا اور جو لکھے خطا تھی تو اس
پر متنبہ کیا ہو اسطے نہ ہوا اور اس سے کیون نہین پھر اسو یہہ بات بھی معقول نہین اجتہاد کے

شروط مین کوئی نہ لکھا کہ مجتہد اپنی خطا پر متنبہ ہو کر اس سے پھرتا ہی اور وہ جو لکھے کہ اس مین اجتہاد کے شروط کہان
تھے سو کون سی شرط نہین تھی سو بیان کرنا ضرور تھا اصول فقہ کے کتب مین مجتہد کے شروط جو
لکھے ہین سو یہہ ہی کہ قرآن کی آیات جو احکام مین آئے ہین انکی معانی و احکام کے ساتھ اور ایسا ہی
احکام کے احادیث مشہور ہی یا متواتر یا احاد اور اس کے روات کا احوال اور مواقع اجماع کے
او رقواعد علم اصول کے اور صرف نحو لغت معانی بیان جاننا اور یہہ تمام شروط قرون ثلاثہ کے
بعد کے مجتہدون کے لئے ضرور ہی اور سلف کے مجتہدون کو صرف نحو لغت معانی بیان جاننے
کی حاجت نتھی انکو اپنی زبان دانی کا کمال سلیقہ تھا علی الخصوص معاویہ کہ جن کو کمال معرفت تھی اس ہی لیاقت
کے نظر کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان منشی گری کرتے تھے اگر انکو علوم ادبیہ مین مہارت نہ ہوتی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے رجال کا احوال بھی جاننا اس
وقت احتیاج نہین رکھتا تھا کہ وہ لوگ حدیثون کو زبان وحی بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے تھے انکے
پاس وہ احادیث نص قطعی تھے اور اس عصر مین فقیہہ نہین ہوتا تھا اور فتوی نہین دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی
اور فتوی دینی سب پر عیان ہی بخاری روایت کئے ہین کہ ابن عباس سے کہے کہ معاویہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے
ہین تو ابن عباس کہے کہ دَعْہُ فَاِنَّہٗ فَقِیْہٌ یعنی اس کو چھوڑ دے اور انکا ذمت کر کیونکہ وہ فقہ جانتا ہی سو وہ بدون
دلیل کے ایسا نہ کریگا ابن حزم لکھا ہی کہ صحابہ مین ساتھ شخص بہت فتوی دیا کرتے تھے عمر علی ابن مسعود ابن عمر
ابن عباس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انھون سے ایک ایک شخص کے فتوین جمع کرین تو ہر ایک
کے فتوون کی بڑی ایک کتاب ہوگی انکے سوائے بیس شخص ہین وہ بھی فتوی دیا کرتے تھے انھون سے ہر ایک کے
فتوین علاحدہ جمع کرین تو ہر ایک کا ایک جز ہوگا وہ لوگ یہہ ہین ابو بکر صدیق عثمان ذی النورین ابو موسی
اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبد اللہ بن عمرو بن العاص جابر ابو سعید خدری
طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف عمران بن حصین ابو بکرہ عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی سفیان ابن
الزبیر ام سلمہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم دیکھئے ابن عباس جسکو فقیہہ کہے اور صحابہ مین انکا فتوی دینی معتبر رہے
اور اسوقت مجتہد کے سوا دوسرا کوئی فتوی نہین دیتا تھا اس شخص کو مجتہد کہنا باطل ہی اور ان لوگون کے فتوے کم رہنا

بسبب عدم اجتہاد کے نہین ہی بلکہ بعضون کا وفات جلد ہوا فتوے کی احتیاج نہین پڑی اور بعضی ملکون کی بند وبست اور
جہاد مین مشغول تھے فتوی دینے کی فرصت ہوتی نتھی اور بعضی عبادت مین مشغول تھے دوسرے لوگ موجود مین کر اس
کام طرف متوجہ نتھے طرفہ یہہ ہی کہ وہ بزرگ اپنی کتاب مین ان مفتیون کا نام لکھے مین مگر بعیس کو اُنفس لکھہ کر معاویہ کا
نام نکال دئے اپنی کتاب سے نام نکالے تو کیا دوسری کتابون سے بھی انکا نام نکل جاتا ہی خیر وہ جو لکھے معاویہ رضی اللہ عنہ عثمان
کے قاتلون سے قصاص اپنے وقت کیون نہین لئے سو اس کا جواب یہہ ہی کہ اس کام کے جو بانی تھے اُنھین اکثر لوگون کو قتل کئے
چنانچہ محمد بن ابی بکر وغیرہ کو قتل کرے سو تواریخ کے کتب مین مرقوم ہی جب وے باقی نہ رہین تو قصاص کس سے لین اور
وہ جو لکھے معاویہ سے اور بھی لغزشان بہت ہوئیے ہین کیا وہ سب اجتہادی تھے سو اس کا جواب یہہ ہی انبیا کے سوائے
دوسرا کوئی معصوم نہین لغزش ہونا بعید نہین لیکن تاریخ والے بہت سی حکایات رطب ویابس لکھا کرتے مین سو ان
باتون کو قابل حجت کے نہ جاننا اور وہ جو لکھے علما اس بات سے آگاہ تھے پر مصلحت واسطے مجتہد بولے سو یہہ بد
ظنی ہی علماء ربانی پر کیونکہ وہ لوگ بڑے دیندار اور خدا ترس تھے سلف کے خلاف پر ہرگز اتفاق نکرتے اور روافض
اعتراض کرنے سے اجماع کے خلاف عقیدہ کر لیتے بھونکتے کر کر شہر سے بھاگنا ہی کیا آج تک روافض تھے اور ان ہی
بزرگ کے وقت روافض نکلے بہتر مذہب والے اور تمام ملتان والے اہل سنت وجماعت کے قولون پر اعتراض کیا کرتے
ہین اور اس کا جواب دندان شکن پاتے ہین کیا انکے اعتراض کے اندیشے سے دین و آئین چھوڑ دینگے ضرورت درپیش ہونے
کے باعث ہمنے مطلب کے گھوڑے یہان بہت کدائے پھر اب اصل مطلب کے بیان کے درپی ہوئے منجملہ محبت
کی علامتون سے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت رکھنا اور انکو نفع پہنچانے واسطے سعی کرنا
اور انکا ضرر دفع کرنے کوشش کرنا منجملہ محبت کی علامتون سے ہی علما و صلحا او رسنت پر چلنے والون کو
دوست رکھنا و جہال اور فساق و بدعتیون سے بغض رکھنا منجملہ محبت کی علامتون سے قرآن کی محبت رکھنا
اور تلاوت اسکی ہمیشہ کرنا فی الحقیقت خدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کسوٹی قرآن و حدیث
ہی محبوب کا کلام بھی محبوب ہوتا ہی جس کو محبت راگ او رمزامیر سے ہو تو وہ نشان ہی باطن کی
خرابی پا ور دل کے فساد پر منجملہ محبت کی علامتون سے ہی دنیا کو ترک کرنا او رفقر اختیار کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مین جو شخص مجھے دوست رکھتا ہی تو اس سے فقر بہت نزدیک ہی سیل سے

زیادہ جاوے سے گرتی ہی اور ایک شخص آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکو دوست رکھتا ہون حضرت فرمائے فقر کا لباس
تیار کر دوسرا کہا یا رسول اللہ مین اللہ کو دوست رکھتا ہون تو فرمائے بلا کا لباس تیار کر منجملہ محبت کی علامتون
سے ہی حدیث کا علم شوق سے پڑھنا جس کے دل مین ایمان کی حلاوت ہوتی ہی وہ جب کوی حدیث سنے
تو اسکا دل قبول کرتا ہی اور اسکی لذت اسکو حاصل ہوتی ہی یا الٰہ العالمین ہمکو تیرے رسول کی محبت دے
اور ہمکو ایمان کی حلاوت چکھا اور سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنا توفیق دے فصل چوتھا
درود کے بیان مین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین رسول پر ای
ایمان والو صلاۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو سلام کہکر اللہ تعالی درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالی حضرت کی ثنا کرتا ہی
اور رحم کرتا ہی اور بخشتا اور انکی تعظیم کرتا ہی اس سے حاصل تشریف اور مرتبے مین حضرت کے زیادتی ہی اور
فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی برتری مانگنا اور دعا کرنا اور مغفرت مانگنا اور مومنون کو درود
بھیجو کر کر امر کیا سو اس سے غرض ہماری تقرب ہی جناب باری مین اور اسکی منفعت ہماری طرف ہی رجوع کرتی ہی وگرنہ
ہمکو کیا لیاقت جو حضور مین رب العزت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت مین درود
بھیجنے کا امر ہی اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہی کر کر اکثر علما کہے ہین کہ درود بھیجنا فرض ہی اور ابن جریر طبری
اور بعضی فقہا کہے ہین کہ درود بھیجنا مستحب ہی اور جو لوگ کہے ہین فرض ہی تو انمین بھی خلاف ہی مذہب امام شافعی
کا یہ ہی کہ ہر نماز کے تشہد اخیر مین درود بھیجنا فرض ہی درود نہ بھیجین تو نماز صحیح نہین اور اسیطرح جنازے
کی نمازین اور جمعہ اور عیدین وغیرہ کے دونون خطبون مین درود بھیجنا فرض ہی اور امام احمد بن حنبل کا
مذہب بھی یہی ہی اور مشہور حنفیہ پاس تمام عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض ہی دوسرے اوقات مین سنت
یا مستحب ہی اور حلیمی اور ایک جماعت شافعیہ کی اور طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی اور طرطوسی اور ایک جماعت
مالکیہ کی اور بعضی حنابلہ کہتے ہین کہ جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیوے تو درود کہنا واجب ہی
ابن عربی مالکی کہے ہین کہ اس قول مین احتیاط خوب ہوتا ہی اور ابو بکر بن بکیر مالکی اور قاضی عیاض مالکی کہتے ہین کہ درود
بہت کہنا واجب ہی اسکو کچھ تعداد نہین اور بعضی کہتے ہین کہ ہر مجلس مین ایکبار درود بھیجنا واجب

ہی درود کے فضایل بہت سی ہین روایت کئے ہین مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو درود بھیجیگا اس پر اللہ تعالی دس بار روایت کئے ہین نسائی
نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو اللہ تعالی
درود بھیجیگا اس پر دس بار اور کم کریگا اس کے دس گناہ اور بلند کریگا اسکے دس درجے روایت کئے ہین ترمذی اور
بزار نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود جس قدر زیادہ بھیجیگا
تو قیامت کے دن اتنا ہی میرے سے نزدیک ہیگا روایت کئے ہین ابو داؤد او نسائی و ابن ماجہ اوس بن اوس رضی
اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے افضل روزون مین سے جمعہ کا روز ہی سو اس روز
درود بہت بھیجو کیونکہ تمھارے درود کو میرے پر عرض کرتے مین اس کے سوا بھی بہت سی حدیث درود کے فضایل
مین آئے ہین مین نے تھوڑے بطور نمونے کے لکھا اور درود کے فواید اور خواص بھی بہت ہین مجمل یہان انکا بیان کرتا ہون
١ اللہ تعالی کے حکم کا امتثال ہی ٢ اللہ تعالی کی موافقت درود بھیجنے مین ہی کیونکہ اللہ تعالی بھی درود بھیجتا ہی
٣ فرشتون کی موافقت ٤ ایکبار درود بھیجنے والے کو اللہ تعالی دس اتنا ثواب دیتا ہی اور دس درجے بلند کرتا ہی
اور دس نیکیان اس کے لئے لکھتا ہی اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہی ٥ کوئی دعا کے بعد درود بھیجے تو دعا مقبول ہونے
کی امید ہی ٦ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قیامت کے دن ٧ سبب ہی گناہون کی بخشش کا ٨
سبب ہی مہمات کی آسانی کا ٩ سبب ہی قرب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن ١٠ قایم مقام ہوتا ہی
صدقے کا محتاج کو ١١ سبب ہی مرادان بر آنیکا ١٢ سبب ہی اللہ تعالی اور فرشتے اس پر درود بھیجنے کا ١٣ بھیجنے
والے کے حق مین وہ پاکی اور بڑھوتی ہی ١٤ سبب ہی جنت کی بشارت ملنے کا پیش از موت کے ١٥ سبب ہی نجات
کا قیامت کی سختیون سے ١٦ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر درود بھیجنے کا ١٧ سبب ہی مجلس
کی پاکی کا او حسرت نہ ہونیکا قیامت کے دن ١٨ کچھ بھول گئے تو درود بھیجنا سبب ہی وہ یاد آنیکا
١٩ سبب ہی فقیری دفع ہونا او فقیری نہ آنیکا ٢٠ درود بھیجنا جنت کی راہ بتاتا ہی اور نہ بھیجنا راہ بھولاتا ہی
٢١ سبب ہی پلصراط پر گذرنیکا ٢٢ سبب ہی برکت کا عمر مین او حاجات مین ٢٣ سبب ہی اللہ تعالی
کی رحمت ملنیکا ٢٤ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ٢٥ سبب ہی اسکو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پیار کرینگا ۲۶ سبب ہی آپکی حیات کا ۲۷ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کا ۲۸ سبب
ہی اللہ تعالی کو پہنچنے کا اگرچہ کامل نہ ملے ۲۹ سبب ہی بلا دفع ہونیکا اور بیماریان دور ہونیکا اور دنیا و
آخرت کے تمام سختیان آسان ہونیکا ۳۰ سبب ہی توبہ کی توفیق کا اور توبے پر ثابت رہنیکا ۳۱ سبب
ہی خوف سے امان کا ۳۲ سبب ہی اللہ تعالی سایہ کرینگا قیامت کے دن جو اسکے سایے کے سوائے کسی کا
سایہ نہین ۳۳ سبب ہی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ۳۴ سبب ہی دریچہ ہونیکا اسکی قبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی قبر مین ۳۵ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرینگا بیان ان مواضع کا کہ درود بھیجنا وہان مشروع
ہی جو مواضع کہ درود بھیجنا وہان فرض تھا ہم سابق ذکر کر آئے باقی مواضع جو درود سنت و مستحب ہی اسکو
یہان لکھتے ہین ۱ وضو اور غسل اور تیمم سے فراغت پائے بعد ۲ نماز مین آیت پڑھین بعد کہ جس مین نام مبارک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہی قاری ہو یا سامع اسکو شافعی فقہ کی کتاب انوار مین لکھا ہی لیکن امام نووی
کہے ہین اس موقع مین درود بھیجنا مندوب نہین ۳ پہلے تشہد مین شافعی کے پاس ۴ دعاء قنوت کے بعد
۵ نماز سے فراغت پائے بعد ۶ آذان کے بعد ۷ اقامت کے بعد ۸ تہجد کی نماز کے قبل ۹ تہجد کی نماز کے
بعد ۱۰ مسجد مین سے گذرتے وقت ۱۱ مسجد مین داخل ہوتے اور نکلتے وقت ۱۲ جمعہ کی شب کو اور دن کو ۱۳ عید
کی نماز کے تکبیرون کے درمیان ۱۴ حج مین تلبیہ کہے بعد اور صفا مروے پر اور حجر اسود کے استلام کے وقت
اور طواف مین اور موقف اور ملتزم مین اور طواف وداع کے بعد ۱۵ مدینہ منورہ کی راہ مین اور قبر شریف پر
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے نشانیون کو اور آثار کو دیکھے تو علی الخصوص حضرت کے گھرون کو
دیکھین ۱۶ ذبح کے وقت امام شافعی پاس سو یون کہے بسم اللہ وصلی اللہ علی رسولہ لیکن ابوحنیفہ پاس
مکروہ ہی امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بھی اسی طرف گئے ہین ۱۷ خرید و فروخت کے وقت ۱۸ وصیت
نامہ لکھتے وقت ۱۹ صبح شام اور سوتے وقت اور شب کو بے خوابی ہو تو ۲۰ سفر جاتے وقت ۲۱ جانور پر سوار ہوتے وقت
۲۲ بازار طرف جاتے وقت ۲۳ دعوت کو گئے تو ۲۴ گھر مین جاتے وقت ۲۵ خطون کے شروع مین ۲۶ شدت اور
کرب اور غم کے وقت ۲۷ طاعون ہوئی سو ایام مین ۲۸ غرق کے اندیشے کے وقت ۲۹ دعا کی شروع اور وسط اور آخر مین ۳۰ اور
پر آفت کے واسطے اسکے کان مین طنین ہوئی سو وقت ۳۱ پاون جہنجہنان بھرین تو سوا ایسا کہے یا محمد صلی اللہ علیک

۳۳ چھینکنے کے بعد یوں کہے الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال وصلی اللہ علی محمد وعلی اہل
بیتہ ۳۴ کچھ بھولے سو چیز کو یاد آنے واسطے ۳۵ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے ۳۶ اپنے دوست سے ملے سو
وقت ۳۷ لوگ جمع تھے سو متفرق ہوتے وقت ۳۸ قرآن کو ختم کرتے وقت ۳۹ کوئی کتاب یا سخن شان والا شروع کرتے
وقت ۴۰ تمام مبارک جب زبان گفتہ سے یا لکھے اہم فتوی دینے کے وقت اور فتوی لکھتے وقت اور سبق پڑھانے کے اول
اور وعظ شروع کرتے وقت اور حدیث کا درس شروع کرتے وقت درود (اور آخر میں اور ختم) کی کیفیت احادیث میں اور صحابہ اور تابعین
اور انکے بعد کے لوگوں سے مختلف الفاظ سے وارد ہوئی ہے ان تمام کو لکھنا موجب تطویل کا تھا اس لئے اسکو ترک کیا
اور چند درود جن کے پڑھنے سے بہت برکت ہے اور رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر ہوتی ہے سو انکو یہاں لکھا اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰی
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اس درود کو شب جمعہ میں سو تیرہ بار پڑھے تو رویت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشرف ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ
أَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ جن نے اس درود کو بہت پڑھے اور عدد طاق رکھے
رویت سے مشرف ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اس درود
پر ملازمت کرے تو رویت سے مشرف ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ شب
جمعہ میں کو ہزار بار پڑھے تو رویت سے مشرف ہوتا ہے اور اگر شب جمعہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت
الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور نماز سے سلام پھیر کر بعد یہ درود سو بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی آلِهٖ وسلم تو رویت سے مشرف ہوتا ہے اور بزرگان امر کو تجربہ کئے ہیں کہ تین جمعہ
نہیں گذرتے کہ رویت حاصل ہوتی ہے اس کو شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب میں لکھے ہیں اور حافظ اسعد بن محمد
سعید انصاری محدث سے ہمارے بزرگوں کو یوں روایت پہنچی ہے کہ شب جمعہ دو رکعت پڑھنا سو اسمیں سورہ فاتحہ کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھنا بعد دو ہزار بار پڑھنا کوئی درود ہے اور بعضی بزرگوں سے
مروی ہے کہ جو کوئی شب جمعہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے
اور سلام پھیر کر یہ درود صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ہزار بار پڑھے تو رویت سے مشرف ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ

اجعل افضل صلواتك ابدًا وانمى بركاتك سرمدًا وازكى تحياتك فضلًا وعددًا على
اشرف الخلائق الانسانية ومجمع الحقائق الايمانية وطور التجليات الاحسانية
ومهبط الاسرار الرحمانية وعروس المملكة الربانية وامام الحضرة القدسية واسطة
عقد النبيين ومقدم جيش المرسلين وقائد ركب الانبياء المكرمين وافضل الخلق
اجمعين حامل لواء العز الاعلى ومالك ازمة المجد الاسنى شاهد اسرار الازل وترجمان
لسان القدم ومنبع العلم والحلم والحكم ومظهر سر الجود الجزئى والكلى وانسان عين
الوجود العلوى والسفلى روح جسد الكونين وعين حيوة الدارين المتحقق باعلى رتب
العبودية المتخلق باخلاق المقامات الاصطفائية الخليل الاعظم والحبيب الاكرم
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب وعلى آله وصحبه اجمعين عدد معلوماتك
ومداد كلماتك كلما ذكرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون

یہہ درود قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہی اور حافظ محمد اسعد مکی سے اجازت ملی
ہی کہ اس درود کو سوتے وقت ساتھ بار پڑھے تو رویت سے جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہوتا ہی بشرطیکہ
اس روز روزہ رکھنا اور غسل کرنا اور کپڑے پاک پہننا اور خوشبوئی استعمال کرنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ یہہ درود رویت و برآمد حاجات و مقاصد واسطے بہت مجرب ہی ظہر کی نماز کے
بعد ایک ہزار ایک سو تینتیس بار پڑھنا اور تصور یہہ کرنا کہ حجرۂ شریف پاس کھڑا ہوں اور پڑھتے وقت اگر کی لکڑی جلانا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ
فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یہہ درود پڑھنے سے مرادات دنیا و آخرت کے بر آتے ہیں اور کشتی اور دریا کی آفت سے
اور طوفان وغیرہ بلا سے نجات واسطے اسکو پڑھنا بہت مجرب ہی اقل تین سو بار پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ الرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَا مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ

ومابقی ومن سعد منهم ومن شقی صلوٰة تستغرق العد وتحیط بالحد صلاة لا
غایة لها ولا انتهاء ولا أمد لها ولا انقضاء صلاة دائمة بدوام ملك وعلى آله و
صحبه کذلك والحمد لله علی ذلك اس کتاب کے مسودے سے تلو شنبے کے روز پانچوین
رجب کی سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین فراغت ہوئی اور مبیضے سے پانچوین کو شعبان کے سنہ ۱۲۵۵ مذکور
سے فراغت ملی جناب باری سے التجا یہی ہے کہ اس کتاب کے
پڑھنے والے کو خوبی دارین کی نصیب کرے
اور بارگاہ رب العزت کا مقبول کرے
اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر قایم رکھے
آمین آمین آمین

۲

